لقد من الله علی المومنین اذ بعث فیهم رسولا من انفسهم یتلوا علیهم ایٰته و یزکیهم ویعلمهم الکتاب و الحکمة

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریبا تین سو تصانیف سے ماخوذ

(۳۶۶۳) احادیث وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنجِ گرانمایہ

المختارات الرضویه من الاحادیث النبویه والاثار المرویه

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

جلد چہارم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی
صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ALAHAZRAT NETWORK

اعلحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایٰتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتٰب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث

وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والآثار المرویہ

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

جلد چہارم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

سلسلہ اشاعت......

نام کتاب.................. **جلد چہارم**

اصلاح ونظر ثانی.............. بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مبارک پوری

ترتیب وتخریج............. مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ............. مولانا عبدالسلام صاحب رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف

کمپوزڈ سیٹنگ........... محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری۔ محمد تطہیر خاں بریلوی

تعداد.................... (۱۰۰۰)

سن اشاعت.............. ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

قیمت.......................

کتاب الادب

اجمالی فہرست

ا۔لباس

(۱) کپڑے اتار کر تہ کرنے کا حکم

۱۹۵۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلشَّیَاطِیْنُ یَسْتَمْتِعُوْنَ ثِیَابَکُمْ فَاِذَا نَزَعَ اَحَدُکُمْ ثَوْبَہٗ فَلْیَطْوِہٖ حَتّٰی تَرْجِعَ اِلَیْھَا اَنْفَاسُھَا ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَلْبَسُ ثَوْبًا مَطْوِیًّا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیاطین تمہارے کپڑے اپنے استعمال میں لاتے ہیں، تو کپڑا اتار کر تہ کردیا کرو کہ اس کا دم راست ہوجائے کہ شیطان تہ کپڑے کو نہیں پہنتا۔

۱۹۵۱۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِطْوُوْا ثِیَابَکُمْ حَتّٰی تَرْجِعَ اِلَیْھَا اَرْوَاحُھَا، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا وَجَدَ ثَوْبًا مَطْوِیًّا لَمْ یَلْبَسْہُ وَ اِنْ وَجَدَہٗ مَنْشُوْرًا یَلْبَسُہٗ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کپڑے لپیٹ دیا کرو کہ ان کی جان میں جان آجائے۔ اس لئے کہ شیطان جس کپڑے کو لپٹا ہوا دیکھتا ہے اسے نہیں پہنتا اور جسے پھیلا ہوا پاتا ہے اسے پہنتا ہے۔

۱۹۵۲۔ **عن** قیس بن حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَا مِنْ فِرَاشٍ یَکُوْنُ مَفْرُوْشًا لَا یَنَامُ عَلَیْہِ اَحَدٌ اِلَّا نَامَ عَلَیْہِ الشَّیْطَانُ ۔

حضرت قیس بن حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں کوئی بچھونا بچھا ہو جس پر کوئی سوتا نہ ہو اس پر شیطان سوتا ہے۔۱۲م

۱۹۵۰۔ کنز العمال للمتقی، ۴۱۱۰۰، ۱۵/۲۹۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۰۵

۱۹۵۱۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/۱۳۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۱۰۹۹، ۱۵/۲۹۹

۱۹۵۲۔ ابن أبی الدنیا ☆

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے اس کی اصل نکلتی ہے کہ نماز پڑھ کر مصلی پلٹ دینا بہتر ہے۔
فتاوی رضویہ ۳/۷۵

(۲) پاجامہ کا استعمال

۱۹۵۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قلت : يا رسول الله ! اتلبس السراويل ؟ قال : أَجَلْ فِي السَّفَرِ وَ الْحَضَرِ وَ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ فَإِنِّي أُمِرْتُ بِالسَّتْرِ فَلَمْ أَجِدْ شَيْئًا أَسْتَرَ مِنْهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ! کیا آپ پاجامہ پہنتے ہیں؟ فرمایا: ہاں، سفر و حضر اور دن و رات ہر وقت پہنتا ہوں کہ مجھے ستر پوشی کا حکم ہوا تو میں نے پاجامے سے زیادہ کسی چیز کو ستر پوشی کرنے والا نہیں پایا۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر یہ حدیث بشدت ضعیف ہے۔ حتی ان ابا الفرج او رده علی عادته فی الموضوعات، یہاں تک کہ ابوالفرج ابن جوزی نے اپنی عادت کے مطابق اس کو موضوعات میں شمار کیا۔ و الصواب كما بينه الامام السيوطی و اقتصر عليه الحافظ ابن حجر و غيره انه ضعيف فقط تفردبة يوسف بن زياده الواسطی ۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ صرف ضعیف ہے جیسا کہ علامہ سیوطی نے بیان فرمایا۔ اور حافظ ابن حجر نے بھی اسی پر اقتصار کیا۔ اس کی سند میں یوسف بن زیاد واسطی یک وتنہا ہیں۔ جو ضعیف ہیں۔ ہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے خریدنا بسند صحیح ثابت ہے۔

۱۹۵۴۔ **عن** سويد بن قيس رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتانا النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فساومنا سراويل ۔

۱۹۵۳۔ المسند لا بی یعلی　☆　فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/۲۷۳
السلسلة الضعيفة للالبانی ، ۸۹　☆　الموضوعات لا بن الجوزی ۳/ ۴۷
۱۹۵۴۔ السنن لا بن ماجه ، باب لبس السراويل ، ۲/۲٦٤
السنن للنسائی　باب الرجحان فی الوزن　۲/ ۱۹۵

حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے پاجامہ خریدا۔۱۲م

۱۹۵۵۔ **عن** أبی صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بعت من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سراویل قبل الھجرۃ فارجح۔

حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ ہجرت سے پہلے پاجامہ فروخت کیا تو آپ نے مجھے معینہ قیمت سے زیادہ عنایت فرمائی۔۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور ظاہر یہی ہے کہ خریدنا پہننے کے لئے ہوگا۔ بہرحال اس میں شک نہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین زمانہ اقدس میں باذن اقدس پاجامہ پہنتے۔ کما فی الھدی و المواھب و شرح سفر السعادۃ و غیرھا ۔ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روز شہادت پاجامہ پہنے تھے۔ کما فی تھذیب الامام النودی ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۸۳

(۳) اون کا لباس سنت انبیاء ہے

۱۹۵۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قاال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : كَانَ عَلیٰ مُوْسیٰ عَلیٰ نَبِیِّنَا وَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ یَوْمَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ كِسَآءُ صُوْفٍ ، وَ مُسْكَةُ صُوْفٍ وَ جُبَّةُ صُوْفٍ وَ سَرَاوِیْلُ صُوْفٍ ، وَ كَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَیِّتٍ ۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۸۵

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دن حضرت موسی علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب سے کلام فرمایا اس دن اون کا لباس، اون کا پٹکا، اون کا جبہ اور اون کا پاجامہ پہنے تھے۔ اور آپ کی نعلین پاک چمڑے کی تھیں۔۱۲م

۱۹۵۵۔ السنن للنسائی　　باب الرحجان فی الوزن　　۲/ ۱۹۵

۱۹۵۶۔ المستدرك للحاکم،　　۱/ ۲۸

(۴) پاجامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے

۱۹۵۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَوَّلُ مَنْ لَبِسَ السَّرَاوِيْلَ اِبْرَاهِيْمُ الْخَلِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سب سے پہلے جس نے پاجامہ پہنا وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔۱۲م

(۵) پاجامہ پہننے میں زیادہ ستر پوشی ہے

۱۹۵۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُتَسَرْ وِلَاتِ مِنْ اُمَّتِی، يَاأَيُّهَا النَّاسُ ! اِتَّخِذُوا السَّرَاوِيْلَاتِ ، فَاِنَّهَا مِنْ اَسْتَرِثِيَابِكُمْ وَ حَصِّنُوْ بِهَا نِسَآئَكُمْ اِذَا خَرَجْنَ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے اللہ! میری امت کے پاجامہ پہننے والوں کو بخش دے۔اے لوگو! پاجامے پہنو کہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے زیادہ ستر پوشی کرنے والے ہیں اوران کے ذریعہ اپنی باہر نکلنے والی عورتوں کی حفاظت کرو۔۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سندوں میں ضعف ہے لیکن یہ تعدد طرق سے درجۂ قوت میں ہے۔ ہاں البتہ ابوالفرج ابن جوزی کے مذہب کے خلاف ہے کہ انہوں نے اس کوموضوعات میں شمار کیا۔

۱۹۵۷۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر ۲/ ۱۴۹

۱۹۵۸۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۵/۱۲۲ ☆ کشف الخفا للعجلونی ۱/ ۳۱۲

میزان الاعتدال للذهبی ، ۹۰ ☆ کنز العمال للمتقی ۴۱۸۲۸، ۱۵/۴۵۹

تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲/ ۴۴۳ ☆ لسان المیزان لا بن حجر ، ۱۴۶

تنزیه الشریعه لابن عراق، ۲/۲۷۲ ☆

بالجملہ پاجامہ پہننا بلاشبہ مستحب بلکہ سنت ہے۔ان لم یکن فعلا فقولا و الافلا اقل من الاستنان تقریرا کما علمت ۔ لاجرم فتاوی عالمگیریہ میں فرمایا: لبس السراویل سنة و هو من استر الثیاب للرجال و النساء کذا فی الغرائب ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۸۴/۹

(۶) ریشم کا لباس ناجائز ہے

۱۹۵۹۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ فَاِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِی الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم نہ پہنو کہ جو اسے دنیا میں پہنے گا آخرت میں نہ پہنے گا۔

۱۹۶۰۔ **عن** ام المؤ منین جویریة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ حَرِيْرٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِنَ النَّارِ ۔

امیر المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ریشم پہنے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کا کپڑا پہنائے گا۔

۱۹۶۱۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ لَبِسَهٗ فِی الدُّنْيَا لَمْ تَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ ۔

۱۹۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لبس الحریر وافتراشه للرجال ، ۸۶۷/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب اللباس ۱۹۱/۲
السنن للنسائی باب التشدید فی لبس الحریر ۲۵۳/۲
المستدرك للحاکم ۱۹۱/٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۹۶/۳
۱۹۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱۳۹/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵٤۲/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ، ٦۵/۲٤ ☆
۱۹۶۱۔ السنن للنسائی ، باب التشدید فی لبس الحریر، ۲۵۲/۲

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے گا آخرت میں نہ پہنے گا۔

١٩٦٢۔ **عن** امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَاخَلَاقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم وہ پہنے گا جس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔

١٩٦٣۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أخذحريرا بشماله وذهبا بيمينه ، ثم رفع بهما يديه فقال : اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلىٰ ذُكُورِ اُمَّتِي۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے اپنے داہنے ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا لیا پھر فرمایا بیشک یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

١٩٦٤۔ **عن** حذيفة رضى الله تعالىٰ عنه قال : من لبس ثو ب حرير ألبسه الله تعالىٰ يوما من نار ليس من أيامكم ،ولكن من أيام الله تعالىٰ الطوال قال تعالىٰ :

١٩٦٢۔ الجامع الصحيح للبخارى　باب ليس الحرير و افتراشه للرجال　٢/ ٨٦٧
الصحيح لمسلم ،　با ب تحريم الاستعمال اناء الذهب الخ،　٢/ ١٨٩
السنن للنسائى ،　باب التشديد فى لبس الحرير ،　٢/ ٢٥٣
الجامع الصغير للسيوطى ،　١/ ١٥٦　☆　فتح البارى للعسقلانى ،　١٠/ ٢٨٥
تاريخ بغداد للخطيب　١١/ ٣٤٩　☆　كنز العمال للمتقى ، ٤١٢٠٨　١٥/ ٣١٩
١٩٦٢۔ الجامع للترمذى،　باب ما جاء فى حرير و الذهب،　١/ ٢٠٥
السنن لابى داؤد ،　باب الحرير للنساء　٢/ ٥٦١
السنن لابن ماجه ،　باب ليس الحرير و الذهب،　٢/ ٢٥٧
المسند لاحمد بن حنبل،　١/ ١١٥　☆　شرح السنة للبغوى،　١٢/ ٥٦
كنز العمال للمتقى، ٤١٢٠٧، ١٥/ ٣١٨　☆　مشكوة المصابيح للتبريزى،　٤٣٩٤
مجمع الزوائدللهيثمى،　٥/ ١٤٣　☆　الترغيب والترهيب للمنذرى،　٣/ ٩٦
السنن الكبرى للبيهقى،　٢/ ٤٢٥　☆
١٩٦٤۔ المعجم الكبير للطبرانى،　☆

وَاِنَّ یَوْمَ عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو ریشم پہنے اللہ تعالیٰ اسے ایک دن کامل آگ پہنائے گا۔ وہ دن تمہارے دنوں سے نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے دن لمبے دنوں میں سے ہے۔ یعنی ایک ہزار برس کا ایک دن۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۶۵

(۷) لباس شہرت مذموم ہے

۱۹۶۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ ثُمَّ یُلْهَبُ فِیْهِ النَّارُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شہرت کا لباس پہنے اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت ذلت کا کپڑا پہنائے گا پھر اس میں آگ بھڑکا دی جائے گی۔ صفائح اللجین ص ۵۴

(۸) سرخ کپڑا مرد کے لئے شیطانی لباس ہے

۱۹۶۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِیَّاکُمْ وَ الْحُمْرَةَ ، فَاِنَّهَا مِنْ زِیِّ الشَّیْطَانِ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سرخ رنگ کے لباس سے بچو کہ یہ شیطانی لباس ہے۔

۱۹۶۵۔ السنن لابن ماجہ ، باب من لبس شهرة من الثیاب ، ۲/۲۶۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۴۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۱۱۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۳/۲۵۳ ☆
کنز العمال للمتقی، ۴۱۱۶۹، ۱۵/۲۹۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۹۲
شرح السنة للبغوی، ۱۲/۴۶ ☆

۱۹۶۶۔ کنز العمال للمتقی، ۴۱۱۷۸، ۱۵/۲۹۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۳۴۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۱۴۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۱۳۰

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورت کو ہر قسم کا رنگ جائز ہے جب تک اس میں کوئی نجاست نہ ہو اور مردوں کے لئے دو رنگوں کا استثناء ہے۔ معصفر ا اور مزعفر۔ یعنی کم وکیسر۔ یہ دونوں مرد کو نا جائز ہیں۔ اور خالص سرخ رنگ بھی اسے مناسب نہیں، باقی رنگ فی نفسہ جائز ہیں۔ اور خالص سرخ رنگ بھی اسے مناسب نہیں، باقی رنگ فی نفسہ جائز ہیں کچے ہوں یا پکے، ہاں کسی عارض کی وجہ سے ممانعت ہو جائے تو وہ دوسری بات ہے۔ جیسے ماتم کی وجہ سے سیاہ لباس پہننا حرام ہے۔ بلکہ ماتم کی وجہ سے کسی قسم کی تغیر وضع حرام ہے۔ ولہذا ایام محرم شریف میں سبز لباس جس طرح جاہلوں میں مروج ہے ناجائز و گناہ ہے۔ اور اودا، یا نیلا، یا آبی، یا سیاہ اور بدتر واخبث ہے کہ روافض کا شعار اور ان سے تشبہ ہے، اسی طرح ان ایام میں سرخ بھی ناصبی خبیث بہ نیت خوشی و شادی پہنتے ہیں۔ یونہی ہولی کے دنوں میں اور بسنت کے دنوں میں بسنتی کہ کافر ہنود کی رسم ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۷۶

(۹) عورتوں کو مردوں سے اور مردوں کو عورتوں سے تشبہ حرام ہے

۱۹۶۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَیۡسَ مِنَّا مَنۡ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ وَ لَا مَنۡ تَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے گروہ سے نہیں وہ عورت کہ مردوں سے تشبہ کرے، اور نہ وہ مرد کے عورتوں سے مشابہت اختیار کرے۔

۱۹۶۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: لعن رسول الله صلی الله تعالی

۱۹۶۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۰۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۱۰۳
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۱۰۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۱۲۳۷، ۱۵/ ۳۲۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۷۰ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳/ ۳۲۱
المسند للعقیلی، ۲/ ۲۳۲ ☆
۱۹۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۷۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/ ۲۵۱
تلبیس ابلیس لابن الحوزی، ۲۳۹ ☆

علیه وسلم مخنثی الرجال الذین یتشبهون بالنسآء و المترجلات من النساء المشبهات بالرجال، و راکب الفلاة و حده۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنیں، اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی شکل بنیں۔اور جنگل کے اکیلے سوار کو۔یعنی جو خطرہ کی حالت میں تنہا سفر کو جائے۔

۱۹۶۹۔ **عن** عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:ثَلٰثَةٌ لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَبَدًا، اَلدَّیُّوْثُ وَ الرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَآءِ وَ مُدْمِنُ الْخَمَرِ ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص کبھی جنت میں نہ جائیں گے۔دیوث مردانی عورت،اور شراب کا عادی۔

۱۹۷۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ثَلٰثَةٌ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، اَلْعَاقُّ لِوَالِدَیْهِ ، وَا لْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةِ بِالرِّجَالِ وَ الدَّیُّوْثُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ روز قیامت نظر رحمت نہ فرمائیگا۔ماں باپ کا نافرمان، مردانی عورت مردوں کی وضع بنانے والی،اور دیوث۔

۱۹۷۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قا ل رسول الله صلی

۱۹۶۹۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۶۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۱٤
السنن للنسائی، زکاة ۱۶ ☆

۱۹۷۰۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۵/ ۲٦٥ ☆ المستدرك للحاکم ٤/ ١٤٦
مجمع الزوائد للهیثمی ، ٤/ ٧٨ ☆ المسند لا بی عوانة ١/ ٤٠
الجامع الصغیر للسیوطی ، ١/٢١٥ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ٢/ ١٣٤
اتحاف السادة للزبیدی ، ٤/١١٩ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ١/ ٣٣٩
کنز العمال للمتقی ، ٤٣٨١٩ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ٦٧٤
التفسیر لا بن کثیر ، ١/ ٤٧٠ ☆ التفسیر للقرطبی، ٣/ ٣٠٨

۱۹۷۱۔ السنن للنسائی، با ب المنان بما اعطی ١/٢٧٥
المستدرك للحاکم ، ١/ ٧٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ١/ ٢١٤

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، اَلْعَاقُّ لِوَالِدَیْهِ ، وَ الدَّیُّوْثُ، وَ رِجْلَةُ النِّسَآءِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، ماں باپ سے عاق، دیوث، اور مردانی وضع عورت۔

۱۹۷۲۔ عن أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قا ل : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَرْبَعَةٌ یُصْبِحُوْنَ فِی غَضَبِ اللّٰهِ وَ یُمْسُوْنَ فِی غَضَبِ اللّٰهِ ،اَلْمُتَشَبِّهُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ ،وَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ، وَالَّذِیْ یَأْتِی الْبَهِیْمَةَ،وَالَّذِی یَأْتِی بِالرَّجُلِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخص صبح کریں تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں، اور شام کریں تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں، زنانی وضع والے مرد، مردانی وضع والی عورت، چوپائے سے جماع کرنے والا، اغلامی۔

۱۹۷۳۔ عن أبی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَرْبَعَةٌ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَوْقَ عَرْشِهٖ وَأَمَّنَتْ عَلَیْهِمْ مَلآئِکَتُهٗ ، اَلَّذِی یَحْصِنُ نَفْسَهٗ عَنِ النِّسَآءِ وَلَا یَتَزَوَّجُ وَ لَا یَتَسَرّٰی لِئَلَّا یُوْلَدَ لَهٗ وَلَدٌ ، وَ الرَّجُلُ یَتَشَبَّهُ بِالنِّسَآءِ وَ قَدْ خَلَقَهُ اللّٰهُ ذَکَرًا ، وَ الْمَرْأَةُ تَتَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ وَ قَدْ خَلَقَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أُنْثٰی، وَ مُضَلِلُ الْمَسَاکِیْنَ ، وَ رَجُلٌ حَصُوْرٌ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے بالائے عرش سے لعنت بھیجی جس پر فرشتوں نے آمین کہی، وہ شخص جو اپنے آپ کو عورتوں سے جدا رکھے اور شادی نہ کرے کہ اس کے بچہ پیدا نہ ہو، مرد جو عورتوں سے مشابہت پیدا کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے مرد بنایا ہے۔ وہ عورت جو

۱۹۷۲۔ کنز العمال للمتقی ، ۴۳۹۸۲، ۱۶/۷۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/ ۲۷۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۱۰۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/۲۸۷
۱۹۷۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۸/ ۹۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/ ۲۵۱

مردوں سے مشابہت پیدا کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے عورت بنایا ہے، محتاجوں کو غلط راہ دکھانے والا، اور نکاح کی قدرت رکھتے ہوئے نکاح نہ کرنے والا۔

۱۹۷۴۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَرْبَعَةٌ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَ الآخِرَةِ وَ أَمَّنَتِ الْمَلآئِکَةُ ، رَجُلٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ ذَکَرًا فَأَنَّثَ نَفْسَهٗ وَتَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ ، وَ اِمْرَأَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ أُنْثٰی فَتَذَکَّرَتْ وَ تَشَبَّهَتْ بِالرِّجَالِ، وَ الَّذِی یُضِلُّ الْأَعْمٰی ، وَ رَجُلٌ حَصُوْرٌ، وَ لَمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ حَصُوْرًا اِلَّا یَحْیَی بْنَ زَکَرِیَّا عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ و السَّلَامُ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخصوں پر دنیا وآخرت میں لعنت اتاری گئی تو فرشتوں نے آمین کہی، وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مرد بنایا اور اس نے اپنے آپ کو عورت بنالیا اور عورتوں سے مشابہت اختیار کرلی، وہ عورت جس کو اللہ تعالیٰ نے عورت بنایا لیکن اس نے مردانی وضع اختیار کی کہ مردوں سے مشابہت پیدا کرلی، وہ شخص جس نے اندھے کو غلط راستہ بتایا، وہ مرد جس کو عورت رکھنے کی طاقت ہے پھر وہ عورت سے رغبت نہ رکھے حالانکہ یہ حکم صرف حضرت یحیی بن زکریا علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے۔

۱۹۷۵۔ **عن** بعض الشیوخ رضی الله تعالیٰ عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ وَ الْمَلآئِکَةُ رَجُلًا تَأَنَّثَ وَ اِمْرَأَةً تَذَکَّرَتْ ، وَ رَجُلًا تَحَصَّرَ بَعْدَ یَحْیَی بْنِ زَکَرِیَّا عَلیٰ نَبِیِّنَا وَ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ ، وَ رَجُلًا قَعَدَ عَلَی الطَّرِیْقِ یَسْتَهْزِئُ مِنْ أَعْمٰی، وَ رَجُلًا شَبِعَ مِنَ الطَّعَامِ فِی یَوْمِ مَسْغَبَةٍ ۔

بعض مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت اس مرد پر جو زنانی وضع بنائے اور اس عورت پر جو مردانی وضع اختیار کرے، اس مرد پر جو حضرت یحیی بن زکریا علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے بعد عورتوں سے بے رغبت رہے، اس مرد پر جو راستہ میں بیٹھا نابینا پر ہنسے۔ اور اس مرد پر جو قحط کے ایام میں پیٹ بھر کھانا کھائے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۴

۱۹۷۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/ ۲۰۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۸/۱۲۵

۱۹۷۵۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۹۸۳، ۷۳/۱۶ ☆

(١٠) عورت مرد کا جوتا نہ پہنے

١٩٧٦۔ **عن** عبد الله بن مليكة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قيل لعائشة رضى الله تعالىٰ عنها : ان امراة تلبس النعل ، قالت : لعن رسول الله الرجلة من النساء۔

حضرت عبد اللہ بن ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا گیا: کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردانی عورت پر لعنت فرمائی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹

(١١) مرد وعورت کا لباس ایک دوسرے کو پہننا ناجائز ہے

١٩٧٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ ، وَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت پیدا کریں، اور ان مردوں پر جو عورتوں سے تشبہ کریں۔

١٩٧٨۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لُبْسَةَ الْمَرْأةِ وَ الْمَرْأةُ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ ۔

١٩٧٦۔ السنن لا بى داؤد، باب فى لباس النساء ٥٦٦/٢
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤٤٧٠

١٩٧٧۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب المتشبهين بالنساء ٨٧٤/٢
السنن لا بى داؤد باب فى لباس النساء ٥٦٦/٢
المسند لا حمد بن حنبل، ٢٥٤/١ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ، ٤٤٦/٢
مجمع الزوائد للهيثمى ، ١٠٣/٨ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ١٠٣/٣

١٩٧٨۔ المسند لا بى داؤد، باب لباس النساء ٥٦٦/٢
المسند لا حمد بن حنبل ، ٣٢٥/٢ ☆ شرح السنة للبغوى، ١٢١/١٢
الترغيب والترهيب للمنذرى ١٠٤/٣ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ٢٦٣/١٠
كشف الخفاء للعجلونى، ٢٠٦/٢ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مرد پر اللہ کی لعنت جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مرد کا لباس پہنے۔ ۱۲م

۱۹۷۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان امراۃ مرت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متقلدۃ قوسا فقال : لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَبِّھَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ، وَ الْمُتَشَبِّھِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سامنے شانے پر کمان لٹکائے گزری، فرمایا: اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں اور ان مردوں پر جو زنانی وضع اختیار کریں۔

۱۹۸۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المخنثین من الرجال ، و المترجلات من النسآء و قال : أَخْرِجُوا الْمُخَنِّثِیْنَ مِنْ بُیُوْتِکُمْ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں اور مردانی عورتوں پر، اور فرمایا: زنانہ مردوں کو اپنے گھروں سے نکال کر باہر کردو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۸

(۱۲) عورت کتنا نیچا لباس پہنے

۱۹۸۱۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کم تجر المراۃ من ذیلھا ، قال : شبرا، قالت : اذا ینکشف عنھا ، قال : فَذِرَاعٌ لَا تَزِیْدُ عَلَیْہِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۸۴

۱۹۷۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ٤٤٦
۱۹۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری باب اخراجھم ، ۲/ ۸۷٤
السنن لا بی داؤد باب الحکم فی المخنثین ، ۲/ ٦٧٥
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۲۲٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ٤٤٦
مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/ ۱۰۳ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۲/ ۲۰٥
۱۹۸۱۔ السنن لا بن ماجه ، باب ذیل المرأۃ کم یکون ، ۲/ ۲٦٤

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، عورت کتنا دامن گھسیٹ سکتی ہے، فرمایا: ایک بالشت، عرض کیا: پھر تو بے ستری ہوسکتی ہے، فرمایا، ایک ہاتھ۔ اس سے زیادہ نہ ہو۔

(۱۳) ٹخنوں سے نیچے پاجامہ وغیرہ بہ نیت تکبر ناجائز ہے

۱۹۸۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلیٰ مِنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندہ کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے اپنا تہبند اتراتے ہوئے گھسیٹا۔ ۱۲م

۱۹۸۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مُخَيَّلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ازراہ تکبر اپنا لباس زمین پر گھسیٹا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

۱۹۸۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی

۱۹۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من جرثوبه من الخیلاء ۸۶۱/۲
السنن لا بن ماجه، باب من جرثوبه خیلاء ۲۶۴/۲
شرح السنة للبغوی، ۹/۱۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۵۸/۱۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۴۵/۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۹/۳
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۳۱۱ ☆ الکامل لا بن عدی

۱۹۸۳۔ السنن لا بی داؤد، باب ما جاء فی اسبال الازار ۵۶۴/۲
السنن لا بن ماجه، باب من جرثوبه خیلاء ۲۶۳/۲
المسند لا حمد بن حنبل ۴۶/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۵۸/۱۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۳/۲ ☆

۱۹۸۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من جرثوبه من الخیلاء ۸۶۱/۲
الصحیح لمسلم، باب تحریم جر الثوب خیلاء ۱۹۴/۲
الجامع للترمذی، باب ماجاء فی کراهیة الازار، ۲۰۶/۱

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلیٰ مَنْ جَرَّثَوْبَهٗ خُيَلَآءَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے تکبر کی نیت سے کپڑا زمین پر گھسیٹا۔۱۲م

۱۹۸۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَا أَسْفَلَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّارِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تہبند ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے۔۱۲م

۱۹۸۶۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ، اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَ الْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا، اور نہ ان کو پاک فرمائے گا، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، ٹخنوں سے نیچے تہبند باندھنے والا ، احسان جتانے والا اور اپنا سامان جھوٹی قسم کھا کر بیچنے

۱۹۸۴۔ السنن لا بن ماجه ، باب من جرثابه خليلاء ۲/ ۲٦٤
التمهيد لا بن عبد البر ، ۳/ ۲٤٤ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۸/ ۱۲
الترغيب والترهيب للمنزری ، ۸۹/۳ ☆ المعنی للعراقی ، ۳٥۲/۳
۱۹۸٥۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب من جرثوبه من غير خيلاء ۸٦۱/۲
السنن للنسائی، باب تحت الكعبين من الازار، ۲/ ۲٥٤
السنن لا بن ماجه ، با ب موضع الازار اين هو ، ۲٦٤/۲
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ٤٦۱ ☆ المصنف لا بن أبی شيبه ، ۸/ ۲۰٤
الترغيب والترهيب للمنذری ، ۸۸/۳ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤۱۱٥۸، ۳۱٥/۱۰
فتح الباری للعسقلانی ، ۲٥٦/۱۰ ☆ الكامل لا بن عدی
۱۹۸٦۔ الصحيح لمسلم ، باب غلظ تحريم الاسباب ، ۱/ ۷۱
السنن لا بی داؤد باب ما جاء فی اسبال الازار ٥٦٥/۲
الجامع الصغير للسيوطی ، ۱/ ۲۱٤ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ۲/ ٤۸۰
حلية الاولياء لا بی نعيم ، ۷/ ۱۳۰ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۷٥/۲

والا۔۱۲م

۱۹۸۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنْ جَرَّثَوْبَهٗ خُیلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ، قال ابو بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه : یا رسول الله ! علیك الصلوٰة و السلام ، احد شقی ازاری یسترخی الا ان اتعاهد ذلك منه ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَسْتَ مِمَّنْ یَصْنَعُهٗ خُیلَاءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تکبر کے ارادہ سے کپڑا زمین پر گھسیٹا اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! علیک الصلوٰۃ والسلام میرے تہبند کا کونہ کبھی کبھی ڈھیلا ہوکر نیچا ہوجاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کی پوری دیکھ بھال رکھتا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں جو ازراہ تکبر ایسا کرتے ہیں۔۱۲م

۱۹۸۸۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه انه رای عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما یأتزر فیضع حاشیة ازاره من مقدمه علی ظهر قدمه و یرفع مؤخره قلت لم تازره هذه الازارة ، قال : رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یأتزرها ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ تہبند باندھتے تو اپنے تہبند کا اگلا گوشہ اپنے قدموں پر رکھتے اور پیچھے کا کچھ حصہ اٹھادیتے، میں نے عرض کیا: آپ اس طرح تہبند کیوں باندھتے ہیں؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح تہبند باندھتے دیکھا۔۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تمام راوی ثقہ عدول ہیں جن سے امام بخاری نے روایت کی ۔

۱۹۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من ازاره من غیر خیلاء ، ۲/ ۸۶۰
السنن لا بی داؤد، باب ما جاء اسبال الازار، ۲/ ۵٦٤
۱۹۸۸۔ السنن لا بی داؤد ، باب فی قدر موضع الا زار، ۲/ ٥٦٦

كما لا يخفى على الفطن الماهر بالفن ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۹

۱۹۸۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال مررت على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و فى ازارى استرخآء فقال : يا عبد الله ! ارفع ازارك فرفعته ثم قال :زد! فزدت، فما زلت اتحراها بعد فقال بعض القوم الى اين ؟ فقال: انصاف الساقين ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور میرا تہبند اس وقت کچھ نیچا تھا۔ فرمایا: اے عبداللہ! اپنے تہبند کو اٹھاؤ! میں نے اٹھالیا پھر فرمایا اور اٹھاؤ! میں نے اور اٹھالیا پھر میں اسی پر کاربند رہا، بعض لوگوں نے کہا: کہاں تک اٹھایا؟ فرمایا: نصف پنڈلیوں تک۔ ۱۲م

۱۹۹۰۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال :سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول: اِزَارَةُ الْمُؤمِنِ اِلىٰ اَنْصَافِ سَاقَيْهِ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: مومن کا تہبند نصف پنڈلیوں تک ہونا چاہیئے۔ ۱۲م

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی فرماتے ہیں: نصف ساق تک مستحب ہے۔ اور ٹخنوں تک بلا کراہت جائز ہے۔ عالمگیری میں ہے۔ ہاں اس میں شبہ نہیں کہ نصف ساق تک پائچوں کا ہونا بہتر و عزیمت ہے

۱۹۸۹۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم جر الثوب خيلاء و بيان حدما، ۲/۱۹۵

۱۹۹۰۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم جر الثوب، ۲/۱۹۵

السنن لا بن ماجه، باب موضع الازار اين هو، ۲/۲٦٤

السنن لا بى داؤد، باب فى قدر موضع الازار ۲/٥٦٦

الجامع الصغير للسيوطى، ۱/٦٥ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/٦

السنن الكبرى للبيهقى، ۲/۲٤٤ ☆ شرح السنة للبغوى، ۱۲/۱۲

مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤۳۳۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ۹/۳٥۹

تاريخ دمشق لابن عساكر ٤/۲٥٥ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤۱۰۹۸، ۱٥/۲۹۹

المعبود للساعاتى، ۱۸۰۲ ☆ علل الحديث لا بن أبى حاتم، ۱٤٥۹

تاريخ الكبير للبخارى، ٥/۳٦٦ ☆ ميزان الاعتدال للذهبى ٥۷۳٥

المعجم الكبير للطبرانى، ۱۲/۳٤۱ ☆ المؤطا لمالك، ۹۱٤

اکثر ازار پر انوار حضور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہیں تک ہوتی تھی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۹

(۱۴) عورت کو کس طرح کا لباس پہننا چاہیئے

۱۹۹۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ الْجَارِیَۃَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ یَصِحْ اَنْ یُّرٰی مِنْھَا اِلَّا وَجْھَھَا وَ یَدَیْھَا اِلَی الْمَفْصَلُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکی جب بالغہ ہو جائے تو اس کو چہرہ اور گٹوں تک ہاتھ کے سوا کوئی عضو کھولنا جائز نہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۸

(۱۵) اوڑھنی کے استعمال کا طریقہ

۱۹۹۲۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : دخل علیھا وھی تختمر فقال : لَیَّۃً لَا لَیَّتَیْنِ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں اوڑھنی اوڑھے تھی، فرمایا: ایک پیچ دو، دو نہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زنان عرب جو اوڑھنی اوڑھتیں حفاظت کے لئے سر پر پیچ دے لیتیں۔ اس پر ارشاد ہوا کہ ایک پیچ دیں دو نہ ہوں کہ عمامہ سے مشابہت نہ ہو۔ عورت کو مرد اور مرد کو عورت سے تشبہ حرام ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۴۹

۱۹۹۱۔ السنن لابی داؤد، باب فیما قیدی المرأہ من زینتھا ۲/۵۶۷

۱۹۹۲۔ السنن لابن داؤد، باب کیف الاختمار، ۲/۵۶۸

المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۲۹۴ ☆ المستدرک للحاکم ۴/۱۹۴

کنز العمال للمتقی، ۴۱۲۴۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۴۲

المصنف لعبد الرزاق، ۳/۱۳۳ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۳۶۷

۲۔خضاب

(۱) سیاہ خضاب ناجائز ہے

۱۹۹۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلصُّفْرَۃُ خِضَابُ الْمُؤمِنِ ، وَالْحُمْرَۃُ خِضَابُ الْمُسْلِمِ ، وَ السَّوَادُ خِضَابُ الْکَافِرِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیلا خضاب مؤمن کا ہے، سرخ مسلمان کا، اور سیاہ خضاب کافر کا۔۱۲م

۱۹۹۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یَکُوْنُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ یَخْضِبُوْنَ بِھٰذَا السَّوَادِ کَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ ، لَا یَجِدُوْنَ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۶۶/۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ سیاہ خضاب کریں گے جیسے جنگلی کبوتروں کے پوٹے، وہ جنت کی بو نہ سونگھیں گے۔

۱۹۹۵۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ خَضَبَ بِالسَّوَادِ سَوَّدَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا منہ کالا کریگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۶۶/۹

۱۹۹۳۔ المستدرک للحاکم، ۵۲۶/۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۶۳/۵
کنز العمال للمتقی، ۱۷۳۱۵، ۶۶۸/۶ ☆ المغنی للعراقی، ۱۴۳/۱
۱۹۹۴۔ السنن الکبری للبیھقی، ۳۱۱/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۴۱۳/۱۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۳۱/۲ ☆ الامالی للشجری، ۲۵۰/۲
اللآلی المصنوعہ للسیوطی، ۱۴۴/۲ ☆ المغنی للعراقی، ۱۴۳/۱
۱۹۹۵۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۶۳/۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۵۵/۱۰
کنز العمال، للمتقی، ۱۷۳۳۳، ۶۷۱/۶ ☆ الامالی للشجری، ۲۵۰/۲
علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۲۴۱۱، ۶۷۱/۶ ☆ الکامل لابن عدی،

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیاہ خضاب خواہ ماز وو ہلیلہ ونیل کا ہو خواہ نیل وحنا مخلوط خواہ کسی چیز کا سوا مجاہدین کے سب کو مطلقاً حرام ہے۔ اور صرف مہندی کا سرخ خضاب یا اس میں نیل کی کچھ پتیاں اتنی ملا کر کہ جس سے سرخی میں پختگی آجائے اور رنگ سیاہ ہونے نہ پائے سنت مستحبہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۰۷

۱۹۹۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : غَيِّرُوا هٰذَا الشَّيْبَ وَ اجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بڑھاپے کی سفیدی کو کسی رنگ سے تبدیل کرلو، اور سیاہ خضاب سے بچو۔۱۲م

۱۹۹۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَا تِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ ، وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت گودنے والیوں پر، گودوانے والیوں پر، چہرے کے بال بگاڑنے والیوں پر اور دانتوں کو جدا کرنے والیوں پر۔ کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی شکل میں بگاڑ پیدا کرتی ہیں۔۱۲م

۱۹۹۸۔**عن** اسماء بنت أبی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنهما قالت : قال

۱۹۹۶۔ الصحیح لمسلم ، باب استحباب خضاب الشیب بصفرة و حمرة ۲/۱۹۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ٤۹۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۷/۳۱۰
اتحاف السادة للزبیدی ۲/ ٤۲۰ ☆ الکامل لا بن عدی ،
الطبقات الکبری لا بن سعد ، ٥/۳۳٤ ☆ المسند لا بی عوانة ، ۲/۷٤

۱۹۹۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قوله تعالیٰ وما اتا کم الرسول فخذوه ۲/ ۷۲٥
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/٤۳٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/٤٤٦
تاریخ بغداد للخطیب ، ۲/۲۲٥ ☆ المسند لا بی عوانة ، ۲/ ۷٤

۱۹۹۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب المتشبع بما لم نیل ۲/ ۷۸٥
الصحیح لمسلم ، باب النهی عن التزویرفی اللباس ۲/ ۲۰٦

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبِ زُوْرٍ ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی چیز کا اظہار کرنے والا جو غیر واقعی ہے اس شخص کی طرح ہے جس نے مکروفریب کا لباس پہنا۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بس ظاہر ہے کہ خضاب اسی لئے ہوگا کہ عورت (یا کسی دوسرے) پر اظہار جوانی کرے، جوان ہے نہیں اور جوان بنے تو حضور کے اس فرمان کے مطابق وہ شخص سر سے پاؤں تک جھوٹ اور فریب کا جامہ پہنے ہے اس سے بدتر اور کیا درکار۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۹۲

۱۹۹۹۔ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَ لَا تَقْرَبُوا السَّوَادَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بڑھاپا تبدیل کرواور سیاہ رنگ کے پاس نہ جاؤ۔

۲۰۰۰۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يُبْغِضُ الشَّيْخَ الْغِرْبِيبَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ بیشک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بوڑھے کوے کو۔

۲۰۰۱۔ **عن** عامر رضي الله تعالیٰ عنه مرسلا: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا يَنْظُرُ اِلٰی مَنْ يَّخْضِبُ بِالسَّوَادِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

۱۹۹۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۲۴۷ ☆ اتحاف السادة للزبيدي، ۲/ ۴۲۰
الجامع الصغير للسيوطي، ۲/ ۳۵۷ ☆ كنز العمال للمتقي، ۱۷۲۱۸، ۶/۶۶۸
۲۰۰۰۔ جمع الجوامع للسيوطي، ۵۱۷۸ ☆ كنز العمال للمتقي، ۱۷۳۳۵
الجامع الصغير للسيوطي، ۱/ ۱۱۴ ☆ التفسير للقرطبي، ۱۴/ ۳۴۳
۲۰۰۱۔ كنز العمال للمتقي، ۱۷۳۳۱، ۶/ ۶۷۱ ☆ جمع الجوامع للسيوطي، ۵۱۴۷
الجامع الصغير للسيوطي، ۱/ ۱۱۴ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۲/ ۱۴۲

حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔

۲۰۰۲۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اَلشَّيْبُ نُوْرٌ، مَنْ خَلَعَ الشَّيْبَ فَقَدْ خَلَعَ نُوْرَ الْإِسْلَامِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سپیدی نور ہے۔جس نے اسے چھپایا اس نے اسلام کا نور زائل کیا۔

۲۰۰۳۔ **عن** ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا مَا لَمْ يُغَيِّرْهَا۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اسلام میں سپیدی آئے وہ اس کے لئے نور ہوگی جب تک اسے بدل نہ ڈالے۔

۲۰۰۴۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللهتعالیٰ علیه وسلم: أَوَّلُ مَنْ خَضَبَ الْحِنَاءَ وَ الْكُتْمَ اِبْرَاهِيْمُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ، وَ أَوَّلُ مَنِ اخْتَضَبَ بِالسَّوَادِ فِرْعَوْنُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب میں پہلے حنا اور کتم سے خضاب کرنے والے حضرت ابراہیم خلیل

۲۰۰۲۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/ ۴۲۵ ☆ المسند للعقیلی ۴/۳۲۲
اللا لی المصنوعة للسیوطی، ۱/ ۷۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۰۵
۲۰۰۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۱۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۱۶۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/ ۲۱ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد، ۱/ ۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۱۵۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۲۸۰
الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۱۹۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۳۳۴، ۶/۶۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۳۰ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۸/۲۴۹
کشف الخفا للعجلونی ۲/ ۲۵۲ ☆ الا مالی للشجری، ۲/ ۲۴۲
۲۰۰۴۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۱۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۳۱۳، ۶/۶۶۸
مسند الفردوس للدیلمی، ۱/ ۲۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶۹

اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔اور سب سے پہلے سیاہ خضاب کرنے والا فرعون۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی اس حدیث کے نیچے لکھتے ہیں اسی لئے پہلا خضاب مستحب ہے اور دوسرا غیر جہاد میں حرام۔

۲۰۰۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ مَثَّلَ بِالشَّعُرِ فَلَيُسَ لَهُ عِنُدَ اللّٰهِ خَلَاقٌ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بالوں کی ہیئت بگاڑے اللہ کے یہاں اس کے لئے کچھ حصہ نہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں ہیئت بگاڑنا یہ کہ داڑھی منڈائے یا سیاہ خضاب کرے۔

۲۰۰۶۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : شَرُّ كُهُوُ لِكُمُ مَنُ تَشَبَّهَ بِشَبَابِكُمُ ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ادھیڑوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو جوانوں کی سی صورت بنائے۔

۲۰۰۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم عن الخضاب بالسواد۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیاہ خضاب سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۳۱/۹

۲۰۰۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۴۱/۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۱/۸
کنز العمال للمتقی ، ۱۷۲۷۵، ۶۶۱/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۴۳/۲
۲۰۰۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی ۲۷۰/۱۰ ☆
۲۰۰۷۔ الطبقات الکبری لا بن سعد ، ☆

سرخ اور زرد خضاب جائز ہے

۲۰۰۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : مر علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل قد خضب الحناء فقال : مَا أَحُسَنَ هٰذَا ، قال : فمر آخر قد خضب بالحناء والکتم فقال : هٰذا أَحُسَنُ مِنُ هٰذا ، ثم مر آخر قد خضب بالصفر فقال : هٰذا أَحُسَنُ مِنُ هٰذا کُلِّهٖ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب مہندی کا خضاب لگا کر گزرے فرمایا: یہ کیا خوب ہے۔ پھر دوسرے گزرے انہوں نے مہندی اور کتم ملا کر خضاب کیا تھا، فرمایا: یہ اس سے بہتر ہے، پھر تیسرے زرد خضاب کئے گزرے، فرمایا: یہ ان سب سے بہتر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۶

۲۰۰۹۔ **عن** عثمان بن عبد الله بن موهب رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخلت علی ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها فاخرجت شعرا من شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مخضوبا۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک (جو ان کے پاس تبرکات شریفہ میں رکھے تھے، جس بیمار کو اس کا پانی دھو کر پلاتیں فوراً شفا پاتا تھا) نکالے، مہندی اور کتم سے رنگے ہوئے تھے۔

۲۰۱۰۔ **عن** عثمان بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها ارته شعر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احمر۔

حضرت عثمان بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت

۲۰۰۸۔ السنن لا بن ماجه ، باب الخضاب بالصفرة ، ۲/ ۲۶۷

۲۰۰۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ما یذکر فی شیب ، ۲/ ۸۷۵

السنن لا بن ماجه باب الخضاب بالحناء ۲/۲۵۸

المسند لا حمد بن حنبل ، ۵/۱۴۷

۲۰۱۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ما یذکر فی الشیب ، ۲/ ۸۷۵
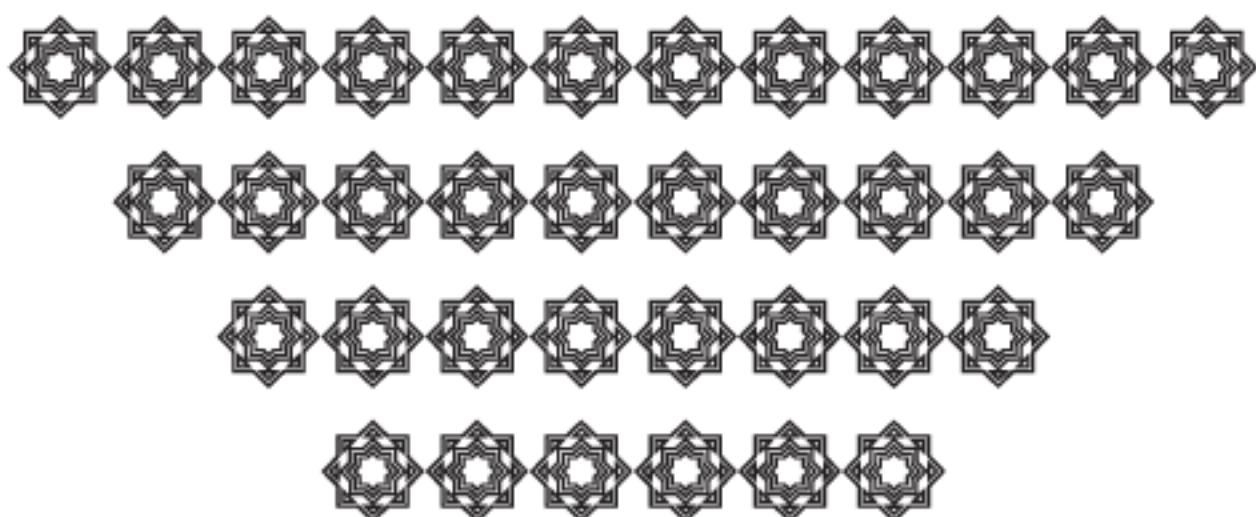
ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے موئے مبارک سرخ رنگ دیکھائے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تنہا مہندی مستحب ہے۔اور اس میں کتم کی پتیاں ملا کر کہ ایک گھاس مشابہ برگ زیتون ہے جس کا رنگ گہرا سرخ مائل بسیاہ ہوتا ہے اس سے بہتر۔اور زرد رنگ اس سے بہتر۔اور سیاہ وسمے کا ہو خواہ کسی چیز کا حرام ہے مگر مجاہدین کو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۶

۳۔ داڑھی مونچھ

(۱) داڑھی حد شرعی کے مطابق رکھو

۲۰۱۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ خِفَّةُ لِحْيَتِهِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کی سعادت ہے داڑھی کا ہلکا ہونا۔ یعنی بے حد دراز نہ ہو۔

۲۰۱۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انه کان یقبض علی لحیته ثم یقص ما تحت القبضة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا طریقہ تھا کہ وہ اپنی داڑھی مٹھی میں لیتے اور اس کے نیچے جتنی باقی رہتی کاٹ دیتے۔ ۱۲م

۲۰۱۳۔ **عن** مروان بن سالم رضی الله تعالیٰ عنه قال : رأیت عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یقبض علی لحیته فیقطع ما زاد علی الکف۔

حضرت مروان بن سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور جو ایک مشت پر زیادہ ہوتی اس کو کاٹ دیتے۔ ۱۲م

۲۰۱۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه انه کان یقبض علی لحیته فاخذما فضل من القبضة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ تھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور مٹھی سے

۲۰۱۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۳۱۱/۱۲ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی ۱۹۳
الکامل لا بن عدی ، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۶۴/۵
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۰۴/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۰۷۴۸، ۹۱/۱۱
۲۰۱۲۔ کتاب الآثار لمحمد ☆
۲۰۱۳۔ السنن لا بی داؤد ، صوم ، ۳۳ ☆
السنن للنسائی ☆
۲۰۱۴۔ المصنف لا بن أبی شیبه ، ☆

باقی بچتی اس کو کاٹ دیتے۔۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے ائمۂ کرام نے اسی کو اختیار فرمایا، اور عامۂ کتب مذہب میں تصریح فرمائی کہ داڑھی میں سنت یہی ہے کہ جب ایک مشت سے زائد ہو کم کردی جائے۔ بلکہ بعض اکابر علماء نے اسے واجب فرمایا۔ اگرچہ ظاہر یہی ہے کہ وجوب سے مراد یہاں ثبوت ہے نہ وجوب مصطلح۔ تو ہمارے علماء کے نزدیک ایک مشت سے زائد کی سنت ہرگز ثابت نہیں بلکہ وہ زائد کے تراشنے کو سنت فرماتے ہیں۔ تو اس کا زیادہ بڑھانا خلاف سنت مکروہ تنزیہی ہوگا۔ شیخ محقق نے اس کو جائز فرمایا تو یہ کچھ اس کے منافی نہیں کہ خلاف اولیٰ بھی ناجائز نہیں۔ بالجملہ ہمارے علما رحمہم اللہ تعالیٰ کا حاصل مسلک یہ ہے کہ ایک مشت تک بڑھانا واجب، اور اس سے زیادہ رکھنا خلاف افضل اور اس کا ترشوانا سنت، ہاں تھوڑی زیادت جو خط سے خط تک ہوجاتی ہے اس کو خلاف اولیٰ سے ضرور مستثنیٰ ہونا چاہیئے ورنہ کس چیز کا ترشوانا سنت ہوگا۔۔ ھذ اما ظھر لی و اللہ تعالیٰ سبحانہ اعلم۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۷۰

(۲) داڑھی ضرور رکھو

۲۰۱۵۔ **عن** أبی امامة الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : تَسَرْوَلُوْا ، وَ اتَّزِرُوْا ، وَ خَالِفُوْا أھلَ الْکِتَابِ ۔ قُصُّوْا سَبَالَکُمْ، وَ وَفِّرُوْا عَثَانِیْنَکُمْ وَ خَالِفُوْا أھْلَ الْکِتَابِ ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پائجامہ پہنو اور تہبند باندھو اور یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو۔ لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں وافر رکھو۔ اور یہود و نصاری کا خلاف کرو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۲۱

۲۰۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی

۲۰۱۵۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۴۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/۱۳۱
الدر المنثور للسیوطی ، ۳/ ۷۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۸/ ۲۸۲
کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۵۷، ۶/۶۵۸ ☆ المغنی للعراقی ، ۱/ ۱۴۰
۲۰۱۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اعفاء اللحی ، ۲/۸۷۵
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۱۶۴ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۴۶۱۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : أنهكوا الشَّوَارِبَ وَ اعفُوا االلُّحی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۲۰۱۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَ أَرْخُوا اللُّحی وَ خَالِفُوا الْمَجُوسَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں کترواؤ، اور داڑھیاں بڑھنے دو، آتش پرستوں کا خلاف کرو۔

۲۰۱۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَحْفُو الشَّوَارِبَ وَ أَعْفُوا اللُّحی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا: خوب پست رکھو مونچھیں اور چھوڑ رکھو داڑھیاں۔

۲۰۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : قُصُّوا الشَّوَارِبَ وَ أَعْفُوا اللُّحی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۲۰۱۷۔ الصحیح لمسلم، باب خصال الفطرة، ۱/ ۱۲۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۳۶۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱۸
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۴/ ۲۲۳ ☆ آداب الزفاف للالبانی، ۱۲۱
المغنی للعراقی، ۱/ ۱۴۰/ ☆

۲۰۱۸۔ الصحیح لمسلم، باب خصال الفطرة، ۱/ ۱۲۹
الجامع للترمذی، ادب، باب ما جاء فی اعفاء اللحية، ۲/ ۱۰۰
شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۱۷، ۶/ ۶۴۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۱۶ ☆ المسند لا بی عوانة، ۱/ ۱۸۸
المعجم الصغیر للسیوطی، ۲/ ۱۷ ☆ تاریخ اصفهان لا بی نعیم، ۲/ ۷۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۲ ☆

۲۰۱۹۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۲۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۱۵۲
کنز المعال للمتقی، ۱۷۲۲۶، ۶/ ۶۵۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۸۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۱۷۹ ☆

۲۰۲۰۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَ أَعْفُوا اللُّحٰى، وَ لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُوْدِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو، اور یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ۔

۲۰۲۱۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مِنْ طُوْلِ لِحْيَتِهٖ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز کوئی شخص اپنی داڑھی کے طول سے کم نہ کرے۔

۲۰۲۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امر باحفاء الشوراب و اعفاء اللحى۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھیں خوب پست کرنے کا اور داڑھیاں معاف رکھنے کا۔

۲۰۲۳۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: وَ فِرُوا اللُّحٰى وَ خُذُوْا مِنَ الشَّوَارِبِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کثیر کرو داڑھیاں اور مونچھوں میں سے لو۔

۲۰۲۰۔ كنز العمال للمتقى، ۱۷۲۱۸، ۶۴۹/۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲۳/۱
نصب الراية للزيلعى، ۴۵۸/۲ ☆
۲۰۲۱۔ كنز العمال للمتقى، ۱۷۲۸۱، ۶۶۳/۶ ☆
۲۰۲۲۔ الجامع للترمذى، باب ماجاء اعفاء اللحية، ۱۰۰/۲
السنن لابى داؤد، باب فى اخذ الشارب، ۵۷۷/۲
المؤطا لمالك، ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۵۱/۱
شرح السنة للبغوى، ۱۰۷/۱۲ ☆ علل الحديث لابن أبى حاتم، ۲۵۲۹
۲۰۲۳۔ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۵۰/۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۶۸/۵
كنز العمال للمتقى، ۱۷۲۴۲، ۶۲۶/۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطى،
الكامل لابن عدى، ☆

۲۰۲۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قا ل رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَوْفُوا اللُّحٰی وَ قُصُّوا الشَّوَارِبَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پوری کرو داڑھیاں اور تراشو مونچھیں۔

۲۰۲۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المجوس فقال : انہم یؤفرون سبالہم و یحلقون لحاہم فخالفو ہم۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر فرمایا کہ وہ اپنی لبیں بڑھاتے اور داڑھیاں مونڈتے ہیں۔تم ان کا خلاف کرو۔

۲۰۲۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللُّحٰی ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ۔

۲۰۲۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خُذُوْا مِنْ عِرْضِ لُحَاکُمْ وَ أَعْفُوْا طُوْلَھَا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: داڑھیوں کے عرض سے لو اور ان کے طول کو معاف رکھو۔

۲۰۲۸۔ **عن** عبد اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ

۲۰۳۴۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۲۹ ☆ کنز العمال ، للمتقی، ۱۷۲۴۶، ۶/ ۶۵۶
الکامل لا بن عدی ، ☆

۲۰۲۵۔ السنن الکبری للبیہقی ، ۱/ ۱۵۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۳۴۷
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۲/ ۴۰۹ ☆ حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم ، ۴/ ۹۴

۲۰۲۶۔ الکامل لا بن عدی ، ☆

۲۰۲۷۔ کنز العمال للمتقی ، ۱۷۲۲۵، ۶/ ۶۵۳ ☆

۲۰۲۸۔ کنز العمال للمتقی ، ۱۷۲۴۸، ۴/ ۶۵۷ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لٰکِنْ رَبِّی اَمَرَنِی اَنْ اُحْفِیَ شَارِبِی وَ اُعْفِیَ لِحْیَتِی ۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مگر مجھے رب نے حکم فرمایا کہ میں اپنی لبیں پست کروں اور داڑھی بڑھاؤں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث پاک کا واقعہ وہ ہے کہ کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے کہ جب حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہاں نافذ فرمائے۔ قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر بجہت دنیا اسلام نہ لایا مقوقش بادشاہ مصر نے شقۂ والا کی کمال تعظیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ رسالت کئے۔ سگ ایران خسرو پرویز قتلہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کردیا اور باذان حاکم صوبہ یمن کو لکھا کہ دو مضبوط آدمی بھیج کر انہیں یہاں بلائے باذان نے اپنے داروغہ بابویہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو مدینہ طیبہ روانہ کیا۔ یہ دونوں جب بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی طرف نظر رحمت فرماتے کراہت آئی اور فرمایا: خرابی ہو تمہارے لئے کس نے اس کا حکم دیا۔ وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو پرویز خبیث نے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مگر مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم فرمایا ہے۔

مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں کہ بابویہ اور خرخسرہ اس وقت تک نہ اسلام لائے تھے اور نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے۔ ان کی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی صورت دیکھنے سے کراہت کی تو جو مسلمان احکام حضور جان بوجھ کر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف مجوسیوں کے موافق ایسی گندی صورت بنائے وہ کس قدر حضور اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کراہت و بیزاری کا باعث ہوگا۔ آدمی جس حال پر مرتا ہے اسی حال پر اٹھتا ہے۔ اگر روز قیامت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مجوسی کی صورت دیکھ کر نگاہ فرمانے سے کراہت فرمائی تو یقین جان کہ تیرا ٹھکانا کہیں نہیں رہا۔ مسلمان کی پناہ، نجات، امان اور رستگاری جو کچھ ہے ان کی نظر رحمت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ اس بری گھڑی سے کہ وہ نظر

رحمت فرماتے کراہت لائیں والعیاذ باللہ ارحم الراحمین۔

اسکے بعد حدیث میں معجزۂ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظہور خسرو پرویز مردود کا ہلاک ہونا، اور باذان، بابویہ، خر خسرہ وغیرہم بہت سے اہل یمن کا مشرف باسلام ہونا مذکور ہے۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۲۸

۲۰۲۹۔ **عن** رویفع ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یَا رُوَیْفِعُ ! لَعَلَّ الْحَیَاۃَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِ ی فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّہٗ مَنْ عَقَدَ لِحْیَتَہٗ ، أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا ، أَوِ اسْتَنْجٰی بِرَجِیْعِ دَابَّۃٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا بَرِیٌٔ مِنْہُ۔

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے رویفع ! میں امید کرتا ہوں کہ تو میرے بعد عمر دراز پائے گا۔تو لوگوں کو خبر دینا کہ جو اپنی داڑھی باندھے، یا کمان کا چلہ گلے میں لٹکائے، یا کسی جانور کی لید گوبر یا ہڈی سے استنجاء کرے تو بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

داڑھی باندھنے سے مراد اس کا مجعد ومرغول بنانا ہے کہ یہ کافروں کا فعل ہے اور اس میں ان سے تشبہ ہے۔داڑھی چڑھانے والے حضرات کہ ڈھاٹے باندھ باندھ کر داڑھی کو مجعد مرغول کرتے اور متکبر ٹھاکروں جاٹوں کی صورت بنتے ہیں ان صحیح حدیثوں کو یاد رکھیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیزاری وبے علاقگی کو ہلکا نہ جانیں۔

اور داڑھی منڈانے کترنے والے زیادہ سخت عذاب وآفت کے منتظر رہیں جب داڑھی باقی رکھ کر اس کی صفت وہیئت میں کافروں سے تشبہ اس درجہ باعث بیزاری محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوا تو سرے سے داڑھی قطع یا حلق کر دینا اور پورے پورے مجوسیوں مچھندروں کی صورت بنا جس قدر موجب غضب وناراضی واحد قہار ورسول کردگار جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو بجا ہے۔اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ثبت اور حفاظ وفقیہ ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۲۹

۲۰۲۹۔السنن للنسائی، باب عقد اللحیة ، ۲/ ۲۳۵

(۳) داڑھی منڈانا مثلہ کرنا ہے اور یہ ناجائز ہے

۲۰۳۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ مَثَّلَ الْحَيْوَانُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلآئِكَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِيْنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی جاندار کومثلہ کرے اس پر اللہ، ملائکہ اور بنی آدم سب کی لعنت ہے۔

۲۰۳۱۔ **عن** بریدة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ارسل العسکر فاوصی الامیر ، اغزو بسم الله فی سبیل الله ، قاتلوا من کفر بالله ، اغزوا و لا تغلوا و لا تغدروا و لا تمثلوا و لا تقتلوا و لیدا۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو سپہ سالار کو وصیت فرماتے، جہاد کرو اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں، قتال کرو اللہ کے منکروں سے جہاد کرو، خیانت نہ کرو، عہد نہ توڑو مثلہ نہ کرو، اور کسی بچہ کو قتل نہ کرو۔

۲۰۳۲۔ **عن** صفوان بن عسال رضی الله تعالیٰ عنه قال :ا رسلنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی عسکر فقال : سیروا بسم الله و فی سبیل الله ، قاتلوا من کفر بالله و لا تمثلوا و لا تغدروا و لا تقتلوا ولیدا۔

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۰۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یکره من المثله و المصورة ، ۸۲۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۳۳/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۴۳/۲

۲۰۳۱۔ الصحیح لمسلم، باب تامیر الامام الامراء علی البعوث ، ۸۲/۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی وصیة النبی ﷺ، ۱۹۵/۱
السنن لابن ماجه ، باب وصیة الامام ، ۲۱۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۰/۱ ☆ الموطا لمالک جهاد
المستدرک للحاکم ، ۵۴۱/۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۴۹/۹
المصنف لعبد الرزاق ۹۴۲۸، ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱۲۳/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۸۴/۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۲۵۶/۵
نصب الرایة للزیلعی ، ۳۸۰/۳ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۱/۱۱

۲۰۳۲۔ السنن لابن ماجه ، باب وصیة الامام ، ۲۱۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۵۸/۵ ☆

علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا فرمایا: چلو خدا کے نام پر خدا کی راہ میں، جہاد کرو خدا کے منکروں سے، اور نہ مثلہ کرو اور نہ بدعہدی، نہ خیانت اور نہ بچے کا قتل۔

۲۰۳۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : خذ فاغز فى سبيل الله ، فقاتلوا من كفر بالله ، لا تغلوا و لا تمثلوا و لا تقتلوا وليدا ، فهذا عهد الله و سيرة نبيه ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لے خدا کی راہ میں لڑ، منکران خدا سے جہاد کر، خیانت نہ کرو، اور نہ مثلہ کرو، بچوں کو بھی قتل نہ کرو، یہ اللہ کا عہد اور اس کے نبی کا شیوہ ہے۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۲۰۳۴۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال :ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا ارسل عسكرا فيقول : لا تمثلوا بآدمى و لا بهيمة ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر کفار پر بھیجتے تو ارشاد فرماتے: مثلہ نہ کرو، نہ کسی آدمی کو اور نہ کسی جانور کو۔

۲۰۳۵۔ **عن** عبد الله بن زيد رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن النهبة والمثلة ۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹ مار اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۶۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله تعالىٰ عليه وسلم أن يمثل بالبهائم ۔

۲۰۳۴۔ السنن الكبرى للبيهقى ، ۹۱/۹

۲۰۳۵۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب ما يكره من المثلة والمصورة ، ۸۲۹/۲

۲۰۳۶۔ السنن لا بن ماجه ، باب النهى عن صبرا بهائم و عن المثلة ، ۲۳۷/۲

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوپایوں کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۷۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المثلة ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن المثلة و لو بالکلب العقور۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے اگرچہ سگ گزندہ کو۔

۲۰۳۹۔ **عن** حکم بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُمَثِّلُوا بِشَیءٍ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ عزوجلَّ فِیْهِ رُوْحٌ۔

حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی ایسی چیز کو مثلہ نہ کرو جس میں اللہ تعالیٰ نے روح ڈالی ہے۔۱۲م

۲۰۴۰۔**عن** سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان النبی صلی

۲۰۳۷۔ الجامع الصغیر للبخاری، باب النهی بغیر اذن صاحبه ، ۳۳۶/۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۶۰/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۴۶/۴
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۰۳/۱۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۶۹/۹
کنز العمال للمتقی ، ۱۱۰۶۸۔۳۹۱/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۲۷۸/۲
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۳۷/۷
۲۰۲۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆
۲۰۳۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۰/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۴۹/۶
کنز العمال للمتقی،۴۳۶۳، ۷۷۷/۱۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۲۷۸/۲
۲۰۴۰۔ السنن لابی داؤد ، باب فی النهی عن المثلة ، ۲/ ۳۶۱
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۱۶/۱۸ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۷۰۰۹ ، ۳۹۸/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۴۵۹/۷ ☆

اللہ تعالیٰ علیه وسلم یحث علی الصدقة و ینهی عن المثلة ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدقہ کی ترغیب دلاتے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے۔

۲۰۴۱۔ **عن** قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان بعد ذلك یحث علی الصدقة وینهی عن المثلة ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بعد صدقہ کی ترغیب دلاتے اور صورت بگاڑنے سے منع فرماتے۔

۲۰۴۲۔ **عن** یعلی بن مرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لا تمثلوا بعباد اللہ ۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں کی صورت نہ بگاڑو۔

۲۰۴۳۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لا أُمثل به فیمثل اللہ بی یوم القیامة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہاں مثلہ کرے گا روز قیامت اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا۔

۲۰۴۴۔ **عن** صالح بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه لیزید بن أبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنهما اذا ارسل لا مارة العکسر لا تغدر و لاتمثل و لا تجبن و لا تغلل۔

حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن أبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لشکر کی سپہ سالاری کے لئے بھیجتے وقت وصیت فرمائی: نہ عہد توڑنا، نہ مثلہ کرنا، نہ بزدلی وخیانت کرنا۔

۲۰۴۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قصة عکل و عزینة، ۲/ ۶۰۲

۲۰۴۲۔ کنز العمال، للمتقی، ۱۳۳۹۶، ۱۵/ ۳۹۴ ☆

۲۰۴۳۔ کنز العمال، للمتقی، ۱۳۴۴۷، ۵/ ۴۰۸ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۳/ ۳۱۰

۲۰۳۴۔ السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۹۱ ☆

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ اکبر، جب چوپایوں سے مثلہ حرام، چوپائے در کنار کٹ کھنے کتے سے ناجائز، کتے سے بھی گزرئیے حربی کافر سے بھی منع، تو مسلمان کا خود اپنے منہ کے ساتھ مثلہ کرنا کس درجہ اشد حرام و موجب لعنت وانتقام ہے۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳۲/۹

۲۰۴۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من مثل بالشعر فلیس لہ عند اللہ خلاق ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث خاص بالوں کے مثلہ کے بارے میں ہے، بالوں کا مثلہ یہی ہے جو کلمات ائمہ میں مذکور ہے کہ عورت سر کے بال منڈالے یا مرد داڑھی، یا مرد خواہ عورت بھویں، یا سیاہ خضاب کرے، یہ سب صورتیں بالوں کے مثلہ میں داخل ہیں اور یہ سب حرام۔

حاشیہ ہدایہ ۱۲۱　☆　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳۳/۹

(۴) دس چیزیں فطرت سے ہیں

۲۰۴۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول

۲۰۴۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۴۱/۱۱　☆　المصنف لا بن أبی شیبۃ، ۴۰/۱۰
مجمع الزوائد للھیثمی ، ۱۲۱/۸　☆　کنز العمال،للمتقی، ۱۷۲۷۵، ۶۶۱/۶
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۴۳/۲　☆　السلسلۃ الضعیفۃ للالبانی ، ۴۲۱

۲۰۴۶۔ الصحیح لمسلم، باب خصال الفطرۃ ، ۱۲۹/۱
السنن لا بی داؤد، باب السواک من المفطرۃ ۸/۱
السنن للنسائی، باب من السنن الفطرۃ ، ۲۳۴/۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی تقلیم الاظفار، ۱۰۰/۲
السنن لا بن ماجہ، باب الفطرۃ ۲۵/۱
السمند لا بن حنبل ، ۱۳۷/۶　☆　السنن الکبری للبیھقی ، ۳۶/۱
شرح السنۃ للبغوی ، ۳۸۹/۱　☆　اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۳۵۰/۲
نصب الرایۃ للزیلعی ۷۶/۱　☆　الدر المنثور للسیوطی، ۱۱۲/۱

الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : عشر من الفطرة ، قص الشارب ، و اعفاء اللحى ، و السواك،و استنشاق الماء، و قص الاظفار ، وغسل البراجم ، و نتف الابط، و حلق العانة، و انتقاص الماء ، قال زكر يا : قال مصعب : و نسيت العاشرة الاان تكون المضمضة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دس باتیں قدیم زمانہ سے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہیں ۔لبیں کترنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑ جہاں میل جمع ہونے کا محل ہے دھونا، بغل کے بال صاف کرنا، زیرناف بال مونڈنا، شرمگاہ پر پانی ڈالنا۔راوی حضرت زکریا نے کہا: کہ حضرت مصعب اس حدیث کی بابت فرماتے کہ میں دسویں چیز بھول گیا شاید کلی ہو۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام قاضی عیاض پھر امام نووی نے استظہار فرمایا کہ غالبا دسویں ختنہ ہو کہ دوسری حدیث میں ختنہ بھی خصال فطرت سے شمار فرمایا۔انتہی ۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۷

۲۰۴۷۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰعليه وسلم : خمس من الفطرة ،الختان و الاستحداد و تقليم الأظفار و نتف الاِبط و قص الشارب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سنن قدیمہ پانچ ہیں، ختنہ کرنا، زیرناف بال لینا، ناخن کاٹنا، بغل کے بال صاف کرنا، مونچھ کتروانا۔۱۲م

۲۰۴۸ ۔**عن** عمار بن ياسر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى

۲۰۴۷۔ الصحيح لمسلم ، باب خصال الفطرة، ۱۲۹/۱
السنن لا بى داؤد ، باب السواك من الفطره ، ۸/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۲۹/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۱۴۹/۱
فتح البارى للعسقلانى، ۳۳۴/۱۰ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱۱۲/۱
الجامع للترمذى ، باب ما جاء فى تقليم الاظفار ، ۱۰۰/۲
۲۰۲۸۔ السنن لا بى داؤد، با ب السواك من الفطرة ، ۸/۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : اِن من الفطرة المضمضه و الاِستنشاق ۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶۷۷

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا فطرت سے ہے۔۱۲م

(۵) مونچھ، ناخن اور بغل وغیرہ حلق کرنے کی مدت

۲۰۴۹۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : وقت لنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی قص الشارب و تقلیم الأظفار و نتف الإبط و حلق العانة ان لا یترك اکثر من اربعین لیلة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مونچھ کترنے، ناخن تراشنے، بغل کے بال صاف کرنے اور ناف کے نیچے کے بال صاف کرنے کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن متعین فرمائی۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۲۸

(۶) حضور کی مبارک داڑھی گھنی تھی

۲۰۵۰۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کثیر شعر اللحیة ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔۱۲م

(۷) جسم کے بال صاف کرنا جائز ہے

۲۰۵۱۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی

۲۰۴۹۔ السنن لابی داؤد، باب فی اخذ الشارب، ۲/ ۵۷۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۱۲۲ ☆ السنن الکبریٰ للبیهقی، ۱/ ۱۵۰
۲۰۵۰۔ الصحیح لمسلم، فضائل، ۱۰۶ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۰۴
۲۰۵۱۔ السنن لابن ماجه، باب الطلاء بالنورة ،۔ ۲/ ۲۷۴
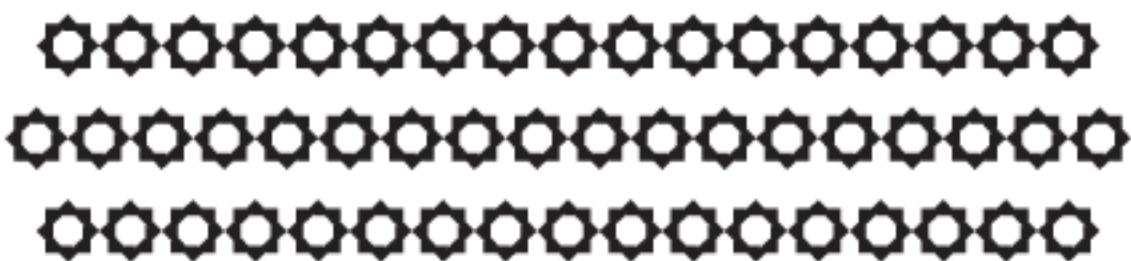
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا طلی بدأ بعورتہ فطلا ھا بالنورۃ، و سائر جسدہ اھلہ

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب نورہ کا استعمال فرماتے تو ستر مقدس پر اپنے دست مبارک سے لگاتے اور باقی بدن منور پر ازواج مطہرات لگاتیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہن

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کلائیوں پر بال ہوں تو ترشوادیں کہ ان کا ہونا پانی زیادہ چاہتا ہے اور مونڈنے سے سخت ہوجاتے ہیں۔ اور تراشنا مشین سے بہتر کہ خوف صاف کردیتی ہے۔ اور سب سے احسن و افضل نورہ ہے کہ ان اعضا میں سنت سے یہی ثابت ہے۔ اور ایسا نہ کریں تو دھونے سے پہلے پانی سے خوب بھگولیں کہ سب بال بچھ جائیں۔ ورنہ کھڑے بال کی جڑ میں پانی گزر گیا اور نوک سے نہ بہا تو وضو نہ ہوگا۔　　فتاوی رضویہ ۱/ ۶۹۷

۴۔ ختنہ

۱۔ نومسلم کا ختنہ کراؤ

۲۰۵۲۔ **عن** عثیم بن کلیب الحضر می الجهنی عن أبیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل و اسلم فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الق عنك شعر الکفر ثم اختتن ۔

حضرت عثیم بن کلیب حضرمی جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمانہ کفر کے بال اتار پھر اپنا ختنہ کر۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر یہ نومسلم خود کرسکتا ہوتو آپ اپنے ہاتھ سے کرے، یا کوئی عورت جو اس کام کو کرسکتی ہو ممکن ہو تو اس سے نکاح کردیا جائے۔ وہ ختنہ کردے۔ اس کے بعد چاہے تو اسے چھوڑ دے۔ یا کوئی کنیز شرعی واقف ہو تو وہ خریدی جائے، اور اگر یہ تینوں صورتیں نہ ہوسکیں تو حجام ختنہ کردے کہ ایسی ضرورت کے لئے ستر دیکھنا دیکھانا منع نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۸۱

لڑکیوں کا ختنہ ضروری نہیں

۲۰۵۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الختان سنة للرجال و مکرمة للنساء۔

۰۵۱۲

۲۰۵۲۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یسلم فیؤمر بالغسل، ۱/ ۵۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۴۱۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۱۷۲
کنز العمال للمتقی، ۱۳۲۲، ۱/ ۲۶۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/ ۴۰۸
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۱۴ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/ ۸۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۹۸ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۹۸۳۵

۲۰۵۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۷۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/ ۳۳۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۲/ ۴۱۷ ☆ الدر المنثور، للسیوطی، ۱/ ۱۱۴
السنن الکبری للبیهقی، ۸/ ۲۳۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۲۴۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۵۱ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کا ختنہ سنت ہے، اور عورتوں کا لذت کی زیادتی کے لئے۔
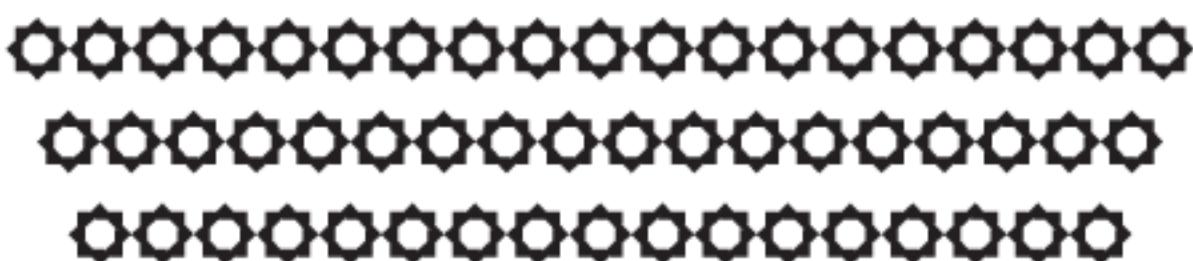
فتاوی افریقہ ۲۰

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۶۱

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لڑکیوں کے ختنہ کا کوئی تاکیدی حکم نہیں۔ اور یہاں رواج نہ ہونے کے سبب عوام اس پر ہنسیں گے اور یہ ان کے گناہ عظیم میں پڑنے کا سبب ہوگا اور حفظ دین مسلماناں واجب ہے۔ لہذا اس کا حکم نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۶۱

فتاوی افریقہ ۲۰

۵۔ مصافحہ ومعانقہ

(۱) مصافحہ کا ثبوت

۲۰۵۴۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان المؤمن اذا لقی المؤمن فسلم علیه واخذ بیده فصافحه تناثرت خطایا هما کما تناثر ورق الشجر۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان سے مسلمان ملکر سلام کرتا ہے اور ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرتا ہے تو ان کے گناہ جھڑ پڑتے ہیں جیسے پیڑوں سے پتے۔

۲۰۵۵۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :ان المسلم اذا لقی اخاه فاخذ بیده تحاتت عنهما ذنوبهما۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب اپنے بھائی سے ملکر اس کا ہاتھ پکڑتا ہے ان کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

۲۰۵۶۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ما من مسلمین التقیا فاخذ احد هما بید صاحبه الا کان حقا علی اللہ عزوجل ان یحضر دعا ئهما و لا یفرق بین اید یهما حتی یغفر لهما ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۲۰۵۴۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۳۶/۸ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۸۵۰
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۲۳/۳ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۲۶

۲۰۵۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی ۳۷/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۱۵/۶
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۳۳/۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۸۹۵
کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۶۲، ۱۳۳/۹ ☆

۲۰۵۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۲/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۶/۸
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۸۳/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۶۱، ۱۳۳/۹
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴۳۲/۳ ☆

ارشادفرمایا: جب دو مسلمان ملاقات کے وقت ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑیں اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان کی دعا قبول فرمائے اوران کے ہاتھ جدانہ ہونے پائیں کہ ان دونوں کے گناہ بخشدے۔

۲۰۵۷۔ **عن** البرآء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:ایما مسلمین التقیا فاخذ احد ھما بید صاحبہ وتصافحا و حمداللہ جمیعا تفرقاو لیس بینھماخطیئۃ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جودو مسلمان آپس میں ملکرایک دوسرے کا ہاتھ پکڑیں اور مصافحہ کریں اوردونوں حمدالٰہی بجالائیں بے گناہ ہوکر جدا ہوں۔

۲۰۵۸۔**عن** البرآء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا یلقی مسلم مسلما فیرحب بہ و یا خذ بیدہ الا تناثرت الذنوب بینھما کما یتنا ثر ورق الشجر۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جومسلمان مسلمان سے ملکر مرحبا کہےاور ہاتھ ملائے ان کے گناہ برگ درخت کی طرح جھڑ جائیں۔

﴿۱﴾ امام احمدرضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(ان احادیث میں لفظ 'ید' واحد منقول ہے) اگر مان بھی لیا جائے کہ یہ الفاظ وحدت ید میں نص ہیں تاہم ان حدیثوں میں منکرین کے لئے حجت نہیں۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ مقام ترغیب وترہیب میں غالبًا ادنی کوذکرکرتے ہیں کہ جب اس قدر پر اتنا ثواب وعقاب ہے تو زائد میں کتنا ہوگا۔ اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اس سے زائد مندوب نہیں۔ یا محذور ہے۔

صفائح اللجین ۱۰

(۲) ملاقات ومصافحہ

۲۰۵۹۔**عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رجل : یا رسول اللہ

۲۰۵۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۳/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۸۳۱۲، ۱۳۵/۹

۲۰۵۸۔ نصب الرایۃ للزیلعی، ۲٦۰/٤ ☆

۲۰۵۹۔ الجامع للترمذی، استئذان ، ۳۱ ، باب ما جاء فی المصافحۃ ۹۷/۲

!الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ ، اینحنی لہ ؟ قال : لا ، قال : افیستلزمہ ویقبلہ ؟ قال : لا، قال : فیا خذ بیدہ و یصا فحہ ؟ قال : نعم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں کوئی آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے جھکے؟ فرمایا: نہ، عرض کی: اسے گلے لگائے اور پیار کرے؟ فرمایا: نہ، عرض کی: اس کا ہاتھ پکڑے اور مصافحہ کرے؟ فرمایا: ہاں۔

(۳) دونوں ہاتھ سے مصافحہ کا ثبوت

۲۰۶۰ ۔**عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : علمنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم التشہد و کفی بین کفیہ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں کے بیچ لیکر مجھ کو "التحیات" تعلیم فرمائی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام المحدثین امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے اپنی جامع صحیح کی "کتاب الاستئذان" میں مصافحہ کے لئے جو باب وضع کیا اس میں سب سے پہلے اسی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نشان دیا۔ پھر اسی باب مصافحہ کے برابر دوسرا باب وضع کیا۔ باب الاخذ بالیدین، یعنی یہ باب ہے دونوں ہاتھ میں ہاتھ لینے کا۔ اس میں بھی وہی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسنداً روایت کی ۔ اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دونوں ہاتھوں میں ہاتھ لینا مصافحہ نہ تھا تو اس حدیث کو باب المصافحہ سے کیا تعلق ہوتا۔ صحیح بخاری کی اس تحریر پر دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت۔

ہاں اگر حضرات منکرین جس طرح ائمہ فقہ کو نہیں مانتے اب امام بخاری کی نسبت کہدیں کہ وہ حدیث غلط سمجھتے تھے۔ ہم ٹھیک سمجھتے ہیں تو وہ جانیں اور ان کا کام۔ معہذا دونوں جانب سے "صفحات کف" ملانا ہے۔ اور یہ معنی اس صورت کفی بین کفیہ، میں ضرور متحقق۔ تو اس کے مصافحہ ہونے سے انکار پر کیا باعث۔

۲۰۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، 　باب المصافحۃ،
الصحیح لمسلم ، 　باب التشہد فی الصلوٰۃ ،

رہا بعض جہلا کا کہنا: کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے تو ایک ہی ہاتھ تھا۔ یہ محض جہالت اور ادعائے بے ثبوت ہے۔ دونوں طرف سے دونوں ہاتھ ملائے جائیں تو ایک کا ایک ہی ہاتھ دوسرے کے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہوگا۔ نہ کہ دونوں۔ وھو ظاھر جدا۔ اور جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے دونوں ہاتھوں کا ثبوت ہوا تو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ثبوت نہ ہونا کیا زیر نظر رہا۔

صفائح اللجین ۲۷

(۴) مصافحہ کی برکت

۲۰۶۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تصافحوا! یذہب الغل من قلوبکم۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مصافحہ کیا کرو! تمہارے سینے سے کینے نکل جائیں گے۔

صفائح اللجین ص۴۶

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بھی قابل احتجاج نہیں۔

اولا۔ اس کی سند ضعیف ہے جس میں عن خیثمۃ عن رجل، ایک مجہول واقع ہے۔

ثانیاً۔ امام المحدثین محمد بن اسمعیل بخاری نے یہ حدیث تسلیم نہ فرمائی۔ اور اس کے غیر محفوظ ہونے کی تصریح کی۔ مسلمہ طائفی رحمۃ اللہ علیہ جن پر اس حدیث کا مدار ہے۔ کما فی الترمذی، علماء محدثین ان کا حافظہ برا مانتے ہیں۔ کما فی التقریب۔ امام بخاری کہتے ہیں: میرے نزدیک یہاں بھی ان کے حفظ نے غلطی کی۔ انھوں نے سند مذکور سے لا سمر الا

۲۰۶۱۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴۳۴/۳ ☆ الموطا لمالک، ۹۰۸
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۵۹/۶ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۱۲۱/۴
کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۴۴، ۱۳۵/۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۵/۱۱
التفسیر للقرطبی، ۱۹۹/۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی،
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹۸/۱ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۶۹۲

لمصل او مسافر ،، سنی تھی۔بھول کر اس کی جگہ یہ روایت کر گئے۔حالانکہ یہ صرف عبدالرحمن ابن یزید یا اور کسی شخص کا قول ہے۔نقلہ الترمذی۔

(۵) سلام ومصافحہ کا باہمی تعلق

۲۰۶۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من تمام التحیۃ الاخذ بالید۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحیت کی تمامی سے ہے ہاتھ میں ہاتھ ملانا۔

ثالثاً۔ اقول وباللہ التوفیق ۔اس سب سے درگذریئے اور ذرا غور وتامل سے کام لیجئے۔تو یہ حدیث دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کا پتہ دیتی ہے، کہ اس میں' اخذ بالید 'بصیغۂ مفرد کو تمامی تحیت کا ایک ٹکڑا رکھا ہے۔نہ یہ کہ صرف اسی پر تمامی وانتہا ہے۔تحیت کی ابتدا سلام اور مصافحہ تمام اور ایک ہاتھ ملانا اسی تمامی کا ایک ٹکڑا ہے۔ولہذا جامع ترمذی میں حدیث یوں ہے۔

۲۰۶۳۔ **عن** أبی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تمام تحیتکم بینکم المصافحۃ ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے آپس میں تحیت کا تمام مصافحہ ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں من تبعیضیہ نہ لایا گیا کہ صرف ایک ہاتھ کا ذکر نہ تھا۔جو ہنوز تمامی کا بقیہ باقی ہو۔واللہ تعالیٰ اعلم۔ صفائح اللجین ۱۵

(۶) مصافحہ کے وقت مسکراہٹ

۲۰۶۴۔ **عن** أبی داؤد الاعمی قال : لقینی البرآء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۰۶۲۔ الجامع للترمذی استئذان ، ۳۱ ، باب ما جاء فی المصافحۃ ، ۹۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۰/۵ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۳/۲
۲۰۶۳۔ الجامع للترمذی ، باب ماجاء فی المصافحۃ، ۹۷/۲
۲۰۶۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

فاخذ بیدی وصافحنی وضحك فی وجھی فقال : تدری لم اخذت بیدك ؟قلت: لا ، الاانی ظننت انك لم تفعله الا بخیر ،فقال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لقینی ففعل فی ذلك ۔

ابوداؤد اعمی سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے ملے میرا ہاتھ پکڑا اور مصافحہ کیا اور میرے سامنے ہنسے ۔پھر فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ میں نے کیوں تیرا ہاتھ پکڑا؟ میں نے عرض کی: نہ، مگر اتنا جانتا ہوں کہ آپ نے کچھ بہتری کے لئے ہی ایسا کیا ہوگا۔فرمایا: بیشک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے ملے تو حضور نے میرے ساتھ ایسا ہی معاملہ فرمایا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث قابل اعتماد نہیں، قطع نظر اس سے کہ یہ حدیث طبرانی پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔ابوداؤد اعمی رافضی سخت مجروح متروک ہے۔امام ابن معین نے اسے کاذب کہا۔

صفائح اللجین ص ۱۳

(۷) معانقہ کا ثبوت

۲۰۶۵۔ **عن** تمیم الداری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن المعانقة فقال : تحیة الامم وصالح ودھم ،وان اول من عانق خلیل اللہ ابراھیم علی نبینا وعلیه الصلوۃ والسلام۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معانقہ کے بارے میں پوچھا۔فرمایا: تحیت ہے امتوں کی اور ان کی اچھی دوستی ،اور بے شک پہلے معانقہ کرنے والے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔

۲۰۶۶ ۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: عانق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الحسن۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۲۰۶۵۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۴۶ ☆ العلل المتناھیة لابن الجوزی، ۲/۲۵۰
لسان المیزان ۴/۸۳۰ ☆ میزان الاعتدال للذھبی، ۶۰۷۴
۲۰۶۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب الحسن و الحسین ، ۱/۵۳۰

وسلم نے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ فرمایا۔

۲۰۶۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال للحسن :اللھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ قال:وضمہ الی صدرہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن مجتبیٰ کے لئے دعا کی اور عرض کیا: الٰہی! میں اسے دوست رکھتا ہوں تو اسے دوست رکھ۔ اور جو اسے دوست رکھے اسے بھی دوست رکھ۔ اور انہیں سینے سے لگالیا۔

۲۰۶۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : ضمنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی صدرہ وقال : اللھم ! علمہ الحکمۃ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سینے سے لپٹایا پھر دعا کی۔ الٰہی! اسے حکمت سکھادے۔

وشاح الجید ۱۹

۲۰۶۹۔ **عن** الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا خذبیدی فیقعدنی علی فخذہ ویقعد الحسین علی فخذہ الاخری ویضمنا ثم یقول : رب انی ارحمھما فارحمھما ۔

حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر ایک ران پر مجھے بٹھالیتے اور دوسری ران پر امام حسین کو۔ اور ہمیں لپٹالیتے، پھر دعا فرماتے۔ الٰہی! میں ان پر رحم کرتا ہوں تو ان پر رحم فرما۔

۲۰۷۰۔ **عن** یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان حسنا وحسینا رضی اللہ تعالیٰ عنھما استبقا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضمھما الیہ۔

۲۰۶۷۔ السنن لابن ماجہ ، 　باب فضائل الحسن ، 　۱۳/۱

۲۰۶۳۔ الجامع للترمذی، 　باب ما جاء فی المصافحۃ ، 　۹۷/۲

۲۰۶۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی

۲۰۶۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، 　باب مناقب ابن عباس، 　۵۳۱/۱

۲۰۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، 　باب وضع الصبی عن الفخر ، 　۸۸۸/۲

المسند لاحمد بن حنبل، 　۲۰۵/۵ ☆ 　کنز العمال للمتقی، ۳۶۸۰۱، ۲۷۲/۱۳

۲۰۷۰۔ المسند لاحمد بن حنبل،

حضرت یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار دونوں صاحبزادے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آپس میں دوڑ کرتے ہوئے آئے، حضور نے دونوں کو لپٹالیا۔

۲۰۷۱۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای اھل بیتك احب الیك ؟ قال: الحسن والحسین ، وکان یقول لفاطمة ادعی بی ابنی فیشمھما ویضمھما ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، حضور کو اپنے اہل بیت میں زیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا: حسن اور حسین، اور حضور دونوں صاحبزادوں کو حضرت زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بلوا کر سینے سے لگاتے اور ان کی خوشبو سونگھتے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم،

وشاح الجید ۲۰

۲۰۷۲۔ **عن** اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بینما ھو یحدث القوم وکان فیہ مزاح بینا یضحکھم ،فطعنہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی خاصرتہ بعود ، فقال : اصبرنی ! قال : اصطبر ! قال : ان علیك قمیصا ولیس علی قمیص ،فرفع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قمیصہ فاحتضنہ وجعل یقبل کشحہ ،قال : انما اردت ھذا یا رسول اللہ۔

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس اثنا میں کہ وہ باتیں کر رہے تھے اور ان کے مزاح میں مزاح تھا۔ لوگوں کو ہنسا رہے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لکڑی ان کے پہلو میں چبھوئی۔ انھوں نے عرض کی: مجھے بدلہ دیجئے فرمایا: لے، عرض کی: حضور تو کرتا پہنے ہیں اور میں ننگا تھا۔ حضور نے کرتا اٹھایا انہوں نے حضور کو اپنی کنار میں لیا اور تہی گاہ اقدس کو چومنا شروع کیا۔ پھر عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہی مقصود تھا۔

۲۰۷۱۔ الجامع للترمذی ، باب مناقب الحسن و الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنھما ، ۲۱۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹/۱
۲۰۷۲۔ السنن لأبی داؤد، باب فی قبلة الید، ۷۰۹/۲

۲۰۷۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالی عنہ قال : مالقیتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قط الا صافحنی ، وبعث الی ذات یوم ولم اکن فی اھلی ، فلما جئت اخبرت بہ ، فاتیتہ وھو علی سریر ،فالتزمنی فکانت تلك اجود اجود۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تو حضور ہمیشہ مصافحہ فرماتے۔ایک دن میرے بلانے کو آدمی بھیجا۔میں گھر میں نہ تھا۔آیا تو خبر پائی،حاضر ہوا،حضور تخت پر جلوہ فرما تھے۔گلے سے لگالیا تو یہ اور زیادہ جید ونفیس تر تھا۔

۲۰۷۴ ۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالی عنھا قال: رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم التزم علیا وقبلہ وھو یقول : بأبی الوحید الشھید۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو گلے لگایا اور پیار کیا،اور فرماتے تھے۔میرے باپ نثار اس وحید شہید پر۔

وشاح الجید ۲۱

۲۰۷۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واصحابہ غدیرا فقال : یسبح کل رجل الی صاحبہ فسبح کل رجل منھم الی صاحبہ حتی بقی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابو بکر ،فسبح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی أبی بکر حتی اعتنقہ فقال : لو کنت متخذا خلیلا لا تخذت ابا بکر خلیلا ولکنہ صاحبی ۔

۲۰۷۳۔ السنن لأبی داؤد ، باب فی المعانقۃ ، ۷۰۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۳/۵ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۴۳۴/۳
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۶۸۲ ☆
۲۰۷۴۔ المسند لأبی یعلی ☆
۲۰۷۵۔ الصحیح لمسلم ، فضائل صحابہ ، باب من فضائل أبی بکر الصدیق، ۲۷۶/۲
الجامع للترمذی، ۳۶۵۹، مناقب أبی ابکر الصدیق، ۲۰۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۷۷/۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲۴۶/۶
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۷۸/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۴۳/۳
کنز العمال للمتقی، ۳۲۵۶۳، ۵۴۶/۱۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام ایک تالاب میں تشریف لے گئے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنے یار کی طرف پیرے۔ سب نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق ہی باقی رہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیر کر تشریف لے گئے اور انہیں گلے لگا کر فرمایا: میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرا یار ہے۔

۲۰۷۶۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : یطلع علیکم رجل لم یخلق اللہ بعدی احد اخیرا منہ ،ولا افضل ،ولہ شفاعۃ مثل شفاعۃ النبیین فما برحنا حتی طلع ابو بکر فقام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقبلہ والتزمہ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے۔ ارشاد فرمایا: اس وقت ہم پر وہ شخص چمکے گا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بعد اس سے بہتر و بزرگ تر کسی کو نہ بنایا، اور اس کی شفاعت انبیاء کی شفاعت کے مانند ہوگی۔ ہم حاضر ہی تھے کہ ابوبکر صدیق نظر آئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام کیا اور صدیق اکبر کو پیار کیا اور گلے لگایا۔

۲۰۷۷۔**عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال : رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقفا مع علی بن أبی طالب اذ اقبل ابو بکر فصا فحہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعانقہ وقبل فاہ ،قال علی : اتقبل فا أبی بکر ، فقال : یا ابا الحسن ! منزلۃ أبی بکر عندی کمنزلتی عند ربی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ کھڑے دیکھا، اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے مصافحہ فرمایا اور گلے لگایا، اور ان کے دہن پر بوسہ دیا۔ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

۲۰۷۶۔ تاریخ بغداد للخطیب

۲۰۷۷۔ السیرۃ لملا عمر

الکریم نے عرض کی: کیا حضور ابوبکر کا منہ چومتے ہیں؟ فرمایا: اے ابوالحسن! ابوبکر کا مرتبہ میرے یہاں ایسا ہے جیسے میرا مرتبہ میرے رب کے حضور۔

۲۰۷۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : لما اجتمع اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وکانو ا تسعة و ثلاثون رجلا الح ابو بکر علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الظهور فقال : یا ابابکر! انا قلیل ،فلم یزل یلح علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی ظهر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و تفرق المسلمون فی نواحی المسجد و قام ابو بکر فی الناس خطیبا و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جالس، و کان اول خطیب دعا الی الله عزوجل و الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،و ثار المشرکون علی أبی بکر و علی المسلمین فضربوهم فی نواحی المسجد ضربا شدیدا و وطئی ابو بکر و ضرب ضربا شدیدا ، و دنا منه الفاسق عتبة بن ربیعة فجعل یضربه بنعلین مخصوفین ویحرفهما لوجهه و اثر ذلك حتی ما یعرف انفه من وجهه ، و جاء ت بنوتیم تتعادی فاجلو االمشرکین عن أبی بکر و حملو ا ابابکر فی ثوب حتی ادخلوه بیته ولا یشکون فی موته،ورجع بنوتیم فدخلوا المسجد و قالوا:والله!لان مات ابو بکر لنقتلن عتبة ،و رجعوا الی أبی بکر فجعل ابو قحافة و بنوتیم یکلمون ابابکر حتی اجا بهم فتکلم آخر النهار :ما فعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؟فنالوه بالسنتهم و عذلوه ثم قاموا وقالوا لام الخیر بنت صخر : انظری !ان تطعمیه شیئااو تسقیه ایاه ،فلما خلت به والحت جعل یقول : ما فعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؟قالت: والله!ما اعلم بصاحبك ،قال : فاذهبی الی ام جمیل بنت الخطاب فاسألیها عنه، فخرجت حتی جاء ت الی ام جمیل فقالت: ان ابابکر یسئلك عن محمد بن عبدالله ؟ قالت ماعرف ابابکر و لا محمد بن عبد الله ،و ان تحبی ان امضی معك الی ابنك فعلت ؟قالت : نعم ،فمضت معها حتی وجدت ابابکر صریعا دنفا فدنت منه ام جمیل واعلنت با لصیاح و قالت:ان قوما نالوا منك هذا لاهل فسق ،و انی لا رجو ان ینتقم الله لك ، قال : مافعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟قالت هذه امك تسمع ، قال : فلاعین علیك منها ،قالت : سالم ،صالح،قال : فانی هو ؟

۲۰۷۸۔ الریاض النفرة للطبری، ذکر اسلام الخیر، ۶۶/۱

قالت : في دارالارقم ، قال : فان لله علي اليه ان لا اذوق طعاماو لا شرابا او آتي رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فامهلناه حتي اذا هدأت الرجل وسكن الناس خرجنا به يتكى عليهما حتي دخلنا علي النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، قال : فانكب عليه فقبله وانكب عليه المسلمون ،ورق له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رقة شديدة،فقال ابوبكر :بأبي انت وامي ، ليس بي الامانال الفاسق من وجهي،هذه امي برة بوالديها ، و انت مبارك فادعها الى الله ،وادع الله عزوجل لها ، عسى ان يستنقذهابك من النار ،فدعا ها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاسلمت ، فاقاموا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شهرا وهم تسعة و ثلاثون رجلا ،وكان اسلام حمزة يوم ضرب أبي بكر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تعداد انتالیس ہوگئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اصرار کیا کہ اب ہم ظاہر ہوں اور علانیہ دعوت اسلام دیں۔ حضور نے فرمایا: اے ابوبکر! ہم ابھی قلیل تعداد میں ہیں لیکن حضرت صدیق اکبر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ حضور مسجد حرام میں تشریف لائے اور مسلمان مسجد حرام کے مختلف گوشوں میں بیٹھ گئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس اقدس میں سیدنا صدیق اکبر نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا۔ آپ پہلے شخص ہیں کہ حضور کے سامنے جنہوں نے دعوت حق لوگوں کے سامنے پیش کی۔ آپ کی تقریر سن کر مشرکین آپ پر اور دیگر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور مسجد حرام کے مختلف گوشوں میں بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سخت اذیت پہونچائی۔ حضرت صدیق اکبر اس موقع میں سخت زخمی ہوئے۔ عتبہ بن ربیعہ بدکار نا ہنجار نے آپکو جوتوں سے مارنا شروع کیا کہ آپ کے چہرہ اقدس پر کاری زخم لگا۔ بنو تیم نے آ کر مشرکین کو آپ سے دفع کیا اور ایک کپڑے میں ڈال کر آپ کو گھر تک پہونچایا۔ آپکی شہادت میں کسی کو شبہ نہیں رہا تھا۔ بنو تیم نے مسجد حرام میں آ کر مشرکین کو مخاطب کر کے کہا: اگر ابوبکر کا انتقال ہوگیا تو ہم عتبہ کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ پھر ابوبکر صدیق کے پاس آئے۔ آپکے والد ابوقحافہ اور بنو تیم نے آپ سے کچھ پوچھ گچھ کی تو آپ نے جواب دیا۔ شام کے وقت آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ حاضرین نے آپکو اپنی زبانوں سے اشارہ کیا اور خاموش رہنے

کی تاکید کی۔ پھر جانے لگے تو آپکی والدہ ام الخیر سے بولے انکو کچھ کھلا پلا دینا۔ جب آپکی والدہ تنہا رہ گئیں اور کھانے پینے کے لئے اصرار کیا تو آپ بولے: پہلے یہ بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ بولیں: مجھے آپ کے دوست کا حال معلوم نہیں ہوسکا۔ بولے: آپ ام جمیل بنت خطاب کے پاس جایئے اور ان سے معلوم کیجئے۔ یہ ام جمیل کے یہاں پہونچیں اور کہا: ابوبکر حضرت محمد بن عبداللہ کے بارے میں معلوم کر رہے ہیں۔ بولیں مجھے تو اب تک نہ ابوبکر کا حال معلوم ہے اور نہ حضرت محمد بن عبداللہ کا۔ ہاں اگر آپ یہ چاہتی ہیں کہ میں آپکے ساتھ آپکے بیٹے کے پاس چلوں تو میں حاضر ہوں۔ بولیں: ہاں ضرور، وہ ان کے ساتھ گھر پہونچیں تو حضرت ابوبکر کو دیکھا کہ غشی کی حالت میں قریب المرگ ہیں۔ ام جمیل نے قریب کھڑے ہوکر بلند آواز سے پکارا اور بولیں: قوم کفار نے ان بدکاروں کے ذریعہ اپنا مقصد حاصل کرنا چاہا ہے لیکن مجھے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکے لئے ان سے انتقام لے گا۔

صدیق اکبر نے فرمایا: حضور کا کیا حال ہے۔ ام جمیل نے کہا: یہ تمہاری والدہ سن رہی ہیں۔ آپ نے کہا ان سے کوئی خطرہ محسوس نہ کریں۔ تو بولیں: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحیح وسالم ہیں۔ فرمایا: کہاں ہیں؟ بولیں: دارارقم میں۔ بولے: قسم خدا کی! میں جب تک حضور کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں نہ پیوں۔ فرماتی ہیں: یہاں تک کہ جب چہل پہل ختم ہوئی اور لوگ سو رہے۔ آپکی والدہ ام الخیر اور حضرت فاروق اعظم کی بہن ام جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہیں لیکر چلیں۔ ابوبکر بوجہ ضعف دونوں پر تکیہ لگائے تھے یہاںتک کہ خدمت اقدس میں حاضر کیا۔ دیکھتے ہی پروانہ وار شمع رسالت پر گر پڑے۔ پھر حضور کو بوسہ دیا۔ اور صحابہ غایت محبت سے ان پر گرے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے غایت رقت فرمائی۔ پھر آپ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ مجھے اب کوئی تکلیف نہیں صرف یہ ہی ظاہری زخم ہے جو اس بدکار نے میرے چہرے پر لگایا۔ یا رسول اللہ! یہ میری ماں ہیں اپنے والدین کی نیک وفرماں بردار۔ آپ اپنے دہن اقدس سے انکو دعوت حق فرمائیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ مجھے امید ہے کہ یہ آپ کی بدولت جہنم کی آگ سے بچ جائیں گی۔ حضور نے دعا کی آپ اسلام لے آئیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وہاں ایک ماہ مقیم رہے اور تعداد انتالیس ہی رہی۔ سید الشہداء حضرت

حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی دن ایمان لائے جب یہ واقعہ رونما ہوا۔

وشاح الجید، ۲۳

۲۰۷۹۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : صعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المنبر ثم قال : این عثمان بن عفان ،فوثب و قال : انا ذا یا رسول اللہ افقال :ادن منی فضمہ الی صدرہ و قبل بین عینیہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا: عثمان کہاں ہیں؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تابانہ اٹھے اور عرض کی: حضور میں یہ حاضر ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پاس آؤ، پاس حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینے سے لگایا اور آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دیا۔

۲۰۸۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : بینا نحن مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی نفرمن المھاجرین ،منھم ابو بکر و عمر و عثمان و علی و طلحۃ و الزبیر و عبد الرحمٰن بن عوف و سعد بن أبی وقاص فقال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لینھض کل رجل الی کفؤہ و نھض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی عثمان فاعتنقہ و قال : انت ولی فی الدنیا و ا لآخرۃ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم چند مہاجرین کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ حاضرین خلفائے اربعہ، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ہر شخص اپنے جوڑ کی طرف اٹھکر جائے۔ اور خود حضور والا حضرت عثمان غنی کی طرف اٹھ کر تشریف لے گئے۔ ان سے معانقہ کیا اور فرمایا: تو میرا دوست ہے دنیا اور آخرت میں۔

۲۰۸۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : ان

۲۰۷۹۔ شرف المصطفی لأبی سعید،

۲۰۸۰۔ المستدرک للحاکم　　۱۰۴/۳

۲۰۸۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۸۲۳، ۵۹۵/۱۱ ☆ تاریخ اصفھان لأبی نعیم، ۱۲۶/۲

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عانق عثمان ابن عفان وقال : قد عانقت اخى عثمان ، فمن كان له اخ فليعا نقه۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ کیا اور فرمایا: میں نے اپنے بھائی عثمان سے معانقہ کیا، جس کا کوئی بھائی ہو تو اس کو چاہیئے کہ اپنے بھائی سے معانقہ کرے۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بالجملہ احادیث اس بارے میں بکثرت وارد، اور تخصیص سفر محض بے اصل وفاسد۔ بلکہ سفر و بے سفر ہر صورت میں معانقہ سنت، اور سنت جب ادا کی جائے گی سنت ہی ہوگی تا وقتیکہ خاص کسی خصوصیت پر شرع سے تصریحاً نہی ثابت نہ ہو۔ یہاں تک کہ خود امام طائفہ مانعین اسماعیل دہلوی رسالہ "نذور" میں کہ مجموعہ زبدۃ النصائح میں مطبوع ہوا، صاف مقر کہ معانقہ روز عید گو بدعت ہو بدعت حسنہ ہے۔ وشاح الجید ۲۵

۲۰۸۲۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قدم زيد بن الحارثة رضى الله تعالىٰ عنه المدينة و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى بيتى ،فاتاه فقرع الباب، فقام اليه رسول الله صلى الله تعاليى عليه وسلم عريانا، يجر ثوبه،والله ما رآيته عريانا قبله ولا بعده فاعتنقه و قبله ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینے آئے تو اس وقت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرۂ مقدسہ میں تھے۔ انھوں نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے ملنے کے لئے اپنا مقدس لباس کھینچتے ہوئے بے ستر ہی بے تابانہ پہونچے۔ خدا کی قسم! میں نے حضور کو بے ستر نہ اس سے پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔ حضور نے انکو گلے لگایا اور بوسہ دیا۔۱۲م

۲۰۸۲۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى المعانقة ، ۹۸/۲

۲۰۸۳۔ **عن** الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلقی جعفر بن أبی طالب فالتزمہ و قبلہ بین عینیہ ۔

حضرت امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی تو انکو گلے سے چپٹایا اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

۲۰۸۴ ۔ **عن** بهيسة عن ابيها رضی الله تعالىٰ عنهما قالت: استاذن أبی النبی صلی الله تعالىٰ علیه وسلم فدخل بینه و بین قمیصه فجعل یقبل و یلتزم ،ثم قال : یانبی الله !ماالشیٔ الذی لا یحل منعه ؟قال : الماء،قال : یا نبی الله !ماالشیٔ الذی لا یحل منعه ؟ قال : الملح،قال : یا نبی الله !ما الشی الذی لا یحل منعه ؟ قال : ان تفعل الخیر خیر لك ۔

حضرت بہیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے والد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اذن لیکر قمیص مبارک کے اندر اپنا سر لے گئے اور حضور کو گلے لگا کر بوسہ دینا شروع کیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: پانی ۔ پھر عرض کی: کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: نمک ۔ پھر عرض کیا: کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: بھلائی کرتے رہو کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

۲۰۸۵۔**عن** هالة بن أبی هالة رضی الله تعالیٰ عنه انه دخل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو راقد فاستيقظ فضم هالة الی صدره و قال :هاله، هاله، هاله۔

حضرت ہالہ بن اَبی ہالہ فرزندار جمند ام المؤمنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۲۰۸۳۔ السنن لأبی داؤد ، باب فی قبلة ما بین العینین، ۷۰۹/۲
السنن للبیهقی، ۱۰۱/۸ ☆ المصنف لابن أبی شیبة ۴۳۳/۸
۲۰۸۴۔ السنن لأبی داؤد، ما لا یحوز منعه ، ۲۳۵/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۷۵/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶۹/۶
المستدرك للحاكم، ۴۱۴/۱ ☆
۲۰۸۵۔ السنن لابن ماجه ، مقدمه ، ۱۱ ☆
المعجم الکبیر للطبرانی، ☆
المستدرك للحاكم ، ۶۴۰/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷۷/۹

روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حضور آرام فرماتے تھے۔ان کی آواز سن کر جاگے اورانہیں سینۂ اقدس سے لگایا اور بغایت محبت فرمایا: ہالہ، ہالہ، ہالہ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول، ۱۱/۹

۶۔ سلام

(۱) سلام کرنا باعث اجر ہے

۲۰۸۶۔ **عن** أبی ذر الغفار ی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:تسلیمہ علی من لقیہ صدقۃ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس سے ملاقات ہواور سلام کہا جائے تو یہ اس کے لئے باعث ثواب ہے۔

فتاوی رضویہ ۲۰۱/۴

(۲) گھر میں داخل ہوتو سلام کرو

۲۰۸۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یا بنی !اذا دخلت علی اھلك فسلم ،یکون برکۃ علیك و علی اھل بیتك۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے میرے بیٹے !جب تو اپنے اہل پر داخل ہوتو سلام کر، وہ برکت ہوگا تجھ پر اور تیرے اہل خانہ پر۔

۲۰۸۸۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا دخلتم بیوتکم فسلموا علی اھلھا، فان الشیطان اذا سلم احد کم لم ید خل بیتہ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم اپنے گھر میں جاؤ تو اہل خانہ پر سلام کرو، کہ جب تم میں سے کوئی گھر میں جاتے وقت سلام کرتا ہے تو شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹۰/۹

۲۰۸۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۸/۵ ☆

۲۰۸۷۔ الجامع للترمذی، ۲۶۹۸، باب ما جاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ، ۹۵/۲

۲۰۸۸۔ المستدرك للحاکم، ۴۰۲/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۹/۵

کنز العمال للمتقی، ۴۱۵۴۵، ۳۹۹/۱۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۷۴/۶

(۳) اسلامی سلام اور یہود و نصاری کی مخالفت

۲۰۸۹۔ **عن** عمر و بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله تعالی عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من تشبه بغیرنا ، لا تشبهوا بالیهود و لا بالنصاری ، فان تسلیم الیهود الاشارة بالاصابع و ان تسلیم النصاری بالا کف۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرے۔ یہود و نصاری سے تشبہ نہ کرو کہ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے۔ اور نصاری کا سلام ہتھیلیوں سے۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بطور ترمذی و موافقین ترمذی ضعیف ہے۔ اور ایک جماعت محققین کے نزدیک حسن ہے۔ کہ عمر و بن شعیب عن ابیه عن جده متصل ہے۔

صفائح اللجین، ۴۸

(۴) ملاقات و سلام کے وقت نہ جھکے

۲۰۹۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رجل !یا رسول الله ! الرجل منا یلقی اخاه او صدیقه ،اینحنی له ؟ قال : لا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے جھکے۔ فرمایا: نہ۔

ابر المقال، ۱۹

۲۰۸۹۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴۳۴/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۳۳، ۱۲۸/۹
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴۳۴/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷/۲
۲۰۹۰۔ الجامع للترمذی، السئذان ۳۱، باب ما جاء فی المصافحة ، ۹۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹۸/۳

(۵) سلام کا جواب طہارت کے ساتھ بہتر ہے

۲۰۹۱۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : انطلقت مع عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما الی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما فقضی ابن عمر حاجته، و کان من حدیثه یومئذان قال : مر رجل علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی سکة من السکک و قد خرج من غائط او بول ،فسلم علیه فلم یرد علیه حتی اذا کاد الرجل ان یتواری فی السکة فضرب بیدیه علی الحائط ، و مسح بهما وجهه،ثم ضرب ضربة اخری فمسح ذراعیه ثم رد علی الرجل السلام وقال : انه لم یمنعنی ان ارد علیك السلام الا انی لم اکن علی طهر۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک ضرورت سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں پہونچا۔ حضرت ابن عمر نے اپنا کام کیا۔ اس دن حضرت عبد اللہ بن عباس نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گلی میں گزرے اسی وقت حضور نے رفع حاجت فرمائی تھی۔ کہ انہوں نے حضور کو سلام عرض کیا۔ تو آپ نے جواب مرحمت نہیں فرمایا یہاں تک کہ وہ شخص جب گلی میں مڑنے لگے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیوار پر ہاتھ مارا اور چہرے کا مسح فرمایا۔ پھر دوسری مرتبہ ہاتھ مارا اور دونوں مبارک کلائیوں کا مسح فرمایا۔ پھر سلام کا جواب عطا فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا: میں نے سلام کا جواب اس لئے نہیں دیا تھا کہ باوضو نہیں تھا۔
فتاوی رضویہ جدید ۳/ ۴۲۸

۲۰۹۱۔ السنن لأبی داؤد، باب التیمم، ۱/ ۴۷

٧۔ حسن معاشرت

(١) مساوات بین المسلمین

٢٠٩٢۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الناس بنوآدم و آدم من تراب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ سب آدم کے بیٹے ہیں اور حضرت آدم مٹی سے۔

٢٠٩٣۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا ایها الناس ُ ربکم واحد ، و ان اباکم واحد ،الا لافضل لعربی علی عجمی ،و لا لعجمی علی عربی ،و لا لاحمر علی اسود ، ولا لاسود علی احمر الا بالتقوی ،ان اکرمکم عند الله اتقاکم۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بیشک تم سب کا رب ایک ہے، اور بیشک تم سب کا باپ ایک ہے، سن لو! کچھ بزرگی نہیں عربی کو عجمی پر، نہ عجمی کو عربی پر، نہ گورے کو کالے پر، نہ کالے کو گورے پر، مگر پرہیزگاری سے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں بڑے رتبہ والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

(٢) مدارات خلق

٢٠٩٤۔ **عن** سعید بن مسیب رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله

٢٠٩٢۔ السنن لأبی داؤد، ٦٩٨/٢ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٦١/٢ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٥٧٤/٣
تاریخ بغداد للخطیب ١٨٨/٦ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٤١٩/٨
الجامع الصغیر للسیوطی، ٣٩٦/٢ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٢٣٢/١٠
٢٠٩٣۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤١١/٥ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٦٦/٣
الترغیب والترهیب للمنذری، ٦١٢/٣ ☆ کنزالعمال للمتقی، ٥٦٥٢
٢٠٩٤۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٦٧/٢ ☆ المصنف لابن أبی شیبة، ٣٦١/٨
اتحاف السادة للزبیدی، ، ٢٥٧/٦ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ١٢٥/١٤

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: رأس العقل بعد الایمان باللہ التودد الی الناس ۔

فتاوی رضویہ،۹/ ۳۸

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد یہ ہے کہ لوگوں سے دوستانہ معاملات رکھو۔۱۲م

۲۰۹۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :بعثت بمداراۃ الناس۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے لوگوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا۔

۲۰۹۶۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : رأس العقل بعد الایمان باللہ التحبب الی الناس۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد یہ ہے کہ لوگوں سے محبت کرو۔۱۲م

فتاوی رضویہ،۲/ ۱۲۶

۲۰۹۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۰۹۵۔ الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۲۰۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۳۴۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۸۹ ☆

۲۰۹۶۔ حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم ، ۳/ ۲۰۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۱۷۲، ۳/ ۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲۶۷ ☆

۲۰۹۷۔ السنن لأبی داؤد ، باب فی الرحمۃ ، ۲/ ۶۷۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی رحمۃ الناس ، ۲/ ۱۴
السنن الکبری للبیھقی، ۹/ ۴۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/ ۲۰۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۶۴ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۱۱۹

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین والوں پر رحم کروتم پر اللہ تعالی مہربان ہوگا۔

فتاوی رضویہ،۱۱/۲۵۴

(۳) مسلمان کوخوش کرنا محبوب عمل ہے

۲۰۹۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :احب الاعمال الی الله تعالیٰ بعد الفرائض ادخال السرور فی قلب المسلم۔ فتاوی رضویہ،۴/۳۹۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی کے بعد مسلمان کا دل خوش کرنا محبوب عمل ہے۔

۲۰۹۹۔ **عن** أبی ذرالغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تبسمك فی وجه اخیك صدقه۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا صدقہ ہے۔

فتاوی رضویہ،۴/۲۰۱

۲۱۰۰۔ **عن** الحسن بن علی رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان من موجبات المغفرة ادخال السرور علی اخیك المسلم۔

حضرت امام حسن بن علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک مغفرت واجب کردینے والی چیزوں میں سے ہے تیرا اپنے

۲۰۹۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۴۵۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۳۹۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹ ☆

۲۰۹۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صنائع المعروف، ۲/۱۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۴۲۲
کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۰۵، ۶/۴۱۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۵۱
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۷۵ ☆

۲۱۰۰۔ المعجم الکبیر اللطبرانی، ۳/۸۳ ☆ مجمع البحرین ۸/۱۹۳
المعجم الاوسط للطبرانی، ۲۶۰ ☆

بھائی مسلمان کا جی خوش کرنا۔

راد القحط والوباء، ۱۱

(۴) حسن سلوک ہلاکت سے بچاتا ہے

۲۱۰۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صنا ئع المعروف تقی مصارع السوء والآفات والمهلكات، واهل المعروف فی الدنیا هم اهل المعروف فی الآخرة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک سلوک کے کام بری موتوں، آفتوں، ہلاکتوں سے بچاتے، اور دنیا میں احسان والے ہی آخرت میں احسان والے ہوں گے۔

۲۱۰۲۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صنائع المعروف تقی مصارع السوء، الصدقة خفیا تطفی غضب الرب ، وصلة الرحم زیادة فی العمر ، كل معروف صدقة ، واهل المعروف فی الدنیا هم اهل المعروف فی الآخرة، واهل المنكر فی الدنیا هم اهل المنكر فی الآخرة ، و اول من یدخل الجنة اهل المعروف۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائیوں کے کام بری آفتوں سے بچاتے ہیں، اور پوشیدہ خیرات رب کا غضب بجھاتی ہے، اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک عمر میں برکت ہے، اور نیک سلوک صدقہ ہے، اور دنیا میں احسان والے ہی آخرت میں احسان پائیں گے، اور دنیا میں بدی والے عقبی میں بدی دیکھیں گے، اور سب سے پہلے جو بہشت میں جائینگے وہ نیک برتاؤ والے ہوں گے۔

راد القحط والوباء، ۱۱

۲۱۰۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۵/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۵۴/۱
المعجم الكبیر للطبرانی، ۳۱۲/۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۵۶۵۰ ۳۴۳/۶
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۰/۲ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۲۹/۲
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۹۰۸ ☆
۲۱۰۲۔ المعجم الكبیر للطبرانی، ☆

(۵) لوگوں سے اچھے اخلاق کا برتاؤ کرو

۲۱۰۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یا اباذر! اتق اللہ حیث کنت ،و اتبع السیئۃ الحسنۃ تمحھا، و خالق الناس بخلق حسن ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! جہاں بھی رہو اللہ سے ڈرو، کسی گناہ کے بعد نیکی ضرور کرو کہ اس کو مٹادے، اور لوگوں سے اچھا برتاؤ کرو۔

۲۱۰۴۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خالطوا الناس باخلاقھم ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے ساتھ ان کی عادتوں سے میل کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا ائمہ دین نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں جو امر رائج ہو جب تک اس سے صریح نہی ثابت نہ ہو ہرگز اس میں خلاف نہ کیا جائے ۔ بلکہ انہی کی عادت و اخلاق کے ساتھ ان سے برتاؤ چاہیئے ۔شریعت مطہرہ سنی مسلمانوں میں میل پسند فرماتی ہے، اور انکو بھڑکانا، نفرت دلانا، اپنا مخالف بنانا، ناجائز رکھتی ہے۔ بے ضرورت تامہ لوگوں کی راہ سے الگ چلنا سخت احمق جاہل کا کام ہے۔

امام حجۃ الاسلام احیاء العلوم میں فرماتے ہیں۔

ان امور میں لوگوں سے موافقت صحبت و معاشرت کی خوبی سے ہے۔اس لئے کہ مخالفت وحشت دلاتی ہے۔اور ہر قوم کی ایک رسم ہوتی ہے۔اور بالضرور لوگوں سے ان کی عادت کا برتاؤ کرنا چاہیئے ۔جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا۔اور خصوصاً وہ عادتیں جن میں اچھا برتاؤ اور نیک سلوک اور موافقت کر کے دل خوش کرنا ہو۔ایسے ہی مساعدت کی ساری قسمیں

۲۱۰۳۔ المستدرک للحاکم ، ۱۲۱/۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۵۴/۶

۲۱۰۴۔ کنز العمال للمتقی، ۵۲۳۰، ۱۷/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۸۸/۶

جبکہ ان سے دل خوش کرنا منظور ہو اور کچھ لوگوں نے وہ روش قرار دے لی ہو۔تو ان کے موافق ہوکر ان پر عمل کرنا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا۔بلکہ موافقت کرنا ہی بہتر ہے مگر جس امر میں شرع سے ایسی نہی آگئی ہو جو قابل تاویل نہیں۔

بیشک مقصود شرع کے یہی موافق ہے۔مگر جن لوگوں کو مقاصد شریعت سے کچھ غرض نہیں۔اپنی ہوائے نفس کے تابع ہیں وہ خواہی نخواہی ذرا ذرا سی بات میں مسلمانوں سے الجھتے ہیں اور ان کے عادات وافعال کو جن پر شرع سے اصلاً ممانعت ثابت نہیں کرسکتے ممنوع و ناجائز قرار دیتے ہیں۔حاشا کہ ان کی غرض حمایت شرع ہو۔حمایت شرع چاہتے تو جن امور کی تحریم وممانعت میں کوئی آیت وحدیث نہ آئی خواہ مخواہ بزور زبان انہیں گناہ و مذموم ٹھرا کر شرع مطہر پر افتراء کیوں کرتے۔　　صفائح اللجین، ۵۳

(۶) آپس میں میل محبت سے رہو

۲۱۰۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تبا غضوا، ولا تحاسدوا، ولا تدابروا، و کونوا عباد الله اخوانا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں بغض وحسد نہ رکھو،اور دشمنی نہ کرو،اور اللہ تعالیٰ کے سچے بندہ بن کر آپس میں برادرانہ سلوک رکھو۔　　فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۶۲/۹

(۷) اللہ کی رضا کے لئے محبت کرو

۲۱۰۶۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من احب لله ، وابغض لله ،واعطی لله ،ومنع لله ،فقد

۲۱۰۵۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم التحاسد و التباغض ۳۱۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۳۲/۱۰
شرح السنة للبغوی، ۱۰۰/۱۳ ☆ التمهید لابن عبد البر ، ۱۱۶/۶
فتح الباری للعسقلانی، ۴۸۱/۱۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۰۹/۲
المسند للحمیدی، ۱۱۸۳، ☆ الادب المفرد للبخاری ، ۳۹۸
۲۱۰۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۳۸/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۹/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۷/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی،

استکمل الایمان۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کے لئے محبت کی، اللہ کی رضا کے لئے کسی سے دشمنی رکھی۔ اللہ کے لئے ہی کسی کو کچھ دیا، اور اسی کی خوشنودی کے لئے کسی چیز سے روکا تو اس کا ایمان کامل ہوگیا۔

(۸) مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراض نہ رہو

۲۱۰۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :"لا يحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق الثلث ، فمن هجر فوق ثلث فمات دخل النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔ جس نے تین دن سے زیادہ چھوڑا اور وہ اسی حال میں مرگیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔۱۲م　　فتاوی رضویہ،۳/۲۵۲

۲۱۰۸۔ **عن** أبی ايوب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

۲۱۰۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الهجرة ،
الصحيح لمسلم ، باب تحريم البهر فوق ثلاثة ايام ، ۲/۳۱۶
السنن لابن ماجه ، ۴۶
السنن لأبی داؤد، باب فی هجرة الرجل اخاه، ۲/۶۷۳
المؤطا لمالك، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۷۶
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۲۲۳، ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۷/۳۰۳
المعجم الكبير للطبرانی، ۴/۱۷۱ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ۲/۵۲
الادب المفرد للبخاری، ۴۰۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۸/۶۶
تلخيص الحبير لابن حجر، ۴/۱۷۱ ☆ المسند للحميدی، ۳۷۷
اتحاف السادة للزبيدی، ۶/۳۳۵ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۵/۳۹
مشكل الآثار للطحاوی، ۱/۱۹۰ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۳/۱۰۰
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۴۹۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۴۷۹۵، ۹/۳۳

۲۱۰۸۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الهجرة ، ۲/۸۹۷
الصحيح لمسلم ، باب تحريم الهجرة فوق ثلاثة ايام ۲/۳۱۶
فتح الباری للعسقلانی، ۱/۴۹۱ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۵۰۲۷

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :لا یحل للرجل ان یهجر اخاہ فوق ثلث لیال ، یلتقیان فیعرض هذا و یعرض هذا، و خیر هما الذی یبدأ بالسلام۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کو حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑے، راہ میں ملیں تو یہ ادھر منہ پھیرے وہ ادھر منہ پھیرے، اوران میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے، یعنی ملنے کی پہل کرے۔

۲۱۰۹۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :لایحل لمؤمن ان یهجر مومنا فوق ثلث ،فان مرت به ثلث فلیلقه فلیسلم علیه،فان رد علیه السلام فقد اشترکا فی الاجر ، فان لم یرد علیه فقد باء بالاثم و خرج المسلِّم من الهجر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ کسی مسلمان سے تین رات سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ جب تین راتیں گزر جائیں تو لازم ہے کہ اس سے ملے اور اسے سلام کرے۔ اگر سلام کا جواب دیگا تو دونوں ثواب میں شریک ہوں گے، اور وہ جواب نہ دیگا تو سارا گناہ اسی کے سر رہا، یہ سلام کرنے والا قطع کے وبال سے نکل گیا۔　　فتاوی رضویہ، ۲۵۲/۳

(۹) بندے کی مدد کرنے والے کی اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے

۲۱۱۰۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۰۹۔ السنن لأبی داؤد ، ادب ، باب فی هجرة الرجل اخاه، ۶۸۳/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۶۲/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۷۹۰، ۳۲/۹
التمهید لابن عبد البر ۱۴۶/۱۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۵۶/۳
مشکوة المصابیح للبتریزی، ۵۰۳۷، ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۵۱۸/۲
۲۱۱۰۔ الجامع الصحیح لمسلم ، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن ۳۴۵/۲
السنن لأبی داؤد، ۴۹۹۰ باب فی المعونة للمسلم، ۶۷۷/۲
الجامع للترمذی، ۱۴۲۵، باب م جاء فی الستر علی المسلمین ، ۱۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۲/۲ ☆ المستدرک للحاکم ، ۳۸۳/۴
الدر المنثور للسیوطی، ۳۶۹/۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۷۵/۴
التفسری لابن کثیر ۳۵۵/۷ ☆ التفسیر للقرطبی، ۸/۱

علیه وسلم : الله فی عون العبد ماکان العبد فی عون اخیه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد میں ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۳/۹

۲۱۱۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجته، ومن فرج من مسلم کربة فرج الله عنه کربة من کرب یوم القیامة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کے کام میں ہو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں ہو، اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ اس کے عوض قیامت کی مصیبتوں سے ایک مصیبت اس پر سے دور فرمائیگا۔

فتاوی رضویہ، ۲/ ۶۷۶

(۱۰) رہنمائی کار خیر ہے

۲۱۱۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : دل الطریقة صدقة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راستہ بتانا ثواب ہے۔

۲۱۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یظلم المسلم المسلم ، ۲/ ۳۳۰
الصحیح لسملم، باب تحریم الظلم، ۲/ ۳۲۰
السنن لأبی داؤد، ادب ۱/ ۳۸ ☆ باب فی المعونة للظالم، ۲/ ۶۷۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵/ ۹۷
السنن الکبری للبیهقی، ۶/ ۹۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/ ۲۴۶
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/ ۲۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۴۶۳
الامالی للشجری، ۲/ ۱۸۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۴/ ۴۴۹
۲۱۱۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۱۵۴ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۳/ ۲۳
الادب المفرد للبخاری، ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۴۳/ ۲۳

٢١١٣۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ارشادك الرجل فی ارض الضلال صدقة۔

فتاوی رضویہ،۴/۲۰۱

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گم کردہ راہ بیابانوں میں کسی کو راستہ بتانا ثواب کا کام ہے۔۱۲م

(۱۱) بے جا تشدد کرنے والے ہلاکت میں ہیں

٢١١٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الا هلك المتنطعون ،ثلث مرات۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بے جا تشدد کرنے والے ہلاک ہوئے، یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل افراط کہ اکثر واعظین وہابیہ وغیرہم جہال مشددین ہیں۔ ان حضرات کی اکثر عادت ہے کہ ایک بے جا کو اٹھانے کو دس بے جا اس سے بڑھکر آپ کریں، دوسرے کو خندق سے بچانا چاہیں اور آپ عمیق کنویں میں گریں، مسلمانوں کو بے وجہ کافر ومشرک بے ایمان ٹھہرا دینا تو کوئی بات ہی نہیں، ان صاحبوں نے نکاح بیوہ کو علی الاطلاق واجب قطعی اور فرض حتمی

٢١١٣۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الصنائع المعروف، ١٧/٢
الادب المفردللبخاری، ، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٩٤/١
الترغیب والترهیب للمنذری، ٤٢٢/٣ ☆ الصحیح لابن حبان ، ٨٦٤

٢١١٤۔ الصحیح لمسلم ، کتاب العلم، ٣٢٩/٢ ☆
السنن لأبی داؤد ، باب لزوم السنة ٣٢٩/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٨٦/١ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢٦٧/١٣
تاریخ دمشق لابن عساکر، ١٣/٧ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٥٠/٢
شرح السنة للبغوی، ٢٦٧/١٢ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٣١٦/٧
مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٥١/١٠ ☆ المغنی للعراقی، ٩٥/١
مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤٧٨٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٦٩/٢
الاذکار للنودی، ٣٣١ ☆

قرار دے رکھا ہے۔ فتاوی رضویہ، ۵/ ۵۸۰

(۱۲) جو بات سننے میں بری لگے اس سے بچو

۲۱۱۵۔ **عن** أبی الغادیة رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایاك و ما یسوء الاذن ۔

حضرت ابو الغادیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچ اس بات سے جو کان کو بری لگے۔

فتاوی رضویہ جدید، ۴/ ۳۲۸

(۱۳) کسی کے گھر میں نہ جھانکو

۲۱۱۶۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنھم فقد حل لھم ان یفقؤا عینہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کے گھر میں بغیر اجازت جھانکے اس کے لئے جائز ہے کہ اس کی آنکھ پھوڑ دے۔

۲۱۱۷۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۱۱۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۷۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۷۳
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/ ۶۲۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۲۸۷
الطبقات الکبری لابن سعد، ۸/ ۲۲۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/ ۹۵
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۳۶۴
مجمع الزوائد للھیثمی، ۹۵۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۲۱۶، ۹/ ۱۰۸
جمع الجوامع، ۹۵۱۶ ☆
۲۱۱۶۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم النظر فی بیت غیرہ ۲/ ۲۱۲
المسند لاحمد بن ۲/ ۳۸۵ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۸/ ۳۳۸
السنن للدار قطنی، ۳/ ۱۹۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۱/ ۶۳
الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/ ۴۳۵ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱/ ۴۰۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۱۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/ ۲۴۴
کنز العمال للمتقی، ۲۵۲۱۹، ۹/ ۱۰۹ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۷/ ۲۸۴
۲۱۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۱۸۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/ ۴۳۶

اللہ تعالیٰ علیه و سلم : ایما رجل کشف سترا فادخل بصره قبل ان یؤذن فقداتی حدا لا یحل ان یا تیه۔ ولو ان رجلا فقأ عینه لهدرت۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی پردہ کھول کر قبل اجازت نگاہ کرے وہ ایسی ممنوع بات کا مرتکب ہے جو اسے جائز نہ تھی۔اور اگر کوئی اس کی آنکھ پھوڑ دے تو قصاص نہیں۔

(۱۴) فتنہ نہ اٹھاؤ

۲۱۱۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم : الفتنة نائمة ،لعن الله تعالیٰ من ایقضها۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتنہ سورہا ہے،اس کے جگانے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم،۹/۳۸۳

(۱۵) عجب وخود پسندی بری چیز ہے

۲۱۱۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم : من قا ل :انا عالم فهو جاهل ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کہا: میں عالم ہوں تو وہ جاہل ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ،۱۰/۹۶

(۱۶) تواضع بلندی کا سبب ہے

۲۱۲۰۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۱۱۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱۱/۱۲۷ ☆

۲۱۱۹۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۷/۹ ☆ الحاوی للفتاوی ، ۲/٤٥

المغنی للعراقی، ۱/۱۲٤ ☆

۲۱۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۷٦ ☆ المسند للربیع ، ۲/٦۸

الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/٥٦۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۸۲

کنز العمال للمتقی، ٥۷۳۰ ، ۳/۱۱۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱/۲۹٥

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من تواضع للہ رفعہ اللہ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی رضا کے لئے تواضع اختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرماتا ہے

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۲۸۱

(۱۷) نیک عمل پر مداومت کرو

۲۱۲۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تکن مثل فلان کان یقوم اللیل فترک قیام اللیل ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فلاں کی طرح نہ ہونا کہ تہجد پڑھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۱۲۷

(۱۸) ہر چیز پر احسان کرو

۲۱۲۲۔ **عن** شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۱۲۰۔ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۳٤۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٤/۱۱٤
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۱۱۹ ☆ حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم ، ۷/۱۲۹
المغنی للعراقی، ۳/۳۳۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ٤/۲۰
تاریخ بغداد للخطیب، ۲/۱۱۰ ☆ البدایۃ و النہایۃ لابن کثیر ، ۱۰/۳۲۵
تاریخ اصفہان لأبی نعیم ، ۲/۳۵۳ ☆ العل المتناھیۃ لابن الحوزی، ۲/۳۲٦
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۲/۱۲۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۳۳۵

۲۱۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، ، باب ما یکرہ من ترک قیام اللیل ، ۱/۱۵٤
السنن الکبری للبیہقی، ۳/۱٤ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ، ۱۱۲۹
شرح السنۃ للبغوی، ٤/۵۵ ☆ الامالی الشجری، ۱/٦
علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۳۲۵ ☆

۲۱۲۲۔ الصحیح لمسلم ، باب الامر باحسان الذبح ۲/۱۵۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النہی عن المثلۃ ۱/۱٦۹
السنن لأبی داؤد ، باب الرفق بالذبیحۃ، ۲/۳۸۹
السنن للنسائی، باب حسن الذبح، ۲/۱۸
السنن لابن ماجہ ، باب اذا ذبحتم فاحسنوا ، ۲/۲۲۹
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/۲۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۰۵

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان اللہ کتب الاحسان علی کل شیٔ، فاذاقتلتم فاحسنوا القتلة ، واذا ذبحتم فا حسنوا الذبحة۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا مقرر فرمادیا ہے۔تو جب تم کسی کو قتل کروتو قتل میں بھی احسان کرو،اور ذبح کروتو ذبح میں بھی احسان برتو۔

الامن والعلی،۱۹۰

(۱۹)بغیر ضرورت عجمی زبان سے احتراز کرو

۲۱۲۳۔**عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنه قال : ایا کم و مراطنة الاعاجم۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عجمی زبان میں گفتگو سے بچو۔

۲۱۲۴۔**عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ایاکم و رطا نة الاعاجم،فانه یورث النفاق۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عجمی زبان میں گفتگو سے بچو کہ وہ نفاق لاتی ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ،حصہ دوم،۹/۱۹۵

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انگریزی ،چینی ،جاپانی،جرمنی، جو زبان غیر اسلامی ہو جسے اسلام نے فارسی اور اردو کی طرح اپنا خادم نہ کرلیا ہو،جس کی وہ زبان نہ ہواسے بلاضرورت اس میں کلام نہ

۲۱۲۲۔ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۱۸۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۶/۵۶
التفسیر لابن کثیر ۵/۴۲۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۱/۲۱۹
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۱۵۶ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۶/۲۹۶
نصب الرایة للزیلعی، ۴/۱۸۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۳۳۰
المصنف لابن عبد الرزاق، ۸۶۰۴، ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۶۰۹، ۶/۳۶۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۶۰ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۵/۲۷۸
۲۱۲۳۔ کنز العمال للمتقی، ۹۰۳۴، ۳/۸۸۶ ☆
۲۱۲۴۔ المستدرك للحاکم ، ☆

چاہئے۔　فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۱۹۵

(۲۰) بابرکت چیز کو لازم کرلو

۲۱۲۵۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالى عنها قالت : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من بورك له فی شئ فليلزمه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو جس کسی چیز میں برکت دی گئی ہو تو چاہئے کہ اسے لازم پکڑ لے۔ نقاء السلافہ، ۳۶

(۲۱) مسلمان کی کوئی چیز بغیر رضا نہ لو

۲۱۲۶۔ **عن** أبی حميد الساعدی رضی الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا يحل لمسلم ان يأخذ عصا اخيه بغير طيب نفس منه۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کی لکڑی بغیر اس کی مرضی کے لے۔　فتاوی رضویہ، ۵/ ۱۳۵

(۲۲) لوگوں سے ان کے حال کے مطابق گفتگو کرو

۲۱۲۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالى عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ماانت محدث قوما حديثا لا تبلغه عقولهم الاكان على بعضهم فتنة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۱۲۵۔ اتحاف السادة للزبيدی، ٤/ ٢٨٧ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ٢/ ٣٦٥
الدر المنثور للسيوطی، ١٤٧ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ٣٣٧
۲۱۲٦۔ الصحيح لابن حبان ١١٦٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٤/ ١٧١
الترغيب والترهيب للمنذری، ٣/ ١٧ ☆
۲۱۲۷۔ كنز العمال للمتقی، ٢٩٠١١، ٢/ ١٩٢ ☆ الجامع الصغير للسيوط، ٢/ ٤٧٩
الاسرار المرفوعة للقاری، ٦٥ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی قوم کے آگے وہ بات بیان کریگا جس تک ان کی عقلیں نہ پہونچیں تو ضرور ان میں کسی پر فتنہ ہوگی۔　　مسائل سماع ۱۱

(۲۳) کسی کو عبدی وامتی کہکر نہ پکارو

۲۱۲۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لايقل احد كم عبدی و امتی ، كلكم عبيد الله ،و كل نسائكم اماء الله ،وليقل غلامی و جاريتی و فتائی وفتاتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے غلام اور باندی کو عبدی وامتی کہکر نہ پکارے۔تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو اور تم سب کی عورتیں اس کی باندیاں ہیں۔ ہاں غلام ،جاریہ،اور باندی وغیرہ الفاظ سے خطاب کرو۔۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اطلاق عبد بمعنی غلام قطعاً جائز وشائع اور قرآن وحدیث میں واقع ،فقیر غفرلہ القدیر نے اپنی کتاب البارقۃ الشارقہ علی مارقۃ المشارقہ میں اس کی تحقیق مشبع لکھی ،اور اپنے رسالہ ''مجیر معظم شرح قصیدہ اکسیر اعظم'' میں بھی قدرے توضیح اور گیارہ احادیث پر قناعت کی ،یہاں اسی قدر کافی کہ رب الارباب عز جلالہ قرآن میں فرماتا ہے ،۔وانكحوا الايامی منكم والصا لحين من عبادكم و امائكم، دیکھو اللہ تعالیٰ نے ہمارے غلاموں کو ہمارا عبد فرمایا اگر چہ ہمیں اپنے غلام کو یا عبدی نہ کہنا چاہیئے کہ تواضع کے خلاف ہے۔حدیث میں اس کی ممانعت آئی۔نہ یہ کہ غلام بھی اپنے آپکو اپنے آقا کا عبد نہ کہے۔

الطرۃ الرضیہ،۴۶

۲۱۲۸۔ الصحيح لمسلم ، باب حكم اطلاق لفظة البعد ، الخ ۲۳۸/۲
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۹۹۲، الادب المفردللبخاری، ۲۰۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۷۷/۵

(۲۴) بے مقصد چیزوں میں نہ پڑو

۲۱۲۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من حسن اسلام المرء ترکه ما لا يعنيه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کے اسلام کی خوبی سے یہ ہے کہ غیر مہم کام میں مشغول نہ ہو۔ لایعنی بات ترک کردے۔ فتاوی رضویہ جدید، ۱/ ۷۵۷

(۲۵) ہر کام دہنی طرف سے شروع کرو

۲۱۳۰۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : كا ن رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يحب التيمن فی طهوره و ترجله و تنعله۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۲۷۸

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طہارت حاصل کرنے، کنگھی کرنے، اور نعلین مبارک پہننے میں دہنی طرف سے ابتداء فرماتے۔ ۱۲م

(۲۶) رحم دل لوگوں کی فضیلت

۲۱۳۱۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اطلبوا الفضل عند الرحماء من امتی ،تعيشوا فی اكنا فهم،

۲۱۲۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الذهد ، ۲/ ۵۵
السنن لابن ماجه ، باب كف اللسان فی الفتنة ، ۲/ ۲۸۶
المعجم الكبير للطبرانی،
مجمع الزوائد للهيثمی، ۸/ ۱۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۰
كنز العمال للمتقی، ۹۱۸۲، ۳/ ۱۸ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۵۰۳
امام نووی نے حسن کہا، اور ابن عبد الرو ہیثمی نے صحیح قرار دیا۔ فتاوی رضویہ، ۱/ ۷۵۷

۲۱۳۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب بيد بانعال اليمنی، ۲/ ۸۷۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۷/ ۲۸۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲/ ۳۶۱
السنن الكبری للبيهقی، ۱/ ۸۶ ☆ مجمع الزوائد للهثمی، ۵/ ۱۷۱
كنز العمال للمتقی، ۱/ ۸۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۵/ ۱۷۱

۲۱۳۱۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/ ۷۲ ☆

فان فیهم رحمتی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فضل میرے رحم دل امتیوں کے پاس طلب کرو کہ ان کے سایہ میں چین کرو گے۔ کیونکہ ان میں میری رحمت ہے۔ برکات الامداد، ۱۱

۲۱۳۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اطلبوا المعروف عن رحماء امتی ، تعیشوا فی اکنافهم۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نرم دل امتیوں سے نیکی و احسان مانگو، ان کے ظل عنایت میں آرام کرو گے۔

۲۱۳۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اطلبوا الحوائج الی ذوی الرحمة من امتی تر زقوا و تنجحوا ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی حاجتیں میرے رحم دل امتیوں سے مانگو رزق پاؤ گے مرادیں پاؤ گے۔

۲۱۳۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان اللہ عزوجل یقول : اطلبوا الفضل من الرحماء من عبادی ، تعیشوا فی اکنافهم ،فانی جعلت فیهم رحمتی۔

۲۱۳۲۔ المستدرك للحاکم، ۴/۳۲۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۰۷، ۶/۵۱۹۶
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۱۷۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۵۶
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۵۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۲
۲۱۳۳۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۱۷۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۰۱
میزان الاعتدال للذهبی، ۳۶۵۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۲
۲۱۳۴۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۱۷۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۵۶
کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۰۹، ۶/۵۲۰ ☆ مکارم الاخلاق للخرائطی، ۵۵
الفوائد المجموعه للشوکانی، ۶۶ ☆

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فضل میرے رحم دل بندوں سے مانگو،ان کے دامن میں عیش کروگے کہ میں نے اپنی رحمت ان میں رکھی ہے۔

برکات الامداد،۱۲

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں؟ ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں یہ حدیثیں کیسا صاف صاف واشگاف فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیک امتیوں سے استعانت کرنے،ان سے حاجتیں مانگنے،ان سے خیر واحسان طلب کرنے کا حکم دیا۔ کہ وہ تمہاری حاجتیں بکشادہ پیشانی روا کریں گے،ان سے مانگو تو رزق پاؤ گے،مرادیں پاؤ گے ،ان کے دامن حمایت میں چین کروگے،ان کے سایۂ عنایت میں عیش اٹھاؤ گے۔

برکات الامداد، ۱۲

۸۔ صحبت صالح وطالح

(۱) مومن متقی کی مصاحبت اختیار کرو

۲۱۳۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لا تصاحب الامؤمنا ،و لا یا کل طعامك الاتقی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رفاقت نہ کرمگر مسلمان سے،اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم،۹/ ۲۹۷

(۲) نیکوں کی صحبت نیک بناتی ہے

۲۱۳۶۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انما مثل الجلیس الصالح و جلیس السوء کحامل المسك و نا فخ الکیر ،فحامل المسك اما ان یحذیك، و اما ان تبتا ع، واما ان تجد منه ریحا طیبة،ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابك ، واما ان تجد ریحاخبیثة۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک ہم نشیں اور بد جلیس کی مثال یوں ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھونکنی دھوک رہا ہے۔ مشک والا یا تو مشک ویسے ہی تجھے مشک دیگا، یا تو اس سے مول لیگا، اور کچھ نہ سہی خوشبو تو آئے گی۔ اور وہ دوسرا یا تیرے کپڑے جلا دیگا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔

۲۱۳۵۔ السنن لأبی داؤد ، ادب ، ۱۶ باب من یومر ان یجلس، ۲/۶۶۴
الحامع للترمذی، زھد ، ۵۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۸ ☆ المستدرك للحاکم ، ۴/۱۲۸
السنن للدارمی ، ۱۲۴ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۰۱۸
الترغیب والترھیب للمنذری، ۴/۲۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۳/۶۹

۲۱۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فی العطار و بیع المسك ، ۱/۲۸۲
الصحیح لمسلم ، باب استحباب مجالسه الصالین، ۲/۳۳۰
کنز العمال للمتقی، ۲۴۸۴۹، ۹/۴۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۵۵

(۳) برے ہمنشیں کی مثال

۲۱۳۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر،ان لم یصبک من سوادہ اصابک من دخانہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برے کی صحبت دھونکنی والے کی طرح ہے کہ اگر تجھے اس کی سیاہی نہ پہونچی تو دھواں ضرور پہونچے گا۔　　فتاوی رضویہ، ۲۶۶/۵

(۴) برے ساتھی سے بچو

۲۱۳۸۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایاک وقرین السوء فانک بہ تعرف۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برے مصاحب سے بچ کہ تو اسی کے ساتھ پہچانا جائیگا۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۲/۹

(۵) دوست کو دوست سے پہچانو

۲۱۳۹۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعتبروا الصاحب بالصاحب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتھی کو ساتھی پر قیاس کرو۔

۲۱۳۷۔ السنن لأبی داؤد، باب من یومر ان یجالس، ۶۶٤/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳٥۱/٦ ☆
۲۱۳۸۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۲۸۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲۱۹/۱
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۹۲/٤ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۲٤۸٤٤، ٤۳/۹
۲۱۳۹۔ الکامل لابن عدی، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۰/۸

(٦) دوست کی صحبت مؤثر ہوتی ہے

٢١٤٠۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : الرجل علی دين خليله ، فلينظر احد كم من يخالل۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی خالص اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ لہذا غور وفکر کے بعد کسی کو دوست بنانا۔

(۷) جس سے محبت ہوگی اسی کے ساتھ حشر ہوگا

٢١٤١۔ **عن** امير المؤمنين علی المرتضی كرم الله تعالی وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لا يحب رجل قوما الاجعله الله معهم۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے انہیں کے ساتھ کردے گا۔

٢١٤٢۔ **عن** أبی قرحافة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: من احب قوما حشره الله تعالیٰ فی زمرتهم۔

فتاوی رضویہ، ۸/۴۵۴

حضرت ابو قرحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ انہیں کی جماعت میں اس کا حشر فرمائے گا۔ ۱۲م

٢١٤٠۔ السنن لأبی داؤد، باب من يومر ان يجالس ، ٦٦٤/٢
مشكوة المصابيح للتبريزی، ٤٢٧/٢ ☆

٢١٤١۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٤٥/٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٣٧/١

٢١٤٢۔ المعجم الكبير للطبرانی ٣/٣ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٢٨١/١٠
كنز العمال للمتقی، ٢٤٦٧٨، ١٠٧/٩ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ٣٠٩/٢

۲۱۴۳۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : المرء مع من احب ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی اسی کے ساتھ رہے گا جس سے محبت کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول،۱۸۲/۹

(۸) بدکاروں کی صحبت بدکار بنادیتی ہے

۲۱۴۴۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اول ما دخل النقص علی بنی اسرائیل کان الرجل یلقی الرجل فیقول:یا هذا ! اتق الله ،ودع ما تصنع، فانه لا یحل لك،ثم یلقاه من الغد و هو علیٰ حاله فلا یمنعه ذلك ان یکون اکیله و شریبه و قعیده، فلما فعلوا ذلك ضرب الله قلوب بعضهم علی بعض ،ثم قال : لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسی بن مریم ذلك بما عصوا وکانوا یعتدون ،کانوا لا یتناهون عن منکر فعلوه، لبئس ما کانوا یفعلون۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بنی اسرائیل میں پہلی خرابی جو آئی وہ یہ تھی کہ ان میں ایک شخص دوسرے سے ملتا تو اس سے کہتا: اے شخص اللہ سے ڈر، اور اپنے کام سے باز آ۔ کہ یہ حلال نہیں

۲۱۴۳۔	الجامع الصحیح للبخاری،	باب علامة الحب۔			۳۳۱/۲
	الجامع الصحیح لمسلم ،	باب المرء مع من احب ،			۳۳۱/۲
	الجامع للترمذی، زهد				
	السنن لأبی داؤد،	باب الرجل یحب الرجل علی خیر الخ،			۶۹۹/۲
	المسند لاحمد بن حنبل،	۶۱/۱	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	۶۵/۸
	المعجم الصغیر للسیوطی ،	۵۸/۱	☆	مجمع الزوائد للهیثمی،	۲۸۶/۱
	شرح السنة للبغوی،	۶۱/۱۳	☆	الترغیب والترهیب للمنذری،	۶۴/۴
	اتحاف السادة للزبیدی،	۷۲/۸	☆	فتح الباری للعسقلانی،	۵۵۷/۱۰
	تاریخ بغداد للخطیب ،	۲۰۹/۴	☆	حلیة الاولیاء لأبی نعیم ،	۱۱۲/۴
	الجامع الصغیر للسیوطی،	۵۵۰/۲	☆	السنن للدار قطنی،	۱۱۲/۴
	تاریخ دمشق لابن عساکر ،	۸۸/۲	☆	الکامل لابن عدی،	
۲۱۴۴۔	السنن لأبی داؤد ،	باب الامر و النهی،			۵۹۶/۲
	السنن لابن ماجه ،	باب الامر بالمعروف،			۲۹۸/۲

پھر دوسرے دن اس سے ملتا اور وہ اپنے اسی حال پر ہوتا تو یہ امر اس کو اس کے ساتھ کھانے پینے اور پاس بیٹھنے سے نہ روکتا۔ جب انہوں نے یہ حرکت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے دل باہم ایک دوسرے پر مارے کہ منع کرنے والوں کا حال بھی انہیں خطا والوں کے مثل ہو گیا۔ پھر فرمایا: بنی اسرائیل کے کافر لعنت کئے گئے حضرت داؤد و عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام کی زبان پر۔ یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کو برے کام سے نہ روکتے تھے۔ البتہ یہ سخت بری حرکت تھی کہ وہ کرتے تھے۔

۲۱۴۵۔ **عن** عمر الصنعانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اوحی اللہ عزوجل الی یوشع بن نون علی نبینا و علیہ الصلوۃ والتسلیم:ان اھلك من قریتك اربعین الفاًمن الصالحین و ستین الفا من الفاسقین، فقال : یا رب االفاسقون ھم الفاسقون ،فلم یھلك الصالحون ؟ قال : انھم لم یغضبوا لغضبی و آکلوھم و شار بوھم۔

حضرت عمر صنعانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے حضرت یوشع بن نون علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کو وحی بھیجی، میں تیری بستی سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار برے لوگ ہلاک کروں گا۔ عرض کی: الٰہی ! برے تو برے ہیں، اچھے لوگ کیوں ہلاک ہوں گے؟ فرمایا: اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا انھوں نے ان پر غضب نہ کیا اور ان کے ساتھ کھانے پینے میں شریک رہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۸۳

(۹) اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنے احباب کے لئے اچھے ہوں

۲۱۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خیرا لاصحاب عند اللہ خیر ھم لصاحبه، و خیر الجیران عند اللہ خیر ھم لجارہ۔

۲۱۴۵۔

۲۱۴۶۔ الجامع للترمذی، ☆

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۶۸ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/۴۴۳

الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۳۶۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۵۹

مشکل الآثار للطحاوی، ۴/۳۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۷۶۲، ۹/۲۷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتھیوں میں سب سے بہتر اللہ کے یہاں وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے سب سے بہتر ہو۔ اور ہمسایوں میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے سب سے بہتر ہو۔

(۱۰) قیامت میں آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

۲۱۴۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال : ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متی الساعۃ ؟ قال : وما اعدد ت لھا؟ قال : لا شیٔ الا انی احب اللہ و رسولہ ، قال : انت مع من احببت،قال انس: فما فرحنا بشیٔ فرحنا بقول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انت مع من احببت۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر بولے: قیامت کب قائم ہوگی؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ کہنے لگے: کچھ نہیں ہے مگر ہاں میں اللہ و رسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تم جس سے محبت کروگے قیامت میں اسی کے ساتھ رہوگے۔ حضرت انس فرماتے ہیں: حضور رحمت دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ہمیں نہایت خوشی ہوئی۔ فتاوی رضویہ، ۴۵۴/۸

(۱۱) بروں کے ساتھ بیٹھنا بھی موجب لعنت ہے

۲۱۴۸۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۱۴۷۔ الصحیح لمسلم ، باب المرء مع من احب، ۳۳۱/۲
المسند لاحمد بن حنل، ۱۶۸/۳ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۹۸/۱
حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم ، ۳۳۹/۶ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۸۷/٤
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰٤/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷۲/۸
فتح الباری للعسقلانی، ٤۲/۷ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲٤/٤
کنز العماللمتقی، ۲٤٦۸٦، ۱/۹ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۳٦۱/۲
الادب المفردللبخاری، ۳۵۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ۵۵/۱
۲۱٤۸۔ الجامع للترمذی، ۳۵۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ۲۵۵/۱
السنن لأبی داؤد، باب الامر و النھی ۵۹٦/۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لما وقعت بنواسرائیل فی المعاصی فنھتھم علماؤھم فلم ینتھوا، فجالسوھم فی مجالسھم واکلوھم و شاربوھم فضرب اللہ قلوب بعضھم علی بعض و لعنھم علی لسان داؤد و عیسی بن مریم علیھم الصلوۃ و السلام۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انکو منع کیا لیکن انھوں نے نہ مانا۔ کچھ ایام کے بعد یہ مولوی بھی ان کے ساتھ گھل مل گئے اور ان کے ساتھ بیٹھنے لگے، کھانے اور پینے لگے، تو اللہ تعالٰی نے بعض کے دل بعض سے ملادئے پھر ان سب کو حضرت داؤد و حضرت عیسی بن مریم علیہم السلام کی زبان میں ملعون قرار دیا۔

فتاوی رضویہ، ۵/۲۸۰

aTaTaTaTaTaTa
aTaTaTaTaTa
aTaTaTaTa
aTaTaTa

۹۔ عزت، تعظیم اور شفقت

(۱) بڑوں کی تعظیم کرو

۲۱۴۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس من امتی من لم یجل کبیرنا و یرحم صغیرنا و یعرف لعالمنا حقه۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے نہیں جو مسلمانوں کے بڑے کی تعظیم اور چھوٹے پر رحم نہ کرے اور عالم کا حق نہ پہچانے۔ فتاوی رضویہ، ۲۹۶/۳

(۲) بوڑھے کی فضیلت

۲۱۵۰۔ **عن** أبی رافع رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الشیخ فی اهله کالنبی فی امته۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے کی فضیلت اپنے گھر میں ایسی ہے جیسے اللہ کے نبی کی فضیلت امت میں۔

۲۱۵۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :الشیخ فی بیته کالنبی فی قومه۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۴۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۲۳/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹۶/۸
کنز العمال للمتقی، ۵۹۸۰ ، ۱۶۵/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۵۹/۶
مشکل الآثار للطحاوی، ۱۳۳/۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۱۲/۷
الکامل لابن عدی، ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۱٤/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۷/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤۷۱/۲
۲۱۵۰۔ کنز العمال للمتقی، ٤۲٦۳۲، ٦٦٤/۱۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲۲/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰٦/۲ ☆ الاسرار المرفوعه ۲۲۹
۲۱۵۱۔ اتحاف السادة للزبیدی، ٤۵۰/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰٦/۲

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیخ کی فضیلت اپنے کنبے میں ایسی ہے جیسے پیغمبر کی قوم مسلم میں۔

نقاء السلافہ، ۴۲

(۳) بوڑھے کی عزت کرنا اللہ کی تعظیم سے ہے

۲۱۵۲۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان من اجلال اللہ تعالیٰ اکرام ذی الشیبۃ المسلم ۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۲۲/۹

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے مرد مسلم کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلالت ہی کا اظہار ہے۔۱۲م

(۴) عالم اور عادل سلطان اور بوڑھے مسلمان کی تعظیم

۲۱۵۳۔ **عن** أبی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثلاثۃ لا یستخف حقھم الامنافق بین النفاق ،ذوالشیبۃ فی الاسلام ،و ذو العلم ، و امام مقسط۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر کھلا منافق۔ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا،اور عالم دین،اور بادشاہ اسلام عادل۔

(۵) حافظ کی تعظیم خدا کی عظمت وجلال کا اقرار ہے

۲۱۵۴۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ

۲۱۵۲۔ السنن لأبی داؤد ، ☆
السنن الکبری للبیہقی، ۱۶۳/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۷۴، ۸۲٤/۱۰
الترغیب وا لترھیب للمنذری، ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۰۹/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱٤۹/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٤۸۵/۷
۲۱۵۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۸/۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۲۷/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱٤/۱ ☆
۲۱۵٤۔ السن لأبی داؤد ، باب فی تنزیل الناس منازلھم ٦٦۵/۲
السن الکبری للبیہقی، ۱٦۳/۸ ☆ شرح السنۃ للبغوی ٤۲/۱۳
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ٤۹۷۲، ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۳۲۸٤، ۸۲٦/۱۰

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبة المسلم، و حامل القرآن غیر الغالی فیه و الجافی عنه، و اکرام ذی السلطان المقسط۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کی تعظیم سے ہے بوڑھے مسلمان کی عزت کرنی، اور حافظ قرآن کی کہ نہ اس میں حد سے بڑھے اور نہ اس سے دوری کرے، اور حاکم عادل کی۔

فتاوی رضویہ، ۶/۳۱۱

(۶) خوبصورت اور وجیہ لوگوں کی فضیلت

۲۱۵۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اطلبوا الخیر عند حسان الوجوہ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خیر طلب کرو نیک رویوں کے پاس۔

۲۱۵۶۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اطلبوا الخیر والحوائج من حسان الوجوہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی اور حاجتیں خوبصورتوں سے مانگو۔

۲۱۵۷۔ **عن** عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی

۲۱۵۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۴۹ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱/۱۱۳
الامالی للشجری، ۲/۲۴۱ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۱/۲۰۶
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۱۸ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۴/۴
میزان الاعتدال، ۵۰۲۵ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۱/۷۸
المجروحین لابن حبان، ۳/۹ ☆
۲۱۵۵۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۱۹۴ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۵۱
میزان الاعتدال للذھبی، ۳۴۲۷ ☆ لسان المیزان لابن حجر ۱۵۸۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۹/۹۱ ☆ المغنی للعراقی، ۴/۱۰۳
المسند للعقیلی، ۲/۱۲۱ ☆
۲۱۵۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۸۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۲
۲۱۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۹۴، ۶/۵۱۶ ☆ میزان الاعتدال للذھبی، ۹۸۳۴
لسان المیزان لابن حجر، ۱۲۲۵، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۶

الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا ابتغیتم المعروف فاطلبوه عند حسان الوجوه۔

حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نیکی چاہو تو خوبصورتوں کے پاس طلب کرو۔

۲۱۵۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اطلبوا الحاجات عند حسان الوجوه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجتیں خوش حالوں کے پاس طلب کرو۔

۲۱۵۹۔ **عن** الحجاج بن یزید عن ابیه یزید القسمی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا طلبتم الحاجات فاطلبوها عند حسان الوجوه فان قضی حاجتك قضاها بوجه طلق،وان ردك ردك بوجه طلق۔

حضرت حجاج بن یزید سے اور یہ اپنے والد یزید قسمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حاجتیں طلب کرو خوش چہروں کے پاس طلب کرو کہ خوش جمال آدمی اگر تیری حاجت روا کریگا تو بکشادہ روئی، اور تجھے پھیریگا تو بکشادہ پیشانی۔

۲۱۶۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : التمسوا الخیر عند حسان الوجوه۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوش چہروں کے پاس بھلائی ڈھونڈو۔

۲۱۵۸۔ لسان المیزان لابن حجر، ۸۰۵ ☆ میزان الاعتدال للذهبی ۱۷۵۰ ☆

۲۱۵۹۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۹۱/۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۲۵/۱
المطالب العالیة لابن حجر ، ۱٦٤۱، ☆ اللالی المصنوعة للسیوطی، ٤۲/۲

۲۱٦۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۵/۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۹۱/۹
لسان المیزان للهیثمی، ۱۹۵/۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱۵۲/۱
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۸۸/۵ ☆
تاریخ بغداد للخطیب ، ۲۲٦/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۱۷/٦

۲۱۶۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ابتغوا الخیر عند حسان الوجوه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوش رویوں کے پاس چاہو۔

۲۱۶۲۔ **عن** أبی خصیفة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : التمسوا الخیر عند حسان الوجوه۔

حضرت ابوخصیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوش چہروں کے پاس تلاش کرو۔

۲۱۶۳۔ **عن** عطاء بن أبی رباح رضی الله تعالی عنه مرسلاقال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ابتغوا الخیر عند حسان الوجوه۔

حضرت عطا بن اَبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوش چہروں کے پاس چاہو۔

۲۱۶۴۔ **عن** أبی مصعب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : اطلبوا الحوائج الی حسان الوجوه۔

حضرت ابومصعب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنی حاجتیں خوش رویوں کے یہاں مانگو۔

۲۱۶۵۔ **عن** الزهری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : التمسوا المعروف عند حسان الوجوه۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۶۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۹۳، ۶/۵۱۶ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۵۲
اللالی المصنوعة للسیوطی، ۲/۴۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۹
۲۱۶۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۹۸ ☆
۲۱۶۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۹۸ ☆
۲۱۶۴۔ المصنف لابن أبی شیبة، ۵/۳۰۰ ☆
۲۱۶۵۔ المصنف لابن أبی شیبة، ۵/۳۰۰ ☆

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوبصورتوں کے پاس ڈھونڈو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محقق جلال الملت والدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔الحدیث فی نقدی حسن صحیح، یہ حدیث میری پرکھ میں حسن صحیح ہے۔ قلت:وقوله هذا لا شك حسن صحيح، فقد بلغ حد التواترعلى رائى۔ یہ ان کاقول واقعی درست ہے۔ بلکہ میری رائے میں یہ حدتواتر کو پہونچ گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ یا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

قد سمعنا نبينا قال قولا ☆ هولمن يطلب الحوائج راحة

اغتدواواطلبواالحوائج ممن ☆ زين الله وجهه بصباحة

یعنی بیشک ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوایک بات فرماتے سنا کہ وہ حاجت مانگنے والوں کے لئے آسائش ہے۔ارشادفرماتے ہیں: صبح کرواور حاجتیں اس سے مانگوجس کا چہرہ اللہ تعالیٰ نے گورے رنگ سے آراستہ کیا ہے۔

(۷) معززاورشریف لوگوں کی رعایت کرو

۲۱۶۶۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اقبلواالكرام عثراتهم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کریموں کی لغزش سے درگزرکرو۔

۲۱۶۷۔ **عن** زيد بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : تجافوا عن عقوبة ذى المروة الافى حد من حدو د الله تعالىٰ ۔

۲۱۶۶۔ تاریخ دمشق لابن عساکر،

۲۱۶۷۔ مجمع الزوائد للهيثمی ۲۸۲/۶ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۳۰/۳

المعجم الكبير للطبرانی، ۴۳/۲ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۳۶۸/۱

کنز العمال للمتقی، ۱۲۸۰، ۳۱۵/۵ ☆

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اصحاب مروت کی سزا سے درگزر کرو مگر حدود الہیہ سے کسی حد میں۔

۲۱۶۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اقبلوا ذوی الهیئات عثراتهم الا الحدود۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عزت داروں کی لغزشیں معاف کرو مگر حدود۔

اراءة الادب، ۲۴

(۸) حسب مراتب عزت کرو

۲۱۶۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انزلوا الناس منازلهم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی حسب مراتب عزت کرو۔

۲۱۷۰۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا اتاکم کریم قوم فاکرموه۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ جب کسی قوم کا معزز تمہارے یہاں آئے تو اس کی عزت کرو۔

۲۱۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۱۸۱ ☆
۲۱۶۹۔ الصحیح لمسلم ☆
السنن لابی داؤد، باب فی تنزیل اللباس منازلهم، ۲/۶۶۵
المعجم الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۲۶۵
کنز العمال للمتقی، ۱۷۱۴۶، ۶/۶۳۰ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۸/۹
۲۱۷۰۔ المستدرك للحاکم، ۴/۲۹۲ ☆ المعجم الکبیر لطبرانی، ۲/۳۷۰
حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۶/۲۰۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۸/۱۶۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۲۳۴ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۷/۹۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۱۸۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۴۸۷، ۹/۱۵۴

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حضور ایک سائل حاضر ہوا، اسے ٹکڑا عطا فرمایا۔ایک ذی عزت مسافر گھوڑے پر سوار حاضر ہوا اس کی نسبت فرمایا: کہ باعزاز اتار کر کھانا کھلایا جائے۔سائل کی حاجت اسی قدر تھی۔اور کسی رئیس کو ٹکڑا دیا جائے تو باعث اس کی سبکی اور ذلت کا ہو۔لہذا فرق مراتب ضرور ہے۔اور اصل مدار نیت پر ہے۔اگر سائل کو بوجہ اس کے فقر کے ذلیل سمجھے اور غنی کو بوجہ اس کی دنیا کے عزت دار جانے تو سخت بے جا اور سخت شنیع ہے۔اور اگر ہر ایک کے ساتھ خلق حسن منظور ہے تو جتنا جس کے حال کے مناسب ہے اس پر عمل ضرور ہے۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۱۶۹/۹

(۹) منافق کی تعظیم غضب رب کا سبب ہے

۲۱۷۱۔ **عن** بریدۃ الاسلمی رضی ا للہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی للہ تعالیٰ علیہ وسلم :لا تقولوا للمنافق : یا سید، فانہ ان یکن سیدا فقد ا سخطتم ربکم ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق کو اے سردار کہکر نہ پکارو! کہ اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔ فتاوی افریقہ، ۳۶
فتاوی رضویہ، ۲۹۳/۳

۲۱۷۲۔ **عن** بریدۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی

۲۱۷۱۔ السنن لأبی داؤد ، باب لا یقول المملوک ربی، ۶۸۰/۲
السنن للنسائی، ☆
المسند لاحمد بن ۳۴۶/۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۷۹/۳
کنز العمال للمتقی، ۸۶۰ ، ۱۷۵/۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۷۷/۷
الادب المفرد للبخاری، ۷۶۰، ۷۰ ☆ المغنی للعراقی، ۱۵۹/۳
کشف الخفاء للعجلونی، ۵۲/۲ ☆
۲۱۷۲۔ المستدرک للحاکم ، ۵۲/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۴/۱
تاریخ بغداد للخطیب ، ۴۵۴/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۸۶۱ ، ۱۷۵/۱
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۱۰۱ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا قال الرجل للمنافق : یا سیدی ! فقد ا غضب ربہ عزوجل ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص منافق کو اے سردار کہکر پکارے تو بیشک وہ اپنے رب عزوجل کو غضب میں لایا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب فاسق اور بدعتی کی زبانی تعریف اور انہیں محل خطاب میں بلفظ سردار ندا کرنا موجب غضب الٰہی ہوتا ہے تو اسے بحالت اختیار حقیقۃً امام وسردار بنانا، اوراس کے پیرو اور تابع بننا معاذ اللہ کیونکر موجب غضب نہ ہوگا۔اور بیشک جو بات باعث غضب رحمٰن عزوجل ہو اس کا ادنی درجہ کراہت تحریم ہے۔　　فتاوی رضویہ، ۲۹۳/۳

(۱۰) چھوٹوں سے پیار اور بڑوں کی تعظیم کرو

۲۱۷۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یعرف شرف کبیرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور بڑوں کی فضیلت نہ جانی وہ ہم میں سے نہیں۔۱۲م

۲۱۷۴۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یوقر کبیرنا ۔

۲۱۷۳۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی رحمۃ الصبیان، ۱۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۷/۱ ☆ المستدرک للحاکم، ۱۷۸/۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۰/۲ ☆

۲۱۷۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۷/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۶۸/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۰/۲ ☆ المستدرک للحاکم، ۶۲/۱
کنز العمال للمتقی، ۵۹۷۷ ۱۶۴/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۵۹/۶
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۴/۸ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور بڑوں کی تعظیم نہیں کی وہ ہم میں سے نہیں۔۱۲م

۲۱۷۵۔ **عن** ضميرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ليس منا من لم يرحم صغيرنا و لم يعرف حق كبيرنا ،و ليس منا من غشنا ،ولا يكون المؤمن مومنا حتى يحب للمؤمنين ما يحب لنفسه۔

حضرت ضمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانا وہ ہم میں سے نہیں۔اور جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔اور اس وقت تک کوئی مومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مسلمانوں کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۲/۹

fgfgfgfgfgfgfgf
fgfgfgfgfgfgf
fgfgfgfgfgf
fgfgfgfgf

۲۱۷۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۵/۲ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۲۳۳/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۱/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۶۸/۸

۱۰۔ لہو ولعب

(۱) لہو ولعب نا جائز ہے

۲۱۷۶۔ **عن** بريدة الاسلمی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من لعب بالنردشير فكانما صبغ يده فی لحم خنزيرو دمه۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے چوسر کھیلی اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں رنگا۔

۲۱۷۷۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من لعب بالنرد فقد عصی الله و رسوله۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے چوسر کھیلی اس نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی۔

۲۱۷۸۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كل لهو المسلم حرام الا الثلاثة، ملاعبة اهله و تاديبه بفرسه و مناضلته بقوسه

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا ہر کھیل حرام مگر تین چیزیں، بیوی سے کھیلنا، گھوڑے کو سدھانا، تیر اندازی سیکھنا۔ فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۴۴

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور شطرنج کو اگر چہ بعض علماء نے بعض روایات میں چند شرطوں کے ساتھ جائز بتایا

۲۱۷۶۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم اللعب بالنردشير ۲/۲۴۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۵۲ ☆ المصنف لابن أبی شيبة، ۸/۵۴۷
۲۱۷۷۔ السنن لأبی داؤد، باب فی النهی عن اللعب بالنرد، ۲/۶۷۵
السنن لابن ماجه، باب اللعب بالنرد، ۲/۲۷۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۵۴۸ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۴۲
الترغيب والترهيب للمنذری، ۴/۸۴ ☆
۲۱۷۸۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۴۷۴

ہے۔

(۱) بدکرنہ ہو۔

(۲) نادراً کبھی کبھی ہو عادت نہ ڈالیں۔

(۳) اس کے سبب نماز یا جماعت خواہ کسی واجب شرعی میں خلل نہ آئے۔

(۴) اس پر قسمیں نہ کھایا کریں۔

(۵) فحش نہ بکیں۔ مگر تحقیق یہ ہے کہ مطلقاً منع ہے۔ اور حق یہ کہ ان شرطوں کا نباہ ہرگز نہیں ہوتا۔ خصوصاً شرط دوم وسوم میں۔ کہ جب اس کا چسکا پڑ جاتا ہے ضرور مداومت کرتے ہیں، اور لااقل وقت نماز میں تنگی یا جماعت میں کاہلی وغیرہ بیشک ہوتی ہے۔ جیسا کہ تجربہ اس پر شاہد۔ اور بالفرض ہزار میں ایک آدھ آدمی ایسا نکلے کہ ان شرائط کا پورا لحاظ رکھے تو نادر پر حکم نہیں ہوتا۔ و انما تبتنی الاحکام الفقهية على الغالب فلا ينظر الى النادر و لا يحكم الا بالمنع۔ تو ٹھیک یہ ہی ہے کہ اس سے مطلقاً ممانعت کی جائے۔ ہاں اتنا ہے کہ اگر بدکر نہ ہو تو ایک آدھ بار کھیلنا گناہ صغیرہ ہے۔ اور بدکر ہو یا عادت کی جائے، یا اس کے سبب نماز کھوئیں یا جماعتیں فوت کریں تو آپ ہی گناہ کبیرہ ہو جائیگی۔ اسی طرح ہر کھیل اور عبث فعل جس میں نہ کوئی غرض دین، نہ کوئی منفعت جائزہ دنیوی ہو سب مکروہ و بے جا ہیں۔ کوئی کم کوئی زیادہ۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۴۴

۲۱۷۹۔ **عن** عقبة بن عامر رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كل شئ يلهوبه الرجل باطل الارمح بقوسه ،وتاديبه فرسه، و ملاعبته امر أته،فانهن من الحق۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر کھیل مرد کے لئے حرام ہے مگر تیر اندازی سیکھنا، گھوڑے کو سدھانا،

۲۱۷۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الرمی فی سبیل الله، ۱۹۷/۱
السنن لابن ماجه ، باب الرمی، فی سبیل الله ، ۲۰۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۴/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۴۱/۱۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۵۱۹/۶ ☆ المغنی للعراقی، ۲۸۳/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱۴/۱۰ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۵/۸
السنن للدارمی، ۲۰۵/۲ ☆

اور اپنی عورت سے کھیلنا، کہ یہ سب جائز ہیں۔۱۲م　　فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۰۹/۹

(۲) کھیل کود کرنا جائز نہیں

۲۱۸۰۔ **عن** عبد الله بن مغفل المزنی رضی الله تعالی عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الخذف ، و قال : انه لا یقتل الصید ، ولا ینکاء العدو ، و انه یفقؤ العین و یکسر السن ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلا، گٹھلی اور کنکری پھینک کر مارنے سے منع فرمایا۔اور فرمایا: اس سے نہ دشمن پر وار ہوسکے اور نہ جانور کا شکار۔اس کا نتیجہ صرف یہ ہی ہوسکتا ہے کہ آنکھ پھوڑ دے یا دانت توڑ دے۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۶۵/۹

(۳) تین چیزوں کے علاوہ ہر دنیوی کھیل باطل ہے

۲۱۸۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کل شیٔ من لهوا لدنیا باطل الا ثلثة، انتضالك بقوسك ، وتادیبك فرسك ، وملاعبتك اهلك، فانها من الحق۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دنیوی کھیل باطل ہے مگر تین چیزیں۔کمان کے ذریعہ تیر اندازی کرنا۔اپنے گھوڑے کو سدھانا، اپنی بیوی سے ملاعبت کرنا یہ تینوں حق ہیں۔۱۲م　　ہادی الناس، ۳۱

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث مختصر ہے۔حاکم نے کہا: صحیح بر شرط مسلم ہے۔ذہبی نے ان سے اختلاف کیا۔

۲۱۸۰۔ الصحیح الجامع للبخاری، باب الخذف ، ۹۱۹/۲
الصحیح لسملم، باب اباحة ما یستعان علی الاصطیاء ، ۱۵۲/۲
السنن لأبی داؤد، باب فی الخذف ، ۷۱٤/۲
السنن لابن ماجه ، باب النهی عن الخذف ، ۲٤۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۸٤/٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۵۸/۲
المستدرك للحاکم ، ۲۸۳/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۸۷/۸

۲۱۸۱۔ المستدرك للحاکم ، ۹۵/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲٦۹/۵
کنز العمال للمتقی، ۱۰۸٦۳، ۳۵٤/٤ ☆ علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۹۹۷

ابو حاتم اور ابو زرعہ نے بطریق محمد بن عجلان ۔عن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین اس کے مرسل ہونے کو صحیح بتایا۔انھوں نے کہا: کہ مجھے حدیث پہونچی کہ رسول اللہ نے فرمایا: اس کے بعد حدیث مذکور بیان کی۔ یہ نصب الرایہ میں ہے۔

میں کہتا ہوں: محمد رجال مسلم سے صدوق ہیں۔اور عبداللہ رجال صحاح ستہ سے ثقہ عالم ہیں۔دونوں حضرات صغار تابعین سے ہیں۔تو ہمارے اصول پر حدیث صحیح ہے۔

علاوہ ازیں نسائی نے بسند حسن جابر بن عبداللہ، اور جابر بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کی ہے۔ ہادی الناس، ۳۱

۲۱۸۲۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کل شیئ لیس من ذکر اللہ فھو لھو و لعب الا ان یکون اربعۃ ، ملاعبۃ الرجل امرأتہ ، و تادیب الرجل فرسہ ، و مشیہ بین العرضین ، وتعلیم الرجل السباحۃ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جو اللہ تعالی کے ذکر سے نہ ہو وہ کھیل ہے۔مگر چار چیزیں۔مرد کا اپنی عورت سے کھیلنا، اپنے گھوڑے کو سدھانا، دو ہدفوں کے درمیان چلنا، تیرا کی سیکھنا۔۱۲م

۲۱۸۳۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کل لھو یکرہ الا ملاعبۃ الرجل ، و مشیہ بین الھدفین، وتعلیمہ فرسہ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر لہو مکروہ ہے مگر مرد کا اپنی عورت سے کھیل کرنا، دو ہدف کے بیچ چلنا، اپنے گھوڑے کو سکھانا۔۱۲م

ہادی الناس، ۳۲

۲۱۸۲۔ السنن للنسائی، ☆
مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۶۹/۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۷۹/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۲۰/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۱۲، ۲۱۱/۵
المغنی للعراقی، ۲۸۳/۲ ☆
۲۱۸۳۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۷۰/۷ ☆ مجمع البحرین ۲۶۷۶

۱۱۔ شعروشاعری

(۱) شعرگوئی عیب نہیں

۲۱۸٤۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الشعر بمنزلة الکلام ، فحسنه کحسن الکلام، و قبیحه کقبیح الکلام ۔

فتاوی رضویہ، ۳/ ٦۸۵

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شعر عام گفتگو کی طرح ہے، لہذا اچھا شعر اچھے کلام کی طرح، اور برا شعر برے کلام کی طرح ۔۱۲م

(۲) شعر حکمت ہے

۲۱۸۵۔ **عن** أبی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان من الشعر لحکمة و ان من البیان لسحرا۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۲٤

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بعض اشعار حکمت اور بعض بیان وتقریر جادو ہیں۔۱۲م

۲۱۸٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤/ ۸۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۱۲۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۰٤ ☆ اتحاف السادةللزبیدی، ٦/ ٤۷٦
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ٥۳۹ ☆ الادب المفردللبخاری، ۸٦٥
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/ ۱۳ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی ، ٤٤۸
السنن للدار قطنی، ٤/ ۱٥۷ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۳/ ۱٥۰

۲۱۸٥۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یجوز من الشعر، ۲/ ۹۷
السنن لابن ماجه ، باب الشعر، ۲/ ۲۷٤
حلیة الاولیاء لأبی نعیم ، ۷/ ۲٦۹ ☆ التفسیر للبغوی، ٥/ ۱۳۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۱/ ۲٤۹ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۹/ ٤٥

(۳) نعت گوشاعر کی فضیلت

٢١٨٦ ـ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصنع لحسان بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه منبرا فی المسجد یقوم علیه قائما یفاخر عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اوینا فخ ، و یقول رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یؤید حسان بروح القدس ما نافخ او فاخر عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کے لئے مسجد اقدس نبوی میں منبر بچھاتے ،حسان اوپر کھڑے ہوکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل ومفاخر بیان فرماتے ،حضور کی طرف سے طعنہائے کفار کا رد کرتے ۔حضور فرماتے : جب تک حسان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اس مفاخرت یامدافعت میں مشغول رہتا ہے اللہ عزوجل جبرئیل امین سے اس کی مدد فرماتا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ وعظ کے اشعار ،حدیث کے ترجمے اسی قسم میں داخل ہیں ،تو ایسی شعرخوانی کا جواز بالیقیں ہے۔اور جب خوش الحانی خود قرآن عظیم میں مطلوب ومندوب ہے تو یہ تو شعر ہے یہاں اگر الحان کے لئے مدوقصر اور حرکات وسکنات وغیر ہا ہیئات حروف میں کچھ تغیر بھی ہو تو حرج نہیں جبکہ صرف سادہ خوش الحانی ہواور تمام منکرات شرعیہ سے خالی۔اس قدر کو عرف میں پڑھنا کہتے ہیں ، نہ کہ گانا کہ موسیقی کے اوزان مقررہ ،نغمات محررہ ،طرقات مطربہ ،قرعات معجبہ ،اتار چڑھاؤ ،زیروبم ،تان گٹکری اور تال وسم کی رعایت سے رنڈیوں ،ڈومنیوں ،مراثیوں ، ڈھاریوں ، نقاروں ،قوالوں وغیرہم میں معمول ۔اور باوضع شرفاء مہذبین صلحاء میں معیوب و مخذول۔

٢١٨٦ ـ السنن لأبی داؤد، باب ما جاء فی الشعر، ٦٨٤/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٧٢/٦ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٤٨٠/٦
التفسیر للبغوی، ١٣١/٥ ☆ المغنی للعراقی، ٢٧٢/٢

محمود و مباح اشعار کا سادہ خوش الحانی سے پڑھنا بھی زمانہ صحابہ وتابعین وائمہ دین میں مجوز و مقبول ہے، بلکہ خود بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سے ماثور و منقول بلکہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہوتا حضور سنتے اور انکار نہ فرماتے۔ بارگاہ رسالت میں حدی خوانی پر صحابہ مقرر رہتے تھے کہ اپنی خوش الحانیوں، دلکش حدی خوانیوں سے اونٹوں کو راہ روی میں وارفتہ بناتے۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کے برادر اکرم سیدنا براء بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ خود مرکب اقدس کے حدی خواں تھے، عجب دلکش آواز رکھتے اور بہت خوبی سے اشعار حدی پڑھتے۔ یہ اجلہ صحابہ کرام سے ہیں بدر کے سوا سب مشاہد میں حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا: بہت الجھے بال، میلے کپڑے والے، جنکی کوئی پرواہ نہ کرے، ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل پر کسی بات میں قسم کھالیں تو خدا ان کی قسم سچی ہی کرے۔ انہی میں سے براء بن مالک ہیں۔

ایک روز انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس گئے، اس وقت اشعار اپنے الحان سے پڑھ رہے تھے، انھوں نے کہا: آپ کو اللہ عزوجل نے وہ چیز عطا فرمائی جو اس سے بہتر ہے۔ یعنی قرآن عظیم۔ فرمایا: کیا یہ ڈرتے ہو کہ میں بچھونے پر مروں گا؟ خدا کی قسم! اللہ مجھے شہادت سے محروم نہ کریگا۔ سو کافر تو میں نے تنہا قتل کئے ہیں اور جو شرکت میں مارے ہیں وہ علاوہ۔ جب خلافت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں قلعہ تستر پر جہاد ہوا اور مسلمانوں کو سخت دقت پیش آئی، حدیث رسول مذکور سنے ہوئے تھے ان سے کہا: اپنے رب پر قسم کھایئے! انہوں نے قسم کھائی کہ اے رب میرے! کافروں پر ہمیں قابو دے کہ ہم ان کی مشکیں کس لیں اور مجھے اپنے نبی سے ملا۔ یہ کہکر حملہ آور ہوئے اور ان کے ساتھ مسلمانوں نے حملہ کیا۔ ایرانیوں کا سپہ سالار ہرمزان مارا گیا، کافر بھاگ گئے اور براء شہید ہوئے۔ رضی اللہ تعالی عنہ۔

بیبیوں کے ہودجوں پر انجشہ حبشی رضی اللہ تعالی عنہ حدی خوانی کرتے، ان کی خوش آوازی مشہور تھی۔ حجۃ الوداع شریف میں حدی پڑھی اور اونٹ گرمائے تو بہت تیز چل نکلے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انجشہ! آہستہ، شیشیوں کے ساتھ نرمی کر! شیشیوں سے مراد عورتیں ہیں۔ یعنی اونٹ اتنے تیز نہ کرو کہ تکلیف ہوگی۔ یا عورتوں کا مجمع ہے

خوش الحانی حد سے نہ گزارو۔

ان کے سوا سیدنا عبداللہ بن رواحہ، وسیدنا عامر بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے حدی خوانی کرتے چلتے۔

۲۱۸۷۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالىٰ عنه قال انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دخل مكة فى عمرة القضاء و ابن رواحة يمشى بين يديه و يقول :

خلوا بنى الكفار عن سبيله ☆ اليوم نضربكم على تنزيله

ضربا يزيل الهام عن مقيله ☆ و يذهل الخليل عن خليله

فقال عمر الفاروق رضى الله تعالىٰ عنه:يا ابن رواحة !بين يدى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و فى حرم الله تقول الشعر ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : خل عنه يا عمر ! فلهى فيهم اسرع من نضح النبل ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روز عمرۃ القضاء جب لشکر ظفر پیکر محبوب اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہزاراں جاہ وجلال داخل مکہ ہوا تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے آگے رجز کے اشعار سناتے کافروں کے جگر پر تیر برساتے جارہے تھے۔ اے کافروں کے بیٹو! حضور کا راستہ چھوڑ دو، آج ہم تم پر قرآنی حکم کے مطابق حملہ کریں گے۔ ایسا حملہ کہ کھوپڑیاں اڑ جائینگی اور دوست اپنے دوست کو بھول جائے گا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے منع کیا کہ اے ابن رواحہ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے اور اللہ جل جلالہ کے حرم میں یہ شعر خوانی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھنے دو! کہ یہ ان پر تیروں سے زیادہ کارگر ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۷۳/۹

۲۱۸۸۔ **عن** انس رضى الله تعالى عنه قال : ان انجشة حدى بالنساء فى حجة الوداع فا سرعت الابل فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :يا انجشة : رفقا با لقوارير۔

۲۱۸۷۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى انشاء الشعر، ۱۰۷/۲

۲۱۸۸۔ الصحيح لمسلم ، باب رحمته ﷺ بالنساء، ۱۰۷/۲

الجامع الصحيح للبخارى، باب ما يحوز من الشعر، ۹۰۸/۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آنجشہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بیبیوں کے ہودجوں پر حدی پڑھی اور اونٹ گرمائے تو بہت تیز چل نکلے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے آنجشہ! آہستہ، شیشیوں کے ساتھ نرمی کر۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۷۳/۹

(۴) اچھے اور برے شعراء

۲۱۸۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان الله يؤيد حسان بروح القدس ، و امر ء القيس صاحب لواء الشعر اء الی النار ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ حضرت حسان کی تائید حضرت جبرئیل کے ذریعہ فرماتا ہے۔ اور امرء القیس شاعر شاعروں کو دوزخ کی طرف لیجانے والا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۲۵/۹

(۵) آپس میں مذاکرۂ شعر جائز ہے

۲۱۹۰۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالی عنه قال : شهدت النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اكثر من مائة مرة فی المسجد و اصحابه يتذاكرون الشعر و اشياء من امر الجاهلية ، فربما تبسم معهم۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سو مرتبہ سے بھی زیادہ مسجد نبوی شریف میں حاضر رہا، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپس میں اشعار پڑھتے اور ایام جاہلیت کے بہت سے واقعات

۲۱۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۸/۲ ☆ المستدرك للحاكم، ۴۸۷/۳
كنزالعمال للمتقی، ۳۳۲۴۸، ۶۷۲/۱۱ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۱۱۱/۳
اتحاف السادة للزبيدی، ۴۸۰/۲ ☆ علل المتناهية لابن الجوزی، ۱۳۰/۱
لسان الميزان لابن حجر، ۷۳۴/۳ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۴۴۰۱
تاريخ بغداد للخطيب، ۳۷۰/۹ ☆ التفسير للبغوی، ۱۳۱/۵
شرح السنة للبغوی، ۳۷۷/۱۲ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۱۷۷/۳
۲۱۹۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ☆

بیان کرتے یہاں تک کہ بسااوقات حضور بھی صحابہ کرام کے ساتھ تبسم فرماتے۔

جدالممتار، ۱/ ۳۱۸

ZVZVZVZVZVZVZVZVZVZVZ
ZVZVZVZVZVZVZVZVZVZ
ZVZVZVZVZVZVZVZVZ

۱۲۔ گانا اور مزامیر

(۱) مزامیر کا استعمال ناجائز ہے

۲۱۹۱۔ **عن** أبی مالك الا شعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لیکونن فی امتی اقوام یستحلون الحرّ والحریر ،والخمر و المعازف۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں، جو حلال ٹھہرائینگے عورتوں کی شرمگاہ، یعنی زنا، اور ریشمی کپڑے، اور شراب اور باجے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قوالی حرام ہے، حاضرین سب گناہ گار ہیں اور ان سب کے برابر گناہ عرس کرنے والوں پر اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا گناہ بھی اس عرس کرنے والوں پر ہے، یعنی حاضرین میں ہر ایک پر اپنا پورا گناہ، اور قوالوں پر اپنا گناہ الگ، اور سب کے برابر جدا۔ وجہ یہ کہ حاضرین کو عرس کرنے والے نے بلایا، یا ان کے لئے اس گناہ کا سامان پھیلایا، اور قوالوں نے انہیں سنایا ،اگر وہ سامان نہ کرتا یہ ڈھول سارنگی نہ سناتے ،تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے، اس لئے ان سب کا گناہ ان دونوں پر ہوا، پھر قوالوں کے اس گناہ کا باعث وہ عرس کرنے والا ہوا، وہ نہ کرتا نہ بلاتا تو یہ کیونکر آتے بجاتے، لہذا قوالوں کا گناہ بھی اس بلانے والے پر ہوا۔

یہ حدیث صحیح جلیل متصل ہے، احادیث صحاح مرفوعہ محکمہ کے مقابل بعض ضعیف قصے یا محتمل واقعے یا متشابہ پیش نہیں ہوسکتے۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ صحیح کے سامنے ضعیف، متعین کے آگے محتمل، محکم کے حضور متشابہ واجب الترک ہے۔ پھر کہاں قول اور کہاں حکایت فعل، پھر

۲۱۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری،	باب ما جاء فیمن لیتحل الخمر ،			۷۳۷/۲
السنن لأبی داؤد ،	باب ما جاء فی الحر،			۵۶۰/۲
السنن الکبری للبیهقی،	۲۲۱/۱۰	☆	معجم الکبیر للطبرانی،	۳۱۹/۳
اتحاف السادة للزبیدی،	۴۷۲/۶	☆	کنز العمال للمتقی، ۳۰۹۲۶،	۳۷/۱۱
فتح الباری للعسقلانی،	۵۲/۱۰	☆	المغنی للعراقی،	۲۶۹/۲

کجا محرم کجا مبیح، ہر طرح یہی واجب العمل اسی کو ترجیح۔

غرض حدیث وفقہ کا حکم تو یہ ہے۔ ہاں اگر کسی کو قصداً ہوس پرستی منظور ہو تو اس کا علاج کسی کے پاس ہے؟ کاش آدمی گناہ کرے اور گناہ جانے، اقرار لائے، اصرار سے باز آئے۔ لیکن یہ تو اور بھی سخت ہے کہ ہوس بھی پالے اور الزام بھی ٹالے۔ اپنے لئے حرام کو حلال بنالے۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ معاذ اللہ اس کی تہمت محبوبان خدا اکابر سلسلہ عالیہ چشت قدست اسرارہم کے سر دھرتے ہیں۔ نہ خدا سے خوف، نہ بندوں سے شرم کرتے ہیں۔ حالانکہ خود حضور محبوب الٰہی سیدی ومولائی نظام الحق والدین سلطان الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم و عنا بہم فوائد الفواد شریف میں فرماتے ہیں مزامیر حرام است۔

مولانا فخر الدین زراوی خلیفہ حضور سیدنا محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور کے زمانہ مبارک میں خود حضور کے حکم احکم سے مسئلہ سماع میں رسالہ کشف القناع عن اصول السماع' تحریر فرمایا۔ اس میں صاف ارشاد ہے۔

"اما سماع مشائخنا رضی اللہ تعالیٰ عنہم فبری عن ہذہ التہمۃ و مجرد صوت القوال مع الاشعار المشعرۃ من کمال صنعۃ اللہ تعالیٰ۔

ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا سماع اس مزامیر کے بہتان سے بری ہے، وہ صرف قوال کی آواز ہے ان اشعار کے ساتھ جو کمال صنعت الٰہی سے خبر دیتے ہیں۔

للہ انصاف! اس امام جلیل خاندان عالی چشت کا یہ ارشاد مقبول ہوگا۔ یا آج کل کے مدعیان خام کار کی تہمت بے بنیاد ظاہر الفساد۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۲۰۰

(۲) گانااور مزامیر باعث لعنت ہے

۲۱۹۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة لصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: صوتان ملعونان فی الدنیا و الآخرة، مزمار عند نعمة، ورنة عند مصیبة۔

۲۱۹۲۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۴/۳۵۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳/۳

کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۶۱، ۱۵/۲۱۹ ☆ المسند للربیع، ۲/۵۵

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں، کسی نعمت کے ملنے پر خوش ہو کر باجا بجوانا۔ اور مصیبت کے وقت چلا کر رونا۔

٢١٩٣۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من قعد الى قينة يستمع منها صب الله فى اذنيه الآنك يوم القيامة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص گانا سننے کے لئے گانے والی کے پاس بیٹھا اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالے گا۔

٢١٩٤۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : اخذ النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بيد عبدالرحمن بن عوف رضى الله تعالىٰ عنه فانطلق به الى ابنه ابراهيم فوجده يجود بنفسه فاخذه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى حجره فبكى ،فقال له عبدالرحمن : اتبكى ؟ اولم تكن نهيت عن البكاء؟قال : لا، ولكن نهيت عن صوتين احمقين فاجرين ، صوت عند مصيبة خمش وجوه وشق جيوب ورنة شيطان۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۴۲

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ اس وقت حالت نزع میں تھے آپ نے انکو اپنی گود میں اٹھالیا اور گریہ فرمایا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ روتے ہیں حالانکہ آپ نے رونے سے منع فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رونے سے منع نہیں کیا، بلکہ بے وقوفی اور نافرمانی کی دو آوازوں سے منع کیا ہے۔ ایک تو مصیبت کے وقت کی آواز جسکے ساتھ چہرہ نوچا جائے اور گریبان پھاڑا جائے،

٢١٩٣۔ كنز العمال للمتقى، ٤٠٦٦٩، ١٥/ ٢٢٠ ☆

٢١٩٤۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى الرخصة فى البكاء الخ ١/ ١٢٠
شرح معانى الآثار للطحاوى، ☆

دوسری شیطانی آواز کہ گانے اور مزامیر کی آواز ہے۔۱۲م

(۳) ناچ گانے میں شریک ہونے والا ملعون ہے

۲۱۹۵۔ **عن** حذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من قعد وسط الحلقةفهو ملعون ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ناچ دیکھنے اور مزامیر اور گانا سننے کے لئے کسی مجلس میں بیٹھا وہ ملعون ہے۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل وناا ہل کا تفرقہ سماع مجرد (بغیر مزامیر) میں ہے، مزامیر میں اہل کی اہلیت نہیں، نہ ان کا کوئی اہل، نہ وہ کسی کے لئے جائز مگر مجاذیب از خود رفتہ کہ عقل تکلیفی نہ رکھتے ہوں، ان پر ایک مزامیر کیا کسی بات کا مواخذہ نہیں کہ

ع، سلطان نگیرد خراج از خراب۔

ایسی جگہ اہل عقل میں اہل وناا ہل کا فرق کرنا ہر کس وناکس کو گناہ پر جری کرنا اور امت مرحومہ پر مکر شیطان لعین کا دروازہ کھولنا ہے، ہر فاسق مدعی ہوگا کہ ہم اہل ہیں، ہم کو حلال ہے علانیہ ارتکاب معصیت کریگا اور حرام خدا کو حلال بتائے گا، اور اپنے امثال عوام جہال کو گمراہ بنائے گا کیا شریعت محمدیہ ایسا حکم لاتی ہے۔ حاشا اللہ، شریعت مطہرہ فتنہ کا دروازہ بند کرتی اور یہ حکم فتنہ کے روزن کو عظیم پھاٹک کرتا ہے۔ تو کس قدر مبائن شریعت غراء ہے۔

اب دیکھ نہ لیجئے کہ آج کل کتنے نامتشخص، کتنے بے تمیز، کتنے کندہ ناتراشیدہ جن کو استنجاء کرنے کی بھی تمیز نہیں، یہ بھی نہیں جانتے کہ استنجاء کرنے میں کیا کیا فرض، واجب، سنت، مکروہ اور حرام ہیں، وہ گیروا کپڑا رنگ کر، یا عورتوں کے سے کاکل بڑھا کر رات دن اسی آواز شیطانی میں منہمک ہیں۔ نمازیں قضا ہوں بلا سے مگر ڈھولک ٹھنکنا ناغہ نہ ہو۔ اور پھر وہ پیر و مرشد ہیں، کہ ان کے پاؤں پر سجدے ہوتے ہیں، اور علانیہ کہتے ہیں: ہم کو روا ہے، ہماری روح کی پاکیزہ غذا ہے۔ یہ ناپاک نتیجہ اسی اہل وناا ہل کے فرق پر جہل کا ہے۔

۲۱۹۵۔المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۴/۵

اور ان کا کذب صریح یوں آشکار کہ سماع بے مزامیر جس میں اہل و نا اہل کا فرق ہے اس کے جواز میں اس کے اہل نے یہ شرط رکھی ہے کہ جلسہ سماع میں کوئی نا اہل نہ ہو یہاں تک کہ قوال بھی اہل باطن ہو۔ جیسے بارگاہ حضور محبوب الٰہی سلطان الاولیاء نظام الحق والدین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حضرت سیدنا امیر خسرو اور حضرت سیدی میر حسن علی سنجری قدس سرہما۔

بفرض باطل، اگر مزامیر میں بھی اہل و نا اہل کا فرق ہوتا تو اہل وہ تھا کہ کسی نا اہل کے سامنے نہ سنتا۔ یہ جہل کے اہل عام مجمع کرتے ہیں جس میں فساق، فجار، شرابی اور زنا کار سب کا شیطانی بازار لگتا ہے اور مزامیر کھڑکتے ہیں، یہ اہلیت کی شکل ہے؟ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ان سب کی گمراہی اور عوام کی بربادی تباہی کا وبال انہیں مولویوں کے سر ہے جو اہل و نا اہل کا فرق بتاتے اور حرام خدا کو حلال کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور امت کی بھیڑوں کو ابلیس بھیڑئے کے پنجے میں دیتے ہیں۔ پھر مزامیر کی حالت بالکل شراب کی مثل ہے، "قلیلها یدعو الی کثیرها" تھوڑی سے بہت کی خواہش پیدا ہوتی ہے، "الذنب یجری الی الذنب" گناہ گناہ کی طرف کھینچتا ہے۔

ع، 　　تخم فاسد بار فاسد آورد۔

شدہ شدہ رنڈی کے مجرے تک نوبت پہونچتی ہے، پھر مجلس میں فاحشہ ناچ رہی ہے اور پیر جی صاحب شیخ المشائخ و پیر مغاں و قطب دوراں بنے ہوئے بیٹھے ہیں، اور مریدین ہو، حق مچا رہے ہیں، تف بریں اہلیت۔

یہ سب نتائج ملعونہ اسی مداہنت و تحلیل حرام کے فرق اہل و نا اہل کے ہیں، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

دربارۂ شطرنج تو خود روایات وجوہ عدیدہ پر ہیں، مگر ناصحان امت نے نظر بعصر یہی فرمایا: کہ اس کی اباحت میں امت مرحومہ اور خود دین اسلام پر شیطان کو مدد دینا ہے، لہٰذا مطلقاً حرام و گناہ کبیرہ ہے۔ تو مزامیر کہ نفس امارہ کو شیطان لعین کی ان آوازوں کی طرف رغبت بہ نسبت شطرنج ہزار ہا درجہ زائد ہے کیونکر مطلقاً حرام و سخت کبیرہ نہ ہوں گے، سو میں پچانوے وہ ہوں گے جنہیں شطرنج کی طرف التفات بھی نہیں، اور سو میں پانچ بھی نہ نکلیں گے جن کے نفس

امارہ کومزامیر کی شیطانی آواز خوش نہ آتی ہو،اہل تقوی بھی اپنے نفس کو بالجبر اس سے باز رکھتے ہیں۔

ع، حسن بلائے چشم ہے نغمہ وبال گوش ہے

کافی شرح وافی للامام حافظ الدین النفسی پھر جامع الرموز پھر ردالمحتار میں ہے۔

هو حرام و كبيرة عندنا ، وفي اباحته اعانة الشيطان على الاسلام والمسلمين ۔

مسلمانو! زبان اختیار میں ہے،شعریات باطلہ میں "العسل مرة والخمر يا قوتية" کہہ دینے کا ہر شخص کو اختیار ہے۔شرابی شراب کو بھی غذائے روح و جانفزا و جاں پرور کہا کرتے ہیں۔کہنے سے کیا ہوتا ہے۔محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرق بتایا ہے ذرا انصاف وایمان کے ساتھ اسے سنئے تو خود کھل جائیگا۔

ع کہ با کہ باختۂ عشق در شب دیجور

ہاں سنئے اور گوش ایمان سے سنئے ۔کہ ارشاد اقدس رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا ثابت ہے۔

غذائے روح وہ ہے جس کی طرف شریعت محمدیہ علی صاحبہا وآلہ افضل الصلوۃ والتحیہ بلاتی ہے۔اور جس کی طرف شریعت مطہرہ بلاتی ہے اس پر وعدہ جنت ہے، اور جنت ان چیزوں پر موعود ہے جو نفس کو مکروہ ہیں اور غذائے نفس وہ ہے جس سے شریعت محمدیہ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلی آلہ منع فرماتی ہے۔اور جس سے شریعت کریمہ منع فرماتی ہے اس پر وعید نار ہے،اور نار کی وعید ان چیزوں پر ہے جو نفس کو مرغوب ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم،۹/۹۴

(۴) باجے گانے ناجائز ہیں

۲۱۹۶۔ **عن** أبی مالك الاشعری رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیکونن اقوام من امتی یستحلون الحر والحریر و الخمر و المعازف۔

۲۱۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، د، باب ما جاء فیمن یستحل الخمر، ۸۲۷/۲

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو زنا، ریشمی کپڑوں، شراب اور باجوں کوحلال سمجھیں گے۔

﴿۴﴾ امام احمدرضامحدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے،اس میں ہے کہ وہ آخرزمانہ میں بندراورسورہوجائیں گے۔

زناوغناپرجومال حاصل کیاجاتاہےوہ ان لوگوں کی ملک نہیں ہوجاتا،ان کے ہاتھ میں مثل مغصوب ہوتاہے۔نہ ان کااجرت میں لیناجائزنہ کسی چیز کی قیمت میں لیناجائز۔صدقہ و ہدیہ تودوسری بات ہے، بلکہ وہ جوکچھ فقیر کودے اسے خیرات کہنا حرام، ہاں اگرکوئی مال خریدااگر چہ اپنے زرحرام سےاوراس پرعقدونقدجمع نہ ہوئے ہوں، یعنی یہ نہ ہوا ہو کہ وہ حرام روپیہ دکھا کر کہا: ان کے عوض دیدےاوروہی روپیہ ثمن میں دیا۔یوں توجوچیزبھی خریدیں وہ حرام ہے۔ ہاں یوں ہوا کہ مثلاً کہا: ایک روپے کی فلاں چیزدیدے اسنے دےدی، اسنے اپنا زرحرام ثمن میں دیاتواگرچہ اس ثمن میں صرف کرنا حرام تھامگرجوچیزخریدی حرام نہ ہوئی۔رہاجنازہ اوراس کی نمازتویہ لوگ اگرمسلمان ہوں توضرورفرض ہے۔مگراس قسم کے پیشہ ورلوگوں کاایمان سلامت رہنا بہت دشوارمعلوم ہوتاہے۔ان کے یہاں کی رسم سنی گئی ہے کہ جب لڑکی سے اول بار زنا کراتے ہیں تو اسے دلہن بناتے ہیں اورنیازدلاتے ہیں اورمبارک سلامت ہوتی ہے۔ایسا ہے تویقیناًوہ سب کافرہوجاتے ہیں۔ان پرنمازحرام،ان کے جنازہ کی شرکت حرام۔نسال اللہ العفو والعافیة واللہ تعالیٰ اعلم۔　　فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۱۷۴/۹

(۵) گانانفاق پیداکرتاہے

۲۱۹۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء البقل۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۵۹، ۲۱۸/۱۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۲۵/۶
الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۹/۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۰۴/۲
المغنی للعراقی، ۲۸۳/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۵۸/۲
الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۶/۲ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۹۹/۴

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے، جس طرح پانی کے ذریعہ سبزیاں اگتی ہیں۔۱۲م

۲۱۹۸۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الغنا ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/ ۱۷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گانا دل میں نفاق کا باعث ہوتا ہے جس طرح پانی کھیتی اگانے کا سبب ہے۔۱۲م

زازازازازازاز
زازازازازاز
زازازازاز

۲۱۹۸۔ السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/ ۲۲۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۵۸

۱۳۔ وعدہ عاریت وامانت

(۱) وعدہ خلافی کیا ہے؟

۲۱۹۹۔ **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لیس الخلف ان یعد الرجل و من نیته ان یفی ، ولکن الخلف ان یعد الرجل ومن نیته ان لا یفی ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وعدہ کرے اوراس کی نیت پورا کرنے کی ہے۔ ہاں وعدہ خلافی یہ ہے کہ وعدہ کرتے وقت ہی اس کی نیت پورا کرنیکی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول، ۸۹/۹

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۳۱/۹

(۲) معذرت والی بات سے بچو

۲۲۰۰۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ایاك وما یعتذر منه ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بات سے بچ جس میں معذرت کرنی پڑے۔

فتاوی رضویہ ۳۵۳/۸

(۳) عاریت کی چیز واپس کرو

۲۲۰۱۔ **عن** سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی

۲۱۹۹۔ کنز العمال للمتقی، ۶۸۷۱، ۳۴۷/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۰۹/۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۶۴/۲ ☆ المغنی للعراقی، ۱۳۰/۳
۲۲۰۰۔ المستدرك للحاکم، ۳۲۶/۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۶۰/۸
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۰۹/۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۶۰/۸
الدر المنثور للسیوطی، ۳۶۱/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۷۳/۱ ☆
۲۲۰۱۔ السنن لأبی داؤد، باب فی تضمین العاریة ، ۵۰۱/۱

الله تعالیٰ علیه وسلم :علی الید ما اخذت حتی تردها۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پر اس چیز کی حفاظت لازم ہے جو اس نے بطور امانت لیا یہاں تک کہ اس کو واپس کردے۔　فتاوی رضویہ ۸/۸

(۴) امانت ہلاک ہوجائے تو ضمان نہیں

۲۲۰۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی بن أبی طالب کرم الله تعالی وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا ضمان علی قصار و صباغ ۔

فتاوی رضویہ ۸/۱۲۹

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دھوبی اور رنگریز پر ضمان نہیں۔۱۲م

(۵) بغیر اجازت کسی کا خط پڑھنا جائز نہیں

۲۲۰۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من نظر فی کتاب اخیه بغیر اذنه فانما ینظر فی النار۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کا خط بے اس کی اجازت کے دیکھے وہ بلاشبہ آگ دیکھ رہا ہے۔

۲۲۰۱۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء ان العاریة مودة ، ۱/۱۵۲
السنن لابن ماجه ، باب العاریة ، ۲/۱۷۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۸ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۶/۹۰
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۲٤۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۸/۲۲٦
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۳/۵۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۲۵۲
نصب الرایة للزیلعی، ۳/۳۷٦ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۱/۵۰۰
۲۲۰۲۔ جامع مسانید أبی حنیفة ، ۲/٤۹ ☆
۲۲۰۳۔ المستدرك للحاکم ، ٤/۲۷۰ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۱/۸٤
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۱۸۰ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۲۹۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱٦ ☆

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: خط کاتب کی ملک ہے یہاں تک کہ وہ اگر لکھے کہ اس پر جواب لکھدے تو خود مکتوب الیہ کو اس میں تصرف جائز نہیں۔ مالک کو واپس دینا لازم، واپس نہ چاہے تو بحکم عرف مکتوب الیہ کی ملک ہو جائیگا۔ فتاوی رضویہ ۹/ ۷۶

۱۴۔ حقوق عباد

(۱) مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں

۲۲۰۴۔ **عن** أبی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للمسلم علی اخیہ ست خصال واجبۃ ، ان ترک شئیا منھا فقد ترک حقا واجبا علیہ لاخیہ ، یسلم علیہ اذا لقیہ ، ویجیبہ اذا دعاہ ، و یشمتہ اذا عطس ویعودہ اذا مرض،ویحضرہ اذا مات ، وینصحہ اذا استنصحہ۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق واجب ہیں۔ اگر ان میں سے ایک چیز چھوڑے تو اپنے بھائی کا حق ترک کرے گا جو اس کے لئے اس پر واجب تھا۔ ملاقات کے وقت اسے سلام کرے، جب وہ دعوت کرے تو قبول کرے، یا جب وہ پکارے تو جواب دے، جب اسے چھینک آئے (اور وہ حمد الٰہی بجالائے) تو یہ اسے یرحمک اللہ کہے۔ بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جائے۔ اس کی موت میں حاضر ہو۔ اگر نصیحت چاہے تو نصیحت کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

محقق علی الاطلاق نے فرمایا: ضرور ہے کہ اس حدیث میں وجوب کو ایسے معنی پر حمل کریں جو وجوب کے اس معنی سے کہ فقہ کی اصطلاح میں حادث ہے عام ہو۔ اس لئے کہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ ابتدا بالسلام واجب ہو اور نماز جنازہ فرض عین ہو۔ تو حدیث کی مراد یہ ہے کہ یہ حقوق مسلمان پر ثابت ہیں خواہ مستحب ہوں یا واجب فقہی۔

فتاوی رضویہ ۷/۱۸۱

(۲) پڑوسی کا حق

۲۲۰۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال

۲۲۰۴۔ الصحیح لمسلم، باب من حق المسلم، علی المسلم، ۲/۲۱۳
۲۲۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حق الجوار ، ۲/۱۶
السنن لأبی داؤد ، باب فی حق الجوار، ۲/۲۶۱
السنن لابن ماجہ ، باب حق الجوار ، ۲/۲۶۱

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما زال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انه یورثه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل مجھ سے پڑوسی کے حق بیان کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ اسے ترکہ کا وارث بنادیں گے۔

۲۲۰۶۔ **عن** معاویة بن حیدة القشیری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حق الجار علی جاره ان مرض عدته ، وان مات شیعته ، و ان استقر ضك اقرضته ، وان اعور سترته ، وان اصابه خیر هنأ ته، و ان اصا بته مصیبة غریته ، ولا ترفع بناك فوق بنائه فتسد علیه الریح ، ولاتوذیه بریح قدرك الا ان تغرف له منها۔

حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمسائے کا ہمسائے پر حق یہ ہے کہ بیمار پڑے تو، تو اس کو پوچھنے کو جائے ،اور مرے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جائے ، اور وہ تجھ سے قرض مانگے تو اسے قرض دے ،اور اس کا کوئی عیب معلوم ہوجائے تو اسے چھپائے ،اور اسے کوئی بھلائی پہونچے تو اسے مبارک باد دے۔اور کوئی مصیبت پڑے تو اسے دلاسا دے،اور اپنی دیوار اس کی دیوار سے اتنی اونچی نہ کر کہ اس کے مکان کی ہوا رکے،اور اپنی دیگچی کی خوش بو سے اسے ایذا نہ دے مگر یہ کہ اس کھانے میں سے اسے بھی حصہ دے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی تو امیر ہے اور وہ غریب ،اور تیرے یہاں عمدہ کھانے پکتے ہیں، خوشبو اسے پہونچے گی، وہ ان پر قادر نہیں تو اس سے ایذا پائے گا، لہذا اس میں سے اسے بھی دے کہ وہ ایذا خوشی سے مبدل ہوجائے۔ احکام شریعت، ۱۴۱

۲۲۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۵/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۸٤/۲
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۶۰/۳ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۲٤۸۷۸، ٤۹/۹
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۶۶/۸ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۷۵/۶
۲۲۰۶۔ کنز العمال للمتقی، ۲۵۹۷، ۵۲/۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۰۸/۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲۸/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، [

(۳) حقوق العباد قیامت میں دلائے جائیں گے

۲۲۰۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من کانت له مظلمة لا خیه من عرضه اوشیٔ فلیتحلله منه الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درهم ، ان کان له عمل صالح اخذ منه بقدر مظلمة ، و ان لم یکن له حسنات اخذ من سیئات صاحبه محمل علیه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ذمہ اپنے بھائی کا آبرو وغیرہ کسی بات کا مظلمہ ہو اسے لازم ہے کہ یہیں اس سے معافی چاہے قبل اس وقت کے آنے کے، کہ وہاں نہ روپیہ ہوگا، نہ اشرفی، اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہونگی تو بقدر اس کے حق کے اس سے لیکر اسے دے دی جائے گی ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائیں گے۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۱۶۷

(۴) قیامت میں ہر حق دلایا جائے گا

۲۲۰۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لتؤدن الحقوق الی اهلها یوم القیامة حتی یقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء تنطحها۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روز قیامت تمہیں اہل حقوق کو ان کے حق ادا کرنے ہوں گے۔ یہاں تک کہ منڈی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا کہ اسے سینگ مارے۔

۲۲۰۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حتی للذرة من الذرة۔

۲۲۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من کانت مظلمة عند الرجل ، الخ، ۱/ ۳۳۱
التفسیر للقرطبی، ۹/ ۲۶۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵/ ۱۰۱
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۵۱۲۹ ☆

۲۲۰۸۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم الظلم، ۲/ ۳۲۰
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی شان الحساب و القصاص، ۲/ ۶۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۴۴ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۲/ ۲۲۸

۲۲۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ☆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: یہاں تک کہ چیونٹی کا عوض چیونٹی سے لیا جائے گا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پھر وہاں روپے اشرفیاں تو ہیں نہیں کہ معاوضہ حق میں دی جائیں، طریقۂ ادا یہ ہوگا کہ اس کی نیکیاں صاحب حق کو دی جائیں، اگر ادا ہوگیا غنیمت، ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائینگے یہاں تک کہ ترازوئے عدل میں وزن پورا ہو، احادیث کثیرہ اس مضمون میں وارد۔

فتاوی رضویہ حصہ اول، ۹/۴۹

(۵) مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو

۲۲۱۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اتدرون من المفلس؟ قالوا: المفلس فینا من لا درهم له ولا متاع، فقال : ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیامة بصلاة و صیام و زکاة، و یاتی قد شتم هذا، وقد قذف هذا، و اکل مال هذا، و سفك دم هذا و ضرب هذا، فیعطی هذا من حسناته و هذا من حسناته، فان فنیت حسناته قبل ان یقضی ما علیه اخذ من خطایاهم فطرحت علیه ثم طرح فی النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: ہمارے یہاں تو مفلس وہ ہے جس کے پاس زر و مال نہ ہو، فرمایا: میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے اور زکاۃ لے کر آئے، اور دوسرا یوں آئے کہ اسے گالی دی، اسے زنا کی تہمت لگائی، اس کا مال کھایا، اس کا خون گرایا، اسے مارا تو اس کی نیکیاں اسے دی گئیں، پھر اگر نیکیاں ہو چکیں اور حق باقی ہیں تو ان کے گناہ لیکر اس پر ڈالے گئے، پھر جہنم میں پھینک دیا گیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ سبحانه،

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۴۹

۲۲۱۰۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الظلم، ۲/۳۲۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۰۳
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی شان الحساب و القصاص، ۲/۶۴

(۶) قیامت میں ماں باپ بھی سختی سے پیش آئیں گے

۲۲۱۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول : انه یکون للوالدین علی ولد هما دین فاذا کان یوم القیامة یتعلقان به ، فیقول : انا ولد کما ، فیودان ،او یتمنیان لو کان اکثر من ذلك ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، ماں باپ کا بیٹے پر کچھ دین آتا ہوگا، تو قیامت کے دن وہ اسے لپٹیں گے کہ ہمارا دین دے، وہ کہے گا میں تمہارا بچہ ہوں، یعنی شاید رحم کریں، وہ تمنا کرینگے کاش اور زیادہ ہوتا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب ماں باپ کا یہ حال تو اوروں سے امید خام خیال، ہاں کریم ورحیم مالک ومولی جل جلالہ وتبارک وتعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہے گا تو یوں کرے گا کہ حق والے کو بے بہا قصور جنت معاوضہ میں عطا فرما کر عفو حق پر راضی کردے گا۔ ایک کرشمہ کرم میں دونوں کا بھلا ہوگا۔ نہ اس کی حسنات اس کو دی جائیں گی، نہ اس کا حق ضائع ہوگا، بلکہ حق سے ہزاروں درجہ بہتر و افضل پائے گا۔ حق کی بندہ نوازی، ظالم ناجی، مظلوم راضی، فللہ الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه کما یحب ربنا و یرضی ۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۴۹/۹

(۷) حقوق العباد خداوند قدوس اپنے فضل سے معاف فرمائے گا

۲۲۱۲۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :بینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم جالس اذ رأیناه ضحك حتی بدت ثنایاه ، فقال له عمر : ما اضحکك ؟ یا رسول اللہ بأبی انت وامی ، قال : رجلان من امتی جثیابین یدی رب العزة ، فقال احد هما : یا رب ! خذلی مظلمتی من اخی ، فقال اللہ: کیف

۲۲۱۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۷۰/۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۵۵/۱۰

حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۲۰۲/۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۰۵/۴

۲۲۱۲۔ المستدرك للحاکم، ☆ الدرالمنثور للسیوطی، ۱۶۱/۳

المطالب العالیة لابن حجر، ۴۵۵ ☆

تصنع باخیك و لم یبق من حسناته شیٔ ، قال : یارب ! فیحمل من او زاری و فاضت عینا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالبکاء ثم قال : ان ذلك لیوم عظیم یحتاج الناس ان یحمل عنهم من او زارهم ، فقال الله للطالب: ارفع بصرك فانظر فرفع فقال : ،یا ربی اری مداین من ذهب وقصورا من ذهب مکللة باللؤلؤ، لا ی بنی هذا ، او لا ی صدیق هذا ، اولای شهید هذا ؟ قال : لمن اعطی الثمن، قال : یارب او من یملك ذلك ؟ قال : انت تملکه ، قال : بماذا ؟ قال بعفوك عن اخیك ، قال: یارب ! فانی قد عفوت عنه ، قال الله تعالیٰ : فخذ بید اخیك و ادخله الجنة ، فقال : رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عند ذلك : اتقوا الله و اصلحوا ذات بینکم ، فان الله یصلح بین المسلمین یوم القیامة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور پر نور سیدالعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ناگاہ خندہ فرمایا کہ اگلے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، کس بات پر حضور کو ہنسی آئی ؟ ارشاد فرمایا: دو مرد میری امت سے رب العزت جل جلالہ کے حضور زانوؤں پر کھڑے ہوئے، ایک نے عرض کی: اے رب میرے! میرے اس بھائی نے جو ظلم مجھ پر کیا ہے اس کا عوض میرے لئے لے، رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اپنے بھائی کے ساتھ کیا کریگا؟ اس کی نیکیاں تو سب ہو چکیں۔ مدعی نے عرض کی: اے رب میرے! تو میرے گناہ وہ اٹھالے، یہ فرما کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں گریہ سے بہہ نکلیں، پھر فرمایا: بیشک وہ دن بڑا سخت ہوگا، لوگ اس چیز کے محتاج ہوں گے کہ ان کے گناہوں کا کچھ بوجھ اور لوگ اٹھائیں۔ مولیٰ عزوجل نے مدعی سے فرمایا: نظر اٹھا کر دیکھ! اس نے نگاہ اٹھائی، کہا: اے رب میرے! میں کچھ شہر دیکھتا ہوں سونے کے، اور محل سونے کے سراپا موتیوں سے جڑے ہوئے۔ یہ کسی نبی کے ہیں، یا کسی صدیق، یا کسی شہید کے؟ مولیٰ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اس کے ہیں جو قیمت دے، کہا: اے رب میرے! بھلا ان کی قیمت کون دے سکتا ہے، فرمایا: تو، عرض کی: کیونکر، فرمایا: یوں کہ اپنے بھائی کو معاف کردے کہا: اے رب میرے! یہ بات ہے تو میں نے معاف کیا، مولیٰ جل مجدہ نے فرمایا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں لے جا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بیان کرکے

فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرواور اپنے آپس میں صلح کرلو کہ مولیٰ عزوجل قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کرائیگا۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول،۹/۵۰

۲۲۱۳۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا التقی الخلائق یوم القیامة نادی مناد یا اهل الجمع ! قد تدارکوا المظالم بینکم و ثوابکم علی ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مخلوق روز قیامت بہم ہوگی ایک منادی رب العزۃ جل وعلا کی طرف سے ندا کرے گا، اے مجمع والو! آپس کے مظلموں کا تدارک کرلو، اور تمہارا ثواب میرے ذمہ ہے۔

۲۲۱۴۔ **عن** ام هانی رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله یجمع الاولین و الآخرین یوم القیامة فی صعید و احد ، ثم ینادی مناد من تحت العرش ، یا اهل التوحید ! ان الله عزوجل قد عفا عنکم فیقوم الناس فیتعلق بعضهم ببعض فی ظلامات ، فینادی مناد ، یا اهل التوحید ! لیعف بعضکم عن بعض و علیّ الثواب۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل روز قیامت سب اگلوں پچھلوں کو ایک زمین میں جمع فرمائیگا، پھر زیر عرش سے ایک منادی ندا کریگا، اے توحید والو! مولیٰ تعالیٰ نے تمہیں اپنے حقوق معاف فرمائے، لوگ کھڑے ہوکر آپس کے مظلموں میں ایک دوسرے سے لپٹیں گے، منادی پکارے گا، اے توحید والو! ایک دوسرے کو معاف کردو اور ثواب دینا میرے ذمہ ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دولت کبری ونعمت عظمی کہ اکرم الاکرمین جلت عظمته اپنے محض کرم وفضل سے اس ذلیل روسیاہ سراپا گناہ کو بھی عطا فرمائے،

ع　　　کہ مستحق کرامت گناہ گارانند"

۲۲۱۳۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۰/۳۵۶

۲۲۱۴۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۳۵۵

اس وقت کی نظر میں اس کا جلیل وعدہ، جمیل مژدہ صاف صریح بالتصریح یا کالتصریح پانچ فرقوں کے لئے وارد ہوا۔

اول ۔حاجی کہ پاک مال، پاک کمائی، پاک نیت سے حج کرے۔اور اس میں لڑائی جھگڑے اور عورتوں کے سامنے تذکرۂ جماع اور ہر قسم کے گناہ و نافرمانی سے بچے۔اس وقت تک جتنے گناہ کئے تھے بشرط قبول سب معاف ہوجاتے ہیں۔پھر اگر حج کے بعد فوراً مرگیا۔ اتنی مہلت نہ ملی کہ جو حقوق اللہ عزوجل یا بندوں کے اس کے ذمہ تھے انہیں ادا یا ادا کی فکر کرتا تو امید واثق ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے تمام حقوق سے مطلقا درگزر فرمائے، یعنی نماز روزہ، زکوۃ، وغیرہا فرائض کو بجانہ لایا تھا ان کے مطالبہ پر بھی قلم عفو پھر جائے۔اور حقوق العباد و دیون و مظالم، مثلاً، کسی کا قرض آتا ہو، مال چھینا ہو، برا کہا ہو، ان سب کو مولیٰ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لے لے، اصحاب حقوق کو روز قیامت راضی فرماکر مطالبہ و خصومت سے نجات بخشے۔یونہی اگر بعد کو زندہ رہا اور بقدر قدرت تدارک حقوق کرلیا، یعنی زکوۃ دیدی، نماز روزہ کی قضا ادا کی، جس کا جو مطالبہ آتا تھا دے دیا، جسے آزار پہونچایا تھا معاف کرالیا، جس مطالبہ کا لینے والا نہ رہا یا معلوم نہیں اس کی طرف سے تصدق کردیا، بوجہ قلت مہلت جو حق اللہ عزوجل یا بندہ کا ادا کرتے کرتے رہ گیا اس کی نسبت اپنے مال میں وصیت کردی، غرض جہاں تک طرق براءت پر قدرت ملی تقصیر نہ کی تو اس کے لئے امید اور زیادہ قوی کہ اصل حقوق کی تدبیر ہوگئی، اور اثم مخالفت حج سے دھل چکا تھا۔ہاں اگر بعد حج باوصف قدرت ان امور میں قاصر رہا تو یہ سب گناہ از سر نو اس کے سر ہوں گے، کہ حقوق تو خود باقی تھے ان کی ادا میں پھر تاخیر و تقصیر گناہ تازہ ہوئے اور وہ حج ان کے ازالہ کو کافی نہ ہوگا۔کہ حج گزرے گناہوں کو دھوتا ہے آئندہ کے لئے پروانہ بے قیدی نہیں ہوتا۔بلکہ حج مبرور کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہوکر پلٹے۔فانا للہ و انا الیہ راجعون، ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مسئلہ حج میں بحمد اللہ تعالیٰ یہ وہ قول فیصل ہے جسے فقیر غفرلہ القدیر نے بعد تنقیح دلائل و مذاہب، واحاطۂ اطراف و جوانب اختیار کیا۔جس سے اقوال ائمہ کرام میں توفیق، اور دلائل حدیث و کلام میں تطبیق ہوتی ہے۔اس معرکۃ الآراء مبحث کی نفیس تحقیق بعونہ تعالیٰ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے بعد ورود اس سوال کے ایک تحریر جداگانہ میں لکھی، یہاں اس قدر کافی ہے۔وباللہ

التوفیق۔

۲۲۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: وقف النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بعرفات ، وقد کادت الشمس ان تغرب ، فقال : یا بلال! انصت لی الناس ، فقام بلال فقال : انصتوا لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فانصت النا س ۔ فقال : یا معشر الناس ! اتانی جبرئیل آنفا فاقرآنی من ربی السلام و قال : ان الله عزوجل غفر لاهل عرفات و اهل المشعر وضمن عنهم التبعات ، فقام عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فقال : یا رسول الله ! هذا لنا خاصة ؟ قال : هذا لکم و لمن اتی من بعد کم الی یوم القیامة ، فقال عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه : کثر خیر الله و طاب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف فرمایا یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے پر آیا، اس وقت ارشاد ہوا، اے بلال! لوگوں کو میرے لئے خاموش کر، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہوکر پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاموش ہو، لوگ ساکت ہوگئے، حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا: اے لوگو! ابھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہوکر مجھے میرے رب کا سلام و پیام پہونچایا کہ اللہ عزوجل نے عرفات و مشعرالحرام والوں کی مغفرت فرمائی اور ان کے باہمی حقوق کا خود ضامن ہوگیا۔ امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ دولت خاص ہمارے لئے ہے؟ فرمایا: تمہارے لئے اور جو تمہارے بعد قیامت تک آئیں سب کے لئے۔ حضرت عمر نے کہا: اللہ عزوجل کی خیر کثیر و پاکیزہ ہے۔ والحمد لله رب العالمین ۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۵۱/۹

دوم ۔ شہید بحر کہ خاص اللہ عزوجل کی رضا چاہے اور اس کا بول بالا ہونے کے لئے سمندر میں جہاد کرے اور وہاں ڈوب کر شہید ہو۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ مولیٰ عزوجل خود اپنے دست قدرت سے اس کی روح قبض کرتا، اور اپنے تمام حقوق معاف فرماتا، اور بندوں کے

۲۲۱۵۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۰۳/۲

سب مطالبے جو اس پر تھے اپنے ذمۂ کرم پر لیتا ہے۔

۲۲۱۶۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یغفر لشهید البر الذنوب کلها الا الدین ، و یغفر لشهید البحر الذنوب کلها والدین۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خشکی میں شہید ہو اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق العباد، اور جو دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ اور حقوق العباد سب معاف ہو جاتے ہیں۔

اللهم ارزقنا بجاهله عندك صلی الله تعالیٰ علیه وسلم آمین۔

سوم۔ شہید صبر، یعنی وہ مسلمان سنی المذہب صحیح العقیدہ جسے ظالم نے گرفتار کر کے بحالت بیکسی و مجبوری قتل کیا، سولی دی، پھانسی دی، کہ یہ بوجہ اسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا، بخلاف شہید جہاد کہ مارتا مرتا ہے۔ اس کی بے کسی و بے دست پائی زیادہ باعث رحمت الٰہی ہوتی ہے، کہ حق اللہ و حق العبد کچھ نہیں رہتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۲۲۱۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قتل الصبر لا یمر بذنب الامحاه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے۔

۲۲۱۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قتل الرجل صبرا کفارة لما قبله من الذنوب۔

۲۲۱۶۔ السنن لابن ماجه ، ☆
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۷/۵ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۷۴/۴
۲۲۱۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۶/۶ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۸۱/۳
زاد المسیر ، ۳۳۶/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ۱۳۳۷۰، ۳۸۹/۵
تاریخ اصفهان لأبی نعیم، ۱۹۱/۲ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۳۰۴
کشف الخفاء للعجلونی، ۲۵۸/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۳۸
۲۲۱۸۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۶/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۳۳۶۹، ۳۸۹/۵
الکامل لابن عدی، ۶۹/۴ ☆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

(۶) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں: ظاہر حدیث اس بات پر دال ہے کہ اگرچہ شہید گناہ گار ہو اور بغیر توبہ مر گیا ہو۔ لہذا اس حدیث میں خوارج ومعتزلہ کا رد ہے جو گناہ کبیرہ کے مرتکب کو مخلد فی النار مانتے ہیں۔

اقول۔ بلکہ اس حدیث کا مصداق مرتکب کبیرہ گناہ ہی ہے کہ اگر گنہگار نہ ہوگا تو قتل و شہادت کا گزر ہی کسی گناہ پر نہ ہوا۔ اور اگر توبہ کرلی تو پھر التائب من الذنب کمن لا ذنب له، کا مصداق ہوکر خود ہی بے گناہ ہو گیا۔ پھر شہادت کا گزر کس گناہ پر ہوا۔ ہم نے سنی المذہب کی تخصیص اس لیے کی کہ بدمذہب ۔۔۔ میں ہے

۲۲۱۹۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لوان صاحب بدعة مكذبا با لقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بين الركن والمقام لم ينظر الله فی شیٔ من امره حتی يد خله جهنم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بدمذہب، تقدیر ہر خیر وشر کا منکر خاص حجر اسود ومقام ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے درمیان محض مظلوم وصابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے، اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

چہارم۔ مدیون جس نے بحاجت شرعیہ کسی نیک جائز کام کے لئے دین لیا اور اپنی چلتی ادا میں گئی نہ کی، نہ کبھی تاخیر ناروا روا رکھی، بلکہ ہمیشہ سچے دل سے ادا پر آمادہ اور تا حد قدرت اس کی فکر کرتا رہا پھر بمجبوری ادا نہ ہو سکا اور موت آگئی تو مولیٰ عزوجل اس کے لئے اس دین سے درگزر فرمائے گا اور روز قیامت اپنے خزانہ قدرت سے ادا فرما کر دائن کو راضی کر دیگا، اس کے لئے یہ وعدہ خاص اسی دین کے لئے ہے نہ تمام حقوق العباد کے لئے۔

۲۲۱۹۔ العلل المتناهية لابن الحوزی، ۱/۱۴۰ ☆ تنزيه الشريعة لابن عراق، ۱/۳۲۰

۲۲۲۰۔ **عن** ام المؤمنين ميمونة رضي الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من ادان دينا ينوى قضاء ه ادى الله عنه يوم القيامة ۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی دین کا معاملہ کرلے کہ اس کے ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ عزوجل اس کی طرف سے روز قیامت ادا فرمادے گا۔

۲۲۲۱۔ **عن** أبى امامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من تداين بدين و فى نفسه و فا ء ه ثم مات تجاوز الله عنه و ارضى غرمة بما شاء۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی معاملہ دین کا کیا اور دل میں ادا کی نیت رکھتا تھا پھر موت آگئی اللہ عزوجل اس سے درگزر فرمائے گا اور دائن کو جس طرح چاہے راضی کردے گا۔

۲۲۲۲۔ **عن** عبدالله بن جعفر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله تعالىٰ مع الدائن حتى يقضى دينه ما لم يكن فيما يكره الله ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ قرض دار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے جب تک کہ اس کا دین اللہ تعالیٰ کے ناپسند کام میں نہ ہو۔

۲۲۲۳ ۔**عن** عبدالرحمن بن أبى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان

۲۲۲۰۔ السنن لابن ماجه، باب من اادان دينار الخ، ۱۷۳/۲
السنن الكبرى للبيهقى، ۳۵٤/۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۵۰۲/۵
كنز العمال للمتقى، ۱۵٤۲۷، ۲۲۱/٦ ☆ المغنى للعراقى، ۸۳/۲
المعجم الكبير للطبرانى، ، ٤۳۲/۲۳ ☆
۲۲۲۱۔ المستدرك للحاكم ، ۲۳/۳ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۵۹۷/۲
كنز العمال للمتقى، ۱۵٤٤۵، ۲۲٤/٦ ☆
۲۲۲۲۔ السنن لابن ماجه باب من ادان دينار الخ، ۱۷۳/۲
۲۲۲۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹۸/۱ ☆

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : يدعو الله بصاحب الدين يوم القيامة حتى يوقف بين يديه ، فقال : يا ابن آدم! فيم اخذت هذا الدين ؟ و فيم ضيعت حقوق الناس ؟ فيقول: يارب! انك تعلم انى اخذ ته فلم آكل ، و لم ا شرب، و لم البس ، ولم اضيع ، ولكن اتى على يدى اما حرق ، واما سرق و اما وضيعة ، فيقول الله عزوجل : صدق عبدى، انا احق من قضى عنك اليوم ، فيدعو الله عزوجل بشئ فيضعه فى كفة ميزانه فتر جح حسناته على سيئا ته فيد خل الجنة بفضل رحمته۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب العزت جل وعلا روز قیامت مدیون سے پوچھے گا، تو نے کاہے میں یہ دین لیا اور لوگوں کا حق ضائع کیا؟ عرض کریگا: اے رب میرے! تو جانتا ہے کہ میرے اپنے کھانے پینے پہننے ،ضائع کردینے کے سبب وہ دین نہ رہ گیا بلکہ آگ لگ گئی ، یا چوری ہوگئی ، یا تجارت میں ٹوٹا پڑا ، یوں رہ گیا۔ مولیٰ عزوجل فرمائے گا : میرا بندہ سچ کہتا ہے۔ سب سے زیادہ میں مستحق ہوں کہ تیری طرف سے ادا فرمادوں۔ پھر مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کوئی چیز منگا کر اس کے پلۂ میزان میں رکھ دیگا کہ نیکیاں برائیوں پر غالب آجائینگی اور وہ بندہ رحمت الٰہی کے فضل سے داخل جنت ہوگا۔

پنجم۔ اولیاء کرام ،صوفیۂ صدق، ارباب معرفت قدست اسرارہم و نفعنا الله ببركاتهم فى الدنيا و الآخرة کہ بنص قطعی قرآن روز قیامت ہر خوف وغم سے محفوظ و سلامت ہیں۔

قال تعالیٰ : الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون ۔ تو ان میں بعض سے اگر براہ تقاضائے بشریت بعض حقوق الٰہیہ میں اپنے مقام ومنصب کے لحاظ سے کہ حسنات الابرار سیئات المقربین کوئی تقصیر واقع ہو تو مولیٰ عزوجل اسے وقوع سے پہلے معاف فرماچکا۔ کہ

قد اعطيتكم من قبل ان تسئلونى ، وقد اجبتكم من قبل ان تدعونى ، وقد غفرت لكم من قبل ان تعصونى ۔

یونہی اگر باہم کسی طرح کی شکر رنجی یا کسی بندہ کے حق میں کچھ کمی ہو جیسے صحابہ کرام

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مشاجرات، کہ

ستکون لا صحابی زلة یغفر ھا اللہ لھم لسا بقتھم معی،

میرے صحابہ سے کچھ لغزشیں واقع ہونگی تو اللہ تعالیٰ انکو معاف فرمادیگا کہ میری صحبت میں رہے۔

تو مولیٰ تعالیٰ وہ حقوق اپنے ذمہ کرم پر لیکر ارباب حقوق کو حکم تجاوز فرمائیگا اور باہم صفائی کرا کر آمنے سامنے جنت کے عالیشان تختوں پر بٹھائے گا۔ کہ

ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین ۔

اس مبارک قوم کے سرور و سردار حضرات اہل بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جنہیں ارشاد ہوتا ہے۔

اعملوا ماشئتم فقد غفرت لکم ۔

جو چاہو کرو کہ میں تمہیں بخش چکا

انہیں کے اکابر سادات سے حضرت امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کے لئے بارہا فرمایا گیا۔

ما علی عثمان مافعل بعد ھذہ ، ماعلی عثمان مافعل بعد ھذہ ۔

آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں، آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کہتا ہے کہ حدیث،

۲۲۲۴۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا احب اللہ عبدا لم یضرہ ذنب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب بنالیتا ہے تو کوئی گناہ اسے نقصان نہیں دیتا۔ ۱۲م

اس حدیث کا عمدہ محمل یہ ہی ہے کہ محبوبان خدا اول تو گناہ کرتے نہیں۔

۲۲۲۴۔　اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۲۸۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۶۱

ع،　　ان المحب لمن یحب مطیع۔

محب جس سے محبت کرتا ہے اس کا اطاعت شعار بنتا ہے۔

یہ توجیہ میرے والد ماجد قدس سرہ العزیز کی پسندیدہ ہے۔

اور احیاناً کوئی تقصیر واقع ہو تو واعظ وزاجر الٰہی انہیں متنبہ کرتا اور توفیق انابت دیتا ہے۔ پھر " التائب من الذنب کمن لا ذنب له "اس حدیث کا ٹکڑا ہے۔ یہ علامہ مناوی کا مسلک ہے۔

اور بالفرض ارادۂ الٰہیہ دوسرے طور پر تجلی شان عفو ومغفرت، اور اظہار مکان قبول و محبوبیت پر نافذ ہوا تو عفو مطلق وارضائے اہل حق سامنے موجود، ضرر ذنب بحمد اللہ تعالٰی ہر طرح مفقود، والحمد لله الکریم الودود، و ھذا ما زدته بفضل المحمود ۔

فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ کے گمان میں حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالٰی عنہا ینادی منادی تحت السماء الخ، میں اہل توحید سے یہی محبوبان خدا مراد ہیں۔ کہ توحید خالص تام کامل، ہر گونہ شرک خفی واخفی سے پاک ومنزہ انہیں کا حصہ ہے۔ بخلاف اہل دنیا جنہیں عبدالدینار، عبدالدرہم، عبدطمع، عبدہوی، عبدرغب، فرمایا گیا۔ وقال تعالٰی: افرأیت من اتخذ الھه ھواہ۔ اور بیشک بے حصول معرفت الٰہی اطاعت ہوائے نفس سے باہر آنا سخت دشوار، یہ بندگان خدانہ صرف عبادت بلکہ طلب وارادت بلکہ خود اصل ہستی ووجود میں اپنے رب جلیل جل مجدہ کی توحید کرتے ہیں۔

لا اله الا الله کے معنی عوام کے نزدیک لا معبود الا الله، خواص کے نزدیک " لا مقصود الا الله " اہل ہدایت کے نزدیک "لا مشھود الا الله "اور اخواص الخواص ارباب نہایت کے نزدیک " لا موجود الا الله "،

تو اہل توحید کا سچا نام انہیں کو زیبا، ولہذا ان کے علم کو علم توحید کہتے ہیں،۔ جعلنا الله تعالیٰ من خدا مھم و تراب اقدامھم فی الدنیا والآخرۃ ۔ غفرلنا بجاھھم عندہ، انه اھل التقوی و اھل المغفرۃ۔ آمین۔

امید کرتا ہوں کہ اس حدیث کی یہ تاویل، تاویل امام غزالی قدس سرہ العالی سے احسن واجود ہو۔ وباللہ التوفیق۔

پھران سب صورتوں میں بھی جبکہ طرز یہی برتی گئی کہ صاحب حق کوراضی فرمائیں اور معاوضہ دیکر اسی سے بخشوائیں تو وہ کلیہ ہر طرح صادق رہا کہ، حق العبد بے معافی عبد معاف نہیں ہوتا۔" غرض معاملہ نازک ہے، اورامر شدید، اور عمل تباہ، اور امل بعید، اور کرم عمیم، اور رحم عظیم، اورایمان خوف ورجاء کے درمیان۔ وحسبنا اللہ و نعم الوکیل ، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی شفیع المذنبین ، نجاۃ الھالکین، مرتجی البائسین، محمد وآلہ و صحبہ اجمعین والحمدللہ رب العالمین۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم ،وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم ۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۵۳/۹

۱۵۔ ہدیہ وصلہ رحمی

(۱) ہدیہ محبت کا سبب ہے

۲۲۲۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : تها دو ا تحابوا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں ہدیہ لیتے دیتے رہو باہم محبت پیدا ہوگی۔

۲۲۲۶۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : تهادوا تزدادوا حبا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں ہدیہ کا لین دین رکھو اس سے محبت زیادہ ہوگی۔۱۲م

۲۲۲۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : تهادوا تحابوا،و تصافحوا يذهب الغل منكم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ کا رواج ڈالو کہ اس سے محبت پیدا ہوگی ، اور مصافحہ کرو کہ دلوں سے کدورت دور ہوگی۔۱۲م

۲۲۲۸۔ **عن** عصمة بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قا ل رسول الله صلی

۲۲۲۵۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱۶۹/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۴۶/۴
الموطا لمالك، ۹۰۸ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱۱۶/۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۵۹/۶ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱۲۰/۴
۲۲۲۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۴۶/۴ ☆ كنز العمال لمتقی،۱۵۰۵۷، ۱۱۵/۶
اتحاف السادة للزبدی، ۳۴۶/۵ ☆ تنزیه الشریعه لابن عراق،
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۰۲/۱ ☆
۲۲۲۷۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴۳۴/۳ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۶۹/۳
كنز العمال للمتقی، ۱۵۰۵۵، ۱۱۰/۶ ☆ التفسیر للقرطبی، ۶۹/۱۳
الكامل لابن عدی، ۱۰۴/۴ ☆ المغنی للعراقی، ۴۲/۲
۲۲۲۸۔ المعجم الكبیر للطبرانی، ۱۷۳/۱۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۷۰/۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الهدية تذهب بالسمع والقلب والبصر۔

حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ آدمی کو اندھا، بہرا اور دیوانہ کر دیتا ہے۔

۲۲۲۹۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الهدية تعور عين الحكيم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ حکیم کی آنکھ اندھی کر دیتا ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۹۴

(۴) ہدیہ اور نذرانہ لینا جائز ہے

۲۲۳۰۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا جاءك من هذاا لمال شئ و انت غير مشرف و سائل فخذه فتموله ، فان شئت كله ، و ان شئت تصدق به ، و ما لا فلا تتبعه نفسك ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس کوئی مال آئے اور تم اس کے منتظر نہیں تھے اور نہ سائل، تو لے لو اور جمع کر لو۔ پھر چاہو تو کھا لو اور چاہو تو صدقہ کر دو۔ اور جو ایسا نہ ہو تو اپنے آپکو اس کے پیچھے نہ ڈالو۔　فتاوی رضویہ، ۸/۱۳۹

(۳) صدقہ اور ہدیہ کا فرق

۲۲۳۱۔ **عن** عبدالرحمن بن علقمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الصدقة يبتغى بها وجه اللہ تعالیٰ ، والهدية يبتغى بها وجه الرسول و قضاء الحاجة ۔

۲۲۲۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۷۰ ☆

۲۲۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من اعطاہ اللہ شیئا من غیر مسئلة ، ۱/۱۹۹
کنز العمال للمتقی، ۶/۵۲۲ ☆

۲۲۳۱۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۱۶۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۷۱
کنز العمال للمتقی، ۱۵۹۹۷، ۶/۳۴۸، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۲۶

حضرت عبدالرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ سے اللہ عزوجل کی رضا مطلوب ہوتی ہے، اور ہدیہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اور اپنی حاجت روائی منظور ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۲۱۰

(۴) خوشبو تحفہ میں ملے تو واپس نہ کرو

۲۲۳۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من عرض عليه ريحان فلايرده فانه خفيف المحمل طيب الريح۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے خوشبو، نبات، پھول پتی وغیرہ پیش کی جائے تو اسے رد نہ کرے، کہ اس کا بوجھ ہلکا اور بو اچھی ہے۔ یعنی پیش کرنے والے پر مشقت نہیں، کوئی بھاری احسان نہیں۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۲۲۶

ہادی الناس، ۳۷

(۵) صلہ رحمی سے رزق کشادہ ہوتا ہے

۲۲۳۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من احب ان يبسط له فی رزقه، وينسأله فی اثره فليصل رحمه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۲۳۲۔ الصحيح لمسلم، باب استعمال المسك، ۲/۲۳۹
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱۶۸۱۶، ۶/۵۲۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲/۸۸
كنز العمال للمتقی، ۱۶۸۳۱، ۶/۵۲۴ ☆ الاحكام النبوية للكحال، ۲/۱۳۷
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۳۴ ☆

۲۲۳۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من بسط له فی الرزق الصلة الرحم، ۲/۸۸۵
الصحيح لسملم، باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها، ۲/۳۱۵
السنن الكبری للبيهقی، ۷/۲۷ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/۳۳۴
التفسير للبغوی، ٤/۱۷ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۵٦
شرح السنة للبغوی، ۱۳/۱۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ٦۹۲۸، ۳/۳۵۸
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/٤۱۵ ☆ التفسير للقرطبی، ۱٤/۳۲۳

نے ارشاد فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں وسعت اور مال میں برکت ہو وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے۔

۲۲۳۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من سره ان یمد له فی عمره و یوسع له فی رزقه ،و یدفع عنه میتةالسوء فلیتق اللہ ولیصل رحمه ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے خوش آئے کہ اس کی عمر دراز ہو، رزق وسیع ہو، بری موت دفع ہو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنے رحم کا صلہ کرے۔

۲۲۳۵۔ **عن** عمرو بن سهل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : صلة القرابة مثراة فی المال ، محبة فی الاهل ، منسأة فی الاجل۔

حضرت عمرو بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریبی رشتہ داروں سے سلوک، مال کا بہت بڑھانے والا، آپس میں بہت محبت دلانے والا، عمر زیادہ کرنے والا ہے۔

۲۲۳۶۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی 'عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : صلة الرحم تزید فی العمر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلۂ رحمی سے عمر بڑھتی ہے۔

۲۲۳۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۶/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳۶/۸
الترغیب والترهیب للمذری، ۳۳۵/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۹۶۸، ۳۶۵/۳
حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۱۰۷/۳ ☆

۲۲۳۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۲/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۹۶۵، ۳۵۸/۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۸/۱۸ ☆

۲۲۳۶۔ الدر المنثور لسیوطی، ۳۵٤/۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۲/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۶۱/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۹۰۹ ۳۵۶/۳
التفسیر للقرطبی، ۱۹۱/۵ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۷۰۷/۲

۲۲۳۷۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اعجل الخیر ثوابا صلة الرحم حتی ان اهل البیت لیکونون فجرہ فتمنوا اموالهم ،و یکثر عدد هم اذا تواصلوا۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب نیکیوں میں جلد تر ثواب ملنے والا صلہ رحم ہے۔ یہاں تک کہ گھر والے فاسق ہوتے ہیں اوران کے مال ترقی کرتے ہیں ان کے شمار بڑھتے ہیں جب آپس میں صلہ رحم کریں۔　　راد القحط والوباء،۱۰

(۶) صلہ رحمی کرنے والے محتاج نہیں ہوتے

۲۲۳۸۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مامن اهل بیت یتواصلون فیحتاجون۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ آپس میں صلہ رحم کریں پھر محتاج ہوجائیں۔

(۷) صلہ رحمی عمر بڑھاتی ہے

۲۲۳۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صلة الرحم ،و حسن الخلق ، وحسن الجوار یعمرن الدیار و یزدن فی الاعمار۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صلہ رحمی اور نیک خوئی اور ہمسائے سے نیک سلوک شہروں کو آباد اور عمروں کو زیادہ کرتے ہیں۔

راد القحط والوباء،۱۰

۲۲۳۷۔ السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/۲۶ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۷۲۱۳
کنز العمال للمتقی، ۳/۳۶۳ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۲/۷۰۷
۲۲۳۸۔ الصحیح لابن حبان، ☆
۲۲۳۹۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۴۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۷۶
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۴۱۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۹۱۰ ، ۳/۳۵۶

۱۶۔ صدق وکذب

(۱) سچ اور جھوٹ کی علامت

۲۲۴۰۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اشد الناس تصدیقا للناس اصدقهم حدیثا ،و ان اشد الناس تکذیبا اکذبهم حدیثا ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ لوگوں کی تصدیق کرنے والا وہ ہے جس کی بات سب سے زیادہ سچی ،اور لوگوں کو سب سے زیادہ جھوٹا بتانے والا وہ ہے جو اپنی بات میں سب سے بڑا جھوٹا ہو۔　　الزلال الانقی،۱۷۱

(۲) پہلودار بات کہنا جائز ہے

۲۲۴۱۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان فی المعاریض لمندوحة عن الکذب۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک پہلودار باتوں میں جھوٹ نہ ہونے کی گنجائش ہے۔ یعنی اس کا ظاہر جھوٹ اور مرادی معنی سچ ہوتے ہیں۔　　فتاوی رضویہ، حصہ دوم،۲۰۲/۹

(۳) جھوٹ بولنے والوں پر وبال عظیم

۲۲۴۲۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۲۲۴۰۔ کنز العمال للمتقی، ۶۸۵۴، ۳۴۴/۳ ☆

۲۲۴۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المعاریض المندوحة ۹۱۷/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۱۹۹/۱۰ ☆ اتحاف السادة للزبید، ۵۲۸/۷
الدر المنثور للسوطی، ۲۹۱/۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۹۶۳/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۱/۱ ☆ مسند الشهاب ، ۱۰۱۱
الدر المنتثرة للسیوطی، ۴۸ ☆

۲۲۴۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی العید و الکذب ، ۱۸/۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ☆ حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۱۹۷/۸

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اذا کذب العبد تبا عد الملك عنه میلا من نتن ماجاء به۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ ایک میل دور ہوجاتا ہے۔　　فتاوی رضویہ، جدید، ۱/۷۲۰

(۴) بکواس کی مذمت

۲۲۴۳۔ **عن** عبداللہ بن أبی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اکثرالناس ذنوبا یوم القیامة اکثرهم کلاما فیما لا یعنیه۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اُبی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ گناہ اس شخص کے ہوں گے جس نے بے معنی گفتگو زیادہ کی ہوگی۔　　الزلال الانقی، ۱۷۲

ZXZXZXZXZXZXZXZ
ZXZXZXZXZXZ
ZXZXZXZXZ
ZXZXZXZ

۔۲۲۴۳---

۲۲۴۳۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۵۴۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۶۲
المسند للعقیلی، ۳/۴۲۴ ☆ العلل لمتناهیة لابن الحوزی، ۲/۲۱۶

۱۷۔ حیاوفحش گوئی

(۱) حیازینت ہے

۲۲۴۴۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الحیاء زینة والتقی کرم۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیازینت ہے اور تقوی بزرگی۔ ۱۲م

(۲) حیاء بہتر ہے

۲۲۴۵۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الحیاء خیر کله۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیاسراسر بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ جدید، ۳/۴۱۸

(۳) بے حیائی کی مذمت

۲۲۴۶۔ **عن** أبی مسعود الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله

۲۲۴۴۔ الدر المنثور للسیوطی، ۹۹/۶ ☆
کشف الخفا للعجلونی، ۲۳۹/۱ ☆

۲۲۴۵۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ۴۸/۱ ☆
السنن لأبی داؤد، باب فی الحیاء ۶۶۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۲۶/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶/۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷۱/۱۸ ☆ المصنف لابن أبی شیبه، ۲۶/۸
التمهید لابن عبد البر، ۱۷۱/۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۰۷/۸
فتح الباری للعسقلانی، ۵۲۱/۱۰ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۸۵/۱
التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۰/۳ ☆ حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۲۵۱/۲
کنز العمال للمتقی، ۵۷۶۲، ۱۱۹/۳ ☆

۲۲۴۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۶/۱۷ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲۰۰/۴
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۶۲/۴ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۵۴/۱۲
علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۲۵۳۸ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا لم تستح فاصنع ما شئت۔

حضرت ابومسعودانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تو بے حیا ہو گیا تو جو چاہے کر۔

الامن والعلی،۱۲۲

(۴) فحش گوئی کی مذمت

۲۲۴۷۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الجنة حرام علی کل فاحش ان ید خلھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جنت ہر فحش بکنے والے پر حرام ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول،۱۸۳/۹

(۵) فحش گوئی اور حیا

۲۲۴۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما کان الفحش فی شئ قط الا شانہ وما کان الحیاء فی شئ قط الازانہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: فحش جب کسی چیز میں دخل پائے گا اسے عیب دار کردے گا،اور حیا جب کسی چیز میں شامل ہوگی اس کا سنگار کردیگی۔

۲۲۴۹۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ

۲۲۴۷۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۷۸/۷ ☆ المغنی للعراقی، ۱۱۷/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲۱/۱ ☆
۲۲۴۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الفحش ، ۱۹/۲
السنن لابن ماجہ ، باب الحیاء ۳۱۸/۲ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۵/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۸۶/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۸۱/۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۷۲/۱۳
۲۲۴۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹۱/۱ ☆

تعالیٰ علیه وسلم :البذاء شئوم۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فحش بکنا منحوس ہے۔ فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۸۳/۹

۱۸۔ بدگمانی اورتہمت

(۱)بدگمانی سے بچو

۲۲۵۰۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایاکم و الظن ، فان الظن اکذب الحدیث۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بدگمانی سے بچو کہ بدگمانی سب سے بڑھکر جھوٹی بات ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۲/۹

(۲)تہمت کی جگہ سے بچو

۲۲۵۱۔ **عن** بعض الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یقف مواقف التہم۔

بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جواللہ تعالیٰ اورآخرت پرایمان رکھتاہووہ تہمت کی جگہ کھڑانہ ہو۔

۲۲۵۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قولہ تعالیٰ ، ایہا الذین آمنو اجتنبوا الخ، ۸۹٦/۲
الصحیح لمسلم، باب تحریم الظن و العبس، ۳۱٦/۲
الجامع للترمذی، باب ماجاء فی ظن السوء ، ۲۰/۲
السنن لأبی داؤد ، باب فی الظن ، ٦۷۳/۲
المؤطا لمالک، ، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۱۲/۲
المسند للشہاب ۹۵۹ ☆ السنن للبیہقی، ۸۵/٦
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۱٤/٦ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۰۹/۱۳
فتح الباری للعسقلانی، ۳۷۵/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٤۲٦، ٤۳۳/۲
الادب المفرد للبخاری، ٤۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۳۱/۱٦
التفسیر لابن کثیر، ۲۰۲/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۲/٦
الترغیب والترھیب للمنذری، ۵٤۵/۳ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۲۲۸
ارواء الغلیل للالبانی، ۲۱۸/٦ ☆ الاذکار لنووی، ۳۰٦
زاد المسیر لابن الحوزی، ٤۷۰/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٤۰۲٦، ۸٦/۱٤
۲۲۵۱۔ مراقی الفلاح للشرنبلالی، ۲٤۹ ☆

(۳) حسد، بدگمانی اور بدفالی بری خصلتیں ہیں

۲۲۵۲۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلث لم تسلم منها هذه الامة ، الحسد ، الظن ، والطیرة۔ الا انبئکم بالمخرج منها،اذا ظننت فلا تحقق ، و اذا حسدت فلا تبغ ، و اذا تطیرت فامض۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین خصلتیں اس امت سے نہ چھوٹیں گی ،حسد، بدگمانی ، بدشگونی۔کیا میں تمہیں اس کا علاج نہ بتادوں؟ بدگمانی آئے تو اس پر کاربند نہ ہو،اور حسد آئے تو محسود پر زیادتی نہ کرو،اور بدشگونی کے باعث کام سے رک نہ رہو۔

فتاوی افریقہ،۱۴۵

۲۲۵۲۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۷۸۹، ۲۷/۱۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۰۹/۱
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۵۲/۷ ☆

۱۹۔ غیبت ودھوکہ

(۱) غیبت زنا سے بدتر ہے

۲۲۵۳۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الغیبۃ اشد من الزنا،قیل: وکیف؟قال : الرجل یزنی ،ثم یتوب ، فیتوب اللہ علیہ ،و ان صاحب الغیبۃ لا یغفر لہ حتی یغفر لہ صاحبہ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غیبت زنا سے سخت تر ہے، کسی نے عرض کیا: یہ کیونکر؟ فرمایا: زانی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، اور غیبت والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک کہ وہ نہ بخشے جس کی یہ غیبت ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول،۹/۴۹

(۲) غیبت کی بدبو

۲۲۵۴۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما قال : نحن عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ جاء نتن فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اتدرون ما ھذہ الریح ؟ ھذہ ریح الذین یغتابون المومنین ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک بدبو اٹھی ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جانتے ہو یہ بدبو کیا ہے؟ یہ ان کی بدبو ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں۔ فتاوی رضویہ جدید،۱/۲۰۷

۲۲۵۳۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۳/۵۱۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹۷
مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۹۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۵۳۳
علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۲۴۷۴ ☆ مشکوۃ المصأبیح للتبریزی، ۴۸۷۴
۲۲۵۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۵۱ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۷۳۲
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۴۷۰ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۵۳۸
الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹۶ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۷/۳۶۳

(۳)فاسق کی برائی غیبت نہیں

۲۲۵۵۔ **عن** معاویة بن حیدة رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس للفاسق غیبة ۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاسق وفاجر کے عیب بیان کرنا غیبت نہیں۔

۲۲۵۶۔ **عن** بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالی عنھم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفہ الناس، اذکروا الفاجر بما فیہ یحذرہ الناس ۔

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن أبیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم فاسقوں کے فسق وفجور کو بیان کرنے سے پہلو تہی کرتے ہو، لوگ اسے کب پہچانیں گے، فاسق کا فسق خوب بیان کرو کہ لوگ اس سے پرہیز کریں۔۱۲م

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غیبت حرام ہے مگر مواضع استثناء میں، مثلاً فاسق کی غیبت اس کے فسق میں جائز ہے اور بدمذہب کی برائیاں بیان کرنا بہت ضرور ہے۔ ہاں جس کی غیبت جائز نہیں سخت کبیرہ۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۲۹۷

(۴)فاسق کی تعظیم موجب غضب رب ہے

۲۲۵۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۲۲۵۵۔ کنز العمال للمتقی، ۸۰۷۱، ۳/۵۹۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۱
الاسرار المرفوعة ۳۸۳ ☆ الدر المنتثرة للسیوطی، ۱۷۶
۲۲۵۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/۴۱۹ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱۰/۲۱۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۳ ☆ الکامل لابن عدی، ۵/۲۷۹
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۲۴۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹۷
۲۲۵۷۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۶/۴۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۷۱
تاریخ بغداد للخطیب، ۷/۲۹۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۰۵

وسلم : اذا مدح الفاسق غضب الرب ، واهتزله عرش الرحمن۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو رب غضب فرماتا ہے اور عرش الہی ہل جاتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کسی مشرک یا کافر کو مہاتما کہنا حرام اور سخت حرام ہے۔ مہاتما کے معنی ہیں روح اعظم ، یہ وصف سیدنا جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والسلام کا ہے۔ مخالفان دین کی ایسی تعریف اللہ عزوجل ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینا ہے۔ حدیث میں جب فاسق کی مدح پر یہ حکم تو اس مشرک کی مدح پر اور ایسی عظیم مدح پر کیا حال ہوگا۔ نان کوآپریشن کہ آج کل کے لیڈر بننے والوں نے نکالا محض بے بنیاد ہے شرع مطہر میں اس کی کچھ اصل نہیں۔ شرع شریف میں ہر کافر سے مطلقاً ترک موالات کا حکم ہے۔ مجوس ہوں یا ہنود، نصاری ہوں یا یہود، خصوصاً یہ وغیرہم مرتدین عنود۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۲۸۵

(۵) جس نے دھوکہ دیا وہ ہماری جماعت سے خارج

۲۲۵۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : مرالنبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم برجل يبيع طعاما فأعجبه فادخل يده فيه،فاذا هو بطعام مبلول فقال النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ليس منا من غشنا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک غلہ فروش کے پاس سے ہوا۔ حضور کو پسند آیا تو آپ نے اپنا دست اقدس اس

۲۲۵۸۔ الصحيح لمسلم، ، باب قول النبی ﷺ ليس منا فی غشنا ، ۱/۷۰

المسند لاحمدبن حنبل، ۳/۴۹۸ ☆ السنن للدارمی، ۲/۲۴۸

السنن الكبرى للبيهقی، ۵/۲۰۵ ☆ المستدرك للحاكم ۲/۹

المصنف لابن أبی شيبة ، ۷/۲۸۰ ☆ الصحيح لابن حبان ، ۱۱۰۷

المعجم الكبير للطبرانی، ۱۰/۱۶۹ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ۱/۲۶۱

الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/۵۷۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۴/۷۸

السلسلة الصحيحة للالبانی، ۱۰۵۸ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ۵/۷۸

التفسير للقرطبی، ۳/۲۵۲ ☆ حلية الاولياء لأبی نعيم، ۴/۱۸۹

كشف الخفاء للعجلونی، ۲/۴۱۱ ☆ تاريخ اصفهان لأبی نعيم، ۱/۱۳۷

الكامل لابن عدی ☆

میں داخل کیا، دیکھا کہ وہ تو اندر سے گیلا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو شخص ہم لوگوں کو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲م

جدالممتار، ۱/۱۴۳

۲۰۔ ظالم ومظلوم

(۱)ظلم وتعدی نہ کرو

۲۲۵۹۔ **عن** أبی موسی الا شعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یبغی علی الناس الا ولد بغی ،والا من فیه عرق منه۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لوگوں پرظلم وتعدی نہ کریگا مگر حرامی ، یاوہ جس میں کوئی رگ ولادت زنا کی ہو۔　　فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹

(۲)ظلم قیامت میں اندھیریوں کا سبب ہوگا

۲۲۶۰۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الظلم ظلمات یوم القیامة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ظلم قیامت کے دن اندھیریوں کا سبب ہوگا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۷/ ۴۷

(۳)ظلماً کسی کی زمین دبانے کا وبال

۲۲۶۱۔ **عن** سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال

۲۲۵۹۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۳۳/۵ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۰۲/٤
کنز العمال للمتقی، ۱۳۰۹۳ ، ۳۳۳/۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۵۱٦/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۸٦/۲ ☆

۲۲٦۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، ، باب الظلم الظلمات یوم القیامة ۵۱٦/۱
الصحیح لسملم ، ابواب البرد و الصلة ۳۲۰/۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الظلم ، ۲٤/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۷/۲ ☆ السنن الکبیر للبیهقی، ۹۳/٦
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۳۷/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۱۰۰/۵
الادب المفرد للبخاری، ٤۷۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۳۹۰/۵

۲۲٦۱۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم الظلم و غصب الارض ، ۳۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ٤۳۲/۲ ☆ السنن الکبیر للبیهقی، ۹۸/٦

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من اقتطع شبرا من الارض ظلما طوقہ اللہ ایاہ یوم القیامۃ من سبع ارضین ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوایک بالشت زمین غصب کریگا زمین کے ساتوں طبقوں تک اتنا حصہ توڑ کر روز قیامت اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔

فتاوی رضویہ، ۶/۳۸۱

۲۲۶۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من اخذمن الارض شئیا بغیر حقہ خسف بہ یوم القیامۃ الی سبع ارضین۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قدر زمین ناحق لے قیامت کے دن ساتویں طبقے تک دھنسا دیا جائے گا۔

۲۲۶۳۔ **عن** الحکم بن الحرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من اخذ من طریق المسلمین شبرا جاء یوم القیامۃ یحملہ من سبع ارضین۔

حضرت حکم بن حرث رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص مسلمانوں کے راستے میں سے ایک بالشت زمین دبالے قیامت کے دن وہ زمین وہاں سے لیکر ساتویں طبقے تک اٹھا کر اس کی گردن پر رکھی جائے گی اور اسی طرح خدا کے حضور حاضر ہوگا۔ فتاوی رضویہ ۷/۳۱۳

۲۲۶۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اثم شیئا من الارض، ۱/۳۲۳
فتح الباری للعسقلانی، ۵/ ۱۰۳ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۱/۲۲۴
۲۲۶۳۔ تاریخ بغداد للخطیب ۱۴/۴۴۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۰۳۷۸، ۱۱/۵
المعجم الکبیر للطبرا نی، ۲/۲۴۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵/۱۰۴
مجمع الزوائد للھیثمی، ۴/۱۷۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۵۳
المطالب العالیہ لابن حجر، ۱۴۱۰ ☆ الحاوی للفتاوی، ۱/۲۲۵

(۴) ظالم کی اعانت حرام

٢٢٦٤ـ **عن** اوس بن شر حبيل رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من مشى مع ظالم ليعينه وهو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام۔

حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دیدہ ودانستہ کسی ظالم کے ساتھ اسے مدد دینے چلا وہ اسلام سے نکل گیا۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۲۵۰

(۵) ظالم کی اعانت منجانب اللہ نہیں ہوتی

٢٢٦٥ـ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا جلس القاضى فى مجلسه هبط عليه ملكان يسددانه و يوفقانه و يرشدانه مالم يجر فاذا جار عرجا وتركاه۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قاضی فیصلہ کرنے بیٹھتا ہے تو دو فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں، دونوں اس کی رائے کو درست رکھتے ہیں اور اسے ٹھیک بات سمجھنے کی توفیق دیتے ہیں اور اسے سیدھا راستہ دکھاتے ہیں، جب تک وہ راہ حق کو نہ چھوڑے، اور جب حق سے اعراض کرتا ہے تو دونوں آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اسے یونہی چھوڑ جاتے ہیں۔ ۱۲م

٢٢٦٦ـ **عن** امير المؤمنين أبى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لو لم ابعث فيكم لبعث عمر ،ايد الله

٢٢٦٤ـ المعجم الصغير للسيوطى، ٢/٥٠٩ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٣/١٦
كشف الخفاء للعجلونى، ٢/٣٨٩ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٢/٢٥٦
مجمع الزوائد للهيثمى، ٤/٢٠٥ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٤٩٥٥، ٦/٨٥
التفسير لابن كثير ٣/١١ ☆ شرح السنة للبغوى، ١٣/١٧
المطالب العالية لابن حجر، ٢٧٠٦ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤٩٨٠

٢٢٦٥ـ السنن الكبرى للبيهقى، ١٠/٨٨ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ٨/١٧٦
ميزان الاعتدال للذهبى، ٩٤٦٤ ☆ لسان الميزان لابن حجر، ٦/٨٥٣
كنز العمال للمتقى، ١٥٠١٥، ٦/٩٩ ☆

عمربملکین یو فقانه و یسددانه ،فاذا اخطأصرفاه حتی یکون صوابا۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں تم میں نبی بنکر مبعوث نہ ہوتا تو عمر ہوتے، اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کے ذریعہ عمر کی تایید فرماتا ہے، وہ دونوں انکو نیک کام کی توفیق دیتے ہیں، سیدھے راستے پر گامزن رکھتے ہیں، جب ان سے کوئی لغزش ہونے کو ہوتی ہے تو اس سے باز رکھتے ہیں یہاں تک کہ ان سے درست بات ہی صادر ہوتی ہے۔۱۲م فقہ شہنشاہ،۴۲

(۶) ناحق ایذا دینے والا مبغوض خدا ہے

۲۲۶۷۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من اعان علی خصومة بغیر حق لم یزل فی سخط اللہ حتی ینزع۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جھگڑے میں ناحق والوں کو مدد دے ہمیشہ خدا کے غضب میں رہے جب تک اس سے باز آئے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم،۳۱/۹

(۷) مظلوم کی دادرسی پر اجر

۲۲۶۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من اغتیب عنده اخوہ المسلم فلم ینصرہ وھو یستطیع نصرہ اذله اللہ تعالیٰ فی الدنیا والآخرة ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور یہ اس کی مدد پر قادر ہو اور نہ

۲۲۶۶۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۷۲/۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۳۲۷۶۱
کنز العمال للمتقی، ۳۲۷۶۳ ☆ المغنی للعراقی، ۱۵۷/۳
تنزیه الشریعه لابن عراق، ۳۷۳/۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲۳۱/۲
۲۲۶۷۔ السنن لابن ماجه باب من ادعی مالیس له ۱۶۹/۲
السند لاحمد بن حنبل، ۸۲/۲ ☆ المستدرك للحاكم ، ۹۹/٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۶/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۵۶/۲
۲۲۶۸۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۵۱۸/۳ ☆ اتحاف السادة للزبدی، ۵٤۵/۷
الاسرار المرفوعة للقاری، ۳۲۲ ☆

کرے اللہ تعالیٰ اسے دنیاوآخرت دونوں میں ذلیل کرے گا۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۲۵۱

(۸) مظلوم کی دادرسی اور فاروق اعظم کا عدل

۲۲۶۹۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنه قال : ان رجلا من اهل مصراتٰی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنه فقال : یا امیرالمؤمنین !عائذ بك من الظلم ، قال : عذت معاذا ،قال : سابقت ابن عمرو بن العاص فسبقته ،فجعل یضر بنی بالسوط و یقول : انا ابن الاکرمین ،فکتب عمر الی عمر و بن العاص یا مره بالقدوم و قدم بابنه معه،فقدم ،فقال عمر : این المصری ؟ خذ السوط فاضرب ، فجعل یضربه بالسوط و یقول عمر : اضرب ابن الاکرمین ،قال انس: فضرب،فواللہ ! لقدضر به و نحن نحب ضربه، فما اقلع عنه حتی تمنینا انه یرفع عنه ،ثم قال عمر للمصری: ضع السوط علی صلعة عمرو،فقال : یا امیر المؤمنین !انما ابنه الذی ضربنی وقدا استقدت منه ،فقال عمر لعمرو: مذکم تعبدتم الناس و قدولدتهم امهاتهم احرارا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مصری نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: اے امیر المؤمنین ! میں حضور کی پناہ لیتا ہوں ظلم سے، امیر المؤمنین نے فرمایا: تو نے سچی جائے پناہ کی پناہ لی۔ یہ فریادی مصری بولا: میں نے مصر کے گورنر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے کے ساتھ دوڑ کی، میں آگے نکل گیا، صاحبزادے نے مجھے کوڑے مارے اور کہا: میں دومعزز وکریم والدین کا بیٹا ہوں۔ اس فریاد پر امیر المؤمنین نے فرمان نافذ فرمایا کہ عمرو بن عاص مع اپنے بیٹے کے حاضر ہوں، حاضر ہوئے۔ امیر المؤمنین نے مصری کو حکم دیا کہ کوڑا لے اور مار! اس نے بدلہ لینا شروع کیا اور امیر المؤمنین فرماتے جاتے تھے: مارو! دو کریموں کے بیٹے کو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! جب اس فریادی نے مارنا شروع کیا تو ہمارا جی یہ چاہتا تھا کہ یہ مارے اور اپنا عوض لے، اس نے یہاں تک مارا کہ ہم تمنا کرنے لگے کاش اب ہاتھ اٹھالے، جب مصری فارغ ہوا امیر المؤمنین نے فرمایا: اب یہ کوڑا عمرو

۲۲۶۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۰۱۰، ۱۲/۲۶۰

بن عاص کی چندیا پر رکھ (یعنی وہاں کے حاکم تھے انہوں نے کیوں نہ دادرسی کی ، بیٹے کا کیوں لحاظ پاس کیا) مصری نے عرض کی: یا امیر المؤمنین! ان کے بیٹے ہی نے مجھے مارا تھا اس سے میں عوض لے چکا۔ امیر المؤمنین نے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تم لوگوں نے بندگان خدا کو کب سے اپنا غلام بنالیا حالانکہ وہ ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوئے تھے۔ عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا امیر المؤمنین نہ مجھے خبر ہوئی اور نہ یہ شخص میرے پاس فریادی آیا۔　　الامن والعلی، ۲۳۹

(۹) مجبورو بے کس شخص اللہ تعالیٰ کی حمایت میں ہے

۲۲۷۰۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اللہ و رسولہ مولیٰ من لا مولی لہ۔

فتاوی رضویہ، ۷/۵۵

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا کوئی حامی و مددگار نہیں اللہ و رسول اس کے حامی و ناصر ہیں۔ ۱۲م

اللہ اکبر ☆ اللہ اکبر ☆ اللہ اکبر

۲۲۷۰۔ الجامع للترمذی ، فرائض ۱۲　باب ما جاء فی میراث الخال ، ۳۱/۲
السنن لابن ماجه ، باب ذوی الارحام، ۱۹۶/۲
السنن لأبی داؤد ، باب فی میراث ذوی الارحام ، ۴۰۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸/۱ ☆ الصحیح لابن حبان ، ۱۲۲۷
مشکل الآثار للطحاوی، ۷/۴ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۶۷۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴۰۶/۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۸۵۷، ۵۳۶/۵
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۸/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۸۹/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆

۲۱۔ اچھے اور برے نام

(۱) اچھے ناموں کی برکت

۲۲۷۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اذا بعثتم الی رجلا فابعثوه حسن الوجه حسن الاسم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میری بارگاہ میں کوئی قاصد بھیجو تو اچھی صورت اور اچھے ناموں کا بھیجو۔

۲۲۷۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اعتبروا الارض باسمائها۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین کو اس کے نام پر قیاس کرو۔

۲۲۷۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يتفاءل و لا يطير و كان يحب الاسم الحسن ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیک فال لیتے اور بدشگونی نہ مانتے اور اچھے نام کو دوست رکھتے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۲۴

۲۲۷۴۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت ان النبی

۲۲۷۱۔ كنز العمال للمتقی، ۱٤۷۷٥، ٦/٤٥ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی، ۷/۳٦۷
اتحاف السادة للزبيدی، ۹/۹۲ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ۱/۱٥۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۳۷ ☆

۲۲۷۲۔ الكامل لابن عدی، ☆

۲۲۷۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲٥۷ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱۰/٥٥٦
كنز العمال للمتقی، ۱۸۳۷۳، ۷/۱۳٦ ☆ شرح السنة للبغوی ۱۲/۱۷٥
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/٤۳۱ ☆

۲۲۷٤۔ الجامع للترمذی، ادب ٦٦، باب ما جاء فی تغير الاسماء ۲/۱۰۷
الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/۷۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۸٥۰۸، ۷/۱٥۷
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/٤۳۷ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برے نام کو بدل دیتے تھے۔

۲۲۷۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا سمع بالاسم القبیح حولہ الی ما ھو الحسن ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کا برا نام سنتے تو اسے بہتر سے بدل دیتے۔

۲۲۷۶۔ **عن** بریدۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ن لا یتطیر من شیٔ ، فاذ بعث عاملا سال عن اسمہ فاذا اعجبہ اسمہ فرح بہ و رؤی بشر ذلك فی وجھہ و ان کرہ اسمہ روی کراھۃ ذلك فی وجھہ ، و اذا دخل قریۃ سأل عن اسمھا ، فان اعجبہ اسمھا فرح بہ و رؤی بشر ذلك فی وجھہ و انکرہ اسمھا رؤی کراھیۃ ذلك فی وجھہ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہ لیتے، جب کسی عہدہ پر کسی کو مقرر فرماتے تو اس کا نام پوچھتے، اگر پسند آتا خوش ہوتے ، اور اس کی خوشی چہرۂ انور میں نظر آتی ، اور اگر ناپسند آتا ناگواری کا اثر چہرۂ اقدس سے ظاہر ہوتا۔ اور جب کسی شہر میں تشریف لیجاتے اس کا نام دریافت فرماتے ۔ اگر خوش آتا مسرور ہوجاتے اور اس کا اثر روئے پرنور میں ظاہر ہوتا۔ اور اگر ناخوش آتا تو ناخوشی کا اثر روئے انور میں نظر آتا۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۵

۲۲۷۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۴۱۸ ☆

۲۲۷۶۔ السنن لابی داؤد، باب فی الطیرۃ و الحظ ، ۲/۵۴۷

المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۳۴۷ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۸/۱۴۰

(۲) نام اچھے رکھنا چاہیئے

۲۲۷۷۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انکم تدعون یوم القیامة باسمائکم و اسماء ابائکم فاحسنوا اسمائکم ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں اور آباء واجداد کے ناموں سے پکارا جائے گا۔لہذا تم اچھے نام رکھو۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰۱

(۳) محمد اور احمد ناموں کی فضیلت

۲۲۷۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سموا باسمی و لا تکنوا بکنیتی ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نام پر نام رکھو،لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

۲۲۷۹۔ **عن** أبی امامة الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۲۷۷۔ السنن لا بی داؤد ، باب فی تغیر الاسماء ۔ ۲/۶۷۶
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۱۹۴ ☆ الصحیح لا بن حبان ، ۱۹۴٤
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۵/۱۵۲ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۲/۳۲۷
الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۶۹ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۵/۲۱۰
کنز العمال للمتقی ۴۵۲۰۱ ، ۱۲/٤۱۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۵/۳۸۹
۲۲۷۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ سموا باسمی، ۲/۹۱٤
الصحیح لمسلم، باب النھی عن التکنی با بی القاسم ، ۲/۲۰۶
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراھیة الجمع بین ، ۲/۱۰۷
السنن لا بن ماجہ ، باب الجمع بین اسم النبی ﷺ ، ۲/۲۶۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۱۷۰ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۹/۳۰۸
مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/٤۸ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۲/۳۲۹
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۳۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی،۴۵۲۱۶، ۱۶/ ٤۲۱
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۱/۲۷۷ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ۱/۱٤
فتح الباری للعسقلانی ، ٤/۳۲۹ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۱۶
۲۲۷۹۔ الحاوی للفتاوی للسیوطی ، ۲/۱۰۰ ☆ کشف الخفا للجلونی ، ۲/۳۹۳
الاسرار الموفوعہ للقاری ، ٤۳۵ ☆ اللآ لی المصنوعة للسیوطی، ۱/۵۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : من ولد له مولود فسماه محمدا حبالی و تبرکا باسمی کان هو و مولوده فی الجنة ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ایک لڑکا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں گے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام جلال الملت والدین سیوطی فرماتے ہیں: جس قدر حدیثیں اس باب میں آئیں یہ سب سے بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰۳

۲۲۸۰۔ **عن** نبیط بن شریط رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللة صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قال الله تعالی : و عزتی و جلالی لا عذبت احد ا یسمی باسمك فی النار ۔

حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ رب عزوجل نے مجھ سے فرمایا: مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے دوزخ کا عذاب نہ دونگا۔

۲۲۸۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما اطعم طعام علی مائدة و لا جلس علیها و فیها اسمی الا وقد سوا کل یوم مرتین ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دستر خوان پر بیٹھ کر لوگ کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد یا احمد نام ہو وہ لوگ ہر روز دوبار مقدس کئے جاتے ہیں۔

۲۲۸۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال

۲۲۸۰۔ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ☆

۲۲۸۱۔ا لکامل لا بن عدی ، ۱/۱۶۱ ☆ لسان المیزان لا بن حجر ، ۱/۷۷۸

اللآلی المصنوعة للسیوطی ، ۱/۵۲ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی ، ۸۹

۲۲۸۲۔ الکامل لا بن عدی ، ۱/۱۶۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۲۲۴، ۱۶/۴۲۲

تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۲/۱۷۳ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۸۸

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما اجتمع قوم قط فی مشورة فيهم رجل اسمه محمد لم يدخلوه فی مشورتهم الا لم يبارك لهم فيه۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی قوم کسی مشورہ کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد نام کا ہو اور اسے مشورہ میں شریک نہ کریں۔ ان کے لئے اس مشورت میں برکت نہ رکھی جائے۔

٢٢٨٣۔ **عن** عثمان العمرى رضى الله تعالىٰ عنه مرسلاً قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما ضر احد كم لو كان فی بيته محمد و محمد ان و ثلثلة ۔

حضرت عثمان عمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم، میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔

٢٢٨٤۔ **عن** امير المؤمنيں على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا سميتم الولد محمدا فاكرموه واوسعوا له فى المجلس و لا تقبحوا له وجها ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو۔ اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو یا اس پر برائی کی دعا نہ کرو۔

٢٢٨٥۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله

٢٢٨٣۔ الطبقات الكبرى لا بن سعد، ٣٨/٥ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٥٢٠٥، ٤١٩/١٦
مناهل الصفاء، ٣١ ☆

٢٢٨٤۔ كنز العمال للمتقى، ٤٥١٩٨، ٤١٨/١٦ ☆ كشف الخفا للعجلونى، ٩٤/١
مجمع الزوائد للهيثمى، ٤٨/٨ ☆

٢٢٨٥۔ المعجم الكبير للطبرانى، ٧١/١١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٥/٣
كنز العمال للمتقى، ٤٥٢٠٤، ٤١٩/١٦ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى، ٤٧/٢
اللآلى المصنوعة للسيوطى، ٥٣/١ ☆ الاسرار المرفوعة للقارى، ٤١٥

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :من ولد لہ ثلثۃ اولاد فلم یسم احدا منھم محمدا فقد جھل ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے تین بیٹے پیدا ہوں اوران میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے جاہل ہے۔

۲۲۸۶۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا سمیتم محمدا فلا تضربوہ و لا تحرموہ ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لڑکے کا نام محمد رکھوتو اسے نہ مارواور نہ محروم رکھو۔

۲۲۸۷۔ **عن** عطاء بن أبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ۔ :من اراد ان یکون حمل زوجتہ ذکرا فیضع یدہ علی بطنھا و لیقل : ان کان ذکرا فقدسمیتہ محمدا، فانہ یکون ذکرا۔

حضرت عطاء بن أبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہواسے چاہئے اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے۔ان کان ذکرا فقد سمیتہ محمدا ۔ اگرلڑکا ہےتو میں نے اس کا نام محمد ہی رکھا۔انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا ہی ہوگا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جس گھر والوں میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے اس گھر کی برکت زیادہ ہوتی ہے۔اور یہ تمام برکتیں اس وقت ہیں جب کہ مومن ہواور مومن قرآن وحدیث وصحابہ کے عرف میں اسی کو کہتے ہیں جو سنی صحیح العقیدہ ہو کما نص علیہ الائمۃ فی التوضیح و غیرہ ۔ورنہ بدمذہبوں کے لئے حدیثیں یہ ارشاد فرماتی ہیں کہ وہ جہنم کے کتے ہیں۔ان کا کوئی عمل قبول نہیں ۔ بدمذہب اگر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان

۲۲۸۶۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۱۹۷، ۱۶ / ۴۱۸

۲۲۸۷۔ الفتاوی للسخاوی،

مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر صابر و طالب ثواب رہے جب بھی اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے اور جہنم میں ڈالے۔ تو محمد بن عبدالوہاب نجدی وغیرہ گمراہوں کے لئے ان حدیثوں میں اصلاً بشارت نہیں۔ نہ کہ سید احمد خان کی طرح کفار قطعی، کہ کافر پر تو جنت کی ہوا تک یقیناً حرام ہے۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰۳

(۴) سب سے بہتر نام

۲۲۸۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : احب اسمائکم الی الله تعالی عبد الله و عبد الرحمن

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ناموں میں سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالی کو عبداللہ اور عبد الرحمٰن ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۵

(۵) حارث وہمام ناموں کی فضیلت

۲۲۸۹۔ **عن** أبی وهب الجشمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تسموا باسماء الانبیاء، و احب الاسماء الی الله تعالی عبد الله و عبد الرحمن، و اصدقها حارث و همام، و اقبحها مرة۔

حضرت ابو وہب جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ناموں پر نام رکھو، اور سب سے زیادہ پیارے نام اللہ کو عبداللہ و عبدالرحمٰن ہیں، اور سب ناموں میں زیادہ سچے نام حارث وہمام ہیں، اور سب سے برا نام ومرہ ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۶

۲۲۸۸۔ الصحیح لمسلم،　باب النهی عن التکنی بأبی القاسم،　۲/۲۰۶
السنن لابی داؤد،　باب تغیر الاسماء　۲/۶۷۶
السنن لابن ماجه،　ما یستحب من الاسماء،　۲/۲۷۳
کنز العمال للمتقی، ۴۵۱۹۴، ۱۶/۴۱۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹

۲۲۸۹۔ السنن لابی داؤد،　باب تغیر الاسماء،　۲/۶۷۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۴۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹
الادب المفرد للبخاری، ۸۱۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/۳۰۶

(۶) حضرت فاطمہ کے نام کی فضیلت

۲۲۹۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انما سماها فاطمة ، لان الله تعالی فطمها و محبیها من النار ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ عزوجل نے اس کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ اسے اور اس سے محبت وعقیدت رکھنے والوں کو نار دوزخ سے آزاد فرمایا۔

(۷) بندوں کے لئے برے نام

۲۲۹۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اخنع الاسماء عند الله یوم القیامة رجل تسمی ملك الاملاك ۔

فقہ شہنشاہ ص ۲۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کے یہاں قیامت کے دن ناموں کے اعتبار سے ذلیل ترین شخص وہ ہوگا جس کا نام ملک الاملاک ہوگا۔

۲۲۹۲۔ **عن** الداؤدی قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ابغض الاسماء الی الله تعالی خالد و مالك و ذلك ان احدا لیس یخلد و المالك هوالله ۔

حضرت داؤدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ناموں میں اللہ تعالیٰ کو ناپسند نام خالد اور مالک ہیں، کہ ہمیشہ کوئی نہیں رہے گا۔ اور مالک نام اللہ ہی کا ہے۔

فقہ شہنشاہ ۲۴

۲۲۹۰۔ کنز العمال للمتقی ۳۴۲۲۷، ۱۲/ ۱۰۹ ☆ تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۱/ ۴۱۳

۲۲۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب البغض الاسماء الی الله تعالی ، ۲/ ۹۱۶

السنن لا بی داؤد ، باب تغیر الاسم القبیح ، ۲/ ۶۷۸

المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۴۴ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۷/ ۳۱۲

۲۲۹۲۔ عمدة القاری للعینی، ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/ ۷۱۹

(٨) عزیز وحکیم نام نہ رکھو

٢٢٩٣۔ **عن** عبد الرحمن بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تسمه عزیزا ۔

حضرت عبداللہ بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا نام عزیز نہ رکھو۔

٢٢٩٤۔ **قال** ابو داؤد رضی الله تعالیٰ عنه : غیر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اسم عزیز و الحکیم ۔

امام ابوداؤد صاحب سنن فرماتے ہیں: کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عزیز اور حکیم ناموں کو تبدیل فرمادیا۔　فقہ شہنشاہ ١٩

(٩) حرب وولید نام منع ہیں

٢٢٩٥۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یسمی الرجال حربا او ولیدا ، او مرة ، او الحکم ، او ابا الحکم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرب، ولید، مرۃ، حکم اور ابوالحکم نام رکھنے سے منع فرمایا۔

فقہ شہنشاہ ص ١٩

(١٠) نام بگاڑنے کی ممانعت

٢٢٩٦۔ **عن** عمیر بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

٢٢٩٣۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤/ ١٧٨ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ٨/ ٤٩
اتحاف السادة للزبیدی ، ٥/ ٣٨٨ ☆ کنز العمال، للمتقی، ٤٥٢٧٢
السلسلة الصحیحة للآلبانی، ٩٠٤ ☆
٢٢٩٤۔ السنن لابی داؤد، باب تغیر الاسماء القبیح، ٢/ ٦٧٧
٢٢٩٥۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ١٠/ ٨٩ ☆
٢٢٩٦۔ کنز العمال، للمتقی ، ٤٥٢١١، ١٦/ ٤٢٠ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ٢/ ٢٥٢
عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ٣٨٨ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من دعا رجلا بغیر اسمہ لعنتہ الملائکۃ ۔

حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی شخص کو اس کا نام بدل کر پکارے فرشتے اس پر لعنت کریں۔

اراءۃ الادب ص ۵

۲۲۔سجدۂ تعظیمی

(۱)مخلوق کوسجدہ کرنا حرام ہے

۲۲۹۷۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا ینبغی لاحد ان یسجد لاحد الا اللہ تعالیٰ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ کسی کواللہ تعالیٰ کے سواسجدہ کرے۔

۲۲۹۸۔ **عن** سماك بن ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دخل الجاثلیق علی علی بن أبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فار ادان یسجد لہ فقال لہ علی : اسجد للہ و لا تسجد لی۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۱

حضرت سماک بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی بارگاہ میں سلطنت نصاری کا سفیر حاضر ہوا حضرت کوسجدہ کرنا چاہا فرمایا: مجھے سجدہ نہ کر اللہ عزوجل کوسجدہ کر۔

(۲)سجدۂ تعظیمی حرام ہے

۲۲۹۹۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بلغنی ان رجلا قال : یارسول اللہ ! نسلم علیك کما یسلم بعضنا علی بعض ، ا فلا نسجد لك ؟ قال : لا و لکن اکرموا نبیکم ، و اعرفوا الحق لا ھلہ ، فانہ لا ینبغی ان یسجد لاحد من دون اللہ تعالیٰ ، فانزل اللہ تعالیٰ ، ماکان لبشر الی قولہ بعد اذ انتم مسلمون ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم حضور کوبھی ایسا ہی سلام کرتے ہیں جیسا آپس میں۔کیا ہم حضور کوسجدہ نہ کریں؟ فرمایا: نہ، بلکہ اپنے نبی کی تعظیم کرواور سجدہ خاص حق خدا ہے۔اسے اسی

۲۲۹۷۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۱۹۳

۲۲۹۸۔ التفسیر الکبیر للرازی،

۲۲۹۹۔ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۷/۱۹۳

کے لئے رکھو۔اس کے سوا کسی کو سجدہ سزاوار نہیں۔اللہ عزوجل نے اس پر یہ آیت نازل فرمائی۔

ما کان لبشر الایہ ۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۱۴

(۲) اپنے لئے قیام تعظیمی کی خواہش رکھنے والا جہنمی ہے

۲۳۰۰۔ **عن** معاویۃ بن أبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من سرہ ان یتمثل لہ الرجال قیاما فلیتبوہ مقعدہ من النار۔

حضرت معاویہ بن أبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے لئے لوگوں سے قیام تعظیمی کی خواہش رکھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۸۵

۲۳۰۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراھیۃ قیام الرجل للرجل ، ۲/ ۱۰۰
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/ ۳۵۱ ☆ شرح السنۃ للبغوی ، ۱۲/ ۲۹۵
المصنف لا بن أبی شیبۃ ، ۸/ ۳۹۸ ☆ المغنی،للعراقی ، ۲/ ۲۰۳
علل الحدیث لا بن أبی حاتم، ۳۱۲۵ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۹/ ۲۵۶
التفسیر لا بن کثیر، ۶/ ۵۲۵ ☆

۲۴۔عورتوں کے احکام

(۱)زیورات اور سنگار عورتوں کے لئے ہے

۲۳۰۱۔ **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذھب و الحریر حل لا ناث امتی و حرام علی ذکورھا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونا اور ریشم کا لباس میری امت کی عورتوں کو حلال اور مردوں پر حرام ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴

(۲)عورتیں مہندی لگائیں

۲۳۰۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت : ان ھندۃ بنت عتبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : یا نبی اللہ ! بایعنی فقال : لاا با یعک حتی تغیری کفیک کانھما کفا سبع ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہندہ بنت عتبہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کیا: یا نبی اللہ! مجھے بیعت فرمالیں، حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تو اپنے ہاتھوں کا رنگ نہ بدلے گی۔ میں تجھے بیعت نہ کرونگا۔ تیری دونوں ہتھیلیاں تو گویا درندے کی سی ہیں۔۱۲م

۲۳۰۳۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت او مت امرأۃ

۲۳۰۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵/ ۲۴۰ ☆ کنزالعمال، للمتقی،۱۷۳۵۷ ، ۷/ ۶۷۵
مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/ ۱۴۳ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۴/۲۲۵
المطالب العالیۃ لا بن حجر ، ۲۱۹۲ ، المسند للعقیلی، ۱/ ۱۷۴
۲۳۰۲۔ السنن لا بی داؤد ، باب فی الخضاب للنساء ۲/ ۵۷۴
کنز العمال للمتقی، ۴۵۵، ۱/ ۱۰۱ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۲/ ۲۳۶
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۴۶۶ ☆
۲۳۰۳۔ السنن لا بی داؤد ، باب فی الخضاب للنساء ، ۲/ ۵۷۴
المسند لا حمد بن حنبل، ۶/ ۲۶۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۷/ ۷۶
تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۲/ ۲۶۲ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۴۴۶۷

من وراء ستر بیدھا کتاب الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقبض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدہ فقال : ما ادری ایدرجل ام ید امرأۃ ، قالت : بل یدامرأۃ ، قال : لو کنت امرأۃ لغیرت اظفارھا بالحناء ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پردہ کے پیچھے سے اشارہ کیا اس کے ہاتھ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک خط تھا، حضور نے اس ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا: میں نہیں جانتا کہ یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا، بولیں: عورت کا ہاتھ ہے۔ فرمایا: اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ہاتھوں کو مہندی سے رنگتی۔

۲۳۰۴۔ **عن** امرأۃ صلت القبلتین مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت: دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : اختضبی ! تترک احداکن الخضاب حتی تکون یدھا کیدالرجل ، فما ترکت الخضا ب و انھا لابنۃ ثمانین ۔

ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی تھی فرماتی ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضور نے فرمایا: مہندی لگاؤ، تم میں بعض عورتیں مہندی نہیں لگاتیں کہ ان کے ہاتھ ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے مردوں کے ہاتھ، پھر انہوں نے مہندی لگانا نہیں چھوڑی یہاں تک کہ ان کی عمر اسی سال کی ہوگئی تھی۔ فتاوی رضویہ دوم ۹/۱۴۹

(۲) عورت اور پردہ

۲۳۰۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : المرأۃ عورۃ ، اقرب ما تکون الی اللہ تعالیٰ فی قعر بیتھا ، فاذا خرجت استشرفھا الشیطان و کان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما یقوم یحصب النساء یوم الجمعۃ یخرجھن من المسجد ، و کان ابراھیم یمنع نساء ہ الجمعۃ و الجماعۃ ۔

۲۳۰۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۷۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/ ۱۷۱
الطبقات الکبری لابن سعد ، ۸/ ۵ ☆
۲۳۰۵۔ عمدۃ القاری للعینی ، ۳/
الجامع للترمذی ، ۱/ ۱۴۰

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ اللہ عزوجل کے قریب اپنے گھر کی تہہ میں ہوتی ہے جب باہر نکلے شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ کے دن کھڑے ہو کر کنکریاں مار کر عوتوں کو مسجد سے نکالتے۔ اور امام ابرہیم نخعی تابعی استاذ الاستاذ امام اعظم ابوحنیفہ اپنی مستورات کو جمعہ اور جماعت میں نہ جانے دیتے۔

جمل النور ص ۱۸

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث میں ہے، قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، امام قاضی خاں سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر کا جانا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا: ایسی جگہ جواز وعدم جواز نہیں پوچھتے، یہ پوچھ کہ اس میں عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔ جب گھر سے قبر کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے۔ جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں۔ جب قبر تک پہونچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔ جب واپس آتی ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجۂ مقدسہ صالحہ عابدہ زاہدہ تقیہ نقیہ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاضریٔ مسجد کریم مدینہ طیبہ سے باز رکھا۔ ان پاک بی بی کو مسجد کریم سے عشق تھا۔

پہلے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ قبل نکاح امیر المؤمنین سے شرط کرائی کہ مجھے مسجد سے نہ روکیں۔ اس زمانہ خیر میں محض عورتوں کی ممانعت قطعی جزمی نہ تھی، جس کے سبب بیبیوں سے حاضری مسجد اور گاہ گاہ زیارت بعض مزارات بھی منقول۔

صحیحین میں حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے

نھینا عن اتباع الجنائز ولم یعزم علینا۔

ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا، لیکن یہ تاکیدی حکم نہیں تھا۔ اس پر غنیہ میں فرمایا کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب حاضری مسجد انہیں جائز تھی۔ اب حرام اور قطعی

ممنوع ہے۔

غرض اس وجہ سے امیر المؤمنین نے ان کی شرط قبول فرمالی۔

پھر بھی چاہتے یہ ہی تھے کہ یہ مسجد نہ جائیں۔ یہ کہتیں۔آپ منع کریں میں نہ جاؤں گی۔امیر المؤمنین بہ پابندی شرط منع نہ فرماتے۔امیر المؤمنین کے بعد حضرت زبیر سے نکاح ہوا۔منع فرماتے وہ نہ مانتیں۔ایک روز انہوں نے یہ تدبیر کی کہ عشا کے بعد اندھیری رات میں ان کے جانے سے پہلے راہ میں کسی دروازہ میں چھپ گئے۔ جب یہ آئیں اور اس دروازہ سے آگے بڑھیں تھیں کہ انہوں نے نکل کر پیچھے سے ان کے سر مبارک پر ہاتھ مارا اور چھپ رہے۔ حضرت عاتکہ نے کہا۔

انا لله فسد الناس ۔

ہم اللہ کے لئے ہیں۔لوگوں میں فساد آ گیا۔

یہ فرما کر مکان کو واپس آئیں اور پھر جنازہ ہی نکلا۔تو حضرت زبیر نے انہیں یہ تنبیہ فرمائی کہ عورت کیسی ہی صالحہ ہو،اس کی طرف سے اندیشہ نہ سہی، فاسق مردوں کی طرف سے اس پر خوف کا کیا علاج۔　　جمل النور ص ۲۵

(۴) نابینا سے بھی پردہ ضروی ہے

۲۳۰۶۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها انها کانت عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ام المؤمنین میمونة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : فبینما نحن عنده اقبل عبد الله بن ام مکتوم رضی الله تعالیٰ عنه فدخل علیه ، و ذلك بعد ما امرنا بالحجاب ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: احتجبا منه ، فقلت : یا رسول الله ! الیس هو اعمی لا یبصر نا و لا یعرضنا فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: افعمیاوان انتما الستما تبصرانه ۔

۲۳۰۶۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی احتجاب النساء ، ۲/ ۱۰۱

السنن لا بی داؤد، با ب قوله تعالیٰ و قل للمؤمنات ، ۲/ ۵۶۸

المسند لا حمد بن حنبل، ۶/ ۲۹۶ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۹/ ۲٤

تاریخ بغداد للخطیب، ۸/ ۳۳۹ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد، ۸/ ۱۲۶

الصحیح لا بن حبان ، ۱٤۵۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/ ۹۱

تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۲/ ۱۱۲ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱/ ۱۱۶

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں ۔ کہ اچانک حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب پردہ کا حکم آچکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ نابینا نہیں ہیں؟ ہمیں نہ یہ دیکھ رہے اور نہ کوئی ہمکلامی ہے۔ یہ سن کر حضور نے ارشاد فرمایا: کیا تم دونوں بھی نا بینا ہو۔ کیا تم انکو نہیں دیکھ رہی ہو۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۶

(۵) دیور سے پردہ ضروری ہے

۲۳۰۷۔ **عن** عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ایاکم و الدخول علی النساء فقال رجل من الانصار: یا رسول اللہ ! افرأیت الحمو؟ قال : الحمو الموت ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کے پاس جانے سے پرہیز کرو۔ ایک صحابی انصاری بولے: یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا: دیور تو موت ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۷۲

(۶) عورت بغیر محرم سفر نہ کرے

۲۳۰۸۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لا یحل لا مرأة تومن باللہ و الیوم الآخر ان تسافر مسیرة یوم و

۲۳۰۷۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الخلوة جنبیة ، ۲/۲۱۶
المسند لا حمدبن حنبل، ۴/۱۴۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۷/۲۷۷
المصنف لا بن أبی شیبة ، ۴/۴۰۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۷/۹۰
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراهیة الدخول علی المغیبات ، ۱/۱۳۹
۲۳۰۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة ان تسافر المرأة، ۱/۱۳۹
السنن لا بی داؤد، مفاتك ، ۳، باب فی المرأة لحج بغیر محرم، ۱/۲۴۱
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۴/۷۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۸/۲۰۴
شرح السنة للبغوی ، ۴/۱۷۲ ☆

لیلة ، فی روایة ان تسافر ثلثه ایام الاو معها زوجها او ذورحم محرم منها ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حلال نہیں کسی عورت کو جواللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ ایک منزل اور ایک روایت میں ہے کہ تین منزل سفر کو جائے جب تک ساتھ میں شوہر یا وہ رشتہ دار نہ ہو جس سے ہمیشہ ہمیشہ نکاح حرام ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر عورت حج کو جانا چاہے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے کسی محرم کو ساتھ لے، یا حج سے واپسی تک کے لئے نکاح کرے اگرچہ ستراسی سال والے سے ہو جو اس کے ساتھ آئے جائے ۔مقصود صرف یہ ہے کہ بے محرم یا شوہر کے جانا صادق نہ ہو۔ باقی مقاصد زوجیت ہونے نہ ہونے سے بحث نہیں ۔اور اگر اندیشہ ہو کہ بعد واپسی طلاق نہ دے تو نکاح یوں کیا جائے کہ عورت کہے: میں نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا اس شرط پر کہ جب تو مجھے حج کو لیجائے اور واپس آئے تو واپس اپنے مکان پہونچتے ہی مجھ پر طلاق بائن ہو۔ مرد کہے: میں نے قبول کیا اس شرط پر کہ جب میں تجھے حج کو لیجاؤں الی آخرہ۔ یوں اگر وہ ساتھ نہ جائے تو طلاق ہوجائے گی ۔اور ساتھ جائے تو واپس پہونچتے ہی طلاق ہوجائے گی بغیر اس کے جو قدم رکھے گی گناہ میں لکھا جائے گا۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۸۴

(۷) لڑکیوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور بالا خانے پر نہ رکھو

۲۳۰۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا تسکنوهن الغرف و لا تعلموهن الکتابة، و علموهن الغزل و سورة النور۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عورتوں کو بالا خانوں پر نہ رکھو، اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ، اور کاتنا اور سورۂ نور کی تعلیم دو۔

۲۳۰۹۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۴/ ۲۲۴ ☆ الموضوعات لا بن الجوزی، ۲/ ۲۶۹
تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۲/ ۲۰۸ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/ ۹۲
تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۳۹ ☆ المستدرك للحاکم، ۲/ ۳۹۶

۲۳۱۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قا ل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تسکنوا نساء کم الغرف و لا تعلمو ھن الکتاب ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو بالاخانوں پر نہ بساؤ، اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ۔

۲۳۱۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تعلموا نساء کم الکتابۃ، و لا تسکنو ھن العلالی ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور دو منزلوں پر نہ بساؤ۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورتوں کو لکھنا شرعا ممنوع و سنت نصاری و فاتح ہزاراں فتنہ اور مستان سرشار کے ہاتھ میں تلوار دینا ہے۔ جسکے مفاسد شدیدہ پر تجارب عدیدہ شاہد عدل ہیں۔ متعدد حدیثیں (مندرجہ بالا وغیرہ) اس سے ممانعت میں وارد ہیں، جن میں بعض کی سند عند التحقیق خود قوی ہے، اور اصل متن حدیث کے معروف و محفوظ ہونے کا امام بیہقی نے افادہ فرمایا: اور پھر تعدد طرق دوسری قوت ہے، اور عمل امت و قبول علماء تیسری قوت، اور محل احتیاط و سد فتنہ چوتھی قوت۔ تو حدیث لا اقل حسن ہے، اور ممانعت میں اس کا نص صریح ہونا خود روشن ہے۔ بخلاف حدیث شفا بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ حضور نے فرمایا: کیا حفصہ کو غلہ کا منتر نہ سکھائے گی جیسے اسے لکھنا سکھایا۔ اجازت میں اصلا کوئی حدیث صریح نہیں۔

حدیث اول: حاکم نے صحیح مستدرک میں، اور نظر طریق سے بیہقی نے شعب میں بطریق، محمد بن محمد بن سلیمان روایت کی۔ قال حدثنا عبد الوھاب الضحاك ثنا شعیب بن اسحاق الحدیث سندا و متنا ۔ حاکم نے کہا: صحیح الاسناد، اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اس پر حافظ ابن حجر نے اطراف میں کہا: بل عبد الوھاب متروك ۔

۲۳۱۰۔ کنز العمال للمتقی، ۴۴۹۹۹، ۱۶/ ۳۸۰ ☆

۲۳۱۱۔ الکامل لا بن عدی، ۲/ ۱۵۳ ☆ الموضوعات لا بن الجوزی، ۲/ ۲۶۸

اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۲/ ۹۳ ☆

اقول: الآن القول فیه ابن عدی ، فقال : بعض حدیثه لا یتابع علیه ، و هذا صادق علی کثیر من رجال الصحیحین ، بیہقی نے اسے بطریق اول روایت کر کے کہا: ہذا بہذا الاسناد منکر۔ یہ حدیث اس سند سے منکر وغیر معروف ہے۔ امام خاتم الحفاظ سیوطی نے لآلی میں فرمایا: افاد انه بغیر هذا الاسناد لیس بمنکر۔ یعنی بیہقی نے افادہ کیا کہ حدیث دوسری سند سے منکر نہیں معروف ومحفوظ ہے۔

اقول: و ستسمع انه بنفس السند غیر منکر۔

حدیث دوم: امام ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ میں استناداً ذکر کی۔

حدیث سوم: بتخریج ابن عدی امام حافظ سیوطی نے الاجر الجزل فی الغزل میں ذکر کی۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۵۷

حضرت شفا بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ایک حدیث اس طرح منقول ہوئی کہ میں ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں حاضر تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: کہ تم چیونٹی کا منتر کیوں نہیں سکھ لیتیں جس طرح تم نے کتابت سیکھی۔

اس حدیث کے راویوں میں علی الترتیب حضرت ابرہیم بن مہدی مصیصی کو ابو حاتم نے ثقہ کہا۔ امام عقیلی نے فرمایا: منکر احادیث روایت کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں یحیٰ بن معین کا قول بطور سند پیش کیا۔ تقریب میں اس کو مقبول کہا۔

لیکن یہ درجہ اس راوی سے بھی کم ہے جس کو صدوق سیئ الحفظ صدوق یهم ' صدوق یخطی ، صدوق تغیر بآجرہ عمرہ ' کہا جاتا ہے۔

دوسرے راوی علی بن مسہر ہیں ثقہ ہیں لیکن غریب احادیث بیان کرتے ہیں۔

تیسرے عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز ہیں، یہ صدوق ہیں لیکن روایت میں خطا کرتے ہیں۔ صرف ابو مسہر نے انکو ضعیف کہا

چوتھے صالح بن کیسان ہیں، ثقہ ثبت فقیہ ہیں۔

پانچویں ابو بکر سلیمان بن ابی خیثمہ ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔ اور یہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راویت کرتے ہیں۔ لہذا یہ حدیث صالح ہوگی تو گویا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے سکوت فرمایا جس سے جواز سمجھا جاسکتا ہے۔

لیکن علمائے کرام نے اس حدیث سے جواز نہ مانا بلکہ اس کی توجیہات کیں، انہیں میں سے ایک یہ ہے کہ یہ حضور کی جانب سے حضرت حفصہ پر تعریض تھی۔

فتاوی رضویہ ملخصا حصہ اول ۹/ ۱۵۷

(۸) ہجڑوں کو گھر میں نہ آنے دو

۲۳۱۲ ـ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالی عنها قالت ـ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اخرجو المخنثین من بیوتکم ـ

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنانوں کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۳۳

(۹) اجنبیہ سے خلوت حرام ہے

۲۳۱۳ـ **عن** امیرا لمؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الا لا یخلون رجل بامراة الا کان ثالثها شیطان ـ

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار، کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں نہیں ہوتا مگر وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔　　فتاوی رضویہ حصہ ۹/ ۷

۲۳۱۲ـ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اخراج المشتبهین بالنساء ۲/ ۸۷٤
السنن لا بی داؤد، با ب الحکم فی المخنثین ۲/ ٦٧٤
السنن لا بن ماجه ،ـ با ب فی المخنثین ، ۱/ ۱۳۸
السنن الکبری للبیهقی ، ۸/ ۲۲٤ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۲۰٤۳٤
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۳٥۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٥۰٦٦، ۱٦/ ۳۹۲

۲۳۱۳ـ الجامع للترمذی ، با ب ما جاء فی کراهية الدخول علی المغیات ، ۱/ ۱٤۰
المستدرك للحاکم ، ٤/ ۱۱٤ ☆ الصحیح لا بن خزیمة ۲٥۲۰۹
تاریخ بغداد للخطیب ، ٤/ ٥٥ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة ، ٤/ ٤۰۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ٥/ ۲۲۳ ☆

۲۴۔تشبہ کفار

(۱)تشبہ کفار سے بچو

۲۳۱۴۔**عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ابغض الناس الی اللہ تعالیٰ ثلثۃ ، ملحد فی الحرم ، و مبتغ فی الاسلام سنۃ الجاھلیۃ و مطلب دم امرء بغیر حق لیھر یق دمہ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند لوگوں میں تین شخص ہیں۔حرم میں بے دینی پھیلانے والا، مذہب اسلام میں ایام جاہلیت کے طریقوں کا خواہش مند، اور ناحق کسی کا خون بہانے والا۔۱۲م

۲۳۱۵۔**عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : جعل الذل و صغار علی من خالف امری ، و من تشبہ بقوم فھو منھم ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذلت وخواری اس شخص کا مقدر بنادی گئی جس نے میری مخالفت کی، اور جو جس قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ اسی میں شمار ہوگا۔۱۲م

۲۳۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قا ل : قال رسول اللہ

۲۳۱۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب طلب دم امری بغیر حق ، ۲/۱۰۱۶
کنز العمال للمتقی ،۴۳۸۳۳، ۱۶/۵۴۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۲/۲۱۰
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۳۰۸ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۴/۲۲
السلسلۃ الصحیحۃ للا لبانی ، ۷۷۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۱۰

۲۳۱۵۔ السنن لا بی داؤد ، با ب فی لباس الشھرۃ ، ۲/۵۵۹
المسند لا حمدبن حنبل، ۲/۵۰ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی ، ۴/۳۴۷
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۶/۱۲۸ ☆ التمھید لا بن عبد البر ، ۶/۸۰
کنز العمال للمتقی ،۲۴۶۸۰، ۹/۱۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/۲۷۴
التفسیر لا بن کثیر ، ۸/۵۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۲۷۱
مشکل الآثار للطحاوی ۱/۸۸ ☆ المغنی للعراقی ۱/۲۷۰

۲۳۱۶۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۷ ، ۱/۲۱۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۴۷۰

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من عمل بسنة غیرنا ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے غیر کے طریقے پر چلے وہ ہم سے نہیں۔

۲۳۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من تشبہ بغیرنا ، لا تشبھوا بالیھود ولا بالنصاری، فان تسلیم الیھود الاشارة بالاصابع ، و تسلیم النصاری الاشارة بالاکف ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے غیروں سے مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ تم نہ یہود سے مشابہت کرو اور نہ نصاری سے۔ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے۔ اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلی کے اشارے سے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۹۸

۲۳۱۸۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : نظفوا افنیتکم و لا تشبھو ا بالیھود ۔

حضرت سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے پیش دروازہ زمینیں ستھری رکھو، یہودیوں سے تشبہ نہ کرو۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۴۸

۲۳۱۷۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراھیة اشارة الیدباسلام ، ۲/ ۹٤
مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/ ۳۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۲۷٤
کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۳۳، ۹/ ۱۲۸ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۳/ ٤۳٤
اتحاف السادة للزبیدی، ۶/ ۲۷۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ٤۷۰

۲۳۱۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی النظفة ، ۲/ ۱۰۳
کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۲٤۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۶۰
تذکرة الموضوعات للقیرانی ، ۱۵۷ ☆

۲۵۔ شکر

(۱) شکر عباد شکر خدا

۲۳۱۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یشکر الله من لا یشکر الناس ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا۔ ۱۲م

(۲) بھلائی کرنے والے کی تعریف کرنا شکر ہے

۲۳۲۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اولی معروفا فلم یجد له جزاءا الا الثناء فقد شکره و من کتمه فقد کفر ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ کسی نے بھلائی کی اور اس کے پاس اس کے بدلے کے لئے کچھ نہیں مگر اس نے اس کی تعریف کی تو اس کا شکر ادا کر دیا۔ اور جس نے بھلائی کو چھپایا تو اس نے گویا کفران نعمت کیا۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰

۲۳۱۹۔ السنن لا بی داؤد، باب فی شکر المعروف، ۲/ ٦٦٢
الجامع للترمذی، باب ما جاء الشکر لمن احسن الیك، ۲/ ۱۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۰۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/ ١٦٢
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۱۸۰ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۳/ ۱۸۷
اتحاف السادة للزبیدی، ٤/ ۱٥٦ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۸/ ۳۸۹
کنز العمال للمتقی، ٦٤٨٥، ۳/ ۲٦۷ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۷۷
۲۳۲۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء الشکر لمن احسن الیك، ۲/ ۱۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲٥۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ٤۰۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ٥/ ۲۱۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٦/ ۳٦۲
اتحاف السادة للزبیدی، ٤/ ۱٥٥ ☆
۲۳۲۱۔ السنن لا بی داؤد باب شکر المعروف ۲/ ٦٦۳

۲۳۲۲۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من اعطی عطاء فوجد فلیجزبہ و من لم یجد فلیثن ، فان من اثنی فقد شکر ، و من کتم فقد کفر۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو کسی کی جانب سے کوئی نعمت ملی تو اس کے پاس بدلے میں کوئی چیز ہے تو پیش کرے۔اور جس کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تو تعریف ادا کرے۔کہ جس نے تعریف کی اس نے شکریہ ادا کیا۔اور جس نے نعمت کو چھپایا اس نے کفران نعمت کیا۔۱۲م

(۳) قلیل عطا پر بھی شکریہ ادا کرو

۲۳۲۳۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسوال اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من لم یشکر القلیل لم یشکر الکثیر۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قلیل نعمت کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ کثیر کا بھی ادا نہیں کریگا۔

(۴) قلیل احسان کو بھی حقیر نہ سمجھو

۲۳۲۴۔ **عن** أبی ذر الغفا ری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تحقرن من المعروف شیًا ولوان تلقی اخاك بوجه طلیق۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۳۲۲۔ الجامع للترمزی ، باب ما جاء فی المتشبع بما لم یعط ، ۲/ ۲٤
کنز العمال للمتقی ، ١٦٥٦٩ ، ٧/ ٤٦٥ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ٦/ ٦٦
تاریخ بغداد للخطیب ، ١٤/ ٣٠٥ ☆

۲۳۲۳۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ٤/ ٢٧٨ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ٥/ ٢١٧
الدر المنثور للسیوطی ، ٦/ ٣٦٢ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٦٤٧٩ ، ٣/ ٢٦٦
السلسلة الصحیحة للالبانی ٦٦٧ ☆ التفسیر للبغوی ، ٧/ ٢٦١

۲۳۲٤۔ الصحیح لمسلم ، باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء ٢/ ٣٢٩
المسند لا حمد بن حنبل ، ٣/ ٤٨٣ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ٤/ ١٨٨
کنز العمال للمتقی ، ١٦٣٤١ ، ٧/ ٤١٨ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری ، ١/ ١١٧

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بھلائی کو حقیر نہ سمجھو خواہ تمہاری طرف سے صرف یہ ہی بھلائی ہو کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرو۔۱۲م

۲۳۲۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسوال لله صلی الله تعالی علیه وسلم: یا نساء المسلمات! لا تحقرن جارة لحارتها ولو فرسن شاة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مسلم خواتین! کوئی پڑوسن کسی پڑوسن کی عطا کردہ چیز کو حقیر نہ جانے خواہ وہ عطیہ کسی بکری کی کھری ہی ہو۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۰/۹

(۵) اللہ تعالیٰ کا شکر ہر حال میں کرو

۲۳۲۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تعرف الی الله فی الرخاء یعرفک فی الشدة۔ احکام شریعت ص ۱۵۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آرام کی حالت میں خدا کو پہچان وہ تجھے سختی میں پہچانے گا۔

(۶) اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کی حفاظت کرو

۲۳۲۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۲۳۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تحقرن جارة لجارتها، ۲/ ۸۸۹
الصحیح لمسلم، ۱/ ۱۳۱ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۶۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۸۹۰، ۹/ ۵۱
السنن الکبری للبیهقی، ۴/ ۱۷۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/ ۳۱۰
فتح الباری للعسقلانی، ۵/ ۱۹۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/ ۱۴۱
۲۳۲۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۶۶ ☆ التفسیر للبغوی، ۴/ ۱۲۳
کشف الخفا للعلونی، ۱/ ۳۶۲ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۱، ۲/ ۸۰ ☆ التفسیر للقرطبی ۶/ ۳۹۸
۲۳۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول وایوب اذ نا ده الاید ۱/ ۴۸۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۱۴ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳/ ۲۰۰
السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۱۹۸ ☆ التفسیر للبغوی، ۴/ ۳۱۷
شرح السنة للبغوی ۸/ ۷ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۱/ ۲۲۴
التفسیر للقرطبی، ۱۵/ ۲۱۰ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۷/ ۶۶

علیه وسلم : بینما ایوب علیه الصلوة و السلام عریانا خر علیه رجل جراد من ذهب، فجعل یحثی فی ثوبه فناداه ربه : یا ایوب ! الم اکن اغنیتك عما تری ، قال : بلی ،وعزتك ! و لکن لا غنی لی عن برکتك ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دن حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام نہار ہے تھے کہ آسمان سے سونے کی ٹڈیاں برسیں۔ حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام چادر میں بھرنے لگے۔ رب عزوجل نے ندا فرمائی: اے ایوب! جو تمہارے پیش نظر ہے کیا میں نے اس سے تمہیں بے پرواہ نہ کیا تھا۔ عرض کی: ضرور غنی کیا تھا، تیری عزت کی قسم! مگر مجھے تیری برکت سے تو بے نیازی نہیں ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۰۵

(۷) نعمت کا چرچا اللہ تعالٰی کو محبوب ہے

۲۳۲۸۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یحب ان یری اذثر نعمته علی عباده ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالٰی پسند فرماتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر دیکھا جائے۔۱۲م

۲۳۲۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء ان الله یحب ان یری اثر نعمته ، ۲/ ۱۰۵

المسند لا حمد بن حنبل،	۲/ ۲۱۳	☆	المستدرك للحاكم،	۴/۱۳۵
التاریخ الکبیر للبخاری،	۳/ ۴۲۷	☆	فتح الباری للعسقلانی ،	۱۰/ ۲۶۰
جمع الجوامع للسیوطی،	۱۸۹۹ ،	☆	مشکوة المصابیح للتبریزی ،	۴۳۵
کنز العمال للمتقی ،	۱۷۱۷۴، ۷/ ۱۴۰	☆	اتحاف السادة للزبیدی ،	۲/۳۱۱
شرح السنة للبغوی ،	۱۲/ ۴۹	☆	التفسیر لا بن کثیر ،	۱/ ۲۸۳
المغنی للعراقی،	۳/ ۳۴۶	☆	الدر المنثور للسیوطی ،	۳/ ۷۹

۲۶۔حقوق والدین

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک

۲۳۲۹۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئلت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :ای العمل احب الی اللہ تعالیٰ ؟ قال : الصلوۃ علی وقتھا ، قلت : ثم ای ؟ قال : بر الوالدین ، قلت: ثم ای ؟ قال : الجھاد فی سبیل اللہ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے پوچھا، کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کونسا؟ فرمایا: ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کونسا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔۱۲م

(۲)والدین کی رضارب کی رضا ہے

۲۳۳۰ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : رضا الرب فی رضی الوالد ، و سخط الرب فی سخط الوالد۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب کی رضا والد کی رضا میں ہے، اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔۱۲م

۲۳۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ارداف الرجل خلف الرجل ، ۲/ ۸۸۲
الصحیح لمسلم ، باب کون الایمان باللہ تعالیٰ ، ۱/ ۶۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی برالوالدین ، ۲/ ۱۲
السنن للنسائی باب فضل الصلوۃ لمواقیتھا ، ۱/ ۷۱
المسند لاحمد بن حنبل ۱/ ۴۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۸۸۹۷، ۷/ ۲۸۵
۲۳۳۰۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۲/ ۱۲
المستدرک للحاکم، ۴/ ۱۵۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۸/ ۱۳۶
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۸/ ۳۳۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۲۷۳

۲۳۳۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رضی الرب فی رضی الوالدین ، و سخط الرب فی سخط الوالدین ۔
فتاوی رضویہ ۴/۶۷۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب کی رضا ماں باپ کی رضا میں ہے، اور رب کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔۱۲م

۲۳۳۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ناستاذنه فی الجهاد فقال: احی والداك ؟ قال : نعم ، قال : ففیهما فجاهد ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا تو آپ سے جہاد کی اجازت چاہی ،فرمایا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ بولا: ہاں ،فرمایا: جا اوران کی خدمت کر کے جہاد کا ثواب حاصل کر۔۱۲م

۲۳۳۳۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اقبل رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : ابا یعك علی الهجرة و الجهاد ، ابتغی الاجر من الله تعالیٰ قال : فهل من والدیك احد حی ؟قال : نعم ،بل كلاهما، قال : فارجع الی والدیك فاحسن صحبتهما۔

۲۳۳۱۔ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۳/ ۳۲۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۲۷۳
الدر المنثور للسيوطی ، ٤/ ۱۷۲ ☆ كنز العمال للمتقی ،٤٥٥٥١، ۱٦/ ۷۸۰
۲۳۳۲۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الجهاد باذن الالوين ، ۱/ ٤۲۱
الصحيح لمسلم، كتاب البرو الصلة ، ۲/ ۳۱۳
السنن للنسائی ، باب الرخصة فی التخلف لمن له والدين ، ۲/ ٤٤
الجامع للترمذی ، باب ما جاء خرج الی الغز ، ۱/ ۲۰۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۱٦٥ ☆ المصنف لا بن أبی شيبة ۱۲/ ٤۷۳
مشكل الآثار للطحاوی، ۳/ ۲٥ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۰/ ۲٥۰
ارواء الغليل للالبانی ، ٥/ ۱۹ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ٤/ ۲٥۰
۲۳۳۳۔ الصحيح لمسلم ، كتاب البرء الصلة ، ۲/ ۳۱۳

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں آپ کے دست مبارک پر ہجرت اور جہاد کی بیعت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ بولے: ہاں بلکہ دونوں باحیات ہیں۔ فرمایا: تو کیا تو اللہ سے اجر وثواب کا طالب ہے۔ بولا: ہاں، فرمایا: لوٹ جا اور اپنے والدین سے حسن سلوک کرکے ثواب حاصل کر۔۱۲م

۲۳۳۴۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال : جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : جئت ابا یعك علی الهجرة و ترکت ابوی یبکیان ، قال : ارجع الیهمافاضحکهما کما ابکیتهما ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب حاضر آئے اور بولے: میں آپ کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کرنے آیا ہوں اور ماں باپ کو روتا چھوڑ آیا ہوں۔ فرمایا: واپس جا اور انکو خوش کر جس طرح تو ان کو روتا چھوڑ آیا ہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/۶۷۴

(۳) والدین کی فرمانبرداری ضروری ہے

۲۳۳۵۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لا تعقن والدیك و ان امراك ان تخرج من اهلك و مالك ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماں باپ کی نافرمانی مت کر اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ تو اپنے گھر بار کو چھوڑ دے۔۱۲م

۲۳۳۶۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی

۲۳۳۴۔ السنن للنسائی، باب البیعة الهجرة ، ۲/ ۱۶۲
السنن لا بی داؤد ، جهاد، ۳۱، باب فی الرجل یغز وابوه کارهون ، ۱/ ۳۴۲

۲۳۳۵۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۲۳۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/ ۳۹۲
الدر المثور للسیوطی ، ۱/ ۲۲۸ ☆

۲۳۳۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۴/ ۱۸۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، / ۳۸۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/ ۵۸ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم : اطع والدیك و ان اخرجا ك من مالك و من کل شیٔ هو لك ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ماں باپ کی اطاعت کرخواہ وہ تجھے تیرے مال سے جدا کردیں۔ اور ہراس چیز سے جو تیری ہے۔۱۲م　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۰۱/۹

(۴) ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد نہ کر

۲۳۳۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رجلا من اهل الیمن هاجر الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : هل لك احد بالیمن ؟ قال : ابوای ، قال : اذنالك ؟ قال : لا ، قال : فارجع الیهما فاستاذنها، فان اذناك فجاهد و الا فبرهما ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک یمنی مرد ہجرت کرکے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضور نے ارشاد فرمایا: کیا یمن میں کوئی تمہارا ہے؟ بولے: میرے والدین، فرمایا: کیا ان سے اجازت لے آئے ہو؟ بولے؛ نہیں، فرمایا: جاؤان کی خدمت میں حاضر ہوکران سے اجازت چاہو، اگراجازت دے دیں تو جہاد کرناورنہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۶۷/۴/۴

(۵) ماں باپ کوستانے والا جنت سے محروم ہے

۲۳۳۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلثة لا یدخلون الحنة ، العاق لوالدیه ، و الدیوث ، و رجلة النساء ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، اپنے ماں باپ کوناحق ایذادینے

۲۳۳۷۔ السنن لا بی داود، باب فی الرحل یغزو وابوه کارهون ، ۳۴۲/۱

۲۳۳۸۔ المستدرك للحاکم، ۷۲/۱ ☆ الحامع الصغیر للسیوطی ، ۲۱٤/۱

السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۳۹۷ ☆

والا، دیوث، اور مردانی وضع بنانے والی عورت۔

فتاوی رضویہ ۸۱۱/۵

(۶) ماں باپ کو ایذا دینے والے کے فرض ونفل غیر مقبول

۲۳۳۹۔ عن أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله : ثلثة لا یقبل الله عزوجل منهم صرفا و لا عدلا ، عاق، و منان و مکذب بقدر ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ ان کے نفل قبل کرے اور نہ فرض۔ ماں باپ کو ایذا دینے والا، اور صدقہ دیکر فقیر پر احسان رکھنے والا، اور تقدیر کا جھٹلانے والا۔

فتاوی رضویہ ۳۹۴/۷

(۷) والدین کا نافرمان ملعون ہے

۲۳۴۰۔ عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قا ل : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ملعون من عق والدیه ، ملعون من عق والدیه ، ملعون من عق والدیه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے۔　فتاوی رضویہ ۳۹۴/۷

(۸) ماں باپ کی نافرمانی کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے

۲۳۴۱۔ عن أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : کل الذنوب یؤخر الله تعالیٰ منها ما شاء الی یوم القیامة الاعقوق الوالدین ، فان الله یعجله لصاحبه فی الحیا ت قبل الممات ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۳۳۹۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۰۶/۷ ☆ العلل المتناهیة لا بن الجوزی، ۱۵۱/۱

۲۳۴۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۲۷۲/۶ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲۸۷/۳

الدر المنثور للسیوطی ، ۱۰۱/۳ ☆

۲۳۴۱۔ المستدرک للحاکم، ۱۵۶/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۲۳۱/۳

نے ارشاد فرمایا: سب گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ چاہے تو قیامت کے لئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کو ستانا کہ اس کی سزا مرنے سے پہلے زندگی میں پہونچاتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۴

(۹) ماں باپ کا حق اولاد پر

۲۳۴۲۔ عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رجلا قال : یا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ! ان لی مالاو ولدا ، و ان أبی یرید ان یحتاج مالی ، فقال : انت و مالك لا بیك ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی؛ یا رسول اللہ! مال وعیال رکھتا ہوں اور میرے باپ میرا سب مال لینا چاہتے ہیں۔ فرمایا: تو اور تیرا سب مال تیرے باپ کا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مال کے لئے ماں باپ سے مخاصمت کتنی بے حیائی، بیبا کی، کافر نعمتی، ناپا کی ہے۔ اور ناشکر، خدا ناترس، مال لایا کہاں سے، تیرا گوشت پوست استخواں سب تیرے ماں باپ کا ہے۔ تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔ تجھے اس سے انکار نہیں پہونچتا۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۶

۲۳۴۳۔ عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رجلا جاء الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : ان أبیه یرید ان یاخذ مالی ، فقال

۲۳۴۲۔ السنن لا بن ماجه ، باب ما للرجل ما ولده، ۲/۱٦۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۲۰٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۷/٤۸۰
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲/٤٥٦ ☆
المصنف لا بن أبی شیبة ، ۷/۱٥۸ ☆ المسند للعقیلی، ۲/۲۳٤
الکامل لا بن عدی، ۲/۳۳٥ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤٤۹٤
تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۲/٤۹ ☆ مشکل الاثار للطحاوی ، ۲/۲۳۰
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۸ ☆ جامع مسانید أبی حنفة ، ۱٥۹
۲۳٤۳۔ دلائل النبوة للبیهقی، ٦/۳۰٤ ☆

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ادعه لی ،قال : فجاء فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ان ابنك یزعم انك تاخذ ماله فقال : سله ، هل هو الا عماته او قراباته او ماانفقه علی نفسی و عیالی ، قال : فهبط جبرئیل الامین علیه الصلوة و السلام ، فقال : یا رسول الله ! ان الشیخ قد قال فی نفسه شیًا لم تسمعه اذناه ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قلت فی نفسك شیأ لم تسمعه اذناك قال : لا یزال یزید نا الله بك بصیرة و یقینا ، نعم ، قلت : قال : هات فانشأ یقول :

غَذَوْتُكَ مَوْلُوْدًا وَ عَلَتُكَ یَافِعًا ☆ تُعَلُّ بِمَا اُجْنِی عَلَیْكَ وَ تُنْهَلَ
اِذَا لَیْلَةٌ ضَاقَتْكَ بِالسُّقْمِ لَمْ اَبِتْ ☆ لِسُقْمِكَ اِلَّا سَاهِرًا اَتَمَلْمَلَ
تَخَافُ الرَّدٰی نَفْسِی عَلَیْكَ وَ اِنَّهَا ☆ لَتَعْلَمُ اَنَّ الْمَوْتَ حَتْمٌ مُؤَکَّلَ
کَاَنِّی اَنَا الْمَطْرُوْقُ دُوْنَكَ بِالَّذِی ☆ طُرِقْتَ بِهٖ دُوْنِی فَعَیْنَایَ تَهْمَلَ
فَلَمَّا بَلَغْتَ السِّنَّ وَ الْغَایَةَ الَّتِی ☆ اِلَیْكَ مَدٰی مَا کُنْتُ فِیْكَ اُؤَمِّلَ
جَعَلْتَ جَزَائِی غِلْظَةً وَ فَظَاظَةً ☆ کَاَنَّكَ اَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلَ
فَلَیْتَكَ اِذَا لَمْ تَرْعَ حَقَّ اُبُوَّتِی ☆ کَمَا یَفْعَلُ الْجَارُ الْمُجَاوِرُ تَفْعَلَ

قال : فبکی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اخذ بتلبیب ابنه و قال : انت ومالك لأبیك ۔

حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے باپ میرا مال لینا چاہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: انہیں ہمارے حضور میں حاضر لاؤ، جب حاضر ہوئے ان سے ارشاد ہوا۔ تمہارا بیٹا کہتا ہے: تم اس کا مال لے لینا چاہتے ہو، عرض کی: حضور اس سے پوچھ دیکھیں کہ میں وہ مال لیکر کیا کرتا ہوں، یہ ہی اس کی پھوپھیوں کی مہمانی اور اس کی قرابتی میں، یا میرا اور میرے بال بچوں کا خرچ۔ اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مرد پیر نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی اس کے کان نے نہیں سنے ہیں۔ یعنی ہنوز ابھی زبان تک نہ لایا۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی تمہارے کان نے بھی نہیں سنے؟ وہ سناؤ۔ ان صاحب نے عرض کی: و

اللہ! ہمیشہ حضور کے معجزات سے ہمارے دل کی نگاہ ہمارا یقین بڑھاتی ہے پھر یہ اشعار عرض کرنے لگے۔

میں نے تجھے غذا پہونچائی جب سے تو پیدا ہوا، اور تیرا بار اٹھایا جب سے تو ننھا تھا، میری کمائی سے تو بار بار مکرر سیراب کیا جاتا، جب کوئی رات بیماری کا غم لیکر تجھ پر اترتی میں تیری ناسازی کے باعث جاگ کر لوٹ کر صبح کرتا، میرا جی تیرے مرنے سے ڈرتا حالانکہ اسے خوب معلوم تھا کہ موت یقینی ہے اور سب پر مسلط کی گئی ہے۔ میری آنکھیں یوں بہتیں کہ گویا وہ مرض جو شب کو تجھے ہوا تھا نہ مجھے، مجھے ہوا تھا نہ تجھے، میں نے تجھے یوں پالا اور جب تو پروان چڑھا اور اس حد کو پہونچا جس میں مجھے امید لگی ہوئی تھی کہ اس عمر کا ہو کر تو میرے کام آئے گا تو تو نے میرا بدلہ سختی اور درشت روئی سے دیا، گویا تیرا ہی مجھ پر فضل واحسان ہے، اے کاش جب تو نے حق پدری کا خیال ولحاظ نہ کیا تھا تو ایسا ہی کرتا جیسا پاس ہمسایہ کا ہمسایہ کرتا ہے، ہمسایہ کا ہی حق تو نے مجھے دیا ہوتا، اور مجھ پر اس مال سے کہ اصل میں تیرا نہیں میرا تھا بخل نہ کرتا۔ ان اشعار کو استماع فرما کر حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ کیا۔ اور بیٹے کا گریبان پکڑ کر ارشاد فرمایا: جا، تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حکم سعادت تو یہ ہے، مگر بایں ہمہ قضاء باپ بیٹے کی ملک جدا ہے، باپ اگر محتاج ہے تو بقدر حاجت بیٹے کے فاضل مال سے بے اس کی رضا واجازت کے لے سکتا ہے زیادہ نہیں۔ اور یہ لینا بھی کھانے پینے پہننے رہنے کے لئے اور حاجت ہو تو خادم کے واسطے بھی، بیٹے کے روپے پیسے سونے چاندی ناج کپڑے یا قابل سکونت پدر مکان سے ہو۔ ہاں یہ اشیاء نہ ملیں تو انہیں اغراض ضروریہ کے لئے اس کے اور اموال سے جو خلاف جنس حاجت ہوں بحکم حاکم، یا حاکم نہ ہو تو علی المفتی بہ بطور خود بھی لے سکتا ہے۔ مثلا کھانے کی ضرورت ہے یہ ناج یا روپیہ نہ پایا تو کپڑے برتن لے سکتا ہے۔ یا کپڑوں کی ضرورت ہے اور دام یا کپڑے نہ ملے تو اناج وغیرہ بیچ کر بنا سکتا ہے، نہ یہ کہ اس کی جائداد ہی سرے سے اپنی ٹھہرائے۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۶

(۱۰) ماں باپ کے قدموں میں جنت ہے

۲۳۴۴۔ **عن** معاوية بن جاهمة رضى الله تعالىٰ عنه انه جاء الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال :يا رسول الله ! : اردت ان اغزو و قد جئتك استشيرك فقال: هل لك من ام ؟ قال : نعم ، قال : فالزمها فان الجنة عند رجليها ۔

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ جہاد کروں۔ میں آپ سے مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: کیا تمہاری ماں ہیں؟ عرض کی: ہاں، فرمایا: جاؤ ان کی خدمت کرو کہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہے۔ ۱۲م

۲۳۴۵۔ **عن** طلحة بن معاية السلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال :اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقلت : يا رسول الله ! انى اريد الجهاد فى سبيل الله ، قا ل: امك حية ؟قلت :نعم، قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الزم رجليها فثم الجنة ۔

حضرت طلحہ بن معاویہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ کے راستہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں فرمایا: تمہاری ماں باحیات ہیں؟ میں نے عرض کی ہاں، ارشاد فرمایا: اپنی والدہ کے قدموں میں رہو جنت وہیں ہے۔ ۱۲م

۲۳۴۶۔ **عن** معاوية بن جاهمة رضى الله تعالىٰ عنه قال : اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم استشيره فى الجهاد ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

۲۳۴۴۔ السنن للنسائی ،جهاد، باب الرخصة فى التخلف لمن له والدة ، ۲/ ۴۴
السنن لا بن ماجه ، باب الرجل يغز وو له ابوان، ۲/ ۲۰۴
المستدرك للحاكم، ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۲/ ۳۲۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۴۲۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۶/ ۳۲۲
كشف الخفا للعجلونی، ۳/ ۳۲۴ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۳/ ۳۰
الدر المنثور للسيوطی، ۴/ ۱۷۳ ☆
۲۳۴۵۔ السنن لا بن ماجه، باب الرجل يغزو له الوان ، ۲/ ۲۰۵
المعجم الكبير للطبرانی ، ۸/ ۳۷۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۵۴۴۴، ۱۶/ ۴۶۲
۲۳۴۶۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۲/ ۳۶۵ ☆

الك والدان ؟ قلت : نعم ، قال الزمهما ، فان الجنة تحت ارجلهما ۔

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں جہاد کے سلسلہ میں مشورہ کرنے کے لئے حاضر ہوا، حضور نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں، ارشاد فرمایا: ان کی خدمت کو اپنے ذمہ لازم کرلو کہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہیں۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۷۴

(۱۱) ماں کا حق باپ سے زائد ہے

۲۳۴۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، ای الناس اعظم حقا علی المرأة ؟ قال : زوجها ، قلت : فای الناس حقا علی الرجل قال : امه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: شوہر کا، میں نے عرض کی: اور مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: اس کی ماں کا۔

۲۳۴۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : یا رسول الله !من احق الناس بحسن صحابتی ؟ قال : امك ، ثم من ؟ قال : امك ، ثم من ؟ قال : امك ، ثم من ؟ قال ابوك ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک صاحب نے حاضر ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ! سب سے زیادہ کون اس کا مستحق ہے کہ میں اس کے ساتھ نیک رفاقت کروں؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیرا باپ۔

۲۳۴۷۔ المستدرك للحاکم، ۴/ ۱۷۵

۲۳۴۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب من احق الناس الصحیحة ، ۲/ ۸۸۳

الصحیح لمسلم، کتاب البر و الصلة ، ۲/ ۳۱۲

۲۳۴۹۔ **عن** أبی سلامة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بأبیه ۔

حضرت ابوسلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں آدمی کو وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، میں وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، میں وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں میں وصیت کرتا ہوں اس کے باپ کے حق میں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر اس زیادت کے یہ معنی ہیں کہ خدمت دینے میں باپ پر ماں کو ترجیح دے، مثلاً سو روپے ہیں اور کوئی خاص وجہ مانع تفضیل مادر نہیں تو باپ کو پچیس دے اور ماں کو پچھتر، یا ماں باپ دونوں نے ایک ساتھ پانی مانگا تو پہلے ماں کو پلائے پھر باپ کو، یا دونوں سفر سے آئے ہیں پہلے ماں کے پاؤں دبائے پھر باپ کے، وعلی ہذا القیاس۔ نہ یہ کہ اگر والدین میں باہم تنازع ہو تو ماں کا ساتھ دے کر معاذ اللہ باپ کے درپئے ایذا ہو یا اس پر کسی طرح درشتی کرے، یا اسے جواب دے یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرے، یہ سب باتیں حرام ہیں اور اللہ عزوجل کی معصیت۔ اور اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نہ ماں کی اطاعت نہ باپ کی۔ تو اسے ماں باپ میں کسی کا ایسا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں، وہ دونوں اس کی جنت و نار ہیں، جسے ایذا دے گا دوزخ کا مستحق ہوگا۔ و العیاذ بالله تعالیٰ ۔

معصیت خالق میں کسی کی اطاعت نہیں، اگر مثلاً ماں چاہتی ہے کہ یہ باپ کو کسی طرح کا آزار پہونچائے اور یہ نہیں مانتا تو وہ ناراض ہوتی ہے ہونے دے اور ہرگز نہ مانے، ایسے ہی باپ کی طرف سے ماں کے معاملے میں ان کی ایسی ناراضیاں کچھ قابل لحاظ نہ ہونگی کہ ان کی نری زیادتی ہے۔ کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی چاہتے ہیں۔ بلکہ ہمارے علمائے کرام نے

۲۳۴۹۔ السنن لا بن ماجه، باب الوالدین ، ۲/۲۶۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۲۱۱ ☆ المستدرك للحاكم، ۴/۱۵۰
التاریخ الکبیر للبخاری ، ۳/۲۱۸ ☆ کنز العمال، للمتقی ،۴۵۴۴۶، ۹/۱۴۶

یوں تقسیم فرمائی کہ خدمت میں ماں کو ترجیح ہے جس کی مثالیں ہم لکھ آئے۔اور تعظیم باپ کی زائد ہے کہ وہ اس کی ماں کا بھی حاکم وآقا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۶۰

(۱۲) ماں کی نافرمانی حرام ہے

۲۳۵۰۔ **عن** المغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله حرم عليكم عقوق الامهات ، و وأد البنات ، و منعا و هات ، و كره لكم قيل و قال ، و كثرة السوال ، اضاعة المال ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام فرمادیا ہے ماؤں کو ایذا دینا، اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، اور یہ کہ آپ نہ دو اور دوسروں سے مانگو۔ اور ناپسند فرماتا ہے تمہارے لئے فضول حکایات اور کثرت سوالات، اور مال کا ضائع کرنا۔

فتاوی رضوی حصہ اول ۹/۳۰۳

(۱۳) بیٹے کی کمائی میں والد کا حصہ

۲۳۵۱۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال

۲۳۵۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب عتوق الوالدين ، ۲/ ۸۸۴
الصحيح لمسلم، باب النهى كثرة المسائل ، ۲/ ۷۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/ ۲۴۶ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۳/ ۳۲۵
مشكل الآثار للطحاوى، ۴/ ۲۳۳ ☆ التفسير للقرطبى ، ۶/ ۳۳۱
فتح البارى للعسقلانى ، ۵/ ۶۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۳۵۴۰، ۱۰/ ۸۹۵
السنن الكبرى للبيهقى ، ۶/ ۶۳ ☆ شرح السنة للبغوى ، ۱۳/ ۱۶
جمع الجوامع للسيوطى، ۴۷۹۰ ☆

۲۳۵۱۔ السنن للنسائى، باب الحث على اللسب ، ۲/ ۱۸۵
السنن لا بن ماجه ، باب الحث المكا سب ، ۱/ ۱۵۵
السنن للدارمى ، ۳۳۸ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۶/ ۳۱
الجامع الصغير للسيوطى ، ۱/ ۳۴ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۷/ ۴۸۰
الدر المنثور للسيوطى، ۱/ ۳۴۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق ۱۶۶۴۳
الصحيح لا بن حبان ۱۰۹۱ ☆ المصنف لا بن أبى شيبة ، ۷/ ۱۵۷
كنز العمال للمتقى، ۹۲۲۳ ، ۴/ ۸ ☆

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اطیب ما اکل الرجل من کسبہ ، و ان ولدہ من کسبہ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے عمدہ روزی آدمی کی اپنے ہاتھ کی کمائی ہے، اوراس کے لڑکے کی کمائی بھی اس کی کمائی میں شمار ہے۔۱۲م

۲۳۵۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :ان اولادکم ھبۃ لکم ، یھب لمن یشاء انا و یھب لمن یشاء الذکور ، و اموالھم لکم اذا احتجتم الیھا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہاری اولاد تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہبہ کردہ چیز ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا فرماتا ہے، اور جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے، اور اولاد کے مال تمہارے ہیں اگر تمہیں ان کی ضرورت پیش آئے۔۱۲م

(۱۴) والد کے دوست سے حسن سلوک کرو

۲۳۵۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ابر البرصلۃ الولد اھل و دأبیہ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب نیکو کاریوں سے بڑھ کر نکوکاری یہ ہے کہ فرزند اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔

۲۳۵۴۔ **عن** مالک بن ربیعۃ الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بینما نحن عند

۲۳۵۲۔ المستدرک للحاکم، ۲/ ۳۸٤ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۷/٤۸۰
الدر المنثور للسیوطی ، ٦/ ۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٤۵۵۱۰،۱٦/ ٤۷۳
جمع الجوامع للسیوطی ، ٦۳٤٤ ☆

۲۳۵۳۔ الصحیح لمسلم، باب فضل صلۃ اصدقاء الاب ۲/۳۱٤
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اکرام صدیق الوالد ، ۲/ ۱۲
السنن لابی داؤد، باب برا لوالدین ، ۲/ ۷۰۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۸۸ ☆ الترغیب الترھیب للمنذری، ۳/ ۳۲۳

۲۳۵٤۔ السنن لابن ماجۃ، باب برالوالدین، ۲/ ۲٦۹

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ جاء ہ رجل من بنی سلمة فقال : یا رسول الله! ابقی من بر ابوی شئ ابرهما به من بعد موتهما ؟ قال : نعم ، الصلوة علیهما ، و الاستغفا رلهما ۔ و ایفاء بعهودهما من بعد موتهما و اکرا م صدیقهما، و صلة الرحم التی لا توصل الا بهما ۔

حضرت مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس درمیان جبکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنو سلمہ سے ایک صاحب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اورعرض کیا: یارسول اللہ! کیا ماں باپ کے انتقال کے بعداب کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کے لئے کرتا رہوں؟ فرمایا: ہاں ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے استغفار کرتے رہنا، ان کے انتقال کے بعد ان کے کئے ہوئے وعدے پورے کرنا، ان کے دوستوں کی عزت کرنا، اوروہ صلہ رحمی جو توانہیں کے وجہ سے کرے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۵۹

۲۳۵۵۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من البر ان تصل صدیق أبیك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایاباپ کے سات نیکوکاری سے ہے کہ تواس کے دوست سے نیک برتاؤ کرے۔

۲۳۵۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قا ل :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : احفظ و د أبیك لا تقطعه فیطفی الله نورك ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے ماں باپ کی دوستی نگاہ رکھ، اسے قطع نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ تیرانور بجھا دیگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۵

۲۳۵۵۔ کنز العمال للمتقی ، ۴۵۴۶۳، ۱۶/ ۴۶۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۴۳/۷

۲۳۵۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/ ۲۷۹ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۵

کنز العمال ،للمتقی، ۴۵۴۶۰، ۱۶/ ۴۶۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۸/ ۱۴۷

لسان المیزان لا بن حجر ، ۶/ ۱۷۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۶۹

(۱۵) ماں باپ کوستانے والے کی سزا

۲۳۵۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلثة لا ینظر الله تعالیٰ الیهم یوم القیامة العاق لوالدیه ، والمرأة المترجلة المتشبهة بالرجال ، و الدیوث ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر کرم نہ فرمائے گا، ماں باپ کو ایذا دینے والا، مردانی عورت مردوں جیسی وضع بنانے والی، اور دیوث۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۸۰

(۱۶) چچا بجائے باپ ہوتا ہے

۲۳۵۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :عم الرجل صنو أبیه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا چچا اس کے باپ کے بجائے ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۵۸

(۱۷) جمعہ کے دن اولاد کے اعمال ماں باپ پر پیش ہوتے ہیں

۲۳۵۹۔ **عن** والد عبد العزیز رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تعرض الاعمال یوم الاثنین و الخمیسن علی الله تعالیٰ ، و تعرض علی الانبیاء و علی الآباء و الامهات یوم الجمعة ، فیفرحون بحسناتهم و

۲۳۵۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۱۳۴ ☆ المستدرك للحاکم، ۴/ ۱۶۳

۲۳۵۸۔ الصحیح لمسلم، زکوۃ، ۱۱ کتاب الزکوۃ ، ۱/ ۳۱۶

الجامع للترمذی، مناقب، ۲۸، مناقب الی الفضل عباس، ۲/ ۲۱۷

المسند لا حمد بن حنبل ، ۴/ ۱۶۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۳۰۳

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۳۹۴، ۱۱/ ۷۰۰

الکامل لا بن عدی ، ۶/ ۲۰۰ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۹/ ۲۸۲

۲۳۵۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۱۹۹ ☆ کنز العمال للمتقی ،۴۵۴۹۳، ۱۶/ ۴۶۹

تزداد وجوههم بیاضا و اشراقا فاتقوا الله و لا تؤذوا موتاکم ۔

حضرت والد عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دوشنبہ و پنجشنبہ کو اللہ عزوجل کے حضور اعمال پیش ہوتے ہیں۔ اور انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو، وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی اور تابش بڑھ جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو اپنے گناہوں سے رنج نہ پہونچاؤ۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بالجملہ والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان اس سے کبھی عہدہ برآ ہو سکے، وہ اس کے حیات ووجود کے سبب ہیں، تو جو کچھ نعمتیں دینی و دنیوی پائے گا سب انہیں کے طفیل میں ہوئیں کہ ہر نعمت وکمال وجود پر موقوف ہے، اور وجود کے سبب وہ ہوئے تو صرف ماں باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے بری الذمہ کبھی نہیں ہو سکتا، نہ کہ اس کے ساتھ اس کی پرورش میں ان کی کوششیں، اس کے آرام کے لئے ان کی تکلیفیں، خصوصاً پیٹ میں رکھنے، پیدا ہونے، دودھ پلانے میں ماں کی اذیتیں، ان کا شکر کہاں تک ادا ہو سکتا ہے، خلاصہ یہ کہ وہ اس کے لئے اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سائے اور ان کی ربوبیت ورحمت کے مظہر ہیں۔ ولہذا قرآن عظیم میں اللہ جل جلالہ نے اپنے حق کے ساتھ ان کا حق ذکر فرمایا کہ ان اشکر لی و لو الدیك ، حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۵

(۱۸) ماں کا عظیم حق

۲۳۶۰۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان رجلا قا ل: یا رسول الله ! انی حملت الی علی عنقی فرسخین فی رمضاء شدیدة ، لو القیت فیها بضعة من لحم لنضجت ، فهل ادیت شکرها ؟ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لعله ان یکون بطلقة واحدة ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رضی

۲۳۶۰۔ کنز العمال للمتقی، ٤٥٥٠٦، ١٦/ ٤٧٢

اللہ تعالٰی عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ایک راہ میں ایسے پتھر ہیں کہ اگر گوشت ان پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا، میں چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کرکے لے گیا ہوں۔ کیا میں نے اس کا حق ادا کردیا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں جسقدر جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں شاید ان میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۵

(۱۹) حقوق والدین سے ہے ان کے لئے استغفار کرنا

۲۳۶۱۔ **عن** أبی اسید الساعدی مالك بن ربیعة رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل من الانصار الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: یا رسول الله! هل بقی طریق من الاحسان مع الوالدین بعد موتهما؟ قال: نعم، اربعة، الصلوة علیهما و الاستغفار لهما، انفاذ عهدهما من بعدهما، و اکرام صدیقهما و صلة الرحم التی لا رحم لك الامن قبلهما، فبهذ الذی بقی من برهما بعد موتهما۔

حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ماں باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ ان کے ساتھ نیکوئی کا باقی ہے جسے میں بجالاؤں، فرمایا: ہاں، چار باتیں ہیں۔ ان پر نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت ان کی وصیت نافذ کرنا، اور ان کے دوستوں کی بزرگداشت، اور جو رشتہ صرف انہیں کی جانب سے ہو نیک برتاؤ کے ساتھ قائم رکھنا۔ یہ وہ نکوئی ہے کہ ان کی موت کے بعد ان کے ساتھ کرنی باقی ہے۔

۲۳۶۲۔ **عن** مالك بن ربیعة الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا یبقی للولد من بر الوالد الا اربع، الصلوة علیه و الدعاء له و انفاذ عهده من بعده، و صلة رحمه، و اکرام صدیقه۔

حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی

۲۳۶۱۔ الجامع الکبیر، ۲/۶۲۳ ☆

۲۳۶۲۔ السنن الکبری للبیهقی، ۴/۶۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۱۷، ۱۶/۴۷۴

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والد کے انتقال کے بعد اولاد پر چار طریقوں سے بھلائی باقی رہتی ہے، ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا، ان کا کیا ہوا وعدہ پورا کرنا، ان کے کنبہ والوں سے صلہ رحمی اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔۱۲م

۲۳۶۳۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قا ل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا ترك العبد الدعا ء للوالدین فانہ ینقطع عنہ الرزق ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی جب ماں باپ کے لئے دعا چھوڑ دیتا ہے تو اس کا رزق قطع ہو جاتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

۲۳۶۴۔ **عن** أبی اسید مالك بن زرارة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :استغفار الولد لأبیہ بعد الموت من البر ۔

حضرت ابو اسید مالک بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک سے یہ بات ہے کہ اولاد ان کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

(۲۰) ماں باپ کی طرف سے صدقہ کرو

۲۳۶۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا تصدقۃ احدکم بصدق تطوعا فلیجعلہا عن ابویہ فیکون لہما اجرہما ، و لا ینقص من اجرہ شیئا ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی شخص کچھ نفل خیرات کرے تو چاہیئے کہ اسے اپنے ماں

۲۳۶۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۵۶، ۱۶/ ۴۸۲ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۱/ ۲۸
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/۱۵۹ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی ، ۲۰۲
۲۳۶۴۔ کنز العمال للمتقی ، ۴۵۴۴۹، ۱۶/ ۴۸۰ ☆
۲۳۶۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/ ۱۳۸ ☆

باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا، اور اس کے ثواب سے کچھ نہ گھٹے گا۔

۲۳۶۶۔ **قال** رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ان من البر بعد الموت ان تصلی لهما مع صلاتك و تصوم لهما مع صیامك ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کے مرنے کے بعد نیک سلوک سے یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھے، اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے روزے رکھے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے ماں باپ کے ساتھ زندگی میں نیک سلوک کرتا تھا، اب وہ مر گئے ہیں ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے؟ اس پر حضور نے مندرجہ بالا ارشاد فرمایا:

نیز اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب اپنے ثواب ملنے کے لئے کچھ نفل نماز پڑھے یا روزے رکھے تو کچھ نفل ان کی طرف سے پڑھے اور ثواب پہونچائے۔ یا نماز روزہ جو عمل نیک کرے ساتھ ہی انہیں ثواب پہنچنے کی بھی نیت کرے کہ انہیں بھی ملے گا اور تیرا بھی کم نہ ہوگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

(۲۱) ماں باپ کی طرف سے حج کرو

۲۳۶۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من حج عن والدیه او عن ابویه او قضی عنهما مغرما بعث یوم القیامة مع الابرار ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے، یا ان کا قرض ادا کرے روز قیامت نیکوں کے ساتھ اٹھے۔

۲۳۶۶۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۳/۳۶۳ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة، ۲/۳۸۷
تاریخ واسط، ۲۰۹ ☆

۲۳۶۷۔ السنن للداقطنی، ۲/۲۷۲ ☆ الجامع الصغیر لسیوطی، ۲/۵۲۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۱۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۳۹، ۵/۱۲۵

۲۳۶۸۔ **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا حج الرجل عن والدیہ تقبل منہ و منہما ، تبشربہ ارواحہما فی السماء و کتب عند اللہ برا ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے وہ حج اس کی اوران سب کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے، اوران کی روحیں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں، اور یہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

۲۳۶۹۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من حج عن أبیہ و عن امہ فقد قضی عنہ حجتہ ، و کان لہ فضل عشر حج ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے ان کی طرف سے حج ادا ہوجائے گا اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ہے۔

۲۳۷۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من حج عن والدیہ بعد و فاتہما کتب اللہ لہ عتقا من النار ، و کان للمحجوج عنہما اجر حجۃ تامۃ من غیر ان ینقص من اجورہما شیٔ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے والدین کے بعد ان کی طرف سے حج کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھے اوران دونوں کے واسطے پورے حج کا ثواب ہو جس میں اصلا کمی نہ ہو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

۲۳۶۸۔ السنن للدراقطنی، ۲/۲۷۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۴۰
کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۵۷، ۹/۱۴۸ ☆
۲۳۶۹۔ السنن للدرقطنی، ۲/ ۲۷۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۸۴، ۱۶/ ۴۶۸
۲۳۷۰۔ شعب الایمان للبیہقی ، ۶/۲۰۵ ☆

(۲۲) ماں باپ کا قرض ادا کرو

۲۳۷۱۔ **عن** عبد الرحمن بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من برقسمهما و قضی دینهما و لم یستسب لهما کتب بارا و ان کان عاقا فی حیاتهما ، و من لا یبرقسمهما و لم یقض دینهما واستسب لهما کتب عاقا و ان کان بارا فی حیاتهما ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے ماں باپ کے بعد ان کی قسم سچی کرے اور ان کا قرض ادا کرے اور کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر انہیں برا نہ کہلوائے وہ والدین کے ساتھ نکوکار لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی زندگی میں نافرمان تھا۔ اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور ان کا قرض نہ اتارے اوراوروں کے والدین کو برا کہہ کر انہیں برا کہلوائے وہ عاق (نافرمان) لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی حیات میں نکوکار فرمانبردار تھا۔

(۲۳) روز جمعہ والدین کی قبروں کی زیارت کرے

۲۳۷۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :من زار قبر ابویه او احدهما فی کل یوم جمعة مرة غفر الله و کتب برہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کی جمعہ کے روز زیارت کرے اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

۲۳۷۳۔ **عن** أبی بکرالصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من زار قبر ابویه او احدهما یوم الجمعة فقرأ عنده یٰسین

۲۳۷۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۴۷/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۴۰ ۱۶ /۴۷۸

۲۳۷۲۔ اتحاف السادة للزبیدی ، ۳۶۳/۱۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱۷۴/۴

کنز العمال، للمتقی ، ۱۶،۴۵۴۸۶/ ۴۶۸ ☆

۲۳۷۳۔ الموضوعات لا بن الجوزی ، ۲۳۹/۲ ☆

غفرله ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روز جمعہ اپنے والدین یا ایک کی قبر کی زیارت کرے اوراس کے پاس یٰسین پڑھے بخش دیا جاوے۔

۲۳۷۴۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکرا لصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من زار قبر والدیہ او احدھما فی کل جمعۃ فقرأ عندہ یٰسین غفر اللہ لہ بعدد کل حرف منھا ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر جمعہ کو والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے وہاں یٰسین پڑھے، یٰسین شریف میں جتنے حرف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمائے۔

۲۳۷۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من زار قبر ابویہ او احدھما احتسابا کان کعدل حجۃ مبرورۃ من کان زوارا لھما زارت الملائکۃ قبرہ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی زیارت قبر کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے۔ اور بکثرت ان کی زیارت قبر کرتا ہو تو فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آویں۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن الجوزی محدث کتاب عیون الحکایات، میں بسند خود محمد بن عباس وراق سے روایت فرماتے ہیں: ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کو گیا، راہ میں باپ کا انتقال ہوگیا۔ وہ

۲۳۷۴۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/ ۳۹۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۸

۲۳٦۵۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/۳٦۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/ ۵۹

کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۴۳، ۱٦/۵۷۹ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۷٦۸

المغنی للعراقی، ۴/ ۴۷۴ ☆ الا مالی للشجری، ۲/۱۲۲

جنگل درختاں مقل یعنی گوگل کے پیڑوں کا تھا، ان کے نیچے دفن کر کے بیٹا جہاں جانا تھا چلا گیا، جب پلٹ کر آیا اس منزل میں رات کو پہونچا، باپ کی قبر پر نہ گیا، ناگاہ سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے۔

رأیتك تطوی الدوم لیلا و لا تری - علیك لاهل الدوم ان تتكلما
و مرباهل الدوم عاج فسلما -

میں نے تجھے دیکھا کہ تو رات میں اس جنگل کو طے کرتا ہے، اور وہ جوان پیڑوں میں ہے اس سے کلام کرنا اپنے اوپر لازم نہیں جانتا۔ حالانکہ ان درختوں میں وہ مقیم ہے کہ اگر تو اس کی جگہ ہوتا اور وہ یہاں گزرتا تو وہ راہ سے پھر کر آتا اور تیری قبر پر سلام کرتا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۴

(۲۴) باپ کے احباب سے حسن سلوک

۲۳۷۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من احب ان یصل اباه فی قبره فلیصل اخوان أبیه من بعده۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اس کے ساتھ حسن سلوک کرے وہ باپ کے بعد اس کے عزیزوں دوستوں سے نیک برتاؤ کرے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۴

۲۳۷۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : بینما ثلثة نفر یتمشون اخذهم المطر ، فأووا الی غار فی جبل فانحطت علی فم غارهم صخرة من الجبل ، فانطبقت علیهم ، فقال بعضهم

۲۳۷۶۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۳۲۳ ☆ المطالب العالیة لا بن حجر، ۲۵۱۸
کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۶۴، ۹/۱۴۹ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۷/۱۷۷
۲۳۷۷۔ الصحیح لمسلم، باب قصة اصحاب الغار، ۲/۳۵۳
الجامع الصحیح للبخاری، باب حدیث الغار، ۱/۴۹۳
السنن الکبری للبیهقی، ۶/۱۱۷ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۱۱۶
البدایة و النهایة لا بن کثیر، ۲/۱۳۷ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۳۲۰

لبعض : انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله ، فادعوا الله تعالیٰ بها لعله یفرجها عنکم فقال احدهم : اللهم ! انه کان لی والدان شیخان کبیران و امرأتی و لی صبیة صغار ارعی علیهم ، فاذا ارحت علیهم حلبت فبدأت لوالدی فسقیتهما قبل بنی ، و انی نأبی ذات یوم الشجر فلم آت حتی امسیت فوجد تهماقدناما ، فحلبت کما کنت احلب فجئت بالحلاب فقمت عند رؤسهما اکره ان اوقظهما من نومهما ، و اکره ان اسقی الصبیة قبلهما و الصبیة یتضاغون عند قدمی ، فلم یزل ذلك ودأبی و دابهم حتی طلع الفجر ، فان کنت تعلم انی فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة نری منها السماء ، ففرج الله منها فرجة فرأو امنها السماء ۔ و قال الآخر : اللهم ! انه کانت لی ابنة عم احببتها کاشد ما یحب الرجال النساء و طلبت الیها نفسها فابت حتی آتیها بمأة دینار ، فبغیت حتی جمعت مائة دینار ، فجئتها بها ، فلما و قعت بین رجلیها قالت : یا عبد الله ! اتق الله و لا تفتح الخاتم الا بحقه ، فقمت عنها ، فان کنت تعلم انی فعلت ذلك ابتعاء و جهك فافرج لنا منها فرجة ، ففرج لهم ۔ و قال الآخر : اللهم ! انی کنت استاجرت اجیرا بفرق ارز فلما قضی عمله قال : اعطنی حقی فعرضت علیه فرقه فرغب عنه ، فلم ازل ازرعه حتی جمعت منه بقراً و رعائها فجاء نی فقال : اتق الله و لا تظلمنی حقی ، قلت : اذهب الی تلك البقرورعائها فخدها فقال :اتق الله و لا تستهزئ بی فقلت:انی لا استهزئ بك خذ ذلك البقرو رعائها فاخذه فذهب به ، فان کنت تعلم انی فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا ما بقی ففرج الله ما بقی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مسافر سفر میں تھے کہ اچانک بارش آگئی، ان تینوں نے ایک پہاڑ کی کھائی میں پناہ لی، اسی وقت پہاڑ سے ایک پتھر گرا اور اس گھاٹی کا منہ بند ہوگیا۔ تینوں نے آپس میں ایک دوسے سے کہا: اپنے اپنے اعمال صالحہ کو دیکھو جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیئے ہوں اور ان کے وسیلہ سے دعا کرو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پتھر کو یہاں سے ہٹادے گا۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا یا اللہ! میرے والدین بوڑھے تھے، ساتھ ہی میری بیوی اور بچے بھی تھے، میں ان کے گذارے کے لئے بھیڑ بکریاں چراتا اور شام کو آکر دودھ دوہتا، پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا۔ ایک دن مجھے بکریوں کے لئے چارہ لانے کے لئے دور جانا پڑا، میں جب

گھر آیا تو رات ہو چکی تھی اور میرے والدین اس وقت تک سو گئے تھے۔ میں نے حسب معمول دودھ دوہا اور اس کو لیکر ماں باپ کے سرہانے آکر کھڑا ہو گیا، میں نے نہ چاہا کہ انکو نیند سے بیدا کروں، اور یہ بھی گوارہ نہ ہوا کہ اپنے بچوں کو پہلے پلادوں حالانکہ وہ بھوک کی وجہ سے میرے قدموں پر لوٹ رہے تھے، اسی حال میں پوری رات گذر گئی اور صبح نمودار ہو گئی۔ یا اللہ تو خوب جانتا ہے، اگر میں نے یہ کام تیری رضا کیلئے کیا تھا تو اس پتھر سے ایک روزن کھولدے جس سے ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ رب کریم نے اپنے فضل اور اس کے نیک عمل کی بدولت روزن کھول دیا اور اب انکو آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے شخص نے عرض کیا: یا اللہ! میرے چچا کی بیٹی تھی جس پر میں فریفتہ ہو گیا تھا میں نے اس سے خواہش ظاہر کی کہ اپنا نفس میرے حوالے کردے لیکن اس نے سو اشرفیوں کے بغیر رضا مندی ظاہر نہ کی۔ میں نے نہایت کوشش کر کے سو اشرفیاں کمائیں اور لیکر پہونچا۔ جب میں بدکاری کے ارادہ سے اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو بولی: اے خدا کے بندے! اللہ سے ڈر اور بغیر حق مہر مت توڑ۔ یہ سن کر میں اٹھ کھڑا ہوا، یا اللہ! تو خوب جانتا ہے، اگر میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی کے لئے کیا تو ایک روزن اور کھول دے، اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو اور ہٹا دیا۔ تیسرے شخص نے دعا کی: یا اللہ! میں نے ایک شخص کو مزدور کیا کہ وہ ایک فرق چاول پر میرا کام کردے، جب وہ کام کر چکا تو میرے پاس مزدوری لینے آیا، میں نے حسب وعدہ وہ چاول اس کو دئے لیکن اس نے انکار کردیا کہ اس کی نظر میں کم تھے۔ وہ چلا گیا تو میں نے ان چاولوں کو زراعت کے ذریعہ بڑھایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت کی کہ ایک جنگل میں گائے بیل اور ان کی حفاظت کے لئے چرواہے سب اسی کے منافع سے جمع ہو گئے۔ وہ مزدور پھر آیا اور بولا: اللہ تعالیٰ سے ڈر اور میرا حق مت مار، میں نے کہا: جا اور بیل گائے نیز چرواہے سب تیرے ہیں وہ بولا خدا سے ڈر اور مجھ سے ہنسی مذاق مت کر، میں نے کہا: نہیں واقعی ان سب کا تو ہی حقدار ہے۔ انکو لیجا، وہ لے گیا، یا اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا کے لئے کیا تھا تو پتھر کا جو حصہ غار پر رہ گیا ہے اس کو بھی ہٹادے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھی ہٹا دیا اور یہ سب آزاد ہو گئے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۸۷

(۲۵) مشرک ماں باپ سے بھی حسن سلوک سے پیش آؤ

۲۳۷۸۔ **عن** اسماء بنت الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قالت: قدمت علی امی و ھی مشرکة فی عهد قریش اذعا ھد ھم ، فاستفتیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قلت : قدمت علی امی و ھی راغبة ا فاصل امی ؟ قال :نعم ، صل امك۔

حضرت اسماء بنت امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میری ماں کہ مشرکہ تھی اس زمانہ میں کہ کافروں سے معاہدہ تھا میرے پاس آئی۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتوی پوچھا کہ میری ماں طمع لیکر میرے پاس آئی ہے، کیا میں اپنی ماں سے کچھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا: ہاں، اپنی ماں سے نیک سلوک کرو۔

الحجۃ المؤتمنہ ص ۲۱

۲۳۷۸۔ الصحیح لمسلم، کتاب الزکوۃ ، ۱/ ۳۲٤
الجامع الصحیح للبخاری ، باب الھدیة المشرکین ، ۱/ ۳۵۷
السنن لا بی داؤد، باب الصدقة علی اھل الزمة ، ۱/ ۲۳۵
المسند لا حمد بن حنبل ، ٦/ ۳٤٤

کتاب الحیوانات

۱۔ جانورں سے سلوک

(۱) جانوروں کے کھلانے پر اجر

۲۳۷۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : فی كل ذات كبد حری اجر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گرم جگر والے کو کھلانا ثواب ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۸۶

(۲) جانوروں کے دانہ پانی کا خیال رکھو

۲۳۸۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : دخلت امرأة النار فی هرة ربطتها فلم يطعمها و لم تدعها تاكل من خشاش الارض۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اسے باندھے رکھا تھا، نہ خود کھانا دیا نہ چھوڑا کہ زمین کا گراپڑا یا جو جانور اس کو ملتا کھاتی۔

۲۳۷۹۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب رحمة الناس بالبهائم ، ۲/ ۸۸۹
الصحيح لمسلم، باب فضل سقی البهائم المحترمه، ۲/ ۲۳۷
السنن لا بن ماجه ، باب فضل الصدقة الماء، ۲/ ۲۷۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۳۷۵ ☆ السنن الكبری للبيهقی ، ۴/ ۱۸۶
شرح السنة للبغوی ، ۲/ ۲۲۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۵/ ۱۱۳
مجمع الزوائد للهيثمی ، ۳/ ۱۳۱ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۱۶۰۶۴، ۶/ ۳۶۱
التفسير للقرطبی، ۷/ ۲۱۶ ☆ الادب المفرد للبخاری ، ۳۷۸
۲۳۸۰۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب خمس من الدواب فواسق، ۱/ ۴۶۷
الصحيح لمسلم، باب تحريم قتل الهرة ، ۲/ ۲۳۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۲۶۹ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۵۵۱

۲۳۸۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : دخلت امرأة النار فی هرة ربطتها فلم تطعمها و لم تدعها تأکل من خشاش الارض فوجبت لها النار ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اسے باندھے رکھا تھا، نہ خود کھانا دیا اور نہ چھوڑا کہ زمین کا گرا پڑا یا جو جانور ملتا کھاتی اس وجہ سے اس عورت کے لئے جہنم واجب ہوگئی۔　　فتاوی رضویہ ۴۰۲/۶

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن حبان کی حدیث میں ہے' فهی تنهش قبلها و دبرها ' وہ بلی دوزخ میں اس عورت پر مسلط کی گئی کہ اس کا آگا پیچھا دانتوں سے نوچ رہی ہے۔ ایک حدیث میں ہے: کہ جو جانور پالو دن میں ۷۰ / بارا سے دانہ پانی دکھاؤ، نہ کہ گھنٹوں پہروں بھوکا پیاسا رکھو۔ علماء فرماتے ہیں: جانور پر ظلم کافر ذمی پر ظلم سے سخت تر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۹۶/۹

(۳) جانور بازی ناجائز ہے

۲۳۸۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن التحریش بین البهائم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۹۵/۹

۲۳۸۱۔ السنن لابن ماجه، باب ذکر التوبة، ۳۱٤/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۱۸/۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲۰۹/۳
۲۳۸۲۔ السنن لابی داؤد، باب فی التحریش بین البهائم، ۳٤٦/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التحریش بین البهائم، ۲۰٤/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۵۸/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸۵/۱۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲۲/۱۰ ☆

(۴) جانور غیر مکلّف ہے

۲۳۸۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : العجماء جبار ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جانورکوئی ذمہ نہیں رکھتے بلکہ وہ مجبور ہیں۔

فتاوی رضویہ ۷/۲۷۴

۵۔ جانورکومثلہ نہ کرو

۲۳۸٤۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لعن الله من مثل بالحيوان ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اس پر اللہ کی لعنت جوکسی جاندارکومثلہ کرے۔

حاشیہ مسندامام احمد ص ۳

۲۳۸۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب فی الرکاز الخمس ، ۱/ ۲۰۳
الصحيح لمسلم ، با ب جرح العجماء جبار ، ۲/ ۷۳
الجامع للترمذی ، با ب ما جاء ان العجماء جبار ، ۱/ ۸۲
الجامع الصغير للسيوطی ، ۲/ ۳۵۰ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ۲/ ۲۲۸
المعجم الكبير للطبرانی ، ۱۰/ ۱۰۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۳/ ۷۸
۲۳۸۵۔ السنن الكبری للبيهقی ، ۹/ ۸۷ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲٤۹۷۱، ۹/ ٦٦
التاريخ الكبير للبخاری ، ۱/ ۲۰٦ ☆ الكامل لا بن عدی ، ۲/ ۱۵۲

۲۔ جانور پالنا

(۱) کتا پالنا گناہ ہے

۲۳۸۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اقتنی کلبا الا کلب ماشیة او ضاربا نقص من عمله کل یوم قیراطان ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے محافظ اور شکاری کتے کے علاوہ کوئی کتا پالا اس کے نیک اعمال سے ہر دن دو قیراط کم ہوں گے۔۱۲م

۲۳۸۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اتخذ کلبا الا کلب ماشیة او صیدا و زرع انتقص من اجره کل یوم قیراط ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شکار، کھیتی اور جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کے لئے کتا پالا اس کا ہر دن ایک قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۹۲

(۲) کالا کتا شیطان ہے

۲۳۸۷۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا صلی الرجل و لیس بین یدیه کأخرة الرحل او کواسطة

۲۳۸۵۔ الصحیح لمسلم، باب الامر بقتل الکلاب ، ۲/ ۲۱
المسند لا حمد بن حنبل ۲/ ۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۱۷
۲۳۸۶۔ الصحیح لمسلم، باب الامر بقتل الکلاب ، ۱/۲۱
۲۳۸۷۔ الجامع للترمذی ، باب ماجاء انه لا یقطع الصلوة ، ۱/۴۵
السنن لا بن ماجه، باب مایقطع الصلوة ، ۱/۶۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۱۴۹

الرحل قطع صلوته الکلب الاسود و المرأۃ و الحمار ، فقلت لأبی ذر : ما بال الاسود من الاحمر و من الأبیض ، فقال : یا ابن اخی : سالتنی کما سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فقال : الکلب الاسود شیطان ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب نمازی کے سامنے سترہ نہ ہوتو اس کی نماز کالا کتا، عورت اور گدھا سامنے سے گذر جانے سے قطع ہوجاتی ہے۔(قطع سے مراد نماز کا خشوع قطع ہونا ہے) حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری سے عرض کیا: کالے کتے اور سرخ وسفید میں کیا فرق ہے ؟ فرمایا: اے میرے بھتیجے! تو نے مجھ سے وہی سوال کیا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تھا تو حضور نے ارشادفرمایا: کالا کتا شیطان ہے۔۱۲م

۲۳۸۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الکلب الاسود البھیم الشیطان ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: گہرے سیاہ رنگ کا کتا شیطان ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۸۱

(۳) بلی گھر میں آنے جانے والا جانور ہے

۲۳۸۹۔ **عن** أبی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انہا من الطوافین علیکم و الطوافات ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک وہ (بلی) ان نر و مادہ میں ہے جو بکثرت تم پر طواف کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۷

۲۳۸۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۰۲ ☆

۲۳۸۹۔ المستدرک للحاکم، ۱/۱۶۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۰۳

التمہید لابن عبد البر ، ۱/۳۱۸ ☆

(۴) بلی ناپاک نہیں

۲۳۹۰۔ **عن** أبی قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انها ای الهرة لیست بنجس ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ یعنی بلی ناپاک نہیں۔ فتاوی رضویہ ۲/۸۰

(۵) بلی درندہ ہے

۲۳۹۱۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالی عنه قا ل : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : الهر سبع ، و فی روایة السنور سبع ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلی درندہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۸۰

(۶) مرغ پالنا اچھا ہے

۲۳۹۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنهما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : الدیك یؤذن بالصلو ة ، من اتخذ دیکا أبیض حفظ من ثلثة من شرکل شیطان و ساحر و کاهن ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرغ نماز کے لئے لوگوں کو جگاتا ہے، تو جس نے سفید مرغ پالا تو وہ تین برائیوں سے محفوظ ہوگیا، شیطان، جادوگر، اور آئندہ کی باتیں غلط سلط بیان کرنے والے سے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۷

۲۳۹۰۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی سور الهرة ، ۱/ ۱۴
المسند لا حمد بن حنبل ۵/ ۳۹۶ ☆ المستدرك للحاکم، /۱۶۰
۲۳۹۱۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۴۴۲ ☆
۲۳۹۲۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۲۸۸۸، ۱۲/ ۳۳۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۲۶۱
تذکرة الموضوعات للفتنی ، ۱۵۳ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری ، ۴۳۱

۳۔موذی جانور

(۱)سانپ کو مارڈالو

۲۳۹۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقتلوا الحیات و اقتلوا ذا الطفیتین و الابتر۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: سانپوں کو قتل کرو، اور خاص طور پر ذوالطفیتین کو قتل کرو، اور ابتر کو قتل کرو۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ذوالطفیتین سانپ کی ایک خبیث قسم ہے جس کی دم چھوٹی ہوتی ہے اور پشت پر دو سفید دھاریاں ہوتی ہیں۔

ابتر بھی ایک خطرناک قسم کا سانپ ہوتا ہے جس کی دم چھوٹی اور رنگ نیلا ہوتا ہے۔

۲۳۹۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقتلوا الحیا ت کلھن ، فمن خاف ثارھن فلیس منا ۔

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر سانپ کو مارو، جس نے ان کے حملے کا خوف کر کے چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔۱۲م

۲۳۹۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول اللہ عزوجل و بث فیہا من کل دابۃ ، ۱/۴۶۵
الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات و غیرھا ، ۲/۲۳۴
السنن لا بن ماجہ ، باب قتل ذی الطفیتین ، ۲/۲۶۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۹ ☆ المعجم الکبیر ، للطبرانی ، ۲۰/۲۵
مجمع الزوائد للھیثمی ، ۴/۴۶ ☆ الترغیب والترھیب للمنزری ، ۳/۶۲۶
المصنف لعبدالرزاق، ۱۹۶۱۶ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری ، ۵/۲۲
۲۳۹۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول اللہ عزوجل وبث فیہا من کل ، ۱/۴۶۶
الصحیح لمسلم، کتاب الحیات و غیرھا ، ۲/۲۳۴
السنن لا بی داؤد باب فی قتل الحیات ، ۲/۷۱۲

۲۳۹۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی الہ تعالیٰ عنه قال : بینما نحن مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی غار اذ نزلت علیه و المرسلات ، فانا لنتلقاها من فیه و ان فاه لرطب بها اذخرجت حیة ، فقا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اقتلوها ، قال : فابتدر نا ها فسبقنا ، فقال : وقیت شرکم کما وقیتم شرها۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورۂ 'و المرسلات ' نازل ہوئی، ہم آپ سے سن کر یاد کرہی رہے تھے کہ اچانک سانپ نکلا، فرمایا: اسے مارو، ہم جلدی سے بڑھے کہ وہ کسی بل میں گھس گیا، حضور نے فرمایا: وہ تمہاری تکلیف سے بچ گیا جیسے تم اس کی ایذا سے محفوظ رہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۰

(۲) سانپ مارنا باعث اجر ہے

۲۳۹۶۔**عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قا ل : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قتل حیة فکانما قتل الکافر مباح الدم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ کو قتل کیا اس نے گویا ایک مشرک حلال الدم کو قتل کیا۔

۲۳۹۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قتل حیة او عقربا فکانما قتل کافرا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ یا بچھو مارا گویا ایک کافر مارا۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۱۰

۲۳۹۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول الله عزوجل وبث فیها کل ، ۱/۴۶۷
الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲/۲۳۵
السنن للنسائی، کتاب القتل الحیة فی الحرم ، ۲/ ۲۵
۲۳۹۶۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۴۲۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۰۰۳۲، ۱۵/ ۴۸
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/ ۱۳۰ ☆ مشکل الآثار ، للطحاوی ، ۴/ ۹۱
۲۳۹۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۳۷ ☆ کنز العمال للمتقی ،۳۹۹۹۵، ۱۵/ ۴۲

(۳) پانچ جانوروں کو حرم اور حالت احرام میں مارنا میں جائز ہے

۲۳۹۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خمس من الدواب کلھم فاسقۃ ، یقتلھن المحرم و یقتلن فی الحرم ، الغراب ، و الحیۃ ، و العقرب ، و الفارۃ ، و الکلب العقور ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں جنکو محرم بھی قتل کرسکتا ہے اور حرم میں بھی قتل کئے جائیں گے۔ کوا، سانپ، بچھو، چوہا، اور بورایا ہوا کتا۔۱۲م فتاوی رضویہ ۲/ ۷۸

۲۳۹۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خمس من الدواب لیس علی المحرم فی قتلھن جناح ، الغراب ، و الحدأۃ ، و العقرب ، و الفارۃ ، و الکلب العقور ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کو محرم بھی قتل کرسکتا ہے، کوا، چیل، بچھو، چوہا اور بورایا ہوا کتا۔۱۲م

۲۴۰۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال النبی

۲۳۹۸۔ السنن لا بن ماجہ ، باب یقتل المحرم ، ۲۲۳/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۵۷/۱ ☆ الصحیح لا بن خزیمۃ ۲۶۶۵
شرح السنۃ للبغوی ، ۲۶۶/۷ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی ، ۲۰۹/۳
تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۲۷۵/۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۲۰۹/۵
المسند للحمیدی ، ۶۱۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۳۴/۴
کنز العمال للمتقی ، ۱۱۹۴۲، ۳۶/۵ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۲۹۲/۴
التفسیر لا بن کثیر ، ۱۸۲/۳ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی،
۲۳۹۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب خمس من الدواب فواسق، ۴۶۷/۱
الصحیح لمسلم، باب مایندب للمحرم و غیرہ قتلہ من الدواب ، ۳۸۱/۱
الموطا لمالک، ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۴۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۴۲/۱ ☆
۲۴۰۰۔ السنن للنسائی، باب ما یقبل المحرم من الدواب، ۲۵/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۰۳/۶ ☆ السنن للدار قطنی، ۲۶۰/۲
المسند لا بی داؤد الطیالسی، ۲۵۷/۸ ☆ المصنف لعبدالرزاق، ۸۳۸۴

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : خمس یقتلهن محرم ، الحیة و الفارة و الحدأة ، و الغراب الا بقع ، و الکلب العقور ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: پانچ جانوروں کو حالت احرام میں بھی مارا جاسکتا ہے، سانپ، چوہا، چیل، سیاہ سفید کوا، اور بورایا ہوا کتا۔۱۲م

۲۴۰۱۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خمس قتلهن حلال فی الحرم ، الحیة ، و العقرب و الحدأة و الفارة و الکب العقور ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانوروں کو حرم میں قتل کرنا جائز ہے، سانپ، بچھو، چیل، چوہا، اور بورایا ہوا کتا۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۰

۲۴۰۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قا ل :ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : امر محرما بقتل حیة بمنی ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منی میں احرام باندھے ہوئے لوگوں کو سانپ مارنیکا حکم دیا۔۱۲م

(۴) چھوٹے اور زہریلے سانپ ضرور مارو

۲۴۰۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنهما قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اقتلوا الحیات و ذا الطفیتین و الابتر ، فانهما یستسقطان الحبل و یلتمسان البصر ، قال: فکان عبد اللہ ابن عمر یقتل کل حیة و جدها ، فابصره ابو لبابة بن عبد المنذر او زید بن الخطاب و هو یطارد حیة ، فقال : انه

۲۴۰۱۔ السنن لأبی داؤد، باب ما یقتل المحرم من الدواب ۱/۲۵٦
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۲٤۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۵/۲۱۰
۲۴۰۲۔ الجامع لمسلم، کتاب قتل لحیات ، ۲/۲۳۵
۲۴۰۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲/۲۳۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۸۳ ☆
السنن لا بی داؤد، باب فی قتل الحیات ، ۲/۷۱۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد نهی عن ذوات البيوت ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سانپوں کو مارو، اور چھوٹے زہریلے سفید دھاری والے سانپ کو خاص طور پر مارو کہ یہ حمل گرادیتے ہیں اور نگاہ ختم کردیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر جس سانپ کو پاتے ماردیتے۔ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر یا حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں ایک سانپ پر حملہ کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر کے سانپوں کو مارنے کی ممانعت فرمائی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۰

(۵) سانپ اور بچھو مارنا نماز میں بھی جائز ہے

۲۴۰۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اقتلوا الاسو دين فی الصلوة ، الحية و العقرب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سانپ اور بچھو کو نماز میں بھی قتل کرڈالو۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

۶۔ سانپ مارنے پر سات نیکیاں اور چھپکلی پر ایک

۲۴۰۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من قتل حية فله سبع حسنات ، و من قتل وزغة فله حسنة ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۴۰۴۔ السنن لا بن ماجه ، باب ما جاء فی قتل الحية والعقرب فی الصلوة ، ۱/۸۹
السنن للنسائی ، باب قتل الحية والعقرب فی الصلوة ، ۱/۱۴۳
المستدرك للحاكم ، ۴/۲۷۰ ☆ المسند للعقيلی ، ۲/۲۳۷
الصحيح لا بن حبان ، ۵۲۸، ☆ تلخيص الحبير لا بن حجر ، ۱/۲۸۴
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱۰۰۴ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۲۰۱۲۱، ۷/۵۳۳
۲۴۰۵۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۴۲۰ ☆ المعجم الكبير للطبرانی ، ۱۰/۲۵۸
مجمع الزوائد للهيثمی ، ۴/۴۵ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۳/۶۲۳
الجامع الصغير للسيوطی ، ۲/۵۳۷ ☆ الصحيح لا بن حبان ۱۰۸۱

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ مارا اس کے لئے سات نیکیاں، اور جس نے چھپکلی ماری اس کے لئے ایک۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

(۷) چھ جانور احرام اور حالت نماز میں بھی مارنا جائز ہے

۲۴۰۶۔ **عن** زید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ قا ل :سأل رجل عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ما یقتل من الدواب و ھو محرم ، قال : حدثنی احدی نسوۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان یامر بقتل الکلب العقور ، و الفارۃ و العقرب والحدأۃ و الغراب والحیۃ ، قال و فی الصلوۃ ایضا ۔

حضرت زید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ حالت احرام میں کونسے جانور مارنا جائز ہیں؟ فرمایا: مجھ سے ازواج مطہرات میں سے کسی نے بیان فرمایا: کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چھ جانوروں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا: بورایا ہوا کتا، چوہا، بچھو، چیل، کوا، اور سانپ۔ اور نماز میں بھی یہی حکم ہے۔ ۱۲م

(۸) چھپکلی مارنا ثواب ہے

۲۴۰۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قا ل: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اقتلوا الوزغ و لو فی جوف الکعبۃ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھپکلی کو مارو خواہ وہ کعبہ کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

۲۴۰۶۔ الصحیح لمسلم، باب ما یندب للمحرم و غیرہ قتلہ من الدواب ، ۱/ ۳۸۲
المسند لا بی عوانہ، ۲/ ۱۴۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۴/ ۳۵
۲۴۰۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۶/ ۲۰۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۳/ ۲۲۹
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۳/ ۱۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۰۰۱۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۲۰۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۸۳

(۹) سفید سانپ نہ مارو

۲٤۰۸ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیی علیه وسلم: اقتلوا الحیات کلها الا الجان الأبیض الذی کانه قضیب فضة ـ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام سانپ مارو مگر سفید سانپ گویا وہ چاندی کی چھڑی ہے۔۱۲م

(۱۰) جن بھی سانپ کی شکل میں آتے ہیں

۲٤۰۹ـ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان بالمدینة نفرا من الجن قد اسلموا ، فمن رأی شیًا من هذه العوامر فلیؤذنه ثلاثا ، فان بداله بعد فلیقتله فانه شیطان ـ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ میں جنات کا ایک گروہ ہے جو اسلام لاچکے، تو جوان گھر میں رہنے والے جنات کو سانپ کی شکل میں دیکھے تو تین دن کی مہلت دے پھر بھی وہ موجود رہے تو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے۔۱۲م

۲٤۱۰ـ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لهذه البیوت عوامر ، فاذا رأیتم شیًا منها فخرجو ا علیها ثلاثا ، فان ذهب والا فاقتلوه فانه کافر ـ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲٤۰۸ـ السنن لابی داؤد، باب فی قتل الحیات، ۲/۷۱۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۳۸۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ٤/٤٦
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/ ٦٢٤ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٤۰۰۰٤
۲٤۰۹ـ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲/۲۳۵
السنن لابی داؤد، باب فی قتل الحیات ۲/۷۱۳
۲٤۱۰ـ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲/۲۳۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ٤/٤٨ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ٦٢٦
علل الحدیث لابن حاتم ، ٢٤٦٦ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/ ١٣٤

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ان گھروں میں کچھ رہنے والے جن سانپ کی شکل میں ہیں، جب تم ان میں سے کسی کو سانپ کی شکل میں دیکھو تو انکو تین دن کی مہلت دو پھر مار ڈالو کہ وہ کافر ہے۔

۲۴۱۱ ۔**عن** أبی السائب مولی هشام بن زهرة رضی الله تعالی عنه انه دخل علی أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه فی بیته ، قال : فوجد ته یصلی، فجلست انتظره حتی یقضی صلاته ، فسمعت تحریکا فی عراجین فی ناحیة البیت فالتفت فاذاحیة ، فوثبت لا قتلها فاشار الی ان اجلس ، فجلست ، فلما انصرف اشار الی بیت فی الدار فقال : اتری هذا البیت ؟ فقلت : نعم ، فقال : کان فیه فتی منا حدیث عهد بعرس ، قال : فخرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی الخندق ، فکان ذلك الفتی یستاذنه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بانصاف النهار فیرجع الی اهله، فاستاذنه یوما ، فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :خذ علیك سلاحك ، فانی اخشی علیك قریظة ، فاخذ الرجل سلاحه ثم رجع فاذا امرأته بین البابین قائمة ، فاهو ی الیها بالرمح لیطعنها به واصابته غیرة فقالت له : اکفف علیك رمحك و ادخل البیت حتی تنظر ماالذی اخرجنی ، فدخل فاذا بحیة عظیمة منطویة علی الفراش ، فاهوی الیها بالرمح فانتظمها به ثم خرج فرکزه فی الدار فاضطربت علیه ، فما یدری ایهما کان اسرع موتا الحیة ام الفتی؟ قال: فجئنا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ذکرنا ذلك له و قلنا له : ادع الله لیحییه لنا فقال :استغفروا لصاحبکم ثم قال : ان بالمدینة جنا قد اسلموا ، فاذا رأیتم منهم شیًا فآذنوه ثلاثة ایام ، فان بدالکم بعد ذلك فاقتلوه فانما هو شیطان ۔

حضرت ابوسائب مولیٰ ہشام بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر گئے تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا، کہتے ہیں: میں انتظار

۲۴۱۱۔ا لصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲/ ۲۳۵
السنن لا بی داؤد ، باب فی قتل الحیات ، ۷۱۳/۲

میں بیٹھا رہا کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائیں، اس درمیان میں نے کھجور کی پڑی ہوئی شاخوں کے درمیان سرسراہٹ سنی، میں گھر کے اس گوشہ کی جانب متوجہ ہوا تو دیکھا کہ سانپ ہے، میں کود کر پہونچا کہ اس کو مار ڈالوں لیکن انہوں نے مجھے اشارہ کرکے بٹھادیا، جب فارغ ہوئے تو گھر کی کوٹھری کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: کیا تم اس کوٹھری کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہاں، بولے: اس میں ایک جوان رہتا تھا، نئی نئی شادی ہوئی تھی، ہم جنگ خندق میں شرکت کے لئے حضور کے ساتھ گئے، اس جوان نے دوپہر کو حضور سے گھر جانیکی اجازت لینا چاہی، حضور نے ایک یوم کی اجازت عطا فرمادی اور فرمایا: اپنے ہتھیار ساتھ لیتے جاؤ کہ مجھے بنو قریظہ سے خطرہ ہے۔ وہ ہتھیار لیکر آئے تو بیوی کو دروازہ پر کواڑوں کے درمیان کھڑا پایا، غیرت وشرم کی وجہ سے اس کے نیزہ مارنا چاہا کہ وہ بول اٹھی، اپنا ہتھیار روک لو اور پہلے گھر میں جا کر دیکھو کہ میں یہاں کیوں نکلنے پر مجبور ہوئی۔ وہ اندر آئے تو دیکھا کہ بستر پر ایک بڑا سانپ لپٹا بیٹھا ہے، اس نے نیزہ مار کر اس کو چھید لیا اور نیزہ باہر لاکر گھر کے صحن میں گاڑ دیا۔ اس سانپ نے اچھل کر اس جوان پر حملہ کردیا، اب یہ پتہ نہیں چلا کہ کون پہلے مرا، سانپ یا وہ جوان، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا، اور ساتھ ہی درخواست کی کہ حضور جوان کے زندہ ہونیکی دعا فرمادیں۔ فرمایا: اپنے ساتھی کی مغفرت کی دعا کرو۔ پھر فرمایا: مدینے میں کچھ جن ہیں جو اسلام لے آئے اور سانپ کی شکل میں موجود ہیں جب تم دیکھو تو تین دن کی مہلت دو۔ پھر بھی وہ ظاہر ہوں تو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۰

۲۴۱۲۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما یقتل الحیات کلھن حتی حدثنا ابو لبابة بن عبد المنذر البدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن قتل جنان البیوت فامسك ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر سانپ کو مار ڈالتے تھے یہاں تک کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے یہ

۲۴۱۲۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲/ ۲۳٤

حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا، تو آپ نے یہ طریقہ چھوڑ دیا۔۱۲م

۲۴۱۳۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان ابا لبابۃ کلم عبد اللہ بن عمر لیفتح لہ بافی دارہ یستقرب بہ الی المسجد فوجد الغلمۃ جلد جان فقا ل : عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما : التمسوہ فاقتلوہ ، فقال :ابو لبابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ : لا تقتلوہ ، فان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن قتل الجنان التی فی البیوت ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابولبابہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے گفتگو کی کہ ان کے لئے اپنے گھر میں سے ایک دروازہ کھول دیں تاکہ مسجد نبوی قریب ہو جائے، دروازہ کھولتے وقت کام کرنے والے لڑکوں نے سانپ کی کیچلی دیکھی، حضرت عبد اللہ ابن عمر نے فرمایا: سانپ کو ڈھونڈو اور مار ڈالو، حضرت ابولبابہ نے فرمایا: مت مارنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں کی شکل میں جنات کو مارنے سے منع فرمایا۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قتل اس سانپ کا کہ سپید رنگ ہے اور سیدھا چلتا ہے، یعنی چلنے میں بل نہیں کھاتا قبل انذار وتحذیر کے ممنوع ہے۔ نیز اسی طرح وہ سانپ جو مدینہ کے گھروں میں رہتے ہیں بے انذار و تحذیر نہ قتل کئے جائیں مگر ذوالطفیتین کہ اس کی پیٹھ پر دو خط سپید ہوتے ہیں، اور ابتر کہ ایک قسم ہے سانپ کی کبود رنگ کوتاہ دم اور ان دونوں سانپوں کا خاصہ ہے کہ جس کی آنکھ پر ان کی نگاہ پڑے اندھا ہو جائے، زن حاملہ اگر انہیں دیکھ لے حمل ساقط ہو، کہ اس طرح کے سانپ اگر مدینے کے گھروں میں بھی رہتے ہوں تو ان کا مارنا بے انذار کے جائز ہے۔

لیکن بعض علما نے قتل ان سانپوں کا کہ گھروں میں رہتے ہیں مطلقا بے انذار کے ممنوع ٹھہرایا ہے اور منشا اس کا اطلاق لفظ بیوت ہے۔ مگر یہ مذہب ضعیف غیر مختار ہے۔ اور جواب اس کا یہ ہے کہ یہاں مراد بیوت سے بیوت مدینہ ہیں نہ بیوت مطلقا، اور وہ احادیث جن میں اذن

۲۴۱۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲/ ۲۳۴

بیوت مقید ہے ان حدیثوں کے مفسر ہیں۔

انذار وتحذیر کے طریقے مختلف ہیں

ایک یہ کہ یوں کہا جائے: میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے لیا کہ ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔

۲۴۱۴۔ **عن** ابن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : انشدکن بالعہد الذی اخذ علیکن سلیمان بن داؤد علیہما السلام ان لا توذونا و لا تظہرن لنا ۔

حضرت ابن حبیب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ انذار وتحذیر کے وقت یوں کہے میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے لیا کہ ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔

دوسرے یہ ہے کہ اس طرح کہا جائے: ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلۂ عہد نوح وعہد سلیمان بن داؤد علیہم السلام کے کہ ہمیں ایذا مت دے۔

۲۴۱۵۔ **عن** أبی لیلی رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا ظہرت الحیۃ فی المسکن فقولوا لہا : انا نسألک بعہد نوح و بعہد سلیمان بن دائود علیہم السلام ان لا تؤذینا ، فان عادت فاقتلوہ ۔

حضرت ابولیلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی گھر میں سانپ ظاہر ہو تو کہو: ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلۂ عہد نوح وسلیمان بن داؤد علیہم السلام کے کہ ہمیں ایذا مت دے۔

تیسرے یہ کہ میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت نوح علیہ السلام نے لیا، اور میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیمان علیہ السلام نے لیا کہ ایذا مت دو۔

۲۴۱۴۔ شرح مسلم للنووی، ۲/ ۲۳۴ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱/ ۳۱۸

۲۴۱۵۔ الجامع للترمذی ، ☆

شرح السنۃ للبغوی، ۱۲/ ۱۹۴ ☆ کنز العمال للمتقی ،۲۸۳۷۲ ، ۱۰/ ٦۲

مشکوہ المصابیح للتبریزی ، ۴۱۳۷ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی ، ۲۱۱

۲۴۱۶۔ **عن** أبی لیلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :ا ن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : سئل عن حیا ت البیوت فقا ل : اذا رأیتم منهن شیًا فی مساکنکم فقولوا : انشدکن العهد الذی اخذ علیکن سلیمان علیه السلام ان لا تؤذونا فان عدن فافتلوهن ۔

حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھر میں پائے جانے والے سانپوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: جب تم اپنے گھروں میں ان سانپوں کو دیکھو تو کہو: میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا کہ ایذا مت دو، پھر بھی وہ ظاہر ہوں تو مار ڈالو۔۱۲م

چوتھے یہ کہ لوٹ جا خدا کے حکم سے

پانچویں یہ کہ مسلمان کی راہ چھوڑ دے

بالجملہ قتل سانپ کا مستحب اور سپید وساکن بیوت مدینہ کا سوا ذوالطفیتین اور ابتر کے بے انذار وتحذیر کے ممنوع ہے۔ مگر امام طحاوی کے نزدیک قتل بے انذار میں بھی کچھ حرج نہیں، اور انذار اولی ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰۱/۹

۲۴۱۶۔ السنن لابی داؤد، باب فی قتل الحیات، ۷۱۳/۲

ا۔فضائل توبہ

(۱)توبہ کا طریقہ

۲٤۱۷۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل شئ یتکلم بہ ابن آدم فانہ مکتوب علیہ ، فاذا خطأ الخطیئۃ ثم احب ان یتوب الی اللہ عزوجل فلیأت بقعۃ مرتفعۃ فلیمد د یدیہ الی اللہ ثم یقول : اللھم !انی اتوب الیک منھا لا ارجع الیھا ابد ا، فانہ یغفر لہ ما لم یرجع فی عملہ ذلک ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا ہر بول اس پر لکھا جاتا ہے، تو جو گناہ کرے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرنا چاہے اسے چاہئے کہ بلند جگہ پر جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ پھیلائے اور کہے: الٰہی ! میں اس گناہ سے تیری طرف رجوع لاتا ہوں اب کبھی ادھر عود نہ کرونگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمادیگا جب تک اس گناہ کو پھر نہ کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

توبہ کے لئے بلندی پر جانے کی یہ ہی حکمت ہے کہ حتی الوسع موضع معصیت سے بعد اور دوری نیز محل طاعت ومنزل رحمت یعنی آسمان کا قرب حاصل ہو۔ جب سیدنا حضرت موسی علی نبینا علیہ الصلوۃ السلام کا زمانہ انتقال قریب آیا بن میں تشریف رکھتے تھے اور ارض مقدسہ پر جبارین کا قبضہ تھا، وہاں تشریف لیجانا میسر نہ ہوا دعا فرمائی: اس پاک زمین سے مجھے ایک سنگ پرتاب قریب کردے۔ فتاوی رضویہ ۵۴۲/۳

(۲)توبہ گناہ مٹادیتی ہے

۲٤۱۸۔ **عن** عبدا للہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول للہ صلی

۲٤۱۷۔ المستدرک للحاکم، ٤/ ۱٦۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۳۹٤
کنز العمال للمتقی ، ۱۰۲٤٤، ٤/ ۲۱۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۰/ ٥٤

۲٤۱۸۔ السنن لا بن ماجہ ، باب ذکر التوبۃ ، ۲/ ۳۱۳
السنن الکبری للبیھقی ، ۱۰/ ۱٥٤ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۰۱۷٤، ٤/ ۲۰۷

الله تعالیٰ علیه وسلم : التائب من الذنب کمن لا ذنب له ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گناہ سے توبہ کرلی وہ ایسا ہے جیسے گناہ کیا ہی نہیں۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۱۰

(۳) گنہگار کی بھلائی توبہ میں ہے

۲٤۱۹۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قا ل : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خیرالخطائین التوابون ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: خطاکار کی خیر اس میں ہے کہ توبہ کرے۔

فتاوی رضویہ ۷/۵۱۰

(۴) مؤمن کو توبہ کے بعد طعنہ نہ دے

۲٤۲۰۔ **عن** معاذ رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من عیر اخاه بذنب لم یمت حتی یعمله ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو کسی مسلمان بھائی کو توبہ کے بعد اس گناہ کا طعنہ دے وہ نہ مریگا جب تک خود اس

۲٤۱۸۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۰/ ۲۰۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱/۲٦۱
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/ ۲۰۳ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱۸/ ۲۰۰
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ٤/ ۲۱۰ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ٥/ ۲٤۱
الترغیب والترهیب للمنذری ، ٤/ ۹۷ ☆ المغنی للعراقی ، ٤/٥
اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/ ٥۰۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۱۰۳٤۰

۲٤۱۹۔ السنن لا بن ماجه باب ذکر التوبة ، ۲/۳۲۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۱۹۸ ☆ المستدرك للحاکم، ٤/۲٤٤

۲٤۲۰۔ الجامع للترمذی ، قیامت ، ٥۳ ☆
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/۳۱۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۷/ ٥۰٤
تاریخ بغداد للخطیب ، ۲/ ۳٤۰ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۲/ ۳٦٥
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ٥۳٥ ☆ الکامل لا بن عدی،

گناہ کا مرتکب نہ ہو۔ فتاوی رضویہ ۶/۱۴۰

۵۔ گناہ کے بعد سچی توبہ سے دل صیقل ہوجاتا ہے

٢٤٢١ ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان العبد اذا اذنب ذنبا تكتب فی قلبه نكتة سوداء فان تاب و نزع و استغفر صقل قلبه ، و ان عاد زادت حتی تغلق قلبه ، فذالك "الران" الذی ذكر الله تعالیٰ فی القرآن ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ دھبہ پیدا ہوجاتا ہے، پھر جب توبہ کرے، اس گناہ سے علیحدگی اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے تو اس کا دل صیقل و صاف ہوجاتا ہے اس کے بعد پھر گناہ کر بیٹھا تو وہ دھبہ اور زیادہ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ پورے دل کو گھیر لیتا ہے۔ یہ ہی نقطہ ہے وہ جس کا ذکر قرآن کریم میں لفظ ران سے فرمایا گیا۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۷

٢٤٢١ ـ السنن لا بن ماجه ، باب الذكر الذنوب
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٢٩٧ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ، ٤/٩١
فتح الباری للعسقلانی ، ١١/٩٩ ☆ كنز العمال للمتقی، ١٠١٧٣، ٤/٢٠٧

۲۔ توبہ کیا ہے؟

(۱) جس نے توبہ کی اس نے گناہ پر اصرار نہ کیا

۲٤۲۲۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما اصر من استغفر

امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے معافی مانگ لی اس نے ہٹ نہ کی۔

فتاوی رضویہ ۷/۵۱۰

(۲) ندامت توبہ ہے

۲٤۲۳۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: الندم توبۃ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ندامت توبہ ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۵۴

(۳) معصیت میں مبتلا رہ کر توبہ اللہ سے استہزاء ہے

۲٤۲٤۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قا ل: قال رسول اللہ صلی

۲٤۲۲۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الاستغفار، ۱/۲۱۲
السنن الکبری للبیھقی ، ۱۰/۱۸۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٥/٥۹
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/٤۷۸ ☆ کنز العمال للمتقی ،۱۰۲۳۰، ٤/۲۱٦
کشف الخفا للعجلونی ، ۲/۲٤۹ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ،
۲٤۲۳۔ السنن لابن ماجہ ، باب ذکر التوبہ ، ۲/۳۲۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۷٦ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۱۰/۱٥٤
المستدرک للحاکم، ٤/۲٤۳ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ٤/۹۷
مجمع الزوائد للھیثمی ، ۱۰/۱۹۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۱۰۳
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۳۳ ☆ التمھید لابن عبد البر، ٤/٤٥
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۲۹۷ ☆ الکامل لابن عدی ، ۱/۲۰۰
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۸/۲٥۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۳۰۱، ٤/۲۳۲
۲٤۲٤۔ الترغیب والترھیب للمنذری ، ٤/۹۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/٦۰٤
المغنی للعراقی، ٤/٤۷ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی ، ٦۱٦

اللہ تعالی علیہ وسلم : المستغفر من الذنب و ھو مقیم علیہ کالمستھزیٔ بربہ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو گناہ پر قائم رہ کر توبہ توبہ کرے وہ اپنے رب جل جلالہ سے معاذ اللہ تمسخر کرتا ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۴

(۴) گناہ کے فورا بعد توبہ کرنا مومن کی شان ہے

۲۴۲۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مثل المؤمن و مثل الایمان کمثل الفرس فی اخبیتہ یحول ثم یرجع الی اخبیتہ ، و ان المومن یسھو ثم یرجع ، فاطعموا طعامکم الاتقیاء و او لو معروفکم المؤمنین۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان اور ایمان کی کہاوت ایسی ہے جیسے چراگاہ میں گھوڑا اپنی رسی سے بندھا ہو کہ چاروں طرف چر کے پھر اپنی بندش کی طرف پلٹ آتا ہے۔ یونہی مسلمان سے بھول ہوتی ہے پھر ایمان کی طرف رجوع لاتا ہے، تو اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلاؤ اور اپنا نیک سلوک سب مسلمانوں کو دو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ معالجہ گناہ میں نیکوں کو کھانا کھلانا اور عام مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔ رادالقحط والوباء ص ۹

۲۴۲۵۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۵۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/ ۲۰۱

الترغیب والترھیب للمنذری ۴/ ۹۰ ☆ شرح السنۃ للبغوی ۱۳/ ۶۹

الصحیح لا بن حبان ، ۲۴۵۱ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۲۵۰

۳۔ توبہ کی نوعیت

(۱) جیسا گناہ ویسی ہی توبہ

۲۴۲۶۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :اذا عملت سئیۃ فاحدث عندھا توبۃ، توبۃ السر بالسر ، و توبۃ العلانیۃ بالعلانیۃ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی گناہ صادر ہو فوراً توبہ کر۔ پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور علانیہ کی علی الاعلان ۔۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۵۲۳

۲۴۲۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اذا حدثت ذنبا فاحدث عندھا توبۃ ، ان سرا فسر ، و ان علانیۃ فعلانیۃ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تجھ سے نیا گناہ ہو فوراً نئی توبہ کر نہاں کی نہاں، عیاں کی عیاں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسئلہ توبہ میں مجملاً تحقیق یہ ہے کہ وہ گناہ جو خلق پر بھی ظاہر ہو جس طرح خود اس کیلئے دو تعلق ہیں۔

ایک بندے اور خدا میں کہ، اللہ عزوجل کی نافرمانی کی ، اس کا ثمرہ حق جل وعلا کی معاذ اللہ ناراضی ،اس کے عذاب منقطع یا ابدی کا استحقاق۔

دوسرے بندے اور خلق میں ، کہ مسلمانوں کے نزدیک وہ آثم وظالم یا گمراہ یا کافر بحسب حیثیت گناہ ٹھہرے۔اور اس کے لائق سلام وکلام وتعظیم اکرام واقتدائے نماز وغیرہا امور ومعاملات میں اس کے ساتھ انہیں برتاؤ کرنا ہو۔

۲۴۲۶۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۸۰، ۲۰۹/۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶۰۳/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۳/۱ ☆ المغنی للعراقی ، ۴۷/۴
۲۴۲۷۔ کنز المعال للمتقی،۱۰۲۴۶، ۲۲۰۹/۴ ☆

یونہی اس سے توبہ کے لئے بھی دو رخ ہیں

ایک جانب خدا، اس کا رکن اعظم بصدق دل اس گناہ سے ندامت ہے۔ فی الحال اس کا ترک اور اس کے آثار کا مٹانا، اور آئندہ نہ کرنے کا صحیح عزم۔ یہ سب باتیں سچی پشیمانی کو لازم ہیں ولہذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الندم توبة ۔ ندامت توبہ ہے۔

یعنی وہی سچی صادقہ ندامت کہ بقیہ ارکان توبہ کو خود مستلزم ہے اسی کا نام توبۃ السر ہے۔

دوسرا جانب خلق، کہ جس طرح ان پر گناہ ظاہر ہوا اور ان کے قلوب میں اس کی طرف سے کشیدگی پیدا ہوئی اور معاملات میں اس کے ساتھ اس کے گناہ کے لائق انہیں احکام دئے گئے اس کی طرح ان پر اسی توبہ و رجوع ظاہر ہو کہ ان کے دل اس سے صاف ہوں اور احکام حالت برأت کی طرف مراجعت کریں، یہ توبہ علانیہ ہے۔

توبۂ سر سے تو کوئی گناہ خالی نہیں ہو سکتا۔ اور گناہ علانیہ کے لئے شرع نے توبہ علانیہ کا حکم دیا ہے۔

اقول وباللہ التوفیق: اس حکم میں بکثرت حکمتیں ہیں

اول: اصلاح ذات بین کا حکم ہے، یعنی آپس میں صفائی اور صلح رکھو، یہ گناہ علانیہ میں توبۂ علانیہ ہی پر موقوف، کہ جب مسلمان اس کے گناہ سے آگاہ ہوئے اگر توبہ سے واقف نہوں تو ان کے قلوب اس سے ویسے ہی رہیں گے جیسے قبل توبہ تھے۔

دوم: جب وہ اسے برا سمجھے ہوئے ہیں تو اس کے ساتھ وہی معاملات بعد و تنفر رکھیں گے جو بدوں کے ساتھ درکار ہیں۔ علی الخصوص، بدمذہب لوگ، یہ بہت برکات سے محرومی کا باعث ہوگا۔

سوم: جب یہ واقع میں تائب ہو لے۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: التائب من الذنب کمن لاذنب له تو اب مسلمانوں کے وہ معاملات نظر بواقع بیجا ہوں گے، اور انہیں اس بیجا پر خود یہ شخص حامل ہوا کہ اگر اپنی توبہ کا اعلان کر دیتا تو کیوں وہ معاملات رہتے، تو لازم ہوا کہ انہیں مطلع کر دے۔ جیسے کسی کے کپڑے میں نجاست ہو اور وہ مطلع نہیں تو جاننے والے پر اسے خبر دینی ضروری ہے۔

چہارم: ایسے گناہوں میں جو بدمذہبی بددینی ہیں، اگر یہ مر گیا اور مسلمانوں پر اس کی

توبہ ظاہر نہیں ، اور بدمذہب کی مذمت اس کے مرنے پر بھی جائز بلکہ کبھی شرعاً واجب ہے تو اہلسنت اسے برا اور بددین اور گمراہ کہیں گے ، اور ان کے سید ومولی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انہیں زمین میں اللہ عزوجل کا گواہ بتایا ہے ، آسمان میں اس کے گواہ ملائکہ ہیں اور زمین میں اہلسنت ، تو انکی گواہی سے اس پر سخت ضرر کا خوف ہے ، اور وہ خود اس میں تقصیر وار ہے کہ اعلان توبہ سے ان کا دل صاف نہ کردیا۔ اور یہ نہ بھی ہو تو اتنا ضرور ہے کہ علما وصلحا اہل سنت اس کی تجہیز میں شرکت اور اس کے جنازہ پر نماز سے احتراز کریں گے ، شفاعت اخیار سے محروم رہے گا ، یہ شناعت کیا کم ہے ، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

پنجم: اصل یہ ہے کہ گناہ علانیہ دوہرا گناہ ہے کہ اعلان گناہ دوسرا گناہ ، بلکہ اس گناہ سے بھی بدتر گناہ ہے۔ حدیث میں ہے۔

۲۴۲۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : کل امتی معافی الا المجاهرین۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری سب امت عافیت میں ہے سوا ان کے جو گناہ آشکارا کرتے ہیں۔

فتاوی رضوی حصہ اول ۹/ ۲۵۵

۲۴۲۹۔ **عن** المغیرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لا یزال العذاب مکشوفا عن العباد لما استتروا بمعاصی الله ، فاذا اعلنوها استوجبوا عذاب النار۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندوں سے عذاب الہی دور رہے گا جب تک اللہ کی معصیت پوشیدہ

۲۴۲۸۔ الجامع الصغیر للبخاری ، باب ستر المومن علی نفسه، ۲/ ۸۹۶
الصحیح لمسلم، باب النهی عن هتك الانسان ستر نفسه ، ۲/ ۴۱۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۱۹۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۶/ ۱۷۲
المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱/ ۲۲۷ ☆ التمهید لا بن عبد البر ، ۵/ ۳۳۹
الدر المنثور للسیوطی، ۸/ ۳۳۰ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۰۳۳۷، ۴/ ۲۳۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۱۶۱ ☆ المغنی للعراقی ، ۲/ ۱۹۹
۲۴۲۹۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۴/ ۹۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۳۷۱

کریں گے۔اور جب علانیہ گناہ کرینگے تو عذاب دوزخ خود اپنے اوپر واجب کریں گے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۵۶

اعلان گناہ پر باعث نفس کی جرأت و جسارت، اور سرکشی و بے حیائی ہے، اور مرض کا اعلاج ضد سے ہوتا ہے، جب مسلمانوں کے مجمع میں اپنی بدی وشناعت پر اقرار لائے گا تو اس سے جو انکسار پیدا ہوگا اس سرکشی کی دوا ہوگا۔

فکر حاضر میں اس وقت اتنی حکمتیں خیال میں آئیں، اور شریعت مطہرہ کی حکمتوں کو کون حصر کرسکتا ہے؟ ان میں اکثر وجوہ یہ چاہتے ہیں کہ جن جن لوگوں کے سامنے گناہ کیا ہے ان سب کے مواجہ میں توبہ کرے۔مگر یہ کثرت مجمع کی حالت میں مطلقا اور بعض صور میں ویسے بھی حرج سے خالی نہیں، اور حرج مدفوع بالنص ہے۔تاہم اس قدر ضرور چاہیئے کہ مجمع توبہ مجمع گناہ کے مشابہ ہو۔سب میں ادنٰی درجہ کا اعلان اگرچہ دو کے سامنے بھی حاصل ہوسکتا ہے۔مگر وہ مقاصد شرع یہاں بے مشاکلت ومشابہت حاصل نہ ہوں گے۔ولہذا علامہ مناوی نے فیض القدیر میں اس حدیث (اعلانیہ توبہ کرنے والی) کی شرح میں لکھا۔ احدث عندها توبة تجانسها مع رعاية المقابلة و تحقق المشاكلة مختصرا۔

سو کے سامنے گناہ کیا اور ایک گوشہ میں دو کے آگے اظہار توبہ کردیا تو اس کا اشتہار مثل اشتہار گناہ نہ ہوا، اور وہ فوائد کہ مطلوب تھے پورے نہ ہوئے۔ بلکہ حقیقۃً وہ مرض کہ باعث اعلان گناہ تھا توبہ میں کمی اعلان پر بھی وہی باعث ہے کہ گناہ تو دل کھول کر مجمع کثیر میں کرلیا اور اپنی خطا پر اقرار کرتے عار آتی ہے۔

چپکے سے دو تین کے سامنے کہہ لیا وہ انکسار کہ مطلوب شرع تھا حاصل ہونا درکنار ہنوز خودداری واستنکاف باقی ہے۔اور جب واقع ایسا ہو تو حاشا توبہ سر کی بھی خیر نہیں کہ وہ ندامت صادقہ چاہتی ہے اور اس کا خلوص مانع استنکاف۔

پھر انصاف کیجئے! تو کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں نے توبہ کرلی ہے اور اس مجمع میں توبہ نہ کرنا خود بھی اسی خودداری واستنکاف کی خبر دے رہا ہے۔ورنہ کسی شخص کا توبہ کا قصہ پیش کرنا، گواہوں کے نام گنانا، ان سے تحقیقات پر موقوف رکھنا یہ جھگڑا آسان تھا یا مسلمانوں کے سامنے یہ دو حرف کہہ لینا کہ الٰہی میں نے اپنے ان ناپاک اقوال سے توبہ کی، پھر یہاں ایک نکتہ اور ہے۔

اس کے ساتھ بندوں کیلئے معاملے تین قسم ہیں۔

ایک یہ، کہ گناہ کی سزا اس کو دی جائے اس پر یہاں قدرت کہاں۔ یعنی قتل وتعزیز وغیرہ کی۔

دوسرے یہ کہ اس کے ارتباط واختلاط سے تحفظ وتحرز کیا جائے کہ بدمذہب کا ضرر سخت متعدی ہوتا ہے۔

تیسرے یہ کہ اس کی تعظیم وتکریم مثل قبول شہادت و اقتدائے نماز وغیرہ سے احتراز کریں۔

فاسق وبدمذہب کے اظہار توبہ کرنے سے قسم اول تو فورا موقوف ہو جاتی ہے الا فی بعض صور مستثنیات مذکورۃ فی الدر وغیرہ مگر دو قسم باقی ہنوز باقی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی صلاح حال ظاہر ہو اور مسلمانوں کو اس کے صدق توبہ پر اطمینان حاصل ہو۔ اس لئے کہ بہت عیار اپنے بچاؤ اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے زبانی توبہ کر لیتے ہیں اور قلب میں وہی فساد بھرا ہوتا ہے۔

عراق میں ایک شخص صبیغ بن عسل تمیمی کے سر میں کچھ خیالات بدمذہبی گھومنے لگے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور عرضی حاضر کی گئی، طلبی کا حکم صادر فرمایا، وہ حاضر ہو۔ امیر المؤمنین نے کھجور کی شاخیں جمع کر رکھی تھیں۔ اس کو سامنے حاضر ہونے کا حکم دیا۔ فرمایا تو کون ہے؟ کہا: کہ میں عبد اللہ صبیغ ہوں، فرمایا: اور میں عبد اللہ عمر ہوں اور ان شاخوں سے مارنا شروع کیا کہ خون بہنے لگا۔ پھر قید خانے بھیج دیا، جب زخم اچھے ہوئے پھر بلایا اور ویسا ہی مارا پھر قید کر دیا، سہ بارہ پھر ایسا ہی کیا یہاں تک کہ وہ بولا: امیر المؤمنین! واللہ اب وہ ہوا میرے سر سے نکل گئی، امیر المؤمنین نے اسے حاکم یمن حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیج دیا اور حکم فرمایا: کہ کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔ وہ جدھر گزرتا اگر سو آدمی بیٹھے ہوتے سب متفرق ہو جاتے یہاں تک کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے عرضی بھیجی کہ یا امیر المؤمنین! اس کا حال صلاح پر ہے۔ اس وقت مسلمانوں کو ان کے پاس بیٹھنے کی اجازت فرمادی۔

پھر صحت توبہ اور اطمینان کتنی مدت میں حاصل ہوتا ہے صحیح یہ کہ اس کے لئے کوئی مدت

معین نہیں کر سکتے ، جب اس شخص کی حالت کے لحاظ سے اطمینان ہو جائے کہ اب اس کی اصلاح ہوگئی ۔اس وقت اس سے دو قسم اخیر کے معاملات برطرف ہوں گے ۔ظاہر ہے کہ یہ بات نظر بحالات مختلف ہو جاتی ہے ۔ایک سادہ دل وراست گو سے کوئی گناہ ہوا اس نے توبہ کی، اس کے صدق پر جلد اطمینان ہو جائے گا اور دروغ گو مکار کی توبہ پر اعتبار نہ کریں گے اگر چہ ہزار مجمع میں تائب ہو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۵۷

کتاب الزہد

ا۔ زہد

(۱) زہد و توکل

۲۴۳۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالى عنه قال :رأى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : عند بلال تمرة قال: ما هذا؟ يا بلا ل ! قال : شئ اذخرته لغد ، قال : ام تخشى ان يكون لك دخان فی نار جهنم ، انفق يا بلال ! و لا تخشى من ذی العرش اقلالا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ ثرمے جمع دیکھے، فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کی: میں نے آئندہ کے لئے جمع کرر کھے ہیں۔ فرمایا: کیا ڈرتا نہیں کہ تیرے لئے آتش دوزخ کا دھواں ہو، اسے خرچ کراے بلال! اور عرش کے مالک سے کمی کا اندیشہ نہ کر۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰۴

۲۴۳۱۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من استغنى بالله اغناه الله و من استعف اعفه الله ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر خلق سے بے پرواہی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی کردے گا، اور جو سچے دل سے پارسا بننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے پارسا بنادیگا۔

۲۴۳۲۔ **عن** عمر بن امية الضمری رضی لله تعالىٰ عنه قال : جاء رجل الى رسول الله صلى الله عالى عليه وسلم و قال : ارسل ناقتی وا توكل ؟ قال : قيدها و

۲۴۳۰۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱/ ۳۴۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۶۰۱۱، ۶/۳۵۰
الترغيب والترغيب للمنذری، ۲/ ۵۱ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۲۴۴
۲۴۳۱۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۳ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۶۷۲۷، ۶/ ۵۰۳
التاريخ الكبير للبخاری، ۱/ ۲۹۸ ☆ التمهيد لا بن عبد البر، ۴/ ۹۴
السنن الكبرى لبيهقی، ۴/ ۱۷۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۵۱۳
مشكل الآثار للطحاوی، ۱/ ۲۰۴ ☆
۲۴۳۲۔ كنز العمال للمتقی، ۹۶۹۸، ۳/ ۱۰۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۳۸۴

توکل۔

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی نے حاضر ہو کر عرض کی : یا رسول اللہ ! اپنی اونٹنی یونہی چھوڑ دوں اور خدا پر بھروسہ اور توکل رکھوں؟ ارشاد فرمایا؛ باندھ دے اور تکیہ خدا پر رکھ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۳

(۲) فقر کی ترغیب

۲۴۳۳۔ **عن** بلال الحبشی رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : یا بلال ! الق اللہ فقیرا ولا تلقه غنیا ، قال : قلت : و کیف لی بذلك یا رسول اللہ ! قال : اذا رزقت فلا تخبأ و اذا سئلت فلا تمنع ، قال : قلت : و کیف لی بذلك یا رسول اللہ ! قال: هو ذاك و الا فالنار۔

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! فقیر مرنا اور غنی ہو کر نہ مرنا۔ عرض کی: اس کی کیا سبیل ہے؟ فرمایا: جو ہے نہ چھپانا اور جو مانگا جائے منع نہ کرنا۔ عرض کی: ایسا کیوں کر کروں؟ فرمایا: ایسا ہی کرنا ہوگا ورنہ آگ ہے۔ العیاذ باللہ تعالی

۲۴۳۴۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : توفی رجل من اهل الصفة فوجد فی مئزره دینار فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیت ۔ ثم توفی اخر فوجد فی مئزره دیناران فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیتان۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ سے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا انتقال ہو گیا۔ ان کے تہبند میں ایک دینار نکلا ، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: ایک داغ ، پھر دوسرے صحابی کا انتقال ہوا تو ان کے تہبند میں دو دینار نکلے فرمایا:

۲۴۳۳۔ المستدرك للحاکم، ۴/۳۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۶۱۸۳، ۶/۳۸۷
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۳/۳۱۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۳۴
۲۴۳۴۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۵/۲۵۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۸/۱۴۸
المصنف لعبد الرزاق، ۱۶۴۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۳/۴۱
الدر المنثور للسیوطی ، ۲/۵۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۹/۵۰۵

دوداغ۔۱۲م

۲۴۳۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : توفی رجل من اهل الصفة فوجدوا فی شملته دینار ین ، فذکروا ذلك للنبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقال : کیتان ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ایک صحابی کا انتقال ہوا صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ان کے عمامے کے شملہ میں دو دینار پائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات عرض کی: فرمایا: دوداغ۔۱۲م

۲۴۳۶۔ **عن** سلمة بن الاکوع رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنت جالسا عند النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فاتی بجنازة فقال : هل ترك شیئا ؟ قالو ا : نعم ، ثلثة دنانیر ، فقال : باصابعه ثلث کیات ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ ایک جنازہ لایا گیا فرمایا: کیا کچھ چھوڑا ہے ؟ حاضرین نے عرض کی: ہاں تین دینار، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انگلی مبارک کا اشارہ کرکے فرمایا: تین داغ۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل انقطاع وتبتل الی اللہ، اصحاب تجرید وتفرید جنہوں نے اپنے رب سے کچھ نہ رکھنے کا عہد باندھا ان پر اپنے عہد کے سبب ترک ادخار لازم ہوتا ہے اگر کچھ بچا رکھیں تو نقض عہد ہے۔ اور بعد عہد پھر جمع کرنا ضرور ضعف یقین سے ناشی یا اس کا موہم ہوگا، ۔ ایسے اگر کچھ بھی ذخیرہ کریں مستحق عقاب ہوں۔

فقر وتوکل ظاہر کرکے صدقات لینے والا اگر یہ حالت مستمر رکھنا چاہے تو ان صدقات

۲۴۳۵۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۱۰۱ ☆ الصحیح لا بن حبان ، ۲۴۸۱
المغنی للعراقی ، ۴/۲۷۱ ☆
۲۴۳۶۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۴/۴۷ ☆ الصحیح لا بن حبان ، ۲۴۸۲
السنن الکبری للبیهقی، ۶/۷۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ۲/۵۸

میں سے کچھ جمع کر رکھنا اسے ناجائز ہوگا کہ یہ دھوکا ہوگا اور اب جو صدقہ لیگا حرام وخبیث ہوگا۔

انہیں دو باب سے گزشتہ احادیث ہیں جن میں کچھ نہ رکھنے کی ترغیب اور ایک اشرفی چھوڑنے والے کو ایک داغ فرمایا، اور دو پر دو، اور تین پر تین، یعنی فی اشرفی ایک داغ دیا جائے گا اس سے دھبہ مراد ہے یعنی اس کے جمال و نورانیت میں۔ وہ ایسے معلوم ہوں گے جیسے چہرے پر چیچک وغیرہ کا داغ ہوتا ہے۔ اور جن مردوں کے بارے میں یہ حدیثیں آتی ہیں وہاں بلاشبہ یہی معنی انسیب واقرب ہیں، عیاذاً باللہ آتش دوزخ میں تپا کر داغ دینا مراد نہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰۳

(۳) دنیا سے بے رغبتی کی تعلیم

۲٤٣٧۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : كن فى الدنيا كانك غريب و غريب و عابر سبيل ، وعد نفسك فى اصحاب القبور ، اذا اصبحت فلا تحدث نفسك بالمساء و اذا امسيت فلا تحدث نفسك بالصباح۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں یوں رہ کہ گویا تو مسافر بلکہ راہ چلتا ہے، اور اپنے کو قبر میں سمجھ، صبح کرے تو دل میں یہ خیال نہ لا کہ شام ہوگی، اور شام ہو تو یہ نہ سمجھ کہ صبح ہوگی۔

۲٤٣٨۔ **عن** ام الوليد بنت عمر الفاروق رضى الله تعالىٰ عنهما قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : يا ايهاا لناس ! الا تستحيون ، قالوا : بما يا رسول الله ! عليك الصلوٰة و السلام ، قال: تجمعون ما لا تاكلون ، و تبنون ما لاتعمر و ن ، و تاملون مالا تدر كون ، الا تستحيون من ذلك ۔

۲٤٣٧۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فى قصر الامل، ٢/٥٧
السنن لابن ماجه ، باب مثل الدنيا ، ٢/٣١٣
المعجم الكبير للطبرانى ، ١٢/٢٩٩ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ٤/٢٤٢
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٣٩٩ ☆ كنز العمال للمتقى ، ٦١٢٧ ١٩٤/٣
فتح البارى للعسقلانى ، ١١/٢٣٣ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ١٠/٣٣٦
حلية الاولياء لابى نعيم ، ١/٣١٣ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ٥/١٧٤
۲٤٣٨۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٤/٢٤١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ١٠/٢٨٤

حضرت ام الولید بنت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ حاضرین نے عرض کیا: یارسول اللہ! کس بات سے؟ فرمایا: جمع کرتے ہو کہ نہ کھاؤ گے، عمارت بناتے ہو جس میں نہ رہو گے، اور وہ آرزوئیں باندھتے ہو جن تک نہ پہونچو گے۔ اس سے شرماتے نہیں؟

۲۴۳۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : اشتری اسامة بن زید امة بمأة دینار ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : الا تعجبون من اسامة المشتری الی شهر ، ان اسامة طویل الامل ، و الذی نفسی بیده ! ما طرفت عینای الا وظننت ان شغری لا یلتقیان حتی یقبض الله روحی، و لا رفعت قدحا الی فی فظننت انی واضعة حتی اقبض ، و لا لقمت لقمة الا ظننت انی لا اسیغها حتی اغص بما من الموت ، و الذی نفسی بیده ! ان ما توعدون لآت ، و ما انتم بمعجزین ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سو اشرفیوں کے عوض ایک لونڈی خریدی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اسامہ سے تعجب نہیں کرتے جس نے ایک مہینہ کے وعدہ پر لونڈی خریدی ہے، بیشک اسامہ کی امید لمبی ہے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تو جب آنکھ کھولتا ہوں تو یہ گمان ہوتا ہے کہ پلک جھپکنے سے پہلے موت آجائے گی اور جب پیالہ منہ تک لیجاتا ہوں کبھی گمان نہیں کرتا کہ اس کے رکھنے تک زندہ رہوں گا۔ اور جب کوئی لقمہ لیتا ہوں تو گمان ہوتا ہے کہ اسے حلق میں اتارنے نہ پاؤں گا کہ موت اسے گلے میں روک دے گی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضرور آنے والی ہے اور تم تھکا نہ سکو گے۔

۲۴۳۹۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ۲/۳۹۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۲۴۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۳۳۸ ☆ المغنی للعراقی ، ۴/۴۳۷
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۴۷ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۶/۹۱

۲۴۴۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من الدنیا دار من لا دار له ، و لها یجمع من لاعقل له ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا بے گھروں کا گھر ہے، اوراس کے لئے وہ جمع کرتا ہے جو بے عقل ہے۔

۲۴۴۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : مر علینا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم و نحن نعالج خصالنا ، فقال : ما هذا ؟ فقلت : خص لنا و هی نحن نصلحه ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ما اری الامر الا اعجل من ذلك ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس سے تشریف لیکر گزرے جب ہم دیوار پر کہگل کررہے تھے اورٹٹی درست کررہے تھے۔ فرمایا: اے عبداللہ! کیا کررہے ہو؟ عرض کی: اسے درست کررہا ہوں۔ فرمایا: معاملہ اس سے قریب تر ہے۔

۲۴۴۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : هذا ابن آدم و هذا اجله ، و وضع یده عنده فقاه ثم بسطها

۲۴۴۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۷۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۴/ ۱۷۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۲۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۶۰۸۶ ، ۳/ ۱۸۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۸۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۳۴۱
المغنی للعراقی ، ۳/ ۱۹۹ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۱/ ۳۶۴
مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۵۲۱۱ ، ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۴۹۳
۲۴۴۱۔ السنن لابی داؤد ، باب فی البناء ۲/ ۷۱۰
السنن لابن ماجه، باب فی البناء و الخراب ، ۲/ ۳۱۷
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی قصر الامل، ۲/ ۵۷
المسند لاحمدبن حنبل، ۲/ ۱۶۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/ ۲۴۴
۲۴۴۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الامل ، ۲/ ۵۷
المسند لاحمدبن حنبل، ۳/ ۲۵۷ ☆
۲۴۴۳۔ التفسیر لابن کثیر، ۶/ ۳۰۰ ☆

فقال: و ثم امله و ثم امله ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت، پھر گردن مبارک پر دست اقدس رکھا اور دست اقدس پھیلا کر فرمایا: اور اتنی دور اس کی امید ہے اور اتنی دور اس کی امید ہے۔

۲۴۴۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : من کنز دنیا یرید حیاۃ باقیۃ فان الحیاۃ بید اللہ ، الا وانی لااکثر دنیارا و لا درھما ، و لا اخبأر زقا لغد ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:: جو دنیا جوڑ کر رکھے کہ بقائے زندگی چاہتا ہو تو زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، سن لو! میں نہ اشرفی جوڑ کر رکھتا ہوں نہ روپیہ، نہ کل کے لئے کھانا اٹھا کر رکھوں۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۵۰۷

(۴) مذمت دنیا

۲۴۴۴۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : الدنیا ملعونۃ و ملعون ما فیھا الا ما کان منہ للہ عزوجل ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا ملعون ہے جو کچھ دنیا میں ہے ملعون ہے، مگر وہ جو اس میں سے اللہ عزوجل کے لئے ہو۔

۲۴۴۵۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی

۲۴۴۳۔

۲۴۴۴۔ حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم ، ۳/۱۵۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۶۰
العلل المتناھیۃ لا بن الجوزی ، ۲/ ۳۱۲ ☆

۲۴۴۵۔ السنن لا بن ماجہ ، باب مثل الدنیا ، ۱/ ۳۱۲
الترغیب والترھیب للمنذری، ۱/۹۸ ☆ العلل المتناھیۃ لا بن الجوزی، ۳/۳۲۶
کنز العمال ،للمتقی، ۶۰۸۳ ، ۳/ ۱۸۵ ☆ المغنی للعراقی ، ۱/۱۱
الدر المنثور للسیوطی ، ۴/۲۵۶ ☆ الا مالی للشجری ، ۲/۱۶۱
الجامع للترمذی باب ما جاء فی ھوان الدنیا علی اللہ ، ۲/۵۶

علیه وسلم : الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا ذکر الله و ماو الا و عالما او متعلما۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا پر لعنت ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے سب پر لعنت ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جسے اس سے علاقۂ قرب ہے، اور عالم یا طالب علم دین۔

۲۴۴۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا ما ابتغی به وجه الله تعالیٰ ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : دنیا لعنت ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب لعین ہے مگر جس سے رضائے الٰہی مطلوب ہو۔ فتاوی رضویہ۶/۳۱۱

۲۴۴۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا امرا بمعروف او نهیا عن منکرا و ذکر الله

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور دنیا وی چیزیں لعنت ہیں مگر بھلائی کا حکم، برائی سے روکنا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۰

(۵) دنیا کی ہوس نہیں بھرتی

۲۴۴۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لو کان لابن آدم و ادمن ذهب لا بتغی الیه ثانیا ، و لو کان له وادیان لا بتغی الیهما ثالثا ، و لا یملأ جوف ابن آدم الا التراب یتوب الله علی من تاب ۔

۲۴۴۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۰/ ۲۲۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۲۶۰

۲۴۴۷۔ المسند للبزار ، ۱۷۳۶ ، ۵/ ۱۴۵ ☆

۲۴۴۸۔ الجامع للترمذی ، ابواب الزهد، ۲/ ۵۷

المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/۲۴۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۴۵۸

المسند للبزار ، ۲۲۲۲ ، ۶/۱۸۱ ☆

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ابن آدم کے لئے ایک جنگل بھر سونا ہوتو دوسرا جنگل اور مانگے، اور دو جنگل بھر ہوتو تیسرا اور چاہے، اور ابن آدم کا پیٹ نہیں بھرتی مگر خاک، اور تائب کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔　فتاوی رضویہ ۳۷۱/۶

(۶) اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی ہے

۲۴۴۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و سلم : من استعف اعفہ اللہ ، و من استکفی کفاہ اللہ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پارسائی چاہے گا اللہ عزوجل اسے پارسائی دے گا۔اور جو مخلوق سے نگاہ پھیر کر اللہ تعالیٰ کی کفایت چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے کفایت فرمائے گا۔

فتاوی افریقہ ص ۱۰۹

(۷) دنیا وآخرت دونوں پیش نظر رکھے

۲۴۵۰۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لیس بخیر کم من ترك دنیاہ لآخرتہ و اخرتہ لدنیاہ حتی یصیب منھا جمیعا فان الدنیا بلاغ الی الآخرۃ ، و لا تکونوا کلا علی الناس۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بہتر وہ نہیں ہے جو اپنی دنیا آخرت کے لئے چھوڑ دے، اور نہ وہ جو اپنی آخرت دنیا کے لئے چھوڑ دے۔ بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے کہ دنیا وآخرت کا

۲۴۴۹۔ السنن للنسائی ، باب الاستعفان علی المسألۃ، ۲۷۸/۱

المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۹۵/۳

مشکل الآثار للطحاوی ، ۲۰۵/۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۰۴/۹

التمهید لا بن عبد البر، ۹۴/٤ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۱۶۷۲۶

الدر المنثور للسیوطی ، ۳٤۲/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۱۲/۲

التفسیر لا بن کثیر ، ۷۸۰/۱ ☆

۲۴۵۰۔ کنز العمال للمتقی ،٦۳۳٤، ۲۳۸/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ٤٦٥/۲

کشف الخفا للعجلونی ،، ۲۳۸/۲ ☆

وسیلہ ہے۔اپنا بوجھ دوسروں پر ڈال کر نہ بیٹھے رہو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تلاش حلال اور فکر معاش وتعاطی اسباب ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ عین مرضی الٰہی ہیں، کہ آدمی تدبیر کرے اور بھروسہ تقدیر پر رکھے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۲

(۸) آزمائش کے وقات اعانت ہوتی ہے

۲۴۵۱۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ ینزل المعونة علی قدر المؤنة ، و ینزل الصبر علی قدر البلاء۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ دشواری کے مطابق مدد نازل فرماتا ہے، اور آزمائش کے مطابق صبر نازل فرماتا ہے۔۱۲م

(۹) مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو

۲۴۵۲۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : انما الکرم قلب المؤمن ، و انما المفلس الذی یفلس یوم القیامة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کرم تو مومن کا دل ہے۔اور مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن تہی دست ہو۔۱۲م

۲۴۵۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۵۹۹۲، ۶/۴۳۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۱۲۰

۲۴۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب انما الکرم قلب المومن، ۲/۹۱۳

فتح الباری، للعسقلانی ، ۱۰/۶۶ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی ، ۲/۵۷۲

۲۔تقوىٰ

(۱)تقوىٰ وتواضع کی فضیلت

۲٤٥٣۔ **عن** يحى بن كثير رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الكرم التقوى و الشرف التواضع ۔

حضرت یحیٰ بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقوی بزرگی ہے اور تواضع شرف وعزت ہے۔۱۲م

الزلال الانقی ص ۱۶۲

۲٤٥٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قا ل النبى صلى الله تعالى عليه وسلم : من سره ان يكون اكرم الناس فليتق الله ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو پسند آئے کہ وہ لوگوں میں باعزت ہوتو اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے۔۱۲م

الزلال الانقی ص ۱۶۰

(۲)خوف خدا کا صلہ مغفرت ہے

۲٤٥٥۔ **عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : قال ربكم : انا اهل ان اتقى فلا يجعل معى اله فمن اتقى ان يجعل معى الها فان اهل ان اغفر له ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب فرماتا ہے: میں اس کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈریں کسی کو میرا شریک نہ

۲٤٥٣۔الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ٤٠٢ ☆ كنز العما ل للمتقى ،٥٦٣٧، ۳/ ۹۰

۲٤٥٤۔الكامل لا بن عدى ، ۷/ ١٠٦ ☆

۲٤٥٥۔المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ١٤٢ ☆ المسند للدرامى، ۲/ ۳۰۳

السنن لا بن ماجه ، باب ما يرجى من رحمة الله ۲/ ۳۲۸

الدر المنثور للسيو طى ، ۶/۲۸۷ ☆ كنز العمال للمتقى ، ۲٥٤ ، ۱/۶۷

التفسير لا بن كثير ، ۸/۲۹۹ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ٥/ ٥٢

کریں۔ پھر جو اس سے بچا تو میں اس کا اہل ہوں کہ اس کی مغفرت فرماؤں۔

فتاوی افریقہ ۳۶

(۳) صفائی قلب اصلاح اعمال کی اصل

۲۴۵۶۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : الا وان فی الجسد مضغة ، اذا صلحت صلح الجسد كله ، و اذا فسدت فسد الجسد كله ، الا وهی القلب ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بیشک جسم میں گوشت کا ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ اگر وہ درست ہو جائے تو پورا جسم درست، اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا نظام جسم بگڑ جاتا ہے، آگاہ رہو کہ وہ ٹکڑا دل ہے۔ ۱۲م

الزلال الانقی ص ۱۵۲

(۴) قلب کی وجہ تسمیہ

۲۴۵۷۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : انما سمی القلب من تقلبه ، انما مثل القلب مثل ریشة بالفلاۃ تعلقت فی اصل شجرۃ تقلبها الریاح ظهر البطن ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دل کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ انقلاب کرتا ہے، دل کی کہاوت ایسی ہے جیسے جنگل میں کسی پیڑ کی جڑ سے ایک پر لپٹا ہے کہ ہوائیں اسے پلٹی دے رہی ہیں کبھی سیدھا کبھی الٹا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳/۹

۲۴۵۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل من استبرأ لدنیه و عرضه ، ۱۳/۱
الصحیح لسملم، باب اخذ الحلال و ترك الشبهات ، ۲۸/۲
الترغیب الترهیب للمنذری، ۵۵٤/۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ۔ ۳۲/٦
تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۱۷۰/٤ ☆

۲۴۵۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ٤۰۸/٤ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۲۱۰، ۲٤۱/۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱۵۵/۱ ☆

(۵) دل اللہ تعالیٰ کے قبضہ وتصرف میں ہے

۲۴۵۸۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان القلوب بين اصبعين من اصابع الله يقلبها كيف يشاء ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دل اللہ تعالیٰ کے دست قدرت کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں جس طرح چاہتا ہے انکو پلٹتا ہے۔

(۶) مومن متقی کی فضیلت

۲۴۵۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان الله يصلح بصلاح الرجل و لده و ولد ولده ،و يحفظه فى ذريته و الدويرات حوله ، فما يزالون فى ستر من الله و عافية ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ آدمی کی صلاح (اس کے تقوی) سے اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کی اصلاح فرما دیتا ہے، اور اس کی نسل اور اس کے ہمسایوں میں اس کی رعایت فرماتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پردہ پوشی وامان میں رہتے ہیں۔

۲۴۶۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان الله يرفع ذرية المؤمن اليه فى درجة و ان كانو دونه فى العمل لتقربهم عينه ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ مومن متقی کی ذریت کو اس کے درجہ میں اس کے پاس اٹھائے گا اگرچہ وہ عمل میں اس سے کم ہوتا کہ ان سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

۲۴۵۸۔ الصحيح لمسلم، باب تصريف الله تعالىٰ القلوب ، ۳۳۵/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۱۲/۳ ☆ المستدرك للحاكم، ۳۱۷/۲
۲۴۵۹۔ الدر المنثور للسيوطى ، ۲۳۵/٤ ☆
۲۴۶۰۔ الدر المنثور للسيوطى، ۱۱۹/٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۹۸/۵
الكامل لا بن عدى، ٤۲/٦ ☆

۲٤٦١۔ **عن** کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان اللہ تعالیٰ یخلف العبد المومن فی ولدہ ثمانین عاما ۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ بندۂ مومن کی اولاد میں اسی برس تک اس کی رعایت فرماتا ہے۔

۲٤٦٢۔ **عن** خثیمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال عیسی بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام : طوبی لذریۃ المومن ، ثم طوبی لھم ، کیف یحفظون من بعدہ۔

حضرت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسی بن مریم علیہما الصلوٰۃ و السلام نے ارشاد فرمایا: مومن کی ذریت کے لئے خوبی وخوشی ہے، پھر خوبی وخوشی ہے، کہ اس کے بعد ان کی حفاظت ہوتی ہے۔ اراءۃ الادب ص ۴۶

۲٤٦١۔ کتاب الزھد لا حمد بن حنبل،

۲٤٦٢۔ المصنف لا بن أبی شیبۃ ، ۸۹/۷

كتاب الدعوات

ا۔ فضائل دعا

(۱) دعا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوتا ہے

٢٤٦٣۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان الله تعالی یقول : ان عند ظن عبدی بی و انا معه اذا دعا نی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں، اور میں اسکے ساتھ ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا علم وقدرت سے ساتھ ہونا تو ہرشی کے لئے ہے، یہ خاص معصیت کرم و رحمت ہے جو دعا کرنے والے کو ملتی ہے، اس سے زیادہ کیا دولت ونعمت ہوگی۔ کہ بندہ اپنے مولیٰ کی معیت سے مشرف ہو۔

ہزار حاجت روائیاں اس پر نثار۔ اور لاکھ مقصد ومراد اس کے تصدق۔

ذیل المدعا ص ۵

٢٤٦٤۔ **عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لیس شیٔ اکرم علی الله من الدعاء ۔ ذیل المدعا۔ص ۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی کے نزدیک کوئی چیز دعا سے بزرگ تر نہیں۔

٢٤٦٣۔ الصحیح لمسلم، باب فضل الذکر والدعاء، ٣٤٣/٢
الجامع الصحیح للبخاری، باب و یحزر کم الله نفسه ، ١١٠١/٢
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ٢٠٠/٢
السنن لا بن ماجه، باب فضل العلی، ٢٧٩/٢
المسند لا حمد بن حنبل، ٢٥١/٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ١١٩/١

٢٤٦٤۔ الجامع للترمزی ، ، باب فی فضل الدعاء ١٧٣/٢
السنن لا بن ماجه، باب فضل الدعاء، ٢٨٠/٢
المستدرك للحاكم، ١٦٦/١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ٤٦٦/٢

۲۴۶۵۔ **عن** محمد بن مسلمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : ان لربکم فی ایام دهرکم نفحات فتعرضوا لها ، لعل ان یصبیکم نفحة منها فلا تشقون بعدها ابدا۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے زمانے کے دنوں میں کچھ وقت عطاو بخشش وتجلی وکرم وجود کے ہیں تو انہیں پانے کی تدبیر کرو، شاید ان میں سے کوئی وقت تمہیں مل جائے تو پھر کبھی بدبختی تمہارے پاس نہ آئے۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۸۷

(۲) کثرت دعا کی ترغیب

۲۴۶۶۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : لیکثر من الدعا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دعا کی کثرت رکھنا چاہیئے۔　فتاوی رضویہ ۴/۱۹

(۳) دعا کرنے والا ہلاک نہیں ہوتا

۲۴۶۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : لا تعجزوا فی الدعا ، فانه لن یهلك مع الدعا احد ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دعا میں کسل وکمی نہ کرو، کہ دعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہوگا۔　فتاوی رضویہ ۴/۱۹

۲۴۶۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹ / ۲۳۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۰ / ۲۳۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳/ ۲۸۰ ☆ المغنی للعراقی ، ۱/۱۸۶
کنز العمال للمتقی ۲۱۳۲۴، ۷/۷۶۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۲۶۹
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۸۹۰ ☆

۲۴۶۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان دعوة المسلم، مستجابة ، ۲/۱۷۴

۲۴۶۷۔ المستدرك للحاکم، ۱/۴۹۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۷۹
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۲

(۴) دعا مؤمن کا ہتھیار ہے

۲۴۶۸۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : تدعون الله تعالیٰ فی لیلکم و نهارکم فان الدعا سلاح المومن ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۹/۵

۲۴۶۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال : قال رسول اله صلی الله تعالی علیه وسلم : الدعا ء سلاح المومن و عماد الدین و نور السموات و الارض ۔　　ذیل المدعا ص۶

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دعا مسلمانوں کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون اور زمین و آسمان کا نور۔

(۵) بار بار دعا کرنے والے محبوب ہیں

۲۴۷۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قا ل رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یحب محلین فی الدعا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ بکثرت وبار بار دعا کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۹/۴

۲۴۶۹۔ المستدرك للحاكم، ۶۶۹/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۵۹/۲
اتحاف السادة للزبیدی ، ۳۰/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۴۷/۱۰
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۷۹/۲ ☆ المطالب العالية لا بن حجر، ۳۳۳۰
۲۴۷۰۔ الكامل لا بن عدی، ۱۶۴/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹۵/۱۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱۱۶/۱ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۹۵/۱۲
کشف الخفا للعجلونی، ۲۸۷/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۰۶/۵

(۶) دعا عبادت کا مغز ہے

۲۴۷۱۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الدعاء مخ العبادۃ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا مغز عبادت ہے۔　　فتاوی رضویہ ۴/۶۱۷

(۷) دعا باعث مغفرت ہے

۲۴۷۲۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول : یا ابن آدم انک ما دعوتنی و رجوتنی غفرت لک علی ما کان منک و لا ابالی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے ابن آدم! تو جب تک مجھ سے دعا اور میرا امیدوار رہے گا میں تیرے گناہ کیسے ہی ہوں معاف فرماتا رہوں گا۔ اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔

(۸) دعا کو لازم پکڑو

۲۴۷۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : علیکم عباد اللہ بالدعاء۔

۲۴۷۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الدعاء ۲/۱۷۳
الترغیب والترھیب للمنذری ۲/۴۸۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۲۸۴
فتح الباری، للعسقلانی، ۱۱/۹۴ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۴۸۵
کنز العمال للمتقی، ۳۱۱۴، ۲/۶۲ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۲۳۱
۲۴۷۲۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/۱۹۳
المسند لاحمد بن حنبل ۵/۱۷۲ ☆ السنن للدارمی، ۲/۳۲۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/۱۷۷ ☆ الترغیب والیرھیب للمنذری، ۲/۴۶۷
۲۴۷۳۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/۱۹۳
الدرالمنثور للسیوطی، ۱/۱۹۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۳۰
فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۹۵ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم پر دعا کرنا لازم ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۸۵

(۹) دعا قضا کو ٹال دیتی ہے

۲٤۷٤۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اکثرمن الدعاء فان الدعاء یرد القضاء المبرم ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا کی کثرت کرو کہ دعا قضاء مبرم کو رد کرتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۵

۲٤۷٥۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لا یرد القضاء الا الدعاء۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقدیر کسی چیز سے نہیں ٹلتی مگر دعا سے یعنی قضاء معلق۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۷۸

(۱۰) دعا بلاؤں کے نزول کو روکتی ہے

۲٤۷٦۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۲٤۷٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/۲۷۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۸٦
تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۲/۳٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۰، ۲/٦۳

۲٤۷٥۔ الجامع للترمذی باب ما جاء لا یرد القضاء الاالدعار ۲/۳٦
السنن لا بن ماجه ، باب فی القدر ، ۱/۱۰
المستدرك للحاکم ، ۱/٤۹۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲/۹۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٥۸۷ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ٥/۲۷۷
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/٤۸۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹٥

۲٤۷٦۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ، ۲/۱۹۳
اتحاف السادة للزبیدی ، ٥/۳۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۲/٤۸۰
کنز العمال للمتقی ، ۳۱٥٦ ، ۲/٦۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۱/٤۸٦

الله تعالى عليه وسلم : ان الدعاء ينفع ومما نزل مما لم ينزل فعليكم عباد الله بالدعاء ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بلا اتر چکی اور جو ابھی نہ اتری دعا سب سے نفع دیتی ہے۔ تو دعا اختیار کرو، اے خدا کے بندو!۔

۲۴۷۷۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان البلاء لينزل فيتلقاه الدعا، فيعتلجان الى يوم القيامة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بلا اترتی ہے پھر دعا اس سے جا ملتی ہے تو دونوں کشتی لڑتی رہی ہیں قیامت تک۔ یعنی دعا اس بلا کو اترنے نہیں دیتی۔

ذیل المدعا ص ۱۴

(۱۱) جس کو دعا کی توفیق ملی اس کے لئے رحمت کے درزوا ے کھل گئے

۲۴۷۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من فتحت له ابواب الدعاء فتحت له ابواب الرحمة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے لئے دعا کے دروازے کھلے اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے۔

ذیل المدعا ص ۱۱

۲۴۷۷۔ المستدرك للحاكم، ۱/۶۶۹ ☆ الدر المنثور للسيوطى ، ۱/۱۹۵
العلل المتنا هية لا بن الحوزى ، ۲/۲۶۰ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ۸/۴۵۲
۲۴۷۸۔ الجامع للترمزى ، ابواب الدعوات ، ۲/۱۹۳
المستدرك للحاكم، ۱/ ۶۷۵ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱/۱۹۶
الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۵/ ۴۷۹ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ۱۱/ ۱۴۱
اتحاف السادة لزبيدى، ۵/ ۳۰ ☆ كنز العمال للمتقى ، ۳۱۳۰ ، ۲/ ۶۴
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۲۳۹

(۱۲) مومنین کے لئے دعا پر اجر

۲٤۷۹ـ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من استغفر للمؤمنین وا لمؤمنات کتب الله له لکل لمؤمن ومومنة حسنة ـ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے رشاد فرمایا: جوسب مسلمانوں مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مسلمان مرد و مسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔

۲٤۸۰ـ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :من استغفر للمومنین وا لمؤمنات کل یوم سبعا عشرین مرة کان من الذین یستحباب لهم و یرزق بهم اهل الارض ـ

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو ہر روز مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کے لئے ستائیس بار استغفار کرے ان لوگوں میں ہو جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور جن کی برکت سے خلق کو روزی ملتی ہے۔

ذیل المدعا۔۲۶

۱۲٤۸۱ـ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من استغفر للمومن و المومنات استغفر کل مولود من بنی آدم حتی مات ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو تمام مسلمان مرد اور عورتوں کے لئے استغفار کرے بنی آدم کے جتنے بچے پیدا ہوں سب اس کے لئے استغفار کریں یہاں تک کہ وفات پائے۔

۲٤۷۹ـ التاریخ الکبیر للبخاری، ٤/۲۱۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰٦۷، ۱/٤۷٥
مجمع الزوائد للهیثمی ، ٥/۸۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٥۱۳
المغنی للعراقی، ۱/۳۲٤ ☆
۲٤۸۰ـ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٥۱۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰٦۸، ۱/٤۷٦
۲٤۸۱ـ

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر نے اس بارے میں اس لئے بکثرت احادیث نقل کیں کہ مسلمانوں کو رغبت ہو۔ بعض طبائع دعا میں بخل کرتی ہیں اور نہیں جانتیں کہ یہ خود ان کا ہی نقصان ہے۔

مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی دعائے خیر میں ملائکہ آسمان مشغول ہیں۔

و یستغفر و ن لمن فی الارض الایہ۔

اور ملائکہ اہل زمین کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ ذیل المدعا ۲۸

(۱۳) دعائے غائبانہ کی فضیلت

۲٤۸۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اذا دعا الغائب لغائب قال له الملك و لك مثل ذلك ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کسی شخص کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اور تیرے لئے بھی اسی کے مثل بھلائی ہے۔ ۱۲م

(۱۴) دعا قبول نہ ہو جب بھی ثواب ملتا ہے

۲٤۸۳۔ **عن** هلال بن یساف رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اذا دعا العبد بدعوة فلم یستجب له کتبت له حسنة۔

حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی بندہ کی دعا قبول نہ ہو تو اسے ثواب ضرور ملتا ہے۔

(۱۵) دعا قضائے معلق شبیہ بہ مبرم کو ٹال دیتی ہے

۲٤۸٤۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیهو سلم : الدعاء یرد القضاء ، و ان البر یزید فی الرزق ، و ان العبد لیحرم الرزق

۲٤۸۲۔ الکامل لا بن عدی، ٤٢٨/٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٣/١

۲٤۸۳۔ کنز العمال للمتقی، ٣١٥٠، ٦٧/٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ٤٣/١

۲٤۸٤۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ٥٩٦/٣ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ٤٨٦/١

کنز العمال للمتقی، ٣١١٨، ٦٢/٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٥٩/٢

بلذنب یصیبہ ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا قضا کو ٹال دیتی ہے، اور بیشک نیکی رزق کشادہ کرتی ہے، اور بندہ کسی گناہ کے سبب رزق سے محروم ہوتا ہے۔

۲۴۸۵۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : الدعاء جند من اجناد اللہ تعالی مجند یرد القضاء بعد

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا اللہ تعالی کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے کہ قضاء مبرم کو بھی ٹال دیتی ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تحقیق اس مقام پر یہ ہے کہ قضائے معلق دو قسم ہے معلق محض جس کی تعلیق کا ذکر لوح محو واثبات یا صحف ملائکہ میں بھی ہے، عام اولیاء جن کے علوم اس سے متجاوز نہیں ہوتے، ایسی قضاء کے دفع پر دعا کی ہمت فرماتے ہیں کہ انہیں بوجہ ذکر تعلیق اس کا قابل دفع ہونا معلوم ہوتا ہے۔

دوسری معلق شبیہ بالمبرم کہ علم الٰہی میں تو معلوم ہے مگر لوح محو واثبات ودفاتر ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں، وہ ان ملائکہ اور عام اولیاء کے علم میں مبرم ہوتی ہے۔ مگر خواص عباد اللہ جنہیں امتیاز خاص ہے بالہام ربانی بلکہ برویت مقام ارفع حضرت مخدع اس کی تعلیق باطنی پر مطلع ہوتے ہیں اور اس کے دفع میں دعا کا اذن پاتے ہیں۔ اور یہ عام مومنین جنہیں الواح وصحائف پر اطلاع نہیں حسب عادت دعا کرتے ہیں اور وہ بوجہ اس تعلیق کے جو علم الٰہی میں تھی مندفع ہو جاتی ہے، یہ وہ قضائے مبرم ہے جو صلاح رد ہے اور اسی کی نسبت حضور غوثیت کا ارشاد امجد، ولہذا فرماتے ہیں: تمام اولیاء مقام قدر پر پہونچ کر رک جاتے ہیں سوا میرے کہ جب میں وہاں پہونچا تو میرے لئے اس میں ایک روزن کھولا گیا جس میں داخل ہو کر نزعت اقدار الحق بالحق للحق تقدیرات حق سے حق کے ساتھ حق کے لئے منازعت کی۔ مردوہ

۲۴۸۵۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر ۶/ ۲۴۱، ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۱۹، ۲/ ۶۳

ہے جو منازعت کرے نہ وہ کہ تسلیم۔

ذیل المدعا ص ۱۲۷

یہاں تیسری قسم بھی ہے جس کی صراحت صدرالشریعہ نے یوں فرمائی ہے۔۱۲م

تیسری مبرم حقیقی کہ علم الٰہی میں کسی شئی پر معلق نہیں، اس کی تبدیلی ناممکن ہے، اکابر محبوبان خدا اگر اتفاقا اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انہیں اس خیال سے واپس فرمادیا جاتا ہے۔　　بہار شریعت اول

نظیر اس کی احکام ظاہر یہ شرعیہ ہیں۔ وہ بھی تین طرح آتے ہیں۔ ایک معلق ظاہر التعلیق کہ حکم کے ساتھ ہی بیان فرمادیا کہ ہمیشہ کو نہیں ایک مدت خاص کے لئے ہے۔

کقوله تعالیٰ : حتی یتوفهن الموت او یجعل الله لهن سبیلا ۔

دوسرے وہ کہ علم الٰہی میں تو ان کے لئے ایک مدت ہے مگر بیان نہ فرمائی گئی، جب وہ مدت ختم کو ہوئی اور دوسرا حکم آتا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حکم اول بدل گیا حالانکہ ہرگز نہ بدلا۔ لا تبدیل لکلمات الله ۔ بلکہ اس کی مدت یہیں تک تھی گو ہمیں خبر نہ تھی۔ ولہذا ہمارے علماء فرماتے ہیں۔ نسخ تبدیل حکم نہیں بلکہ بیان مدت کا نام ہے۔

تیسرے وہ کہ علم الٰہی میں ہمیشہ کے لئے ہیں۔ جیسے نماز کی فرضیت زنا کی حرمت، یہ اصلا صلاح نسخ نہیں۔ وہ قضائیں بھی بصورت امر ہوتی ہیں۔ مثلا فلاں وقت فلاں کی روح قبض کرو، فلاں روز فلاں کو یہ دو، یہ چھین لو، نہ بصیغہ خبر کہ خبر الٰہی میں تخلف محال بالذات ہے و تمت کلمة ربك صدقا و عدلا ، لا مبدل لکلماته ، و هو السمیع العلیم ۔

و الله تعالیٰ اعلم　　ذیل المدعا ص ۱۲۹

(۱۶) دعا نہ کرنا غضب الٰہی کا سبب ہے

۲٤٨٦ ـ عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی

۲٤٨٦ ـ السنن لا بن ماجه، باب فضل الدعاء ۲۸۰/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۴۴۳/۲ ☆ التحاف السادة للزبیدی، ۳۰/۵
کنز العمال، للمتقی، ۳۱٦۰، ٦٨/۲ ☆
شرح السنة للبغوی، ۱۸۸/۵ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۰۵/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۳٥٦/٥ ☆

علیه وسلم : من لم یسأل الله یغضب علیه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جواللہ تعالٰی سے دعا نہ کرے گا اللہ تعالٰی اس پر غضب فرمائیگا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۷۵

۲۴۸۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یقول : من لا یدعوننی اغضب علیه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اللہ تعالٰی کا فرمان مقدس ہے : جو مجھ سے دعا نہ کریگا میں اس پر غضب فرماؤں گا۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۱۸۵

۲٤۸۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۷، ۶۳/۲

۲۔آداب دعا

(۱)دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرو

۲۴۸۸۔ **عن** امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رفع یدہ فی الدعا لم یحطھما حتی یمسح بھا وجھہ

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اس وقت تک نہیں چھوڑتے جب تک چہرہ پر نہ پھیر لیتے۔۱۲م

۲۴۸۹۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا دعا فرفع یدیہ ومسح وجھہ بیدیہ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو ہاتھ اٹھاتے اور پھر آخر میں چہرہ پر پھیر لیتے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۵۴۰/۳

۲۴۹۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا رفعتم ایدکم الی اللہ تعالیٰ و دعوتم و سألتموہ حوائجکم فامسحو ایدیکم علی وجوھکم فان اللہ تعالیٰ حی کریم یستحی من عبدہ اذا رفع یدیہ و سأل ان یردھما خائبین ، فامسحو ھذا الخیر علی وجوھکم۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

۲۴۸۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی رفع الایدی عند الدعاء ۱۷۴/۲
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۹۵ ☆
۲۴۸۹۔ السنن لابی داؤد، باب الدعاء، ۲۰۹/۱ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۱/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۱۴، ۷۲/۷
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۷۸/۲ ☆
۲۴۹۰۔ السنن لابن ماجه باب رفع الیدین فی الدعاء، ۲۸۴/۲
المستدرك للحاکم، ۲۷۵/۱ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم اپنے ہاتھ خدائے تعالیٰ کی طرف اٹھا کر سوال کروتو انہیں منہ پر پھیر لو۔ کہ خدائے تعالیٰ شرم وکرم والا ہے، جب بندہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتا اور سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خالی ہاتھ پھیرنے سے شرماتا ہے پس خیر کو مونہوں پر مسح کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی خدائے تعالیٰ ہاتھ خالی نہیں پھیرتا، کسی طرح کی بھلائی اور خیر وخوبی خواہ وہی خیر جسکے لئے دعا کی یا دوسری نعمت ضرور رحمت فرماتا ہے بنظر اس نعمت وبرکت کے دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا مقرر ہوا۔　　ذیل المدعا ص ۳۱

(۲) دعا میں ہتھیلیاں اوپر رکھو

۲۴۹۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : سلوا الله ببطون اكفكم و لا تسئلوه بظهورها ، فاذا فرغتم فامسحوا بها وجوهكم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے وقت ہتھیلیاں اوپر رکھو، ہتھیلیوں کی پشت آسمان کی طرف نہ ہو، اور جب فارغ ہو جاؤ تو چہروں پر ہاتھ پھیر لو۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

(۳) ذکر ودعا آہستہ بہتر ہے

۲۴۹۲۔ **عن** أبى موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : كنا مع النبى صلى

۲۴۹۱۔ السنن لابی داؤد، باب الدعاء ۱/۲۰۹
السنن الكبرى للبيهقى، ۲/۲۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۰/۱۶۹
كنز العمال للمتقى، ۳۲۲۹، ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۲۴۳

۲۴۹۲۔ الجامع الصحيح للبخارى باب الدعاء اذا علاعقبة ، ۲/۹۴۴
الصحيح لمسلم، باب الستحباب خفض الصوت ، ۲/۳۴۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۳۹۴ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ۱۱/۱۸۵
التفسير للطبرى، ۸/۱۴۷ ☆ التفسير للقرطبى، ۷/۲۲۴
التحاف السادة للزبيدى، ۶/۱۸ ☆ المصنف لابن أبى شيبة ، ۲/۴۸۸
التفسير لابن كثير ، ۱/۳۱۳ ☆

الله تعالى عليه وسلم فى سفر فكنا اذا علونا كبر نا فقال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم : ايها الناس ! اربعوا على انفسكم فانكم لا تدعون اصم و لاغائبا ، و لكن تدعون سميعا بصيرا ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں جارہے تھے جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو نعرۂ تکبیر بلند کرتے ۔حضور نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر رحم کرو، تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔تم تو سننے والے خدا کو ندا کررہے ہو۔۱۲م فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۵

(۴) دعا سے قبل درود پاک پڑھو

۲۴۹۳۔ **عن** زيد بن خارجة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : صلوا علی واجتهدوا فی الدعا۔

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں خوب کوشش کرو۔۱۲م

۲۴۹۴۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الدعاء محجوب عن الله تعالى حتى يصلى على محمد و اهل بيته۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا اللہ تعالیٰ سے حجاب میں ہے جب تک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت پر درود نہ بھیجی جائے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! دعا طائر ہے اور درود شہپر، طائر بے پر کیا اڑسکتا ہے۔

ذیل المدعا ص ۱۶

۲۴۹۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۲۱۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۱۰

۲۴۹۴۔ الکامل لا بن عدی، ۴/ ۱۰۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۰، ۲/ ۷۲

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۴۳ ☆

(۵) دعا کے ساتھ آمین کہو

۲۴۹۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اذا دعا احدکم فلیومن علی دعاء نفسه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنی دعا پر آمین کہے۔۱۲م

(۶) دعا کی قبولیت میں جلدی نہ کرو

۲۴۹۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لا یزال یستجاب للعبد ما لم یدع باثم و قطیعة رحم ما لم یستعجل ، قیل :یا رسول الله ! ما الاستعجال قال ۔ یقول :و قد دعوت قددعوت فلم اریسیتجب لی فیستحر عند ذلك و یدع الدعاء ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ کی دعا اگر وہ جلدی نہ کرے تو اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی بددعا نہ کرے، عرض کیا گیا: جلدی کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: یوں کہے: میں نے دعا کی، پھر دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی، پھر وہ گھبرا کر دعا کرنا چھوڑ دے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۲۵

(۷) قبولیت دعا کے لئے اکل حلال شرط ہے

۲۴۹۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : یا ایها الناس ! ان الله طیب ، لا یقبل الا الطیب و ان الله امرا لمؤمنین بما امر به المرسلین ، فقال : یا ایها الرسل ! کلو من الطیبات و اعملوا صالحا، انی بما تعملون علیم و قال : یا ایها الذین آمنوا! کلو من طیبات ما رزقناکم ثم ذکر

۲۴۹۵۔ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۲/ ۴۹۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۳/ ۳۵۳
کنز العمال للمتقی، ۳۲۴۹ ، ۲/ ۸۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/ ۱۴۱
۲۴۹۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۴۰، ۳/ ۸۲ ☆
۲۴۹۷۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۲/ ۱۸۶
المستدرك للحاکم ، ۱/ ۶۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۱۷۶ ، ۲/ ۷۲

الرجل یطیل السفر اشعت اغبر ، یمد یدیه الی السماء ، یا رب ، یا رب ، و مطعمه حرام ، و مشربه حرام ، و ملبسه حرام ، وغذی بالحرام ، فانی یستجاب لذلک؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے، اور پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ نے مومن کو وہی حکم دیا جو انبیاو مرسلین کو فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے گروہ انبیاو مرسلین! پاک وحلال چیز کھاؤ اور نیک عمل کرو، بیشک میں تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہوں۔ اور فرمایا: اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ایک شخص سفر دراز کرے بال الجھے کپڑے گرد میں اٹے، اور پینا حرام سے، اور پہننا حرام سے، اور پرورش پائی حرام سے تو اس کی دعا کہاں قبول ہو۔

ذیل المدعا ص۶۶

(۸) قوی امید کے ساتھ دعا کرو

۲۴۹۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ادع الله و انتم موقنون بالاجابة و اعلمو ان الله لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو قبولیت کی کامل امید رکھو، اور خبردار! بیشک اللہ تعالیٰ دعا قبول نہیں فرماتا کسی غافل کھیلنے والے دل کی۔ ذیل المدعا ۱۰

(۹) پورے عزم سے دعا کرو

۲۴۹۹۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اذا دعا حدکم فلیعزم المسألة و لا یقل: اللهم! ان شئت فاعطنی ، فان الله لا مستکره له ۔

۲۴۹۸۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۱۸۹/۲

الصحیح لمسلم ، باب العزم فی الدعاء ۳۴۲/۲

المسند لا حمد بن حنبل ، ۱۰۷/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۱۸۹/۹

کنز العمال للمتقی ، ۳۱۷۹ ، ۷۲/۲ ☆ التمهید لا بن عبد البر ، ۳۴۶/۵

۲۴۹۹۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو عزم وجزم کے ساتھ کرے، یوں نہ کہے کہ الٰہی تو چاہے تو میری یہ حاجت روا فرما کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔

ذیل المدعا ص۲۴

(۱۰) دعا کی کثرت کرو

۲۵۰۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اکثر الدعاء بالعافیة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ دعائے عافیت کی کثرت کرو۔۱۲م

۲۵۰۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: اذا سال احدکم فلیکثر الدعاء ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو کثرت کرے کہ اپنے رب سے ہی سوال کررہا ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث سوال مسئول دونوں میں تکثیر کی طرف ارشاد فرماتی ہے۔ مسئول میں یہ کہ بہت کچھ مانگے، بڑی چیز مانگے کہ آخر رب قدیر سے سوال کرتا ہے۔ اور سوال میں یوں کہ بار بار مانگے، بکثرت مانگے کہ آخر کریم سے مانگ رہا ہے۔ وہ تکثیر سوال سے خوش ہوتا ہے بخلاف ابن آدم کہ بار بار مانگنے سے جھنجلاتا ہے۔ فللہ الحمد و حدہ ۔

۲۵۰۲۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه

۲۵۰۰۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۸۹/۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۳۴، ۲/ ۸۰
۲۵۰۱۔ تاریخ بغداد للخطیب ۱۳/ ۳۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۸۶
کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۰، ۲/ ۵۳ ☆
۲۵۰۲۔ تاریخ بغداد للخطیب ۲۹۹/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۳۸، ۲/ ۶۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۴۷ ☆

وسلم : اکثر من الدعاء۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا بکثرت مانگ۔

۲۵۰۳۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لقد بارك اللہ لرجل فی حاجۃ اکثر الدعاء فیھا اعطاھا او منعھا ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی آدمی کی اس حاجت میں جس میں وہ دعا بکثرت کرے خواہ اس کی مانگی ہوئی چیز اسے ملے یا نہ ملے۔　　فتاوی رضویہ ۲۴/۴

(۱۱) اپنے لئے بددعا نہ کرو

۲۵۰۴۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لا تدعوا علی انفسکم ، و لا تدعوا علی اولادکم ، و لا تدعوا علی خدمکم و لا تدعوا علی اموالکم ، و لا توفقوا من اللہ ساعۃ نیل فیھا عطاء فیستجاب لکم ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی جانوں پر بددعا نہ کرو، اور اپنے اولاد پر بددعا نہ کرو، اور اپنے خادم پر بددعا نہ کرو، اور اپنے اموال پر بددعا نہ کرو، کہیں اجابت کی گھڑی سے موافق نہ ہو۔

(۱۲) دوست کی بددعا قبول نہیں

۲۵۰۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : انی سألت اللہ ان لا یقبل دعاء حبیب علی حبیبہ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۲۵۰۳۔ الصحیح لمسلم، باب حدیث جابر الطویل ، ۴۱۶/۲
مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۲۲۲۹ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/ ۴۹۳
۲۵۰۴۔ کشف الخفا للعجلونی ، ۲/ ۱۸۷ ☆
السنن لا بن ماجہ ، ۱/ ۷۲۴ ☆ باب کراھیۃ الاعتداد فی الدعاء ۲/ ۴۹۳
۲۵۰۵۔ المسند لا حمد بن حنبل ۴/ ۸۶ ☆

وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ کسی پیارے کی پیارے پر بددعا قبول نہ کرنا۔ ذیل المدعا ۱۰۵

(۱۳)دعا میں حد سے تجاوز نہ کرو

۲۰۰۶۔ **عن** أبی نعامة رضی اللہ تعالیٰ عنه ان عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنه سمع ابنه یقول : اللهم ! انی اسالك القصر االأبیض من یمین الجنة قال : انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم یقول : یکون فی هذه الامة قوم یعتدون فی الدعاء و الطهور ۔

حضرت ابو نعامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو یہ دعا کرتے سنا، الٰہی میں تجھ سے جنت کی داہنی جانب سفید محل مانگتا ہوں، یہ سن کر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اس امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دعا اور طہارت میں حد سے تجاوز کریں گے۔۱۲م

(۱۴)فراخی میں دعا کرو

۲۰۰۷۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : من سره ان یستجیب اللہ له عند الشدائد فلیکثر من الدعاء عند الرخاء ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جسے خوش آئے کہ اللہ تعالی سختیوں میں اس کی دعا قبول فرمائے وہ نرمی میں دعا کی کثرت کرے۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۸۶

(۱۵)اسم اعظم جس کے ذریعہ دعا قبول ہو

۲۰۰۸۔ **عن** سعد بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول اللہ صلی

۲۰۰۶۔

۲۰۰۷۔

۲۰۰۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی جامع الدعوات ۲/۱۸۸
السنن لا بن ماجه، باب اسم اللہ الاعظم ۲/ ۲۸۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۶/ ۴۶۱ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/۶۸۵

الله تعالیٰ علیه وسلم يقول : هل ادلكم على اسم الله الاعظم الذى اذا دعى به اجاب ، و اذا سئل به اعطى ؟ الدعوة التى دعا بها يونس عليه الصلوة و السلا م حيث ناداه فى الظلمات الثلاث ، لا اله الا انت سبحانك انى كنت من الظالمين ، فقال رجل : يا رسول الله ! هل كانت ليونس خاصة ام للمؤمنين عامة ؟ فقال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : الا تسمع قول الله عزوجل : و نجيناه من الغم و كذلك ننجى المؤمنين ۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے سنا: کیا میں تمہیں وہ اسم اعظم نہ بتادوں جس کے ذریعہ دعائیں قبول ہوں، اورمرادیں پوری ہوں ۔ وہ دعا جو حضرت یونس علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم نے تین اندھیریوں میں کی، یعنی ، لا اله الا انت سبحانك انى كنت من الظالمين ، ایک صاحب بولے: یا رسول اللہ! کیا یہ حضرت یونس علیہ السلام کے لئے خاص تھی یا تمام مؤمنین کے لئے عام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا تم نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نہ سنا؟ اورہم نے یونس کوغم اور پریشانی سے نجات دی اوراسی طرح ہم مؤمنوں کونجات عطا فرماتے ہیں۔ تو اس آیت سے تمام مؤمنین کے لئے بشارت ثابت ہوئی۔

۲۵۰۹۔ **عن** بريدة رضى الله تعالیٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالیٰ عليه وسلم سمع رجلا يقول : اللهم ! انى اسئلك فانك احد صمد ، لم يلد و لم يولد ، و لم يكن له كفوا احد ، فقال :لقد سئال الله باسمه الاعظم الاكبر الذى اذا دعى به اجاب ، و اذا سئل به اعطى ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کرتے سنا۔ اللهم انى اسئلك انك احد صمد ، لم يلد و لم يولد۔ و لم يكن له كفوا احد۔ تو آپ نے فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم و اکبر کے ساتھ دعا کی کہ جب بھی اس کے ساتھ دعا کرے قبول ہو اور جب مانگے عطا ہو۔۱۲م

۲۵۰۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی جا مع الدعوات ، ۱۸۵/۲
باب الدعاء ۲۰۹/۱
السنن لا بن ماجه باب السم الله الاعظم ، ۲۸۲/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۳۸/٤ ☆ المستدرك للحاكم، ۶۸۳/۱

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابوالحسن علی مقدسی، امام عبدالعظیم منذری، اور امام ابن حجر عسقلانی وغیرہم ائمہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی اسناد میں کوئی طعن نہیں۔ اور دربارۂ اسم اعظم یہ سب احادیث سے جید و صحیح تر ہے۔ ذیل المدعا ص ۶۱

۲۵۱۰۔ **عن** اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اسم اللہ الاعظم فی ھاتین الآیتین و الھکم اله واحد ، لا اله الا ھو الرحمن الرحیم ۔ الٓمٓ، اللہ لا اله الا ھو الحی القیوم ۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔ والھکم اله وا حد ، لا اله الا ھو الرحمن الرحیم ۔ اور الٓمٓ اللہ لا الہ ھو الحی القیوم ۔

۲۵۱۱۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سمع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رجلا یقول : اللھم ! انی اسئلك بان لك الحمد ، لا اله الا انت و حدك لا شریك لك ، المنان بدیع السموات و الارض ذو الجلال و الاکرام ، فقال : لقد سأل اللہ باسمه الاعظم الذی اذا سئل به اعطی، واذا دعی به اجاب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دعا کرتے سنا: اللھم ! انی اسئك بان لك الحمد ، لا اله الا انت و حدك لا شریك لك ۔ المنان بدیع السموات و الارض ذو

۲۵۱۰۔ السنن لابی داؤد ، باب الدعاء ۲۱۰/۱
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی جامع الدعوات ، ۱۸۶/۲
السنن لابن ماجه، باب اسم اللہ الاعظم، ۲۸۲/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۶۸/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶۱۳/۱
الترغیب والترھیب للمنزری ۴۸۶/۲ ☆ الامالی للشجری، ۱۱۳/۱
۲۵۱۱۔ السنن لابی داؤد ، باب الدعاء ۲۱۰/۱
السنن لابن ماجه ، باب اسم اللہ الاعظم، ۲۸۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۴۹/۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۱۵۶/۱۰
المستدرك للحاکم، ۵۰۴/۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۴۴۳/۸
تاریخ جریان للسھمی، ۱۴۵ ☆

الجلال و الاکرام ۔ تو ارشاد فرمایا: اس نے اسم اعظم کے ذریعہ سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال ہو تو مراد پوری ہوتی ہے۔ اور جب دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔

۲۵۱۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : اللهم! انی اسئلك باسمك الطاهر الطیب المبارك الاحب الیك الذی اذا دعیت به اجبت ، و اذا سئلت به اعطیت، و اذا استرحمت به رحمت ، و اذا استفرجت به فرجت ، قالت : و قال : ذات یوم ، یا عائشة ! هل علمت ان الله قد دلنی علی الاسم الذی اذا دعی به اجاب ، قالت : فقلت : یا رسول الله ! بأبی انت و امی فعلمنیه ، قال : انه لا ینبغی لك یا عائشة ! قالت : فنحیت و جلست ساعة ، ثم قمت فقبلت رأسه ثم قلت : یا رسول الله !علمنیه قال : انه لا ینبغی لك یا عائشة ! ان اعلمك انه لا ینبغی لك ان تسألین به شیًا من الدنیا ، قالت فتوضأت ثم صلیت رکعتین ثم قلت : اللهم ! انی ادعوك الله ، و ادعوك الرحمن ، وادعوك البر الرحیم و ادعوك بسمائك الحسنی کلها ما علمت منها و ما لم اعلم ان تغفرلی و ترحمنی ، قالت : فاستضحك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم قال : انه لفی الاسماء التی دعوت بها ۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے میں نے سنا: یعنی اس طرح دعا کی ۔ اللهم ! انی اسئلك باسمك الطاهر الطیب المبارك الاحب الذی اذا دعیت به اجبت ، و اذا سئلت به اعطیت ، و اذا استرحمت به رحمت ، و اذا استفرجت به فرجت ، ام المؤمنین فرماتی ہیں: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا وہ اسم اعظم سکھایا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال و دعا کی جائے تو قبول ہو۔ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے وہ اسم سکھادیں۔ فرمایا: اے عائشہ وہ تمہیں بتانے کا نہیں۔ فرماتی ہیں: یہ سن کر میں ایک دم علیحدہ ہوگئی اور کچھ دیر خاموش رہی، پھر میں کھڑی ہوئی اور میں نے حضور کے سر مبارک کو بوسہ

۲۵۱۲۔ السنن لا بن ماجه ، باب اسم الله الاعظم ، ۲۸۳/۲
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۹۳/۱

دیکر عرض کیا : یا رسول اللہ ! مجھے سکھادیجئے ۔ فرمایا : وہ تمھیں بتانے کا نہیں ۔ اگر میں تمھیں سکھا بھی دوں تو تم کو یہ جائز نہیں کہ تم اس کے ذریعہ محض دنیا کی چیز مانگو۔ فرماتی ہیں۔ پھر میں نے وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھی اور اس کے بعد یوں دعا کی۔ اللھم ! انی ادعوك اللہ و ادعوك الرحمن ، و ادعوك البر الرحیم ، و ادعوك باسمائك الحسنی کلھا ما علمت منھا و ما لم اعلم ان تغفرلی و ترحمنی ۔

ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ میری اس دعا کو سن کر حضور مسکرائے اور فرمایا: وہ اسم اعظم انہیں اسماء میں ہے۔

ذیل المدعا ص ۶۲

۳۔قبولیت دعا کے اوقات

(۱)جمعہ کی ایک ساعت میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۱۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذكر يوم الجمعة فقال : فيه ساعة لا يوفقها عبد مسلم و هو يصلی يسأل الله شيًا الا اعطاه اياه ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں کوئی بھی مسلمان بندہ بحالت نماز دعا کرے تو اس کی مراد ضرور پوری ہوتی ہے۔۱۲م

(۲)مقبولیت دعا کی ساعت کونسی ہے

۲۰۱۴۔ **عن** أبی بردة بن أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال لی عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما : اسمعت اباك يحدث عن رسول الله فی شان ساعة الجمعة ؟ قال : قلت : نعم سمعته يقول :سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يقول : هی ما بين ان يجلس الامام الی ان تقضی الصلوة ـ

حضرت ابو بردہ بن ابی موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کہ آپ نے اپنے والد گرامی حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کی حدیث جمعہ کے دن کی اس خاص ساعت کے بارے میں سنی جس میں دعا قبول ہوتی ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ساعت امام کے خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھنے

۲۰۱۳۔ الصحيح لمسلم، كتاب الجمعة ، ۱/ ۱۸۱
السنن لا بن ماجه ، باب فضل الجمعة ۱/ ۷۷
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۴۸۶ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۳/ ۲۵۰
اتحاف السادة للزبيدى ، ۳/ ۲۷۹ ☆ كنز العما ل للمتقى ، ۲۱۳۲۰، ۷/ ۷۶۷

۲۰۱۴۔ الصحيح لمسلم، كتاب الجمعة ۱/ ۱۸۱
السنن الكبرى للبيهقى ، ۳/ ۲۵۰ ☆ الرغيب والرهيب للمنذرى، ۱/ ۴۹۳
كنز العمال للمتقى ، ۲۱۳۱۰، ۷/ ۷۶۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۳/ ۲۸۳

سے لیکر نماز ادا ہونے تک ہے۔۱۲م

۲۵۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم التمسوا الساعة التى ترجى فى يوم الجمعة بعد العصر الى غيبوبة الشمس ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن جس ساعت میں قبولیت دعا کی غالب امید ہے اس کو تم عصر سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔۱۲م

۲۵۱۶۔ **عن** عمرو بن عوف رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان فى الجمعة ساعة لا يسأل الله العبد فيها شيًا الا اتاه الله اياه ، قالوا: يا رسول الله ! اية ساعة هى ، قال : حين تقام الصلوة الى انصراف عنها ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے اس ساعت میں جو مانگتا ہے پاتا ہے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کونسی ساعت ہے؟ فرمایا: جب نماز قائم ہو اس وقت سے فارغ ہونے تک۔۱۲م

۲۵۱۷۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : خرجت الى الطور فلقيت كعب الاحبار فجلست ، فحدثنى عن التورات و حدثته عن النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فكان فيما حدثته ان قلت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اخير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم ، و فيه اهبط ، و فيه تيب عليه ، و فيه مات ، و فيه تقوم الساعة ، و ما من دابة الا و هى مصبحة يوم الجمعة من حين تصبح حتى تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن و الانس ، و فيه

۲۵۱۵۔ الجامع للترمذی،، ابواب الجمعة ، ۱/ ۶۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۹۸ ☆ الترغیب و الترھیب للمنزری، ۱/ ۴۹۴
کنز العمال للمتقی، ۲۱۳۰۳، ۷/ ۷۶۴
۲۵۱۶۔ الجامع للترمذی، ، ابواب الجمعة ، ۱/ ۶۵
۲۵۱۷۔ المؤطا لمالك، باب ماجاء فى الساعة التى فى يوم الجمعة ، ۳۸
الجامع للترمذی، ، ابواب الجمعة ، ۱/ ۶۵

ساعة لا یصادفها عبد مسلم و هو یصلی فیسأل اللہ شیئا الا اعطاه ایاه، قال کعب: ذلك فی کل سنة ، فقلت : بل فی کل جمعة ، فقرأ کعب التوراة فقال : صدق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں طور کی جانب سفر کرکے گیا تو وہاں حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی، میں ان کی مجلس میں بیٹھا تو انہوں نے تورات سے کچھ سنایا اور میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام ایام میں بہتر وافضل یوم جمعہ ہے۔ کہ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی دن زمین پر اتارے گئے، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اسی دن ان کا وصال ہوا، اسی دن قیامت قائم ہوگی زمین پر چلنے والا ہر جانور جمعہ کے دن صبح ہی سے قیامت آنے سے خوفزدہ رہتا ہے مگر جن وانس۔ اوراسی دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ بحالت نماز جب دعا کرتا ہے تو قبول ہوتی ہے۔ حضرت کعب نے فرمایا: یہ ہر سال میں فقط ایک دن ہے میں نے کہا: بلکہ ہر جمعہ میں ایک ساعت ہے۔ حضرت کعب نے جب دوبارہ تورات پڑھی تو بولے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔۱۲م

۲۵۱۸۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : فی الجمعه ساعة لا یوافقها عبد یستغفر اللہ الا غفر له ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں کوئی بندہ استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ قبولیت دعا کی ساعت روز جمعہ کی پچھلی ساعت ہے۔

ساعت جمعہ کے بارے میں اگرچہ اقوال علماء چالیس سے متجاوز ہوئے مگر قوی وراجح

۲۵۱۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳٦٦/۲

ومختار اکابر محققین و جماعت کثیرہ ائمہ دین دو قول ہیں۔

ایک وہ جس کی طرف حضرت والد ماجد قدس سرہ نے ارشاد فرمایا: یعنی ساعت اخیرہ روز جمعہ غروب آفتاب سے کچھ ہی پہلے ایک لطیف وقت۔ اشباہ میں فرمایا: ہمارا یہ ہی مذہب ہے عامۂ مشائخ حنفیہ اسی طرف گئے۔

یونہی تاتارخانیہ میں اسے ہمارے مشائخ کرام کا مسلک ٹھہرایا۔ اور یہ ہی مذہب ہے عالم الکتابین سیدنا حضرت عبداللہ بن سلام، سیدنا حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔ اور اسی طرف رجوع فرمایا سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔ اور ایسا ہی منقول ہے حضرت بتول زہراء صلوات اللہ وسلامہ علی أبیہا وعلیہا سے۔ اور یہ ہی مذہب ہے امام شافعی و امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔ اور امام اسحاق بن راہویہ وابن الزملکانی، اور ان کے تلمیذ علائی وغیرہم علماء کا۔ امام ابوعمرو بن عبدالبر نے فرمایا: اس باب میں اس سے ثابت تر کوئی قول نہیں۔ فاضل علی قاری نے کہا: یہ تمام اقوال سے زیادہ لائق اعتبار ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: اکثر احادیث اسی پر ہیں۔ ولہذا حضرت والد ماجد قدس سرہ نے اسی کو اختیار فرمایا۔

دوسرا قول جب امام منبر پر بیٹھے۔ اس وقت سے فرض جمعہ کے سلام تک ساعت موعودہ ہے۔ یہ حدیث مرفوع أبی موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں منصوص ہوا۔ امام مسلم نے فرمایا: یہ سب اقوال سے اصح اور احسن ہے۔ اسی کو امام بیہقی وامام ابن العربی وامام قرطبی نے اختیار کیا۔

امام نووی نے فرمایا: یہ ہی صحیح بلکہ صواب ہے۔ اور اسی طرح روضہ و در مختار میں اس کی تصحیح کی۔

دلائل طرفین فتح الباری وغیرہ میں مبسوط۔ اور انصاف یہ ہے کہ دونوں جانب کافی قوتیں ہیں۔ طالب خیر کو چاہئے کہ دونوں وقت دعا میں کوشش کرے۔ یہ طریقہ جمع کا امام احمد وغیرہ اکابر سے منقول۔ اور بیشک اس میں امید اقوی واتم، اور مصادفت مطلوب کی توقع اعظم، واللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

میں کہتا ہو: اس دوسرے قول پر اس ما بین میں دعا دل سے ہوگی۔ یا زبان سے دعا کا موقع بعد التحیات و درود کے ملے گا۔ خواہ جلسہ بین السجدتین میں جبکہ امام بھی وہاں قدرے

توقف کرے۔ فافہم　　ذیل المدعا ص ۴۷

(۳) عرفہ کے دن دعا بہتر ہے

۲۰۱۹۔ **عن** عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنهم ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : خیرا لدعا دعا ء یوم عرفة ۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالی عنہ سے بطریق عن أبیہ عن جدہ روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔۱۲م

۲۰۲۰۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خیر الدعا ء دعا ء یوم عرفة و خیر ما قلت اناوالنبیون من قبلی لا اله الا الله و حده لا شریك له ، له الملك و له الحمد ، و هو علی کل شیٔ قدیر ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔ اور بہتر وظیفہ وہ ہے جو میرا اور انبیائے سابقین کا رہا ہے یعنی لا اله الا الله وحده لا شریك له ، له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر ۔

(۴) نصف رات میں دعا مقبول ہوتی ہے

۲۰۲۱۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت : یا رسول الله !

۲۰۱۹۔ الجامع للترمذی ، باب جامع الدعوات ، ۲/۱۹۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۴۴ ☆ التحاف السادة للزبیدی ، ۴/۳۷۳
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۱۹ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۲/۲۰۴
۲۰۲۰۔ الجامع للترمذی، باب جامع الدعوات ۲/۱۹۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۴۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۱۹
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۳۷۳ ☆ الد ذکا ر النودیه ، ۱۵۷
۲۰۲۱۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ، ۲/۱۸۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۱۱۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۲/۴۵۵
کنز العمال للمتقی ،۳۴۰۲، ۲/۱۱۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۸۹
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱/۹۴ ☆

ای الدعاء اسمع ؟ قال : جوف اللیل الآخر ، و دبر الصلوات المکتوبۃ ۔

فتاوی رضویہ ۲۱/۴

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کونسی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ فرمایا: رات کے آخری حصہ کے درمیان میں۔ اورفرض نمازوں کے بعد۔۱۲م

۲۰۲۲۔ **عن** عثمان بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تفتح ابواب السماء نصف اللیل ، فینادی مناد ! ھل من داع فیستجاب لہ ؟ ھل من سائل فیعطی ؟ ھل من مکروب فیفرج عنہ ۔ فلا یبقی مسلم یدعو ا اللہ بدعوۃ الا استجاب اللہ عزوجل لہ الا زانیۃ تسعی بفرجھا او عشار۔

حضرت عثمان بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اورمنادی ندا کرتا ہے! کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول فرمائی جائے؟ ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کیا کریں؟ ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اس کی مشکل کشائی ہو؟اس وقت جو مسلمان اللہ عزوجل سے کوئی دعا کرتا ہے مولی سبحانہ وتعالی قبول فرماتا ہے۔مگر زانیہ کہ اپنی فرج کی کمائی کھاتی ہے،یالوگوں سے بے جا محاصل تحصیلنے والا۔　فتاوی رضویہ۱۸۲/۹

۲۰۲۳۔**عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوف اللیل الآخر الدعاء فیہ افضل وارجی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نصف رات میں دعا افضل ہے اورقبولیت کی اس میں زیادہ امید ہے۔　ذیل المدعا،۳۵

۲۰۲۲۔ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۲۷۱/۳ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۳۳۵۷، ۲/ ۱۰۵
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی ، ۱۰۷۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۳/ ۸۸
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۲۰۰ ☆

۲۰۲۳۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۲/ ۱۸۸

(۵) ختم قرآن اور فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۲۴۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مع کل ختمة دعوة مستجابة ۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۱

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔۱۲م

۲۵۲۵۔ **عن** العرباض بن السارية رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : و من صلی صلوة فریضة فله دعوة مستجابة ،ومن ختم القرآن فله دعوة مستجابة ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے فرض نماز کے بعد دعا کی اس کی دعا مقبول ہے۔اور جس نے ختم قرآن کے بعد دعا کی اس کی دعا مقبول ہوتی ہے۔۱۲م

۲۵۲۶۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجهه الکریم قال : من ادی فریضة فله عند اللہ دعوة مستجابة ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جس نے فرض نماز ادا کی تو اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کی دعا قبول ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۱

(۶) افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۲۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للصائم عند فطره لدعوة ماترد ۔

۲۵۲۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۰۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۱۴، ۱/ ۵۱۷

۲۵۲۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۸ / ۱۵۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/ ۱۷۲

الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۳۳ ☆

۲۵۲۶۔ کنز العمال للمتقی ، ۱۹۰۴۰، ۷/ ۳۱۳ ☆

۲۵۲۷۔ السنن لا بن ماجه ، باب فی الصائم لا ترد دعوته ، ۱/ ۱۲۶

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روزہ دار کیلئے وقت افطار بالیقین ایک دعا ہے کہ رد نہ ہوگی۔

۲۰۲۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لکل عبد صائم دعوۃ مستجابۃ عند افطارہ اعطیہا فی الدنیا ، اوا ادخرت لہ فی الآخرۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر روزہ دار بندے کے لئے وقت افطار ایک دعا مقبول ہے خواہ دنیا میں دیدی جائے یا آخرت کے لئے ذخیرہ رکھی جائے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۷۹

(۷) آخری رات میں دعا کی فضیلت

۲۰۲۹۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ینزل ربنا کل لیلۃ الی السماء الدنیا حتی یبقی ثلث اللیل الآخر فیقول : من یدعونی فاستجیب لہ ، من یسئالنی فاعطیہ ، ومن یستغفرنی فاغفر لہ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ روز آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور جب آخری تہائی رات باقی رہتی ہے تو فرمان عالی ہوتا ہے: کون ہے دعا کرنے والا کہ میں قبول کروں ، کون ہے مانگنے والا کہ میں دوں، کون ہے مغفرت چاہنے والا کہ اس کو بخش دوں ۔۱۲م

۲۰۲۸۔ کنز العمال للمتقی ، ۲۳۶۱۳، ۸/ ۴۵۱ ☆

۲۰۲۹۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۲/ ۱۸۸

السنن لابی داؤد تطوع ۲۲ ☆

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۶۴ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۳۵۳، ۲/ ۱۰۴

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱۳ ☆ المسند لابی عوانہ ، ۱/ ۱۴۴

الموطا لمالک ، ۲۱۴ ☆

(۸) اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۳۰۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الدعاء بین الاذان والا قامۃ مستجابۃ فادعوا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ لہٰذا اس وقت دعا کرو۔۱۲م

(۹) راتوں کو جاگ کر دعا کرنا

۲۰۳۱۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من تعار من اللیل فقال:لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ، وسبحان اللہ والحمد اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ،ثم قال : اللھم اغفرلی ، او قال: ثم دعا استجیب لہ، فان عزم توضا ثم صلی قبلت صلوتہ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شب بیدار رہ کر پڑھا، لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر، اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ، اور پھر بطور دعا پڑھا، اللھم اغفرلی، یا فرمایا: پھر اس نے دعا کی تو اس کی دعا قبول ہے۔ پھر اس نے ارادۂ نماز کیا اور وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہے۔۱۲م

(۱۰) پانچ راتوں میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۳۲۔ **عن** أبی امامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۲۰۳۰۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۲/ ۱۹۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۱۱۹ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۳۴۵، ۲/ ۱۰۳
الترغیب والترھیب للمنذری ، ۱/ ۱۹۰ ☆ الکامل لا بن عدی ،
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲۵۹ ☆
۲۰۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب فضل من لقار اللیل ، ۱/ ۱۵۵
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ، ۲/ ۱۷۷
۲۰۳۲۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲/ ۲۹۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۲۴۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : خمس لیال لا ترد فیحصن الدعوة ،اول لیلة من رجب ، ولیلة النصف من شعبان ،ولیلة الجمعة ، ولیلة الفطر ، ولیلة النحر ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔رجب کی پہلی رات ،شب برأت ، جمعرات ،شب عید الفطر یعنی چاند رات ،اور عید الاضحیٰ یعنی ذوالحجہ کی دسویں رات۔۱۲م

(۱۱) تین اوقات میں دعا کی قبولیت

۲۰۳۳۔عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلاث ساعات للمرء المسلم ما دعا فیهن الا استجیب له مالم یسئل قطیعة رحم او ماثما ، حین یوذن المؤذن بالصلوة حتی یسکت ، وحین یلتقی الصفان حتی یحکم الله تعالیٰ بینهما ،وحین ینزل المطرحتی یسکن ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے لئے تین اوقات ایسے ہیں کہ ان میں دعا قبول ہوتی ہے اگر کسی گناہ یا رشتہ کاٹنے کی دعا نہ کرے،اذان کے وقت، جہاد کے وقت،اور بارش ہوتے وقت۔۱۲م

(۱۲) دو وقتوں میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۳۴۔عن سهل بن سعد الساعدی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثنتان لا تردان ،الدعاء عند النداء ، عند البأس حین یلحم بعضهم بعضا ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۰۳۳۔ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۹/ ۳۲۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۳۵، ۲/ ۱۰۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۰۸ ☆

۲۰۳۴۔ السنن لا بی داؤد، باب الدعاء عند اللقاء ۱/ ۳۴۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱۷ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو وقتوں میں دعا رد نہیں کی جاتی۔اذان کیوقت،اور جہاد کے وقت جب مجاہدین اسلام کفار اشرار سے بھڑے ہوئے ہوں۔۱۲م

(۱۳)غائبانہ دعا جلد قبول ہوتی ہے

۲۰۳۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اسرع الدعاء اجابة دعوة غائب لغائب ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان کسی مسلمان کی پیٹھ پیچھے دعا کرے تو جلد قبول ہوتی ہے۔

(۱۴)آسمان کے دروازے کھلنے پر دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۳۶۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالی عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا نادی المنادی فتحت ابواب السماء واستجیب الدعاء۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اذان ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔۱۲م

(۱۵)رقت قلب کے وقت دعا غنیمت جانو

۲۰۳۷۔ **عن** أبی بن کعب رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اغتنموا الدعاء عند الرقة فانها رحمة ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رقت قلب کے وقت دعا غنیمت جانو کہ وہ رحمت ہے۔۱۲م

۲۰۳۵۔ السنن لابی داؤد، باب الدعاء بظهر الغیب، ۲۱۵/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۳۰۶، ۹۷/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۶۷/۱
۲۰۳۶۔ المستدرک للحاکم، ۷۳۱/۱ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲۱۳/۱۰
عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ۹۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۴۲، ۱۰۲/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۹/۱ ☆

(۱۶) دن ڈھلے اور ہوا چلے تو دعا مقبول ہے

۲۰۳۸۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا زالت الأفياء وراحت الا رواح فاطلبوا الى الله حوائجكم ، فانها ساعة الاوابين وانه كان للاوابين غفورا۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سائے پلٹیں اور ہوائیں چلیں تو اپنی حاجت طلب کرو کہ وہ ساعت اوابین کی ہے اور اللہ تعالیٰ اوابین (رجوع لانیوالوں) کی مغفرت فرماتا ہے۔۱۲م

(۱۷) مرغ کی آواز پر اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو

۲۰۳۹۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :اذا سمعتم صياح الديكة فاسئلوا الله من فضله فانها رأت ملكا ، و اذا سمعتم نهيق الحمار فتعوذبالله من الشيطان فانه رأى شيطانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو کہ اس نے فرشتہ دیکھا، اور جب گدھے کی آواز سنو تو اللہ اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو شیطان سے، کہ اس نے شیطان دیکھ کر آواز نکالی۔۱۲م

(۱۸) مزدلفہ میں حضور کی ایک اہم دعا قبول ہوئی

۲۰۴۰۔ **عن** عباس بن مرداس رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى

۲۰۳۸۔ كنز العمال للمتقى، ۳۳۴۸، ۱۰۳/۲

۲۰۳۹۔ الجامع للترمذى ، ابواب الدعوات ، ۱۸۴/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۰۶/۲ ☆ التفسير لا بن كثير ، ۳۴۲/۶
الجامع الصغير للسيوطى ، ۴۸/۱ ☆

۲۰۴۰۔ السنن لا بن ماجه ، باب الدعاء بعرفة ۲۲۲/۲

الله تعالیٰ علیه وسلم دعا لا متہ عشية عرفة بالمغفرة فاجيب انی قد غفرت لهم ما خلا الظالم ، فانی اخذ للمظلوم منه ، قال : ای رب ! ان شئت اعطيت المظلوم الجنة وغفرت للظالم ، فلم يجب عشية ، فلما اصبح بالمزدلفة اعاد الدعاء فاجيب الى ماسأل قال : فضحك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم او قال تبسم ، فقا ل ابو بكر الصديق و عمر الفاروق رضی الله تعالی عنهما : بأبی انت وامی ، ان هذه لساعة ماكنت تضحك فيها ، فما الذی اضحكك؟ اضحك الله سنك ، قال :ان عدو الله ابليس لما علم ان الله تعالیٰ عزوجل قد استجاب دعائی وغفر لامتی اخذ التراب فجعل يحثوه علی رأسه ويد عو بالويل والثبور فاضحكنی مارأيت من جزعه ۔

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام اپنی امت کے لئے دعائے مغفرت کی تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے ظالم کے علاوہ سب کی مغفرت فرمادی کہ ظالم سے مظلوم کا بدلہ ضرور لیا جائیگا۔ بارگاہ رب العزت میں عرض کیا: اے میرے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا فرمائے اور ظالم کو بخش دے، لیکن شام تک یہ دعا قبول نہ ہوئی، جب مزدلفہ میں صبح ہوئی تو آپ نے پھر یہ ہی دعا کی تو قبول ہوگئی، راوی کہتے ہیں: حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنسے یا تبسم فرمایا: سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: ہمارے ماں باپ حضور پر قربان، اس وقت تبسم فرمانے کی وجہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ حضور کو ہمیشہ شاداں وفرحاں رکھے۔ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے دشمن ابلیس شیطان مردود کو جب یہ علم ہوا کہ میری دعا قبول ہوگئی ہے اور میری امت بخش دی گئی ہے تو اس نے خاک لیکر سر پر اڑانا شروع کی اور واویلاہ شروع کیا تو اس کی اس جزع فزع سے مجھے ہنسی آ گئی۔

۴۔ کن لوگوں کی دعا اور کہاں قبول ہوتی ہے

(۱) تین لوگوں کی دعا رد نہیں ہوتی

۲۰۴۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلثلة لا ترد دعوتهم ، الصائم حین افطر ، و الامام العادل ، و دعوة المظلوم یرفعها الله دون الغمام و تفتح لها ابواب السماء و یقول بعزتی لا نصرك و لو بعد حین ۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی دعا رد نہیں کی جاتی، روزہ دار جب روزہ افطار کرے، منصف بادشاہ اور مظلوم کہ اللہ اس کی دعا کو بادلوں سے اوپر لیجاتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم، میں تیری ضرور مدد کرونگا۔ خواہ ایک زمانہ گذرنے کے بعد۔۱۲م

(۲) چار اشخاص کی دعا مقبول ہے

۲۰۴۲۔ **عن** واثلة بن الا سقع رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اربع دعوتهم مستجابة ، الامام العادل ، و الرجل یدعو لاخیه بظهر الغیب ، و دعوة المظلوم ، ورجل یدعو لوالدیه ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار لوگوں کی دعا مقبول ہے، منصف بادشاہ، مومن کے لئے پیٹھ پیچھے

۲۰۴۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی جامع الدعوات ، ۲/۱۹۹
السنن لا بن ماجه ، باب فی الصائم لا ترد دعوته ، ۱/۱۲۶
السنن الکبری للبیهقی ، ۳/ ۳۴۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۲۱۳
نصب الرایة للزیلعی، ۴/۶۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۸۹
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۸۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۲۵، ۲/ ۱۰۰
کشف الخفا للعجلونی، ۱/۳۸۸ ☆
۲۰۴۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵، ۲/۹۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۶۳

دعائے خیر کرنے والا، مظلوم کی دعا، اور آدمی کی دعا والدین کے لئے۔ ۱۲م

۲۰۴۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اربع دعوات لا یرد ،دعوة الحاج حتی یرجع ، و دعوة الغازی حتی یصدر ، و دعوة المریض حتی یبرأ ، و دعوة الاخ لاخیه بظهر الغیب ، اسرع هذه الدعوات اجابة دعوة الاخ لاخیه بظهر الغیب۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے، حاجی کی دعا قبول ہے جب تک واپس آئے، مجاہد کی دعا جب تک فارغ ہو، مریض کی دعا جب تک صحت مند ہو، اور کسی مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے، اوران تمام دعاؤں میں جلدی مقبول ہونے والی یہی دعا ہے۔ ۱۲م

(۳) حاجیوں کی دعا مقبول ہے

۲۰۴۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال ؛قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الحاج و العمار و فد الله ، ان دعوه اجابهم ، و ان استغفر غفرلهم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجی اور عمرہ کرنیوالے اللہ تعالیٰ کے یہاں لوگوں کے نمائندے ہیں۔ اگر دعا کریں تو دعا قبول ہوتی ہے اور مغفرت چاہیں تو مغفرت کی جاتی ہے۔

۲۰۴۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال النبی صلی

۲۰۴۳۔ کنز العما ل للمتقی ، ۳۳۰۴، ۹۷/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۶۲/۱

۲۰۴۴۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل الدعا الحاج، ۲۱۳/۲
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۶۷/۲ ☆ الکامل لا بن عدی ، ۱۹۷/۶
السنن الکبری للبیهقی، ۲۶۲/۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۵۳۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۱۱/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۷۲/٤
الدر المنثور للسیوطی، ۲۱۰/۱ ☆ المغنی للعراقی ۲٤۱/۱
کنز العما ل للمتقی، ۱۱۸۱۵، ۸/۵ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ٤۲۱/۱

۲۰۴۵۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل الحاج ، ۲۱۳/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ٤۲۲/۱۲ ☆ الصحیح لا بن حبان ، ۹٦٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۳۰/۱ ☆ کنزالعمال، للمتقی، ۱۰٦۰۲، ۳۰۲/٤

الله تعالىٰ عليه وسلم : الغازى فى سبيل الله ، و الحاج و المعتمر و فد الله دعا هم فاجابو ه سألوه فاعطاهم ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنیولا اور حاجی وعمرہ والے اللہ تعالیٰ کے قاصد اور نمائندے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا تو حاضر ہوئے۔تو اب اس سے یہ دعا کریں تو قبول ہوگی۔۱۲م

۲۰۴۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال ؛ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا لقيت الحاج فسلم عليه و صافحه و مره ان يستغفر لك قبل ان يدخل بيته فانه مغفور ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو حاجی سے ملے اسے سلام کر اور مصافحہ کر اور درخواست کر کہ وہ تیرے لئے استغفار کرے قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو کہ وہ مغفور ہے۔

(۴) احسان مندی کی دعا محسن کے حق میں مقبول ہے

۲۰۴۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : دعاء المحسن اليه للمحسن لا يرد ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: احسان مند کی دعا محسن کے حق میں مقبول ہے۔۱۲م

(۵) مسلمانوں کی اجتماعی دعا مقبول ہے

۲۰۴۸۔ **عن** حبيب بن مسلمة فهرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله

۲۰۴۶۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۶۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۴/۱۶
كشف الخفا للعجلونى، ۲/۵۴۸ ☆ ميز ان الاعتدال للذهبى، ۷۸۲۷
كنز المعال للمتقى، ۱۱۸۲۳، ۵/۱۰ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۵۳۸
۲۰۴۷۔ الجامع الصغير للسيوطى ، ۲/۲۵۶ ☆
۲۰۴۸۔ المستدرك للحاكم، ۳/۳۹۰ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۴/۲۶
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۰/۱۷۰ ☆ كنز العمال للمتقى ، ۳۳۶۷، ۲/۱۰۷

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لایجتمع ملأ فیدعو بعضھم ویؤمن بعضھم الا اجابھم اللہ تعالیٰ ۔

حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک جگہ جمع ہوکر لوگ دعا کریں کہ کوئی دعا کرے اور سب آمین کہیں تو سب کی دعا قبول ہوتی ہے۔۱۲م

(٦) جلدی نہ کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۴۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یستجاب لا حدکم ما لم یعجل ، یقول : دعوت ما لم یستجب لی ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سگان دنیا کے امیدواروں کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس امیدواری میں گزارتے ہیں۔صبح وشام ان کے دروازے پر دوڑتے ہیں۔اور وہ ہیں کہ رخ نہیں ملاتے ، بار نہیں دیتے ، جھڑکتے ، دل تنگ کرتے ، ناک بھوں چڑھاتے ہیں ۔امیدواری میں لگایا تو بیگار ڈالی ، یہ حضرت گرہ سے کھاتے ، گھر سے منگاتے ، بیکار بیگار کی بلا اٹھاتے ہیں، اور وہاں برسوں گزریں ہنوز روز اول ہے، مگر یہ نہ امید توڑیں، نہ پیچھا چھوڑیں۔

اور احکم الحاکمین ، اکرم الاکرمین عز جلالہ کے دروازے پر اول تو آتا ہی کون ہے، اور آئے بھی تو اکتاتے گھبراتے ،کل کا ہوتا آج ہو جائے ، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گزرا اور شکایت ہونے لگی۔صاحب پڑھا تو تھا کچھ اثر نہ ہوا، یہ احمق اجابت کا دروازہ اپنے لئے خود بند کر لیتے ہیں، اور پھر بعض تو ایسے جامے سے باہر ہو جاتے ہیں کہ اعمال وادعیہ کے اثر سے بے اعتقاد،

۲۰۴۹۔ السنن لا بن ماجہ، باب استحباب لا حد کم ما لم لعجل، ۲/ ۲۸۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۳۹۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۹۰
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/ ۱۴۰ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۲/ ۴۹۰

بلکہ اللہ عزوجل کے وعدہ وکرم سے بے اعتماد، والعیاذ باللہ الکریم الجواد، ایسوں سے کہا جائے، اے بے حیا! بے شرمو! ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالو، اگر کوئی تمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تم اس کا ایک کام نہ کرو، تو اپنا کام اس سے کہتے ہوئے اول تو آپ لجاؤ گے کہ ہم نے تو اس کا کہنا کیا ہی نہیں، اب کس منہ سے اس سے کام کو کہیں۔ اور غرض دیوانی ہوتی ہے، کہہ بھی دیا اور اس نے نہ کیا اصلا محل شکایت نہ جانو گے۔ کہ ہم نے کب کیا تھا جو وہ کرتا۔ اب جانچو۔ پھر تم مالک علی الاطلاق عز جلالہ کے کتنے احکام بجالاتے ہو۔ اس کے حکم بجا نہ لانا اور اپنی درخواست کا خواہی نہ خواہی قبول چاہنا کیسی بے حیائی ہے۔

او احمق! پھر فرق دیکھ، اپنے سر سے پاؤں تک نظر غور کر ایک ایک روئیں میں ہر وقت ہر آن کتنی کتنی ہزار در ہزار صد ہزار بے شمار نعمتیں ہیں۔ تو سوتا ہے اور اس کے معصوم بندے تیری حفاظت کو پہرہ دے رہے ہیں۔ تو گناہ کر رہا ہے اور سر سے پاؤں تک صحت وعافیت، بلاؤں سے حفاظت، کھانا ہضم، فضلات کا دفع، خون کی روانی، اعضا میں طاقت، آنکھوں میں روشنی، بے حساب کرم، بے مانگے بے چاہے تجھ پر اتر رہے ہیں، پھر اگر تیری بعض خواہشیں عطا نہ ہوں تو تو کس منہ سے شکایت کرتا ہے۔ تو کیا جانے کہ تیرے لئے بھلائی کاہے میں ہے۔ تو کیا جانے کہ کیسی سخت بلا آنیوالی تھی کہ اس دعا نے دفع کی۔ تو کیا جانے کہ اس دعا کے عوض کیسا ثواب تیرے لئے ذخیرہ ہو رہا ہے۔ اس کا وعدہ سچا ہے۔ ہاں بے اعتقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا، اور ابلیس لعین نے تجھے اپنا سا کرلیا والعیاذ باللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

اے ذلیل خاک، اے آب ناپاک! اپنا منہ دیکھ اور اس عظیم شرف کو غور کر۔ کہ اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے، اپنا پاک متعالی نام لینے، اپنی طرف منہ کرنے اور اپنے پکارنے کی تجھے اجازت دیتے ہیں، لاکھوں مرادیں اس فضل عظیم پر نثار، او بے صبرے! ذر بھیک مانگنا سیکھ، اس آستانۂ رفیع کی خاک پر لوٹ جا اور لپٹا رہ اور ٹکٹکی بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں۔ بلکہ اسے پکارنے، اس سے مناجات کرنے کی لذت میں ایسا ڈوب جا کہ ارادہ ومراد کچھ یاد نہ رہے، یقین جان کہ اس دروازے سے محروم ہرگز نہ پھرے گا۔ کہ

ع، من دق باب الکریم انفتح ☆ و باللہ التوفیق

ذیل المدعا ص ۳۶

(۷) راحت میں دعا کرنا مصائب میں دعا کی قبولیت کی نشانی ہے

۲۰۵۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم : من سرها ان يستجيب الله له عند الشدائد و الكرب فليكثر الدعا فی الرخاء ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ مشکلات کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے تو اس کو چاہیئے کہ آسائش کے وقت دعا کی کثرت کرے۔ ذیل المدعاص ۳۷

(۸) پریشان حال مؤمن کی دعا بہتر ہے

۲۰۵۱۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم : اغتنموا دعوة المؤمن المبتلى ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان مبتلاء کی دعا غنیمت جانو۔ ذیل المدعا

(۹) تین اشخاص کی دعا مقبول نہیں

۲۰۵۲۔ **عن** أبی موسى الاشعری رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم : ثلثة يدعون الله فلا يستجاب لهم ، رجل كانت تحته امرأة سئية فلم يطلقها ، و رجل كان له مال فلم يشهد عليه ، و رجل اتى سفيها ماله ، و قد قال الله عزوجل "و لا توتو السفهاء امولكم ۔"

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور ان کی دعا قبول نہیں ہوتی ایک وہ جس کے نکاح میں کوئی بدخلق عورت ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے۔ دوسرا وہ جس کا کسی پر آتا تھا اور اس کے گواہ نہ کرلئے، تیسرا وہ جس نے سفیہ بے عقل کو مال سپرد کردیا حالانکہ

۲۰۵۱۔ كشف الخفا للعجلونی، ۱/۱۶۸ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۷۸

۲۰۵۲۔ المستدرك للحاكم، ۲/۳۳۱ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ۱/۲۱۶

كنز العمال للمتقی، ۴۳۸۲۵، ۱۶/ ۳۵ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۱۰/۱۴۶

اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔ سفیہوں کو اپنا مال نہ دو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: و باللہ التوفیق : ظاہراس سے مراد یہ ہی کہ اس خاص بارے میں ان کی دعا نہ سنی جائے گی۔ نہ یہ کہ جوایسا کرے مطلقا اس کی کوئی دعا کسی امر میں قبول نہ ہو۔ اوران امور میں عدم قبول کا سبب ظاہر کہ یہ کام خود اپنے ہاتھوں کئے ہیں۔

عورت کی نسبت صحیح حدیث سے ثابت کہ ٹیڑھی پسلی سے بنی ہے، اس کی کجی ہرگز نہ جائے گی، سیدھا کرنا چاہو تو ٹوٹ جائے گی۔ اوراس کا ٹوٹنا یہ ہے کہ طلاق دے دی جائے۔ پس یا تو آدمی اس کی کجی پر صبر کرے یا طلاق دے دے۔ کہ نہ طلاق دیتا ہے، اور نہ صبر کرتا ہے بلکہ بددعا دیتا ہے تو قابل قبول نہیں۔

یونہی جب گواہ نہ کئے خود اپنا مال مہلکہ میں ڈالا۔ اورسفیہ کو دینا بربادی کے لئے پیش کرنا ہے۔ پھر دانستہ مواقع مضرت میں پڑ کر یہ خلاصی مانگنا حماقت ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ خویشتن کردہ راعلاجے نیست۔ فقیر کے خیال میں ظاہرا معنی حدیث یہ ہے واللہ تعالٰی اعلم

فقیر نے اس تحریر کے چندروز بعد الاشباہ والنظائر میں دیکھا، کہ فوائد شتی میں محیط کی کتاب الحجر سے یہ تین شخص نقل کئے کہ ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

علامہ حموی نے غمز العیون والبصائر میں احکام القرآن امام ابوبکر جصاص سے نقل کیا: کہ ضحاک نے اپنے دین پر گواہ نہ کرنے والے کی نسبت کہا: ان ذھب حقه لم یؤجر، وان دعا علیه لم یجب ، لانه ترك حق الله تعالٰی و امره ۔

یعنی اگر اس کا حق مارا گیا تو کچھ اجر نہ پائے گا اور اگر مدیون پر بددعا کرے تو قبول نہ ہوگی کہ اس نے اللہ عزوجل کا حق چھوڑا اور اس کے امر کا خلاف کیا۔ یعنی قولہ تعالٰی واشھدوا اذا تبایعتم ۔ اورخرید وفروخت پر گواہ بنالو۔ یہ تعلیم بحمدہ تعالٰی اس معنی کی مؤید ہے جو فقیر نے سمجھے یعنی ان کی دعا قبول نہ ہونا خاص اسی بارے میں ہے۔

ذیل المدعا ص ۳۷

(۱۰) تین مقامات پر دعا مقبول ہے

۲۰۵۳۔ **عن** ربیعة بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ثلثة مواطن لا ترد فیها دعوة عبد ، رجل یکون فی بریة حیث لا یراہ احد الا اللہ فیقوم فیصلی، و رجل یکون معه فئة فیفر عنه اصحابه فیثبت ، و رجل یقوم اخر اللیل ۔

حضرت ربیعہ بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مواقع پر کسی بندے کی دعا رد نہیں ہوتی ۔ایک وہ شخص جو خشکی کے کسی ایسے مقام پر ہو جہاں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اسے نہ دیکھ رہا ہو وہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ دوسرا وہ شخص جو اس کے ساتھ کوئی جماعت مصروف جہاد ہو لیکن سب اس کو چھوڑ کر چلے جائیں اور وہ ثابت قدم رہے، تیسرا وہ شخص کہ آدھی رات کے بعد عبادت میں مصروف ہو۔ ۱۲م

(۱۱) مزارات پر جا کر دعا کرنے کا ثبوت

۲۰۵۴۔ **عن** مالك الدار رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : اصاب الناس قحط فی زمن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه فجاء رجل " هو البلال بن الحار ث المزنی الصحأبی " رضی اللہ تعالیٰ عنه الی قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال : یارسول اللہ ! استسق اللہ لامتك فانهم قد هلکو ا ، فاتاہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی المنام فقال : ائت عمر فاقرأہ السلام و اخبر هم انهم سیسقون ۔

حضرت مالک دار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عہد معدلت عہد فاروقی میں ایک بار قحط پڑا، ایک صاحب یعنی حضرت بلال بن حارث مزنی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزار اقدس حضور ملجائے بے کساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! اپنی امت کے لئے اللہ تعالیٰ سے پانی مانگیے کہ وہ ہلاک ہوئے جاتے ہیں ۔ رحمت عالم صلی

۲۰۵۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۱۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ،۳۳۳۶، ۱۰۲/۲

۲۰۵۴۔ المصنف لا بن أبی شیبة ۳۲/۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۳۵۳۵، ۸/ ۴۳۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان صحابی کے خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: عمر کے پاس جاکر اسے سلام پہونچا اور لوگوں کو خبر دے، اب پانی آیا چاہتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۴۸

(۱۲) اپنے لئے دوسروں سے دعا کراؤ

۲۰۰۵۔ **عن** امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا اردت الی مکۃ قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتنسانایا اخی! من دعائک۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جب مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کیا تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بھائی! مجھے اپنی دعاؤں میں بھول نہ جانا۔۱۲م

(۱۳) بزرگوں سے دعائے مغفرت کراؤ

۲۰۰۶۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ذکر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اویس القرنی فقال: فمن لقیہ منکم فلیستغفرلکم
فتاوی رضویہ ۴/ ۲۴۷

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی ان سے ملاقات کرے وہ تم سب کے لئے دعائے مغفرت کرائے۔۱۲م

۲۰۰۵۔ السنن لابن ماجہ، باب فضل الحاج، ۲۱۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹/۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲۵۱/۵
الطبقات الکبری لابن سعد، ۱۹۵/۳ ☆ الاذکار النودیہ، ۱۹۷
کنزالعمال للمتقی ۱۲۹۴۳، ۳۰۱/۵ ☆
۲۰۰۶۔ الصحیح لمسلم، باب فضائل اویس القرنی، ۳۱۱/۲

۵۔ مسنون دعائیں

(۱) نماز کے بعد کی دعا

۲۵۵۷۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من دعا بهذ االدعاء بعد کل صلوة اللهم فاطر السموات و الارض عالم الغیب و الشهادة الرحمن الرحیم انی اعهد الیك فی هذه الحیاة الدنیا بانك انت الله لا اله الا انت وحدك لا شریك لك و ان محمدا عبد ك ورسولك فلا تکلنی الی نفسی فانك ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء و تباعد نی فی الخیر ، و انی لا اعلق الا برحمتك فاجعل رحمتك لی عهدا عندك تودیه الی یوم القیامة انك لا تخلف المعیاد ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھی۔ اللهم فاطر السموات و الارض ، عالم الغیب و الشهادة ، الرحمن الرحیم ، انی اعهد الیك فی هذه الحیاة الدنیا و ان محمد ا عبد ك و رسولك ، فلا تکلنی الی نفسی،فانك ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء و تباعدنی فی الخیر ، و انی لااعلق الابرحتمك فاجعل رحمتك لی عهد ا عندك تودیه الی یوم القیامة ، انك لا تخلف المیعاد ۔ فرشتہ اس دعا کو لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے، جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو قبر سے اٹھائے، فرشتہ ساتھ لائے اور ندا کیجائے عہد والے کہاں ہیں۔ انہیں وہ عہد نامہ دیدیا جائے۔

(۲) مسنون دعائیں

۲۵۵۸۔ **عن** عبد الله بن یزید الخطمی الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم ان ما رزقتنی مما احب فاجعله قوة لی فیما تحب ، اللهم ! و ما زویت عنی مما احب فاجعله فراغا لی فیما تحب ۔

۲۵۵۷۔ الجامع للترمذی، ابواب المدعوات ، ۱۸۷/۲

۲۵۵۸۔ الجامع للترمزی، ابواب الدعوات ، ۱۷۹/۲

کنز العمال للمتقی ، ۳۶۳۲ ،

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اس طرح دعا کی۔ اللھم ! ما رزقتنی مما احب ، فاجعله قوة لی فیما تحب ، اللھم ! و ما زویت عنی مما احب فاجعله فراغالی فیما تحب۔

۲۵۵۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کنت نائمة الی جنب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ففقد ته من اللیل فلمسته فوقع یدی قدمیه و هو ساجد و هو یقول : اعوذ برضاك من سخطك و بمعا فاتك من عقوبتك ، لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پہلو میں سو رہی تھی، میری آنکھ کھلی تو میں نے حضور کو نہ پایا لہذا میں نے ٹٹولنا شروع کیا تو میرے ہاتھ آپکے مبارک قدموں پر پڑے جبکہ حضور سجدہ میں تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔اعوذبرضاك من سخطك و بمعا فاتك من عقوبتك ، لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك ۔۱۲م

۲۵۶۰۔ **عن** امیر المؤمنین علی مرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم , اللهم لك الحمد کالذی تقول، و خیر ا مما نقول۔　ذیل المدعا ص۲۵

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس طرح دعا کی۔ اللهم لك الحمد کالذی تقول ، و خیر ا مما نقول ۔۱۲م

۲۵۶۱۔ **عن** عثمان بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رجلا اتی رسول الله

۲۵۵۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/۱۸۷
الصحیح لمسلم، باب ما یقول فی الرکوع و السجود، ۱/۱۹۲
السنن لا بن ماجه ، باب ما لعوذمنة رسو ل الله ﷺ، ۲/ ۲۸۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۹۶
۲۵۶۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۹٤ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر ۵/۱۷۵
۲۵۶۱۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۲/۱۹۷

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال :ادع الله لى ان يعافينى فقال : ان شئت اخرت لك و هو خير ، و ان شئت دعوت ، فقال : ادعه ، فامره ان يتوضأ فيحسن وضوءه و يصلى ركعتين و يدعو بهذا الدعاء ، اللهم انى اسألك و اتوجه اليك بمحمد نبى الرحمة يا رسول الله ! انى قد توجهت بك الى ربى فى حاجتى هذه لتقضى اللهم فشفعه فى ۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نابینا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر بولے: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کردیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس پریشانی سے نجات عطا فرمائے۔ فرمایا: اگر چاہو تو اس مصیبت کا اجر وثواب آخرت کے لئے اٹھا رکھو۔ اور اگر چاہو تو میں دعا کئے دیتا ہوں۔ بولے: حضور دعا فرمادیں۔ حضور نے انکو اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ دو رکعت نماز ادا کریں اور یہ دعا پڑھیں۔ اللهم ! انى اسألك و اتوجه اليك بمحمد نبى الرحمة يا رسول الله انى قد توجهت بك فى حاجتى هذه لتقضى ، اللهم فشفعه فى ۔ ۱۲م

۲۵۶۲۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا قال العبد : يا رب ! يا رب! قال الله تبارك و تعالىٰ : لبيك ، عبدى سل تعط ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ یارب! یارب! کہتا ہے تو اللہ عزوجل لبیک فرماتا ہے، اور فرماتا ہے: اے میرے بندے مانگ کہ تجھے دیا جائے۔

۲۵۶۳۔ **عن** هشام بن أبى رقية رضى الله تعالىٰ عنه ان ابا الدرداء و عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهم قال : ان اسم الله الاكبر رب ، رب۔

حضرت ہشام بن ابی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء

۲۵۶۲۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۴۸۸/۲ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۱/ ۲۲۵
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۰/ ۱۵۹ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۱۳۲، ۲/ ۶۴
الجامع الصغير للسيوطى، ۱/ ۵۴ ☆
۲۵۶۳۔ المستدرك للحاكم، ۱/ ۶۸۴ ☆

اورحضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ اسم اعظم رب، رب، ہے

ذیل المدعا ص ۶۳

۲۵۶۴۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : ان ام سليم غدت على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت : علمنى كلمات اقولهن فى صلوتى فقال : كبرى الله عشرا ، و سحى الله عشرا ، واحمديه عشرا ، ثم سلى ما شئت يقول: نعم ، نعم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا صبح کے وقت حاضر آئیں اور عرض کی حضور مجھے کچھ ایسے کلمات تعلیم فرمائیں کہ میں اپنی نماز میں کہا کروں ۔ارشادفرمایا: دس بار اللہ اکبر دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمدللہ کہہ لیا کرو، پھر جو چاہو مانگو کہ اللہ عزوجل فرمائے گا۔اچھااچھا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس کا طریقہ یوں ہو کہ دو رکعت نفل باوضوئے تازہ وحضور قلب پڑھے،اورقعدے میں بعد درودشریف اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمدللہ، دس دس بار کہہ کر دعائے مقصود ایسے لفظوں سے کرے جو مخل نماز نہ ہوں۔مثلا " اسئلك ان تقضى لى حاجاتى كلها فى الدنيا ء و الآخرة ما كان منها لى خيرا و لك رضا يا ارحم الراحمين۔ آمين ۔

ذیل المدعا ص ۱۷۴

حاکم ،ابن خزیمہ اورابن حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا،اورامام ترمذی نے حسن قراردیا۔

۲۵۶۵۔ **عن** عبد الله بن اوفى رضى ا لله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من كانت له الى الله حاجة او الى احد من بنى آدم فليتوضأ

۲۵۶۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صلوة التسبیح ۱/ ۶۳
المستدرك للحاكم ، ۱/۴۶۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳/ ۴۸۱
۲۵۶۵۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی صلوة الحاجة ۱/۶۳
السنن لا بن ماجه ، باب ما جاء فی صلوة الحاجة ، ۱/۱۰۰

ولیحسن الوضوء ثم یصل رکعتین ، ثم لیثن علی اللہ و لیصل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا الہ الا اللہ الحلیم الکبیر سبحان اللہ رب العرش العظیم ، الحمد للہ رب العالمین ، اسئلک موجبات رحمتک و عزائم مغفرتک و الغنیمة من کل بر والسلامة من کل اثم ، لا تدع لی ذنبا الاغفرته و لا هما الافرجته ، و لا حاجة هی لک رضا الا قضیتها یا ارحم الرحمین ۔ ذیل المدعا۔ص ۱۷۵

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو یا کسی انسان سے تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کرے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے۔ لا الہ الا اللہ الحلیم الکبیر ، سبحان اللہ رب العرش العظیم ، الحمد للہ رب العالمین اسئلک موجات رحتمک و عزائم مغفرتک ، و الغنیمة من کل بر ، والسلامة من کل اثم ، لا تدع لی ذنبا الاغفر ته و لا هما الافرجته ، و لا حاجة هی لک رضا الاقضیتها یا ارحم الرحمین ۔۱۲م

۲۵۶۶۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : یا علی ! الا اعلمک دعاء اذا اصابک غم اوهم تدعوبه ربک فیستجاب لک باذن اللہ و یفرج عنک ۔ توضأ و صل رکعتین ، و احمد اللہ ، و اثن علیہ ، و صل علی نبیک ، و استغفر لنفسک و للمؤمنین و المؤمنات ، ثم قل : اللهم ! انت تحکم بین عبادک فیما کانو ا فیه یختلفون ۔ لا الہ الا اللہ العلی العظیم ، لا الہ الا اللہ الحکیم الکبیر ، سبحان اللہ رب السمو ت السبع و رب العرش العظیم ، الحمد للہ رب العالمین ، اللهم ! کاشف الغم ، مفرج اللهم ، مجیب دعوة المضطرین اذا د عوتک ، رحمن الدنیا ء والآخرة و رحیمها ، فارحمنی فی حاجتی هذه بقضائها و نجاحها رحمةتغنینی بها عن رحمة من سواک ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے ارشاد فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں وہ دعا نہ بتادوں کہ جب جب تمہیں کوئی غم یا پریشانی ہو تو اسے عمل میں لاؤ، باذن اللہ تمہاری دعا قبول ہو

۲۵۶۶۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/ ۴۷۷

اورغم دور ہو۔ وضو کے بعد دورکعت نماز پڑھو، اوراللہ تعالیٰ کی حمدوثنا اوراپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودخوانی، اوراپنے اورسب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے استغفار کرو۔ پھر کہو۔ اللھم ! انت تحکم بین عبادك فیما کانو ا فیه یختلفون لا اله الا الله العلی العظیم ، لا اله الا الله الحکیم الکریم ، سبحان الله رب السموات السبع و رب العرش العظیم ، الحمد لله رب العالمین ، اللھم ! کاشف الغم ، مفرج اللھم مجیب دعوة المضطرین اذا دعوك ، رحمن الدنیا و الآخرة و رحیمھما ، فارحمنی فی حاجتی ھذة بقضائھا و نجاحھا رحمة تغنینی بھا عن رحمة من سواك ۔

۲۵٦۷ ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اثنتی عشرة رکعة تصلیھن من لیل اونھار ، و تشھد بین کل رکعتین ، فاذا تشھدت فی اخر صلوتك فاثن علی الله عزوجل ، و صل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، و اقرأ وانت ساجد ا فاتحة الکتاب ، سبع مرات ، و آیة الکرسی سبع مرات ، و قل : لا اله الا الله و حده لا شریك له ، له الملك و له الحمد ، و ھو علی کل شئ قدیر عشر مرات ثم قل : اللھم !انی اسئلك بمعاقد الغرمن عرشك ، و منتھی الرحمة من کتابك ،و اسمك الاعظم و جدك الاعلی و کلماتك التامة، ثم سل حاجتك ، ثم ارفع رأسك ، و سلم یمینا و شمالا ، و لا تعلموھا السفھا ء فانھم یدعون بھا فیستجابون ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: رات یا دن میں بارہ رکعتیں ، اور دو رکعت پر التحیات پڑھ، پچھلی التحیات کے بعداللہ تعالیٰ کی حمدوثنا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بجالا ، پھر سجدہ میں فاتحہ سات بار، ایۃ الکرسی سات بار، لا اله الا الله و حده لا شریك له ، له الملك و له الحمد و ھو علی کل شئ قدیر ، دس بار پڑھو، پھر کہہ " اللھم انی اسئلك بمعا قد الغرمن عرشك و منتھی الرحمة من کتابك و اسمك الاعظم و جدك الاعلی و کلماتك التامة " پھر اپنی حاجت مانگ ، پھر سر اٹھا کر دائیں بائیں سلام پھیر۔ اوراسے بے

۲۵٦۷ ـ الترغیب والترھیب للمنذری، ۱/٤۷۷ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ٤/ ۲۷۲
اتحاف السادة للزبیدی ، ٥/٤٤ ☆

وقوفوں کو نہ سکھاؤ کہ وہ اس کے ذریعہ دعا کریں گے تو قبول ہوگی۔ ذیل المدعاص ۱۷۶

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احمد بن حرب وابراہیم بن علی، اور ابوذکریا وحاکم نے کہا: ہم نے اس کا تجربہ کیا تو حق پایا؛ فقیر کہتا ہے: غفر اللہ تعالیٰ لہ، فقیر نے بھی چند بار تجربہ کیا، تیر بے خطا پایا۔ یہاں تک کہ بعض اعزہ کے مرض کو امیداد شدید واشتداد مدید ہوا حتی کہ ایک روز بالکل نزع کے آثار طاری ہوگئے۔ سب اقارب رونے لگے۔ فقیر ان سب کو روتا چھوڑ کر دروازہ کریم پر حاضر ہوا، یہ نماز پڑھی اس کے بعد مریض کی طرف چلا اور وسوسہ تھا کہ شاید خبر نوع دگر سننے میں آئے، وہاں گیا تو بحمد اللہ تعالیٰ مریض کو بیٹھا باتیں کرتا پایا۔ مرض جاتا رہا اور چند روز میں قوت بھی آ گئی۔ وللہ الحمد۔

فائدہ: یہ حدیث ابن عساکر نے بہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی، مگر اتنا فرق ہے کہ اس میں اس نماز کا وقت بعد مغرب معین کیا، اور فاتحہ وآیۃ الکرسی و کلمہ مذکور پڑھنے کے لئے بارہویں رکعت کا پہلا سجدہ اور دعا" اللھم انی اسئلك 'پڑھنے کو اس کا دوسرا سجدہ رکھا، نہ یہ کہ بعد 'التحیات' کے سلام سے پہلے ایک سجدہ جداگانہ میں پڑھی جائیں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

اقول: مگر ہمارے جمہور ائمہ لفظ اسئلك بمعاقد الغرمن عرشك ، کو منع فرماتے ہیں۔ ہدایہ وقایہ وتنویر الابصار ودرمختار وشرح جامع صغیر امام قاضی خان وتمرتاشی ومجبوبی وغیرہا کتب فقیہ میں اس کی ممانعت مصرح،

علامہ ابن امیر الحاج نے حلیہ میں تصریح فرمائی کہ، یوں کہنا مکروہ تحریمی قریب بحرام قطعی ہے۔ اور یہ حدیث بشدت ضعیف ہے کہ اس باب میں ہرگز قابل استناد نہیں ہوسکتی۔ تو ان ترکیبوں سے یہ لفظ کم کردینا ضروری ہے۔

ثم اقول: سجدے بلکہ قیام کے سوا نماز کے کسی فعل میں قرآن عظیم کی تلاوت حدیث وفقہ دونوں سے منع ہے یہاں تک کہ سہواً پڑھے تو سجدہ لازم، اور عمداً پڑھے تو اعادہ واجب تو ضرور ہے کہ فاتحہ، آیۃ الکرسی جو سجدے میں پڑھی جائیں گی ان سے ثنائے الٰہی کی نیت کرے نہ قرآن عظیم کی تلاوت کی، نیز واضح رہے کہ نوافل مطلقہ میں ہر دو رکعت نماز جداگانہ

ہے، تو جتنی رکعات ایک نیت سے پڑھی جائیں ہر قعدہ میں التحیات کے بعد درود ودعا سب کچھ ہو، اور ہر تیسری کے اغاز میں سبحانك اللھم و اعوذ بھی ہو۔

ثم اقول: ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک ایک نیت میں دن کو چار رکعت سے زیادہ مکروہ ہے، اور رات کو آٹھ سے زائد، وظاہر اطلاق الکراھة کراھة التحریم، وقد نص فی رد المحتار علی انه لا یحل فعله، مگر دن کی کراہت متفق علیہ اور رات کی کراہت میں اختلاف ہے۔ امام شمس الائمہ سرخسی نے فرمایا: رات کو آٹھ سے زیادہ بھی مکروہ نہیں۔ فتاوی خلاصہ میں اسی کو صحیح کہا، و عا متھم علی الکراھیة و صححھا فی البدائع۔ تو یہ نماز اگر ہو شب میں ہو کہ ایک تصحیح پر کراہت سے محفوظ رہے۔

ذیل المدعا ص ۱۷۹

(۳) اللہ تعالیٰ کی محبوب دعا

۲۰۶۸۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ما من دعاء احب الی اللہ تعالیٰ من ان یقول العبد: اللھم اغفر لامة محمد رحمة عامة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو کوئی دعا اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ آدمی عرض کرے۔ الٰہی! امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عام رحمت فرما۔

ذیل المدعا ص ۲۷

(۴) عافیت کی دعا کرو

۲۰۶۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اکثر الدعا بالعافیة۔

۲۰۶۸۔ الکامل لا بن عدی، ۴/۳۱۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۰

۲۰۶۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۸۶ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عافیت کی دعا اکثر مانگ۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۵

کتاب الذکر

فضائل ذکر

(۱) فضیلت ذکر

۲۵۷۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یذکر الله علی کل احیانه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے جمیع اوقات میں ذکر الٰہی فرماتے تھے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۱۷

۲۵۷۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لله ملائکة یطوفون فی الطرق یلتمسون اهل الذکر ، فاذا وجدوا قوما یذکرون الله تنادو، هلموا الی حاجتکم فیحفونهم باجنحتهم الی السماء الدنیا ، قا ل :فیسئلهم ربهم ، و هو اعلم منهم، ما یقول عبادی؟ قال : تقول : یسبحونك و یکبرونك ویحمدونك ویمجدونك ، قال فیقول : هل رأونی ؟ قال: فیقولون: لا والله! ما رأو ك ، قال: فیقول :کیف لو رأونی ؟ قال : یقولون: لو رأوك کانوا اشدلك عبادة و اشدلك تمجیدا و اکثرلك تسبیحا ، قال : یقول : فما یسئلون ؟ قالوا : یسئلونك الجنة ، قال : یقول : و هل رأوها ؟ قال : یقولون: لا و الله یا رب !ما رأوها ، قال : یقول : فکیف لو انهم رأوها ؟ قال : یقولون :لو انهم رأوها ، کانوا اشد علیهاحرصا و اشد له طلبا و اعظم فیها رغبة ، قال : فمما

۲۵۷۰۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء ان دعوة المسلم، مستجابه، ۲/۱۷٤
الصحیح لمسلم، ،۱۳۹، باب ذکر الله تعالیٰ فی حال الجنابة ، ۱/۱٦۲
السنن لا به داؤد، باب فی الرجل یذکر الله تعالیٰ علی غیر طهاء، ۱/ ٤
السنن لا بن ماجه، باب ذکر الله عزوجل علی الخلاء ، ۱/۲٦
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۱۳۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۹۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤۳۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۲۸۷
کنز العمال للمتقی ، ۱۷۹۸۰، ۷/ ٦۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲/٤٤
التفسیر للقرطبی ، ٤/۳۱۰ ☆ المسند لا بی عوانه ، ۱/۲۱۷
۲۵۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل ذکر الله تعالیٰ، ۲/۹٤۸

یتعوذون قال : یقولون : من النار ، قال : یقول : و هل رأوها ؟ قال : یقولون : لا والله یا رب ! ما رأوها ، قال : یقول فکیف لو رأوها ؟ قال : فیقولون : لو رأوها کانوا اشد منها فرارا و اشد لها مخافة ، قا ل: فیقول : فانی اشهدکم انی قد غفرت لهم ، قال:یقول : ملك من الملائکة فیهم فلان لیس منهم انما جاء لحاجة ، قال : هم الجلساء لا یشقی جلیسهم ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں گشت کرتے ہیں ، جب کسی جماعت کو ذکر خدا ورسول میں مشغول پاتے ہیں تو وہ فرشتے اپنے ساتھیوں کو ندا کرے ہیں کہ ادھر آؤ دیکھو یہ لوگ ذکر میں محو ہیں ۔ارشاد فرمایا: پھر وہ سب مل کر آسمان دنیا تک ان سب کو اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں ۔ان کا رب ان سے پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں ؟ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے ۔عرض کرتے ہیں : وہ تیری پاکی بڑائی ،خوبی اور بزرگی بیان کرتے ہیں ۔ارشاد فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہوں نے کیا مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں : خدا کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا ہے ۔حضور نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہوگا ؟ عرض کرتے ہیں : اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں ، بہت زیادہ بزرگی بیان کریں ،اور بہت زیادہ پاکی بولیں ۔ پھر فرماتا ہے : وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں ؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں ۔فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کا دیدار کیا ہے ؟ عرض کرتے ہیں :اے رب خدا کی قسم !اس کو تو نہیں دیکھا ،فرماتا ہے :اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا ؟ عرض کرتے ہیں :اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس کی نہایت حرص ، بہت زیادہ طلب اور بہت کچھ رغبت کریں ۔ پھر فرماتا ہے :وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں ؟ عرض کرتے ہیں دوزخ سے ،فرماتا ہے : کیا انہوں نے اس کو ملاحظہ کیا ہے ؟ عرض کرتے ہیں : خدا کی قسم !اسے نہیں دیکھا ۔فرماتا ہے :اگر اسے دیکھ لیں تو ان کی حالت کیا ہوگی ؟ عرض کرتے ہیں :اگر اسے دیکھ لیں تو اس سے بھاگیں اور نہایت خوفزدہ ہوں ۔فرماتا ہے گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا ۔یہ سن کر کچھ فرشتے عرض کرتے ہیں : ان میں فلاں شخص تو اپنی کسی ذاتی غرض کے تحت آیا تھا فرماتا ہے ۔ وہ ان ذاکرین

وسامعین کا ہم نشین تھا اور ذاکرین کا ہم نشین بھی محروم نہیں رہتا۔۱۲م

۲۵۷۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان لله تبارك و تعالیٰ ملائكة سيارة فضلاً يبتغون مجالس الذكر ، فاذا وجدوا مجلسا فيه ذكر قعدوا معهم و حف بعضهم بعضا باجنحتهم حتی ملؤا مأبينهم و بين السماء الدنيا ، فاذا تفرقوا عرجوا و صعدوا الی السماء قال : فسألهم الله عزوجل و هو اعلم بهم من اين جئتم ، فيقولون جئنا من عبادلك فی الارض يسبحونك و يكبرونك و يهللونك و و يحمدونك ويسئلونك ، قال : و ما ذا يسئلوننی ؟ قالوا: يسئلونك جنتك ، قال : وهل رأوا جنتی ؟ قالو؛ لا ای رب ! قال : فكيف لو رأواجنتی ؟ قالوا : و يستجيرونك ، قال : و مما يستجيرونی ، قالوا :من نارك يا رب ! قال : و هل رأوانارى ؟ قالوا: لا ،۔ قال : فكيف لو رأوانارى ، قالوا : و يستغفرونك ، قال : فيقول : قد غفرت لهم و اعطيتهم ما سئالوا ، و اجرتهم مما استجاروا ، قال :يقولون : رب ! فيهم فلان عبد خطاء ؟ انما مر فجلس معهم ، قال فيقول:و له غفرت ، هم القوم لا يشقی بهم جليسهم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرشتوں کی ایک جماعت ایسی ہے جوذکر خدا اور سول کی مجالس کوڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب انکو کہیں ذکر کی مجلس ملجاتی ہے تو وہاں شریک ہوجاتے ہیں اوراپنے پروں سے بعض بعض کوڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ زمین وآسمان کے درمیان کا خلا بھر جاتا ہے، جب وہاں سے فارغ ہوتے ہیں تو آسمان پر پہونچتے ہیں۔حضور فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ علیم وبصیر ہونے کے باوجود پوچھتا ہے تم کہاں سے آئے؟ کہتے ہیں: ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے جو تیری پاکی بیان کررہے تھے، تیری بڑائی، توحید اور حمد وثنا میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعا میں مشغول۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کس چیز کی دعا کر رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں: تجھ سے تیری جنت کو مانگ رہے تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں اے ہمارے رب! فرماتا ہے: تو میری جنت کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہوگی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اور وہ تیری پناہ تلاش

۲۵۷۲۔ الصحيح لمسلم، باب فضل مجالس الذكر ۳٤٤/۲

کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کس چیز سے میری پناہ ڈھونڈ رہے تھے؟ کہتے ہیں: تیری دوزخ سے، فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ فرماتا ہے پھر کیا حال ہوان کا اگر وہ اس کو ایک نظر دیکھ لیں؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے مغفرت چاہ رہے تھے، فرماتا ہے: میں نے ان سب کی مغفرت کردی اور جو مانگا تھا وہ دیا اور جس چیز سے پناہ چاہ رہے تھے میں نے انکو عطا کی عرض کرتے ہیں: اے رب کریم! ان میں ایک شخص خطا کار بھی تھا جو اس مجلس کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گیا تھا۔ فرماتا ہے: میں نے اس بھی کو بخشا کہ وہ ایسی جماعت ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت ومحروم نہیں رہتا۔۱۲ام

۲۵۷۳۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یقول : من شغلہ ذکری عن مسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جسے میری یاد میرے مانگنے سے باز رکھے میں اسے بہتر اس عطا کا بخشونگا جو مانگنے والے کو دوں۔

ذیل المدعا ص ۱۱۷

۲۵۷۴۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان الشیطان واضع خطمہ علی قلب ابن آدم ، فان ذکر اللہ خنس، و ان نسی التقم قلبہ ، فذلك الوسواس الخناس ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۲۵۷۳۔ الجامع للترمذی ،

التاریخ الکبیر للبخاری،	۱۱۵/۲	☆	اتحاف السادۃ للزبیدی ،	۳۷۵/۴
فتح الباری للعسقلانی،	۱۴۷/۱۱	☆	التمہید لا بن عبد البر،	۴۶/۶

۲۵۷۴۔

مجمع الزوائد للہیثمی،	۱۴۹/۷	☆		
جمع الجوامع للسیوطی،	۵۶۳۲	☆	کنز العمال للمتقی، ۱۷۸۲،	۴۱۸/۱
المطالب العالیۃ لا بن حجر ،	۳۳۸۴،	☆	الدر المنثور للسیوطی،	۴۲۰/۶
اتحاف السادۃ للزبیدی ،	۲۹۸/۷	☆	التفسیر لا بن کثیر ،	۵۸۸/۸
التفسیر للقرطبی ،	۲۶۲/۲۰	☆	البدایۃ والنہایۃ لا بن کثیر ،	۶۰/۱
الترغیب والترہیب للمنذری،	۴۰۰/۲	☆	المغنی للعراقی ،	۲۷/۳

ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اپنی چونچ آدمی کے دل پر رکھے ہوئے ہے، جب آدمی اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے تو شیطان دبک جاتا ہے، اور جب ذکر سے غافل ہوتا ہے تو اس کا دل اپنے منہ میں لے لیتا ہے۔ تو یہ ہے وسوسہ ڈالنے والا اور دبک جانے والا۔۱۲م

فقہ شہنشاہ ص ۴۳

(۲) افضل الذکر کیا ہے

۲۰۷۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : افضل الذکر لا اله الا الله ، و افضل الدعا ، الحمد لله ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لا اله الاالله ، اذکار الہی میں افضل ذکر ہے، اور الحمد للہ، بہتر دعا ہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/۶۵۵

(۳) ذکر اللہ پر اجر وثواب

۲۰۷۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قا : قال رسول ا لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل یقول : و ان ذکرنی فی ملأذکرته فی ملأخیر منهم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ اگر کوئی میرا ذکر کسی جماعت میں کریگا تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر جماعت ملائکہ میں کرونگا۔۱۲م

۲۰۷۵۔ الجامع للترمذی　　باب ما جاء ان دعوة المسلم، مستجابه،　　۲/۱۷۴
السنن لا بن ماجه ،　　باب فضل الحا مدین،　　۲/۲۷۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۱۲۸ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/۴۹۸
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۱۵ ☆ التفسیر للبغوی، ۴/۱۹۰
فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۲۰۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۲۵
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۷۴۸، ۱/۴۱۴
التمهید لا بن عبد البر ، ۶/۴۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۷۹
۲۰۷۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ،　　باب قول الله یحذر کم الله ،　　۲/۱۱۰۱
الصحیح لمسلم،　　باب الحث ذکر الله تعالیٰ ،　　۲/۳۴۱
الجامع للترمذی،　　ابواب الدعوات ،　　۲/۲۰۰

۲۵۷۷۔ **عن** معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ عزوجل یقول : لا یذکر نی فی ملأ الا ذکرتہ فی الرفیق الاعلیٰ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے: مجھے کوئی کسی جماعت میں یاد نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کا ذکر رفیق اعلیٰ میں کرتا ہوں۔　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰

(۴) ذکر اللہ ذاکرین کی مغفرت کا سبب ہے

۲۵۷۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما من قوم اجتمعوا یذکرون اللہ عزوجل لا یریدون بذلک الا وجہہ الا ناداھم مناد من السماء ان قوموا مغفورا لکم قد بدلت سئیاتکم حسنات ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو قوم بھی جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ندا کرنے والا کہتا ہے: کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت ہو گئی۔ تمہارے گناہ نیکیوں سے بدل گئے ۔۱۲م　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۱

(۵) ذکر اللہ عذاب سے نجات کا سبب ہے

۲۵۷۹۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما من شئ انجأ من عذاب اللہ من ذکر اللہ ، فاذا ارأیتم ذلک فافزعو الی ذکر اللہ ۔

۲۵۷۷۔ الترغیب والترھیب ،للمنذری، ۲/ ۳۹۴ ☆

۲۵۷۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۱۴۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۷۶
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۸ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲/۲۵
کنز العمال للمتقی، ۱۸۸۹، ۱/۴۳۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۵۱
المغنی للعراقی، ۱/۲۹۷ ☆ حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم ، ۳/۱۰۸

۲۵۷۹۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی فضل الذکر، ۲/۱۷۳
السنن لا بن ماجہ، باب فضل الذکر ، ۲/۲۷۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۳۹ ☆

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دینے والی نہیں، جب تم کوئی مصیبت آتی دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر گریہ وزاری سے کرو۔۱۲م

۲۰۸۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما عمل آدمی عملا انجأله من عذاب اللہ من ذکر اللہ، قیل: و لا الجهاد فی سبیل اللہ، قال و لا الجهاد فی سبیل اللہ، قال: و لا الجهاد فی سبیل اللہ الا ان تضرب سیفه حتی ینقطع۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ آدمی کا کوئی عمل عذاب سے نجات دینے والا نہیں، عرض کیا گیا: جہاد بھی نہیں، فرمایا: نہیں، ہاں جبکہ تم راہ خدا میں قتال کرتے رہو یہاں تک کہ جہاد ختم ہوجائے۔۱۲م

۲۰۸۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان لکل شیٔ صقالة، و ان صقالة القلب ذکر اللہ، و ما من شیٔ انجأمن عذاب اللہ من ذکر اللہ تعالیٰ قال: ولا الجهاد فی سبیل اللہ، قال: و لو ان یضرب بسیفه حتی ینقطع۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۷۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشا فرمایا:: ہر چیز کے لئے صفائی ہے اور دل کی صفائی اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعہ ہوتی ہے۔ نیز اللہ تعالی کے ذکر کے مقابلہ میں کوئی چیز عذاب سے نجات دینے والی نہیں۔ عرض کیا: جہاد بھی نہیں، فرمایا: اگر اس وقت تک قتال کرتا رہے جب تک جہاد ختم ہو۔۱۲م

۲۰۸۰۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۳/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۸۵

۲۰۸۱۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۳۹۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۴۹

کنز العمال للمتقی، ۱۷۷۷، ۱/۴۱۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۴۶

(۶) ذکر خدا سے اللہ کی اعانت ساتھ رہتی ہے

۲۵۸۲ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یقول : انا مع عبدی اذا ذکر نی و تحرکت بی شفتاه ـ

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرے اور میری یاد میں اس کے ہونٹ ہلیں۔ ۱۲م

(۷) سبحان اللہ کی فضیلت

۲۵۸۳ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کلمتان حبیبتان الی الرحمن ، خفیفتان علی اللسان ، ثقلیتان فی المیزان ، سبحا ن الله و بحمده ، سبحان الله العظیم ـ

فتاوی رضویہ ۵/۹۳۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے اللہ تعالی کو نہایت پسند ہیں۔ زبان پر ہلکے لیکن میزان عمل پر بھاری ہوں گے۔ وہ دونوں کلمے یہ ہیں۔ سبحان الله و بحمده ـ سبحان لله العظیم

۲۵۸۲ ـ السنن لا بن ماجه، باب فضل الذکر، ۲/۲۷۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۵٤۰ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/٤۹٦
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۷/۱۳۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱٤۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۱۹ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲/۱۷۲
کنز العمال للمتقی، ۱۷٦۳، ۱/٤۱۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۳۱۳
۲۵۸۳ ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول الله ونضع الموازین القسط، ۲/۱۱۲۹
الصحیح لمسلم، ذکر، ۳۰، باب فضل التحصیل والتسبیح ، ۲/۳٤٤
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۲/۱۸۵
السنن لا بن ماجه، باب فضل التسبیح ۲/۲۷۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۲۳۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۵/٤۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۱۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/٤۲۰
المصنف لا بن أبی شیبة ، ۱۰/۲۸۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۰۷، ۱/٤٦۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۷۱ ☆ التفسیر للبغوی، ۵/۲۰۰
التفسیر للقرطبی ، ۱/٦۷ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۸/۲۹

(۸) تسبیح، تکبیر، اور تہلیل وغیرہ کی فضیلت

٢٥٨٤ـ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه انه دخل مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی امرأة و بین یدیها نوی او حصی تسبح به فقال : الااخبرك بما هو ایسر علیك من هذا او افضل ، فقال : سبحان الله عدد ما خلق فی السماء و سبحان الله عدد ما خلق فی الارض و سبحان الله عدد بین ذلك ، وسبحان الله عدد ما هو خالق ، و الله اکبر ، مثل ذلك ، و لا اله الا الله مثل ذلك ، و لا حول و لا قوة الا بالله مثل ذلك ـ　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۲۶

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ کے ساتھ ایک صحابیہ کے پاس گیا دیکھا کہ اس کے پاس کھجور کی گھٹلیاں یا کنکریاں ہیں جن پر وہ تسبیح شمار کر رہی ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے اس سے آسان اور افضل وظیفہ نہ بتادوں، پھر فرمایا: یہ پڑھا کرو۔ سبحا ن الله عدد ما خلق فی السماء ، سبحان الله عدد ما خلق فی الارض ،و سبحان الله عدد ما بین ذلك ، و سبحان الله عدد ما هو خالق ، و الله اکبر مثل ذلك ، و لا اله الا الله مثل ذلك ، و لا حول و لا قوة الا بالله مثل ذلك ـ ۱۲م

(۹) فضائل کلمہ طیبہ

٢٥٨٥ـ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل قال لموسی علیه الصلوة و السلام : یا موسی ! لو ان السموات السبع و عامر هن غیری و الارضین السبع فی کفة و لا اله الله فی کفة مالت بهم لا اله الاالله ـ　　فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۵

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٢٥٨٤ـ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ١٩٤/٢
السنن لا بن ماجه باب فضل التسبیح ، ٢٧٨/٢
المستدرك للحاكم، ٥١٣/١ ☆ شرح السنة للبغوی، ٦٢/٥
كنز العمال للمتقی، ٣٧٠٧، ١٩٢/٣ ☆ الصحیح لا بن حبان ، ٢٣٣٠
٢٥٨٥ـ المستدرك للحاكم، ١١٣/١ ☆ اتحاف السادة ، للزبیدی، ١١/٥
المغنی للعراقی ٢٩٨/١ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ٢٤٥/٢

علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام سے فرمایا: اے موسی! اگر ساتوں آسمان اوران میں رہنے والے فرشتے۔ اور ساتوں زمینیں ایک پلے میں ہوں اور کلمہ طیبہ دوسرے پلے میں تو کلمہ طیبہ والا پلہ ہی وزنی ہوگا۔۱۲م

(۱۰) مجلس سے اٹھو تو سبحان اللہ وغیرہ پڑھو

۲۵۸۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا جلس احدکم فی مجلس فلا یبرحن منه حتی یقول ثلاث مرات : سبحانك اللهم ربنا و بحمدك لا اله الا انت ، اغفرلی و تب علی ، فان کان اتی خیریا کان کالطابع علیه ، وان کان مجلس لغو کان کفارة لما کان فی ذلك المجلس ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی کسی جلسہ میں بیٹھے تو زنہار وہاں سے نہ ہٹے جب تک تین بار یہ دعا نہ کرے، سبحانك اللهم ربنا و بحمدك لا اله الا انت ، اغفرلی و تب علی ، پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے! اور تیری تعریف بجالاتا ہوں، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ میرے گناہ بخش اور میری توبہ قبول فرما۔ کہ اگر اس جلسہ میں اس نے کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ دعا اس پر مہر ہو جائے گی۔ اور اگر وہ جلسہ لغو کا تھا تو جو کچھ اس میں گزرا یہ دعا اس کا کفارہ ہو جائے گی۔

۲۵۸۷۔ **عن** أبی برزة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا جلس مجلسا یقول فی آخره اذا اراد ان یقو م من المجلس، سبحانك اللهم و بحمدك اشهد ان الا اله الا انت ، استغفرك و اتوب الیك ۔

حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے ختم میں اٹھتے وقت یہ دعا کرتے۔ سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت استغفرك و اتوب الیك ، الٰہی تیری پاکی بولتا اور تیری

۲۵۸۶۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۴۱۱

۲۵۸۷۔ السنن لابی داؤد باب فی کفارة المجلس ، ۶۶۷/۲

الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۱۱/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۴۷۷، ۱۵۲/۷

حمد میں مشغول ہوتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ میں تیری مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

۲۵۸۸۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جلس مجلسا يقول فى آخره اذا اراد ان ينهض من المجلس ، سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ، عملت سوء و ظلمت نفسى فاغفرلى ، انه لا يغفرالذنوب الا انت ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے آخر میں اٹھتے وقت یہ دعا پڑھتے۔ سبحانك اللهم و بحمدك ،اشهد ان الا اله الا انت، استغفرك واتوب اليك ، عملت سوء و ظلمت نفسى فاغفرلى انه لا يغفر الذنوب الا انت ۔۱۲م

۲۵۸۹۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من جلس مجلسا كثر فيه لغطة فقال قبل ان يقوم من مجلسه ذلك ، سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ، الا غفرله ما كان فى مجلسه ذلك ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں غلط سلط باتیں ہوتی رہیں تو مجلس ختم ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیا کرے۔ سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت، استغفرك و اتوب اليك ،تو اس مجلس کے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔۱۲م

۲۵۹۰۔ **عن** جبير بن مطعم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من قال : سبحان الله و بحمده ، سبحانك اللهم و بحمدك،

۲۵۸۸۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۴۱۲/۲ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۹۹/۵

۲۵۸۹۔ الجامع للترمذى، ابواب الدعوات ، السنن لا بى داؤد، باب فى كفارة المجلس، ۱۸۱/۲

۲۵۹۰۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۴۱۱/۲ ☆

اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك فقالها فى مجلس ذكر كان كالطابع يطبع عليه ، ومن قالها فى مجلس لغو كان كفارة له ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ذکر خدا اور رسول کی مجلس میں " سبحان الله و بحمده ، سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔ پڑھا تو یہ کلمات اس ذکر کیلئے مہر ہوگئے ، اور اگر مجلس لغو و بیہودہ تھی تو یہ اس کے لئے کفارہ ہو جائیں گے ۔۱۲م

۲۰۹۱۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما انه قال : كلمات لا يتكلم بهن احد فى مجلس حق او مجلس باطل عند قيامه ثلاث مرات الا كفر بهن عنه ، و لا يقولهن فى مجلس خير و مجلس ذكر الا ختم الله له بهن كما يختم بالخاتم على الصحيفة ، سبحانك اللهم و بحمدك ، لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: مجلس حق یا مجلس باطل سے اٹھتے وقت جو شخص بھی ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھے تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ اور ذکر خیر کی مجلس میں پڑھے تو یہ کلمات اس کے ذکر پر مہر ہو جائیں گے جیسے کسی مکتوب پر مہر لگادی جاتی ہے ۔ وہ کلمات یہ ہیں ۔ سبحانك اللهم و بحمدك ، لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غرض کہ ان احادیث صحیحہ مشہورہ علی اصول المحدثین جن میں بعض کو امام ترمذی نے حسن صحیح ، اور حاکم نے برشرط مسلم صحیح ، اور منذری نے جید الاسناد کہا ، حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام ارشاد و ہدایت قولی و فعلی فرماتے ہیں کہ آدمی کوئی جلسہ کرے تو اسے اٹھتے وقت یہ دعا ضرور کرنی چاہیئے کہ اگر جلسہ خیر کا تھا وہ نیکی قیامت تک سربمہر محفوظ رہے گی ، اور لغو کا تھا تو وہ لغو باذن اللہ محو ہو جائے گا ۔ تو لفظ و معنی دونوں کی رو سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان کو ہر

۲۰۹۱۔ السنن لابی داؤد، باب فی کفارۃ المجلس ، ۶۶۷/۲
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۴۱۲/۲

نماز کے بعد بھی اس دعا کی طرف ارشاد فرمایا گیا ہے۔

جہت لفظ سے تو یوں کہ 'مجلس' سیاق شرط میں واقع ہے تو عام ہوا۔

تلخیص الجامع الکبیر میں ہے۔

النکرۃ فی الشرط تعم ، و فی الجزاء تخص کھی فی النفی و الاثبات ۔

شرح جامع صغیر میں ہے

انہ نکرۃ فی موضع الشرط ، وموضع الشرط نفی و النکرۃ فی النفی تعم

معہذا اسمائے شروط خود سب صورتوں کو عام ہوتے ہیں

امام محقق علی الاطلاق فتح میں فرماتے ہیں۔

اذا عام فی الصور علی ما ھو حال اسماء الشروط۔

تو قطعا تمام صلوات فریضہ، واجبہ اور نافلہ کے جلسے اس حکم میں داخل ، اور ادعائے تخصیص بے مخصص محض مردود و باطل۔

اور جہت معنی سے یوں ، کہ جلسہ خیر سے اٹھتے وقت یہ دعا کرنا اس خیر کے حفظ و نگاہ داشت کے لئے ہے،تو جو خیر جس قدر اکبر واعظم اسی قدر اس کا حفظ ضروری واہم۔اور بلا شبہ خیر نماز سب چیزوں سے افضل واعلیٰ تو ہر نماز کے بعد اس دعا کا نا مانگنا مؤکد تر ہوا،

یارب! مگر نماز عیدین نماز نہیں، یا اس کے حفظ کی جانب نیاز نہیں، یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ ہمارا یہ ارشاد ماورائے عیدین یا ماسوائے نماز میں ہے، یا اس کے بعد یہ دعا نہ کرنا۔

سبحان اللہ، میں جلسۂ صلوات کا اس حکم میں دخول عموم لفظ وشہادت معنی سے ثابت کرتا ہوں ، خود حدیث ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیوں نہ ذکر کروں جس میں صاف صریح کہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنفس نفیس جلسۂ نماز کو اس حکم میں داخل فرمایا: تخریج حدیث تو اوپر سن چکے کہ نسائی وابن ابی الدنیاء وحاکم وبیہقی نے روایت کی ،اب لفظ سنیئے، سنن نسائی کی نوع من الذکر بعد التسلیم ، میں ہے۔

۲۵۹۲۔ عن ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہاقالت ان رسول اللہ

۲۵۹۲۔الترغیب والترھیب للمنذری، ۴۱۱/۲

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان اذا جلس مجلسا او صلی تکلم بکلمات فسألته عائشة عن الکلمات فقال : ان تکلم بخیر کان طابعا علیهن الی یوم القیامة ، وان تکلم بشر کان کفارة له ۔ سبحانك اللهم و بحمدك ، استغفرك و اتوب الیك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو کچھ کلمات فرماتے، ام المومنین نے وہ کلمات پوچھے؟ فرمایا: وہ ایسے ہیں کہ اگر اس جلسہ میں کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ قیامت تک اس پر مہر ہو جائینگے۔ اور بری کہی ہے تو کفارہ۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ سبحانك اللهم و بحمدك ،استغفرك و اتوب الیك ۔ الہی! میں تیری تسبیح وحمد بجالاتا ہوں اور تجھ سے استغفار وتوبہ کرتا ہوں۔

پس بحمد اللہ تعالیٰ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوگیا کہ نماز عیدین کے بعد دعا مانگنے کی خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی، لفظ لا یبرحن'' میں نون تاکید ارشاد ہوا۔ بلکہ انصاف کیجئے تو حدیث ام المؤمنین صلی اللہ تعالیٰ علی زوجہا الکریم وعلیہا وسلم خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بعد نماز عیدین دعا مانگنا بتارہی ہے۔ کہ صلی زیر اذا۔ داخل تو ہر صورت نماز کو عام وشامل، اور منجملہ صور عیدین تو حکم مذکور انہیں بھی متناول، پس یہ حدیث جلیل بحمد اللہ خاص جزئیہ کی تصریح کامل۔ فتاوی رضویہ ۳/۸۴۷

(۱۱) ذکر آہستہ بہتر ہے

۲۵۹۳۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خیر الذکر الخفی ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو۔

۲۵۹۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۱۷۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۸۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۴۹۳ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة ۱/۳۷۶
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۵۳۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۷۱، ۱/۴۱۷
المغنی للعراقی، ۱/۲۷۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۴۷۱

۲۔ فضیلت مجالس ذکر

(۱) مجالس ذکر جنت کی کیاریاں ہیں

۲۵۹۴۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا ، قالوا: یا رسول الله ! وما ریاض الجنة ؟ قال: حلق الزکر ۔　فتاوی رضویہ ۱۱۰/۹

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو کچھ چر لیا کرو۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا: جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا: حلقۂ ذکر۔۱۲م

۲۵۹۵۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :غنیمة مجالس اهل الذکر الجنة ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اہل ذکر کی مجلسوں کا حاصل جنت ہے۔۱۲م

۲۵۹۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یقول الرب عزوجل یوم القیامة : سیعلم اهل الجمع من اهل الکرم ، فقیل : ومن اهل الکرم ؟ یا رسول الله ! قال : اهل مجالس الذکر فی

۲۵۹۴۔ الجامع للترمذی، دعوات ،۸۲، ابواب الدعوات ، ۱۸۹/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۵۰/۳ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۲۶۸/۶
المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۵/۱۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۲۲/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۴۰/۱ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲۹۰/۳
الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۲/۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۱۲/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۶/۱ ☆ لسان المیزان لا بن حجر ، ۲۳۹/۵
۲۵۹۵۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱۷۷/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷۸/۱۰
الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۲/۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۰۵/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۷۹۳ ، ۴۲۰/۱ ☆
۲۵۹۶۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲۸/۳ ☆ الکامل لا بن عدی،
کنز العمال للمتقی، ۱۹۳۱ ، ۴۴۷/۱ ☆

المساجد ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل روز قیامت ارشاد فرمائیگا: عنقریب قیامت میں جمع ہونے والے جان لینگے کہ اہل ذکر کون ہیں، عرض کیا گیا: اہل ذکر کون ہیں؟ یا رسول اللہ! فرمایا: مسجدوں میں ذکر خدا کرنے والے۔۱۲م

۲۵۹۷۔ **عن** معاویة بن أبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خرج علی حلقة من اصحابه فقال : ما اجلسکم ههنا ،قالوا : جلسنا نذکر الله ، قال : اتانی جبرئیل فاخبرنی : ان الله عزوجل یباهی بکم الملائکة ۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام کے حلقۂ ذکر کے پاس سے گزرے، فرمایا: کس لئے تم لوگ یہاں جمع ہوئے ہو؟ بولے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے، فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل آئے اور کہا: بیشک اللہ تعالیٰ ملائکہ کے ساتھ تم پر فخر فرماتا ہے۔۱۲م

۲۵۹۸۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کان عبدالله ابن رواحة رضی اللہ تعالیٰ عنه اذا لقی الرجل من اصحا به یقول : تعال ! نوئمن بربنا ساعة ، فقال : ذات یوم لرجل : فغضب الرجل فجاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه ولسم فقال : یا رسول الله ! الا تریٰ ، الی ابن رواحة ، یرغب عن ایمانك الی الیمان ساعة ، فقا ل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : یرحم الله ابن رواحة انه یحب المجالس التی تباهی بها الملائکة علیهم السلام ۔

حضرت انس بن بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی جب بھی کسی صحابی سے ملاقات ہوتی تو فرماتے: آؤ ہم تھوڑی دیر اپنے رب پر ایمان

۲۵۹۷۔ الصحیح لمسلم، باب فضل الاجتماع علی الذکر، ۲/ ۳۴۶
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی القوم یجلسون یذکرون، ۲/ ۱۷۴
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۹۲ ☆

۲۵۹۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۲۶۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۵۱
الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/ ۴۰۳ ☆

لے آئیں۔ ایک دن انہوں نے ایک صاحب سے یہ ہی جملہ کہا تو وہ غضبناک ہوگئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ابن رواحہ کوتو دیکھئے کہ آپکے عطاکردہ ایمان سے ہٹ کر اس ایمان کی طرف مائل ہوتے ہیں جو تھوڑی دیر کا ہو۔ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے۔ وہ ایسی مجالس سے محبت کرتے ہیں جنکے ذریعہ ملائکہ پر فخر کیا جائے۔ ۱۲م

۲۵۹۹۔ **عن** عمرو بن عسبة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : عن یمین الرحمن و کلتا ید یه یمین رجال لیسوا بانبیاء ولا شهداء یغشی بیاض وجوههم نظر الناظر ین یغبطهم النبیون والشهداء بمقعدهم وقر بهم من اللہ وعزوجل قیل : یا رسول اللہ ! من هم ؟ قال:هم جماع من نوازع القبائل یجتمعون علی ذکر اللہ تعالیٰ فینتقون أطائب الکلام کما ینتقی آکل التمر اطائبه۔ فتاوی رضویہ ۹/۱۱۱

حضرت عمرو بن عسبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے داہنے دست قدرت کی طرف کچھ لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دونوں دست قدرت کو داہنے ہی سے تعبیر کیا جاتا ہے' جو نبی وشہید تو نہیں لیکن ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کو ڈھانپ لیگی۔ انبیاء وشہداء اللہ تعالیٰ کے حضور ان کے مقام وقرب پر رشک کرینگے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ فرمایا: وہ ذاکرین کی جماعت ہوگی جو آپس میں متعارف تھے لیکن ذکر کی مجلس میں جمع ہو کر چن چن کر اچھا کلام پیش کرتے تھے جیسے کھجور کھانے والا اچھی کھجوریں چن چن کر جمع کرتا ہے۔ ۱۲م

(۲) ذاکرین کو ملائکہ رحمت گھیرے رہتے ہیں

۲۶۰۰۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : کل مجلس یذکر اسم اللہ تعالیٰ فیه تحف الملائکة حتی ان الملائکة یقولون : زید وازادکم اللہ والذکر یصعد بینهم وهم ناشروا

۲۵۹۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۴۷

۲۶۰۰۔ کنز العمال للمتقی، ۱۸۸۰، ۱/۴۶۲

اجنحتهم ۔ فتاوی رضویہ ۹/۱۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مجلس جس میں اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر ہو اس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں یہاں تک کہ ملائکہ کہتے ہیں: اور زیادہ ذکر کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ ثواب دیگا۔ذکر فرشتوں کے درمیان بلند ہوتا ہے اور وہ اپنے پر پھیلائے ہوتے ہیں۔۱۲م

۲۶۰۱۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مامن قوم یذکرون اللہ الا حفت بهم الملائکة وغشیتهم الرحمة و نزلت علیهم السکینة وذکرهم اللہ فیمن عنده ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کی مجلس میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر محبوب خدا کا ذکر محل نزول رحمت ہے۔امام سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة ۔ نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت الٰہی اترتی ہے۔

ابو جعفر حمدان نے ابو عمرو بن نجید سے اسے بیان کر کے فرمایا:

فرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رأس الصالحین ۔

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو سب صالحین کے سردار ہیں۔

لہذا ذکر رسول اللہ بلاشبہ باعث نزول رحمت الٰہی ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۶۷۵

۲۶۰۱۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی القوم یجلسون، ۲/۱۷۳

کنز العمال للمتقی، ۱۸۲۲، ۱/۴۲۴

۳۔ذکر کی تاکید

(۱)ذکر اللہ کی کثرت کرو

۲۶۰۲ ـ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا ذکر الله حتی یقولوا مجنون ـ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اس درجہ بکثرت کرو کہ لوگ مجنون بتائیں۔

۲۶۰۳ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذکرو الله ذکر ا یقول المنافقون : انکم تراؤن ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو یہاں تک کہ منافق کہنے لگیں یہ لوگ ریاکار ہیں۔۱۲م

۲۶۰۴ـ **عن** أبی الحوزاء اوس بن عبد الله بن الربعی رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا ذکر الله حتی یقول المنافقون : انکم مراؤن ـ

حضرت ابوالحوزاء اوس بن عبداللہ ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافق لوگ کہنے لگیں کہ یہ ریاکار ہیں۔۱۲م

۲۶۰۲ـ المسند لا حمد بن حنبل ۳/ ۶۸ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/ ۴۹۹
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۰/ ۷۵ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/ ۳۹۹
كنز العمال للمتقى، ۱۷۵۳ ، ۱/ ۴۱۴ ☆
۲۶۰۳ـ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۲/ ۱۶۹ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱/ ۶۱
۲۶۰۴ـ كنز العمال للمتقى ، ۱۷۵۴ ، ۱/ ۴۱۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱/ ۸۶

۲۶۰۵۔ **عن** عبد اللہ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا یزال لسانك رطبا من ذکر اللہ ۔

حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ ذکر الٰہی میں تر زبان رہے۔

۲۶۰۶۔ **عن** ام انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت : قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثری من ذکر اللہ ، فانك لا تاتین بشیء احب الیہ من کثرۃ ذکرہ ۔

حضرت ام انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر بکثرت کرو کہ تو کوئی چیز ایسی نہ لائے جو خدا کو اپنی کثرت ذکر سے زیادہ پیاری ہو۔

۲۶۰۷۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من لم یکثر ذکر اللہ فقد برئ من الایمان ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوذکر الٰہی کی کثرت نہ کرے وہ ایمان سے بیزار ہوگیا۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۷۸۷

(۲) ہر شجر و حجر کے پاس ذکر الٰہی کرو

۲۶۹۸۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی

۲۶۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الذکر ۲/۱۷۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۱۸۸ ☆ السنن الکبری للبیہقی ، ۳/ ۳۷۱
المستدرك للحاکم، ۱/۴۹۵ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۲/۳۹۴
حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم ، ۹/ ۵۱ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۴۱۶
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/ ۶ ☆ کنز العمال ، للمتقی، ۱۸۴۱، ۱/ ۴۲۷
الا مالی للشجری، ۱/ ۲۵۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۴۹
۲۶۰۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۲۰۵ ☆ الجامع الکبیر ۲/ ۷۵۷
۲۶۰۷۔ الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۲۰۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/ ۹۷
۲۶۰۸۔ السنن الکبری للبیہقی ، ۱/ ۳۲۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۲۶۲

الله تعالیٰ علیه وسلم : اذکروا الله عند کل شجر و حجر ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر سنگ و درخت کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کوئی فرض مقرر نہ فرمایا، مگر یہ کہ اس کے لئے ایک حد معین کردی، پھر عذر کی حالت میں لوگوں کو اس سے معذور رکھا سوا ذکر کے، کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے کوئی حد نہ رکھی جس پر انتہا ہو۔ اور نہ کسی کو اس کے ترک میں معذور رکھا مگر جس کی عقل سلامت نہ رہے۔ اور بندوں کو تمام احوال میں ذکر کا حکم دیا ان کے شاگرد امام مجاہد فرماتے ہیں: تو ذکر الٰہی ہمیشہ ہر جگہ محبوب و مرغوب و مطلوب مندوب ہے۔

جس سے ہرگز ممانعت نہیں ہوسکتی جب تک کسی خصوصیت خاصہ میں کوئی نہی شرعی نہ آئی ہو۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۶۷۷

کتاب الفرائض

ا۔علم فرائض کی اہمیت

(۱)علم فرائض نصف علم دین ہے

٢٦٠٩۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : تعلموا الفرائض و علموه الناس ، فانه نصف العلم ، و هو ينسی ، و هو اول شئ ينتزع من امتی ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:علم میراث سیکھواور سکھاؤ، کہ یہ نصف علم ہے،اور یہ بھلادیا جائے گا۔اور یہ پہلا علم ہے جومیری امت سے اٹھالیا جائے گا۔۱۲م

(۲)میراث سے محروم نہ کرو

٢٦١٠۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من فر من ميراث و ارثه قطع الله ميراثه من الجنة يوم القيامة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جواپنے وارث کی میراث سے بھاگے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی میراث جنت سے قطع فرمادے۔ فتاوی رضویہ ۹/۲۲۵

٢٦١١۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من زوی ميراثا عن وارثه زوی الله عنه ميراثه من الجنة ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشادفرمایا: جواپنے

٢٦٠٩۔ السنن الكبری للبيهقی ، ٦/٢٠٨ ☆ المستدرك للحاكم، ٤/٣٣٢
اتحاف السادة للزبيدی، ٢/٥٠ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ٢/١٢٦
المغنی للعراقی، ١/٩٥ ☆ التفسير لا بن كثير ، ٢/١٩٦
٢٦١٠۔ السنن لا بن ماجه، باب الحيف فی الوصية ، ٢/١٩٨
كنز العمال للمتقی، ٤٦٠٨٢، ١٦/٦١٩ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ٢/٣٤٨
٢٦١١۔ مسند الفردوس للديلمی،۔

وارث کی میراث سمیٹے تو اللہ تعالیٰ جنت سے اس کی میراث سمیٹ لے گا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بطور محدثین اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ زید ضعیف ہیں اور ان کے لڑکے اور ضعیف۔ اسی لئے امام سخاوی نے اس کو مقاصد میں نقل کرنے کے بعد فرمایا یہ حدیث بڑی ضعیف ہے۔ اور امام مناوی نے تیسیر میں اور حریری نے سراج منیر میں منذری کے حوالہ سے اس کو ضعیف کہا۔

مگر اس کے معنی عند العلماء مقبول ہیں۔ شراح نے اس کی توجیہات لکھیں۔ اور ابن عادل نے اپنی تفسیر میں اسے بصیغۂ جزم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے اس سے تحریم اضرار فی الوصیۃ پر استدلال کیا۔ اور آیت کریمہ سے اس کی تاکید کی۔

حیث قال:

اضرار وصیت میں چند طریقے پر ہوتا ہے۔

(۱) ثلث سے زائد وصیت کرے

(۲) اجنبی کے لئے مال کا اقرار کرے۔

(۳) فرضی قرض کا اقرار کرے۔

(۴) وہ قرض جو دوسروں پر تھا اس کو وصول کر چکا ہے۔

(۵) کسی چیز کو سستا بیچ دے

(۶) مہنگا دیدے۔

(۷) ثلث کی وصیت کرے مگر رضائے الٰہی کے لئے نہیں بلکہ ورثہ کو ضرر دینے کے لئے۔ کہ میرے بعد مال انہیں نہ ملے۔

تو یہ سب صورتیں اضرار کی ہیں۔ لہذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ حصہ قطع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا حصہ جنت سے قطع کردے گا۔

اس کے بعد والی آیت بھی اس کی تائید کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ اللہ کے حدود ہیں۔

امام ابن حجر مکی نے "زواجر عن اقتراف الکبائر" میں اسی تمسک وتائید کو مقرر رکھا

اور قصد حرمان ورثہ کو حرام بتایا۔

نیز تیسیر میں زیر حدیث فرمایا۔

پتہ چلا کہ وارث کو محروم کرنا حرام ہے، اور بعض علماء نے اس کو گناہ کبیرہ بتایا۔

عزیزی میں ہے۔

وارث کو محروم کرنا حرام ہے

منکر حدیث اگر ذی علم ہے اور (اس جیسی احادیث میں) بوجہ ضعف سند کلام کرتا ہے فی نفسہ اس میں حرج نہیں۔ مگر عوام کے سامنے ایسی جگہ تضعیف سند کا ذکر ابطال معنی کی طرف منجر ہوتا ہے اور انہیں مخالفت شرع پر جری کر دیتا ہے۔ اور حقیقۃً قبول علماء کے لئے شان عظیم ہے کہ اس کے بعد ضعف اصلا مضر نہیں رہتا۔ کما حققناہ فی الھاد الکاف فی حکم الضعاف۔"

اور اگر جاہل ہے، بطور خود جاہلانہ بر سر پیکار ہے تو قابل تادیب وزجر وان کار ہے کہ جہال کو حدیث میں گفتگو کیا سزاوار ہے۔

وعید حدیث اپنی اخوات کی طرح زجر وتہدید۔ یا حرمان دخول جنت مع السابقین۔ یا صورت قصد مضارت بمضادت شریعت پر محمول ہے۔

و الآخر احب الی ، و الاوسطا ، و الاول لا یعجبنی ، لا یطلع علی ذلك من راجع كلام الامام البرازی فی الوجیز فیما یزكر الفقهاء من الكفار۔

اقول: یا یہ کہ وہ قصور جناں کہ بر تقدیر اسلام کفار کو ملتے اور ان سے خالی رہ کر مؤمنین کو بطور مزید عطا ہوں گے ان سے حرمان مراد ہو۔ ھذا ان شاء اللہ تعالیٰ احسن و امكن و أبین وازین و اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ ۱۲/۱۶۲

۲۶۱۲۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۶۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری،	باب قول المریض الی وجع ،	۸۴٦/۲
الصحیح لمسلم،	كتاب الوصیة ،	۳۹/۲
السنن لا بن ماجه،	باب الوصیة بالثلث،	۱۹۹/۲
السنن لا بی داؤد،	باب ما جاء فیما لا یجوز للموصی فی ماله،	۱۰۳/۲
المسند لا حمد بن حنبل،	۱۷۳/۱ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساكر،	۳۹۵/٦

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انك ان تزر و رثتك اغنیاء خیر من ان تذرھم عالة یتکففون الناس ۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو اپنے ورثہ کو غنی چھوڑے تو اس سے بہتر ہے کہ انکو محتاج بنایا جائے اور وہ لوگوں سے بھیک مانگتے پھریں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اوراس کی مقدار جوان کے لئے چھوڑنا مناسب ہے ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار ہزار درہم مروی ہے۔یعنی ہر ایک کو اتنا حصہ پہونچے۔اور امام ابوبکر فضل سے دس ہزار درہم۔اگر ان کے حصہ مختلف ہیں تو لحاظ اس کا کیا جائیگا جس کا حصہ سب سے کم ہے،اور اس سے زیادہ پھر ہوس ہے۔ فتاوی رضویہ۴/۵۰۹

۲۔ میراث کی تفصیل

(۱) عصبہ کو مال پہلے دیا جائے

۲۶۱۳۔ **عن** عمرو بن شعیب عن جده رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال عمر الفاروق اعظم رضی الله تعالیٰ عنه : ما احترز الولد او الوالد فهو لعصبة من كان ۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے راوی کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: باپ یا بیٹے نے جو مال چھوڑا وہ اس کے عصبہ کا ہے اگر وہ ہوں۔ فتاوی رضویہ ۹/۲۵۹

(۲) قریبی رشتہ دار کا حق میراث میں

۲۶۱۴۔ **عن** المغيرة بن شعبة عن اصحابه رضی الله تعالیٰ عنهم قال: كان امير المؤمنين على المرتضى رضى الله تعالىٰ عنه اذا لم يجد ذا اسهم اعطوا القرابة و ما قرب او بعد اذا كان رحما فله المال اذا لم يوجد غيره۔

حضرت مغیرہ بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے ہم نشینوں سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وراثت میں کسی کو حصہ دار نہ پاتے تو مال اہل قرابت کو دلاتے ۔اور جو شخص قریبی ہو یا دور کا اور ذی رحم محرم ہو تو مال اس کا ہے جبکہ غیر موجود نہ ہو۔

(۳) اہل قرابت کو میراث دو

۲۶۱۵۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان مولى النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مات و ترك شيًا و لم يدع و لدا و لا حميما ،

۲۶۱۳۔ السنن لا بی داؤد ، باب فی الولاء ۲/ ۴۰۴
السنن لا بن ماجه، باب میراث الولاء ، ۲/ ۲۰۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۷

۲۶۱۴۔

۲۶۱۵۔ السنن لا بن ماجه، باب میراث الولاء ، ۲/ ۲۰۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۶/ ۱۳۷

فقال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعطو میراثہ من اھل قریتہ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک غلام آزاد شدہ نے انتقال فرمایا تو وارثین میں نہ کوئی اولاد تھی نہ قرابت دار۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ہم وطن کو ان کی میراث عطا فرمائی۔

۲۶۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان و ردان مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقع من عذق نخلۃ فمات فاتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمیراثہ فقال : انظرو الہ ذاقرابۃ ، قالوا : ما لہ ذو قرابۃ قال : فانظروھم شھر یا لہ فاعطوہ میراثہ یعنی بلد یا لہ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد شدہ غلام حضرت وردان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھجور کے درخت سے گر کر انتقال کر گئے۔ حضور کی خدمت میں ان کی میراث لائی گئی تو فرمایا: ان کے خاندانی لوگوں کو دیکھو! عرض کیا: ان کا کوئی خاندانی نہیں۔ فرمایا ان کے ہم وطن دیکھو اور انکو میراث دے دو۔

فتاوی رضویہ ۹/۲۶۰

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان دونوں حدیثوں کی نسبت علماء فرماتے ہیں کہ یہ عطا فرمانا بطور تصدق تھا نہ بطور توریث، اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذریعہ ولائے عتاقہ وارث نہ ہوئے کہ انبیائے کرام نہ کسی کے وارث ہوں اور نہ ان کا کوئی وارث مال ہو۔ علیہم الصلوۃ والتسلیم ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۳۸۳

(۴) ایک قبیلہ کا وارث دوسرے کو قرار دیا جاسکتا ہے

۲۶۱۷۔ **عن** ضحاك بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انہ کان طاعون فی الشام فکانت القبیلۃ تموت باسرھا حتی ترث القبیلۃ الاخری ۔

۲۶۱۶۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۰۶۶۱

۲۶۱۷۔ المصنف لعبدالرزاق ،

حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ زمانۂ امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ میں ملک شا میں طاعون واقع ہوا کہ سارا قبیلہ مرجاتا یہاں تک کہ دوسرا قبیلہ اس کا وارث ہوتا۔

۲۶۱۸۔ **عن** بریدة بن الحصیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل فقال : ان عندی میراث رجل من الاذد،و لست اجد ازدیا ادفعه الیه قال : فاذهب فالتمس ازدیا حولا ، قال : فاتاه بعد الحول فقال : یا رسول الله ! لم اجد ازدیا ادفعه الیه ، قال : فاذهب فادفعه الی اکبر خزاعه ۔

حضرت بریدہ ابن حصیب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک صاحب نے حاضر ہوکر عرض کیا: میرے پاس ازدی قبیلہ کے ایک شخص کا ترکہ ہے لیکن مجھے کوئی ازدی نہیں ملتا کہ میں انکو دوں۔ فرمایا: سال بھر تک کوئی ازدی تلاش کرو۔ ایک سال کے بعد حاضر ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! میں نے کوئی ازدی نہ پایا۔ فرمایا: اچھا تو بنی خزاعہ میں جو شخص سب سے زیادہ جداعلی سے قریب ہوا سے دیدو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بنی ازد بنی خزاعہ کی ایک شاخ ہے جب میت کے قبیلۂ اقرب کا کوئی نہ ملا تو ترکہ نے قبیلۂ اعلٰی کی طرف رجوع کی۔ اب کوئی بتا سکتا ہے کہ یہ میت اس اکبر خزاعی سے کہ اس کا عصبہ ٹھہرا کس قدر پشتہا پشت کے فصل پر جاکر ملتا ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۳۸۵

۲۶۱۹۔ **عن** ابراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال عمرالفاروق رضی الله تعالیٰ عنه کل نسب توصل علیه فی الاسلام فهو وارث مورث ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ہر وہ نسب جس کا اسلام میں اعتبار کیا گیا وہ ذریعہ

۲۶۱۸۔ السنن لا بی داؤد، باب فی میراث ذوی الارحام، ۲/۴۰۲

المصنف لا بن أبی شیبة،

۲۶۱۹۔ المصنف لعبد الرزاق،

وراثت ہوگا۔۱۲م

(۵) کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا

۲۶۲۰۔ **عن** اسامة بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :لا یرث المسلم الکافر ، و لا الکافر المسلم ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔۱۲م

۲۶۲۱۔ **عن** اسامة بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه قال : یا رسول اللہ ! این تنزل فی دارك بمکة ؟ فقال : هل ترك عقیل من رباع او دور ، و کان عقیل و رث ابا طالب هو و طالب و لم یرثه جعفر و لاعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما شیًا ، لانهما کانامسلمین و کان عقیل و طالب کافرین ، فکان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه یقول :لا یرث المؤمن الکافر۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! حضور کل مکہ معظمہ میں اپنے محلّہ کے کون سے مکان میں نزول اجلال فرمائیں گے؟ فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی محلّہ یا مکان چھوڑ دیا ہے۔ راوی حدیث حضرت امام زید العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہوا یہ تھا ابوطالب کا ترکہ عقیل اور طالب نے پایا۔ اور حضرت جعفر وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کچھ نہ ملا۔ اس لئے کہ دونوں حضرات ابوطالب کی موت کے وقت مسلمان تھے اور طالب کافر۔ اور حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے۔ اسی بنا پر امیر المؤمنین حضرت عمر

۲۶۲۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یرث المسلم الکافر، ۲/ ۱۰۰۱
الصحیح لسملم، کتاب الفرائض ۲/۳۳
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ابطال المیراث بین المسلم، ۲/۳۲
السنن لا بن ماجه ، باب میراث اهل الاسلام من اهل ۲/ ۲۰۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۰۰

۲۶۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا قال المشرك عند الموت ، ۲/ ٦١٤
السنن لا بن ماجه، باب میراث اهل الاسلام من ، ۲/ ۲۰۰
المؤطا لمالك،

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔ کافر کا ترکہ مسلمان کو نہیں پہونچتا۔

شرح المطالب ص ۲۷

كتاب الساعة

ا۔علامات قیامت

(۱)جاہلوں کی کثرت قیامت کی نشانی

۲۶۲۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من الناس ، و لکن یقبض العلم بقبض العلماء فاذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جھالا ۔ فسئلوا و افتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۱۷/۹

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ علم دین دنیا سے اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے سلب فرمائے بلکہ اس جہاں سے علمائے کرام اٹھالئے جائیں گے جس سے علم اٹھ جائے گا۔ پھر جب کوئی عالم نہ رہیگا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا اور سردار بنالیں گے۔ان سے مسائل شرعیہ پوچھے جائیں گے تو وہ بے علم فتوی دیں گے۔خود بھی گمراہ ہوں گے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔۱۲م

(۲)نااہلوں کو حاکم بنانا قیامت کی علامت

۲۶۲۳۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۶۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کیف یقبض العلم، ۲۰/۱
الصحیح لمسلم، باب رفع العلم، و قبضہ و ظھور الجھل ، ۳۴۰/۲
السنن لا بن ماجہ ، باب اجتناب الأی والقیاس ۶/۱
مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۶۷/۷ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۸۵/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۸۹۸۱، ۱۸۷/۱۰ ☆ فتح الباری لا بن حجر ، ۱۹۴/۱
تاریخ بغداد للخطیب ۱۴۱/۱ ☆ الا مالی للشجری ، ۴۱/۱
التفسیر للبغوی، ۳۰/۴ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳۱۵/۱
حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم ، ۱۸۱/۲ ☆ تاریخ اصفھان لا بی نعیم، ۱۹۶/۱
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۱۶۷ ☆ دلائل النبوۃ للبیھقی ، ۵۴۳/۶
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱۶۵/۱ ☆

۲۶۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من سئل علما ۱۴/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۵۰/۶ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۷۴/۱
التفسیر للبغوی ۱۷۹/۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۳/۱

علیه و سلم: اذا وسد الامر الی غیر اهله فانتظر الساعة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب نااہل کوکام سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کر۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۲۷

(۳) آخری زمانہ میں معاملہ برعکس ہوگا

٢٦٢٤۔ **عن** ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ليأتين على النا س زمان يكذب فيه الصادق و يصدق فيه الكاذب ، ويكون المعروف منكرا و المنكر معروفا ۔ شمائم العنبر قلمی ۲۸

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے کہ جس میں سچے کو جھٹلایا جائے گا اور جھوٹے کو سچا ثابت کیا جائے گا۔ بھلے کام برے سمجھے جائیں گے اور برے کاموں کو بھلا سمجھا جائیگا۔۱۲م

(۴) آخری زمانہ میں فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے

٢٦٢٥۔**عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :يكون فی آخر الزمان دجالون كذابون يأتونكم من الاحاديث بما لم تسمعوا انتم و لاآباء كم فاياكم و اياهم لا يضلونكم و لا يفتنونكم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آخر زمانے میں کچھ فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے، وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں اور نہ تمہارے باپ دادا نے۔ ان سے دور بھاگو، انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

٢٦٢٤۔ كنز العمال للمتقی، ٣٨٤٧٥، ١٤/ ٢٢١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٧/ ٢٨٣

٢٦٢٥۔ الصحيح لمسلم، باب النهی عن الرواية عن الضعفاء ١/ ١٠

مشكل الآثار للطحاوی، ٤/ ٢٠٤ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ١٥٤

كنز العمال للمتقی، ٢٩٠٢٤، ١٠/ ١٩٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٢٢١

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حکم فرمارہی ہے کہ اہل سنت غیر مقلدوں سے دور رہیں، ان کے مجمع میں خود نہ جائیں، اپنی مسجدوں میں انہیں نہ آنے دیں کہ فتنے اٹھیں اور عوام خراب ہوں۔

اظہار الحق الجلی ص ۴۰

(۵) حضرت امام مہدی کے بارے میں بشارت

۲۶۲۶۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یدفعون الی رجل من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی و اسم أبیه اسم أبی ، فیملك الارض فیملأها قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ خلافت کو میرے اہل بیت سے ایک مرد کے سپرد کریں گے جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیگا جس طرح ظلم وستم سے بھر گئی تھی۔ یعنی حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دوام العیش ص ۷۵

۲۶۲۶۔ المستدرك للحاکم، کتاب الفتن و الملاحم، ۵۱۱/٤

۲۔ دجال کا ذکر

(۱) دجال کا خروج

۲٦٢٧۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ : یخرج الدجال فیتوجہ قبلہ رجل من المؤمنین فتلقاہ المسالح مسالح الدجال فیقولون لہ : این تعمد ؟ فیقول : اعھد الی ھذالذی خرج ، قال : فیقولون لہ:او ما تومن بربنا ، فیقول : ما بربنا خفاء فیقولون : اقتلوہ ؛ فیقول بعضھم بعض : الیس قدنھا کم ربکم ان تقتلوا احدادونہ ، قال فیظلقون بہ الی الدجال ، فاذا رآہ المؤمن قال :یا ایھا الناس ! ھذا الدجال الذی ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : فیأمر الدجال بہ فیشج فیقول : خذوہ و شجوہ فیوسع ظھرہ و بطنہ ضربا ، قال : فیقول : اما تومن بی قال :فیقول : انت المسیح الکذاب ، قال فیؤمر بہ فیؤشر بالمئشار من مفرقۃ حتی یفرق بین رجلیہ قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول لہ : قم، فیستوی قائما ، قال :ثم یقول لہ أ تومن بی ؟ فیقول ما ازددت فیك الا بصیرۃ ، قال : ثم یقول : یا ایھا الناس ! انہ لا یفعل بعد ی باحد من الناس ، قال : فیاخذہ الدجال لیذبح فیجعل ما بین رقبتہ الی ترقوتہ نحاسا فلا یستطیع الیہ سبیلا ، قال : فیأخذ بیدیہ و رجلیہ فیقذف بہ فیحسب الناس ، انما قذفہ الی النار و انما القی فی الجنۃ ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ھذا اعظم الناس شھادۃ عند رب العالمین ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دجال نکلے گا تو اس کی طرف ایک مرد مومن جائے گا، راستہ میں اسے دجال کے کچھ مسلح لوگ ملیں گے جو اس سے کہیں گے: کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہے گا: میں اس شخص کے پاس جارہا ہوں جو ظاہر ہوا ہے، وہ کہیں گے: کیا تو ہمارے رب پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا :ہمارا رب پوشیدہ نہیں ۔ وہ لوگ کہیں گے اس کو قتل کردو، اس پر بعض دوسرے بول اٹھیں گے: کیا تمہارے رب نے بغیر اجازت قتل سے منع نہیں کیا: چنانچہ یہ لوگ اس کو لیکر دجال

۲٦٢٧۔ الصحیح لمسلم، باب ذکر الدجال ، ۲/ ۴۰۲

کے پاس پہونچیں گے، یہ مرد مومن جب اس کو دیکھے گا تو بے ساختہ پکار اٹھیگا، اے لوگو! یہ وہ دجال ہے جس کا تذکرہ پہلے حضور نے فرمادیا ہے۔ یہ سن کر دجال حکم دیگا: اس کو پکڑو اور اس کا سر پھوڑ دو اور پیٹ اور پیٹھ پر سخت ضربیں لگاؤ۔ پھر اس مرد مومن سے کہے گا کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا: تو مسیح کذاب ہے۔ پھر حکم دیگا کہ اس کو آرے سے چیرا جائے، لہذا سر سے پاؤں تک چیرا جائے گا اور دو ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ دجال دونوں ٹکڑوں کے درمیان کھڑے ہو کر کہے گا: اٹھ کھڑا ہو، وہ شخص زندہ ہو کر سیدھا کھڑا ہو جائے گا، پھر دجال پوچھے گا کیا مجھ پر ایمان لایا؟ وہ کہے گا: اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ تو دجال ہے۔ پھر لوگوں سے کہے گا: اے لوگو! یہ دجال اب میرے سوا کسی کے ساتھ یہ کام نہیں کر سکے گا، دجال یہ سن کر اس کو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا لیکن اس کے گلے سے ہنسلی تک تانبے کی ہو جائے گی اور وہ ذبح نہیں کر سکے گا لہذا اس کو اپنی آگ میں ڈال دیگا۔ لوگ سمجھیں گے وہ آگ میں ڈالدیا گیا حالانکہ وہ جنت ہوگی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا شہید ہے۔　　مالی الجیب ص ۱۳

۲۶۲۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول لله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم الاحد ثكم حديثا عن الدجال ما حدث به نبی قومه ، انه اعور و انه يجئ معه بتمثال الجنة والنار فالتی يقولها انها الجنة هی النار ، وانی انذر كم كما انذربه نوح قومه۔　　شمائم العنبر ص ۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تم سے دجال کے بارے میں وہ بات نہ بیان کروں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے بیان نہ کی۔، وہ کانا ہوگا اور اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی شبیہ لئے پھریگا جسکو جنت کہے گا درحقیقت وہ دوزخ ہوگی۔ لہذا میں تم کو اسی طرح ڈرا رہا ہوں جس طرح حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔۱۲م

۲۶۲۸۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب قول الله عزوجل و لقد ارسلنا نوحا الی قومه ، ۱/ ۴۷۰
الصحيح لمسلم، باب ذكر الدجال ، ۲/ ۴۰۰
فتح الباری لا بن حجر ، ۱۳/ ۱۰۰ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۳۸۷۵۳، ۱۴/ ۳۰۰

۲۶۲۹۔ **عن** أبی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یمکث ابو الدجال و امہ ثلاثین عاما لا یولدلھما و لد ثم یولد لھما غلام اعور ، اضرشی و اقلہ منفعۃ ، تنام عیناہ و لا ینام قلبہ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کے ماں باپ کے یہاں تیس سال تک اولاد نہ ہوگی، پھر ایک کانا لڑکا پیدا ہوگا۔ وہ بجائے منفعت بخش کے زیادہ مضرت رساں ہوگا۔ اس کی آنکھیں سوئیں گی مگر دل جاگتا رہیگا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ قاضی بیضاوی سے ملا علی قاری علیہما الرحمۃ الباری نے نقل فرمایا کہ سوتے وقت بھی اس کی افکار فاسدہ اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی ہیں۔ کیونکہ شیطان مسلسل اس کی طرف اپنے وساوس پہونچاتا رہتا ہے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب اطہر کے بیدار رہنے کے معنی یہ ہیں کہ وحی ربانی کے باعث آپکے قلب مبارک پر مسلسل افکار صالحہ کا القاء ہوتا رہتا ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۳۹

(۲) واقعہ ابن صیاد

۲۶۳۰۔ **عن** عبد الرحمن بن أبی بکرۃ عن أبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یمکث ابو الدجال و امہ ثلاثین عاما لا یولد لھما و لد ، ثم یولد لھما غلام اعور اضرشیٔ واقلہ منفعۃ ، تنام عیناہ و لا ینام قلبہ ، ثم نعت لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابویہ فقال : ابوہ طوال ، ضرب اللحم ، کان انفہ منقار ، و امہ امرأۃ فرضاخیۃ طویلۃ الثدیین ، قال: ابوبکرۃ، فسمعت بمولود فی الیھود بالمدینۃ ،فذھبت انا و الزبیر بن العوام حتی دخلنا علی ابویہ فاذًا نعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیھما ، قلنا ھل لکما ولد ؟ فقالا :مکثنا ثلاثین عاما لا یولد لنا و لد ، ثم و لد لنا غلام اعور اضرشیٔ واقلہ

۲۶۲۹۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی ذکر ابن الصیاد ، ۲/ ۴۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۴۰ ☆ المصنف لا بن أبی شیبۃ ۱۵/ ۱۳۹
الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۳۵۴ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریذی ، ۵۵۰۳
۲۶۳۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ذکر الصیاد ، ۲/ ۴۹

منفعه تنام عيناه و لا ينام قلبه ، قال : فخرجنا من عندهما فاذاً هو منجدل في الشمس في قطيفة و له همهمة ، فكشف عن رأسه فقال : ما قلتها ؟ قلنا : و هل سمعت ما قلنا؟ قال : نعم، تنام عيناى و لا ينام قلبي ـ

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کے ماں باپ کے یہاں تیس سال تک اولاد نہ ہوگی، پھر ایک کانا لڑکا پیدا ہوگا وہ بجائے منفعت بخش کے زیادہ مضرت رساں ہوگا اس کی آنکھیں سوئیں گی مگر اس کا دل جاگتا رہیگا۔ پھر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کے ماں باپ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس کا باپ نہایت لمبا، پتلا دبلا اور پرندہ کی چونچ کی طرح لمبی ناک والا ہوگا۔ اس کی ماں موٹی اور لمبی پستان والی ہوگی ۔ حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں: میں نے یہود مدینہ میں ایک بچے کی ولادت کے بارے میں سنا تو میں حضرت زبیر بن العوام کو ساتھ لیکر پہونچا۔ جیسے ہی ہم اس کے والدین کے پاس پہونچے تو ہم نے ان دونوں میں وہ اوصاف دیکھے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائے تھے۔ ہم نے ان دونوں سے کہا: کیا تمہارا کوئی بچہ ہے؟ وہ دونوں بولے: تیس سال تک ہمارے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اب یہ کانا لڑکا پیدا ہوا ہے جو بجائے منفعت بخش کے مضرت رساں ہے اس کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے۔

حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں: پھر ہم وہاں سے واپس چلے آئے۔ ہم نے یہاں آکر دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دھوپ میں زمین پر چادر اوڑھے لیٹے ہیں اور سونے کی آواز آہستہ آہستہ آرہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے سر سے چادر ہٹائی اور فرمایا: تم دونوں نے کیا کہا؟ ہم نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ نے ہماری باتیں سن لیں، ارشاد فرمایا: ہاں، میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا رہتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مرقاۃ الصعود میں ہے۔ دجال ابن صیاد کی بیداری فساد کے باعث تھی اور اس کو ایذا دینے کے لئے تھی کہ اس کا دل فسق وفجور کی باتوں کی طرف متوجہ ہو کر عقوبت میں مبتلا رہے۔ جبکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قلب اطہر معارف الہیہ اور بے شمار مصالح میں منہمک

ہوتا ہے اور یہ چیز آپ کے درجات کی بلندی اور رفعت کا باعث تھی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جب دجال ابن صیاد جیسے خبثاء کے دل کی بیداری بطور استدراج جائز ہے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اکابر امت کے لئے کیوں جائز نہ ہوگی۔

علامہ عبدالوہاب شعرانی ''الیواقیت والجواہر'' کی بائیسویں فصل میں شیخ محمد مغربی سے نقل کرکے فرماتے ہیں۔

جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طرح حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار کا دعوی کرے تو وہ جھوٹا ہے۔اور اگر صرف یہ دعوی کرے کہ اس نے حضور کو اپنے دل سے دیکھا ہے اور اس کا دل بیدار تھا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔کیونکہ جو شخص اپنے دل کو رذائل سے خوب پاک کرلیتا ہے تو وہ حق تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اور بندہ جب اس مقام پر فائز ہو جاتا ہے تو قلب کی نورانیت کے باعث گویا وہ بیدار رہتا ہے۔اس سے بھی زیادہ صریح عبارت مجھے فتوحات مکیہ کے اٹھانوے باب میں ملی۔

شیخ اکبر فرماتے ہیں:

ولی کامل کی شرط یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اس کا دل بھی بیدار رہتا ہے اور اس پر نیند طاری نہیں ہوتی۔کیونکہ کامل شخص وہی کہلاتا ہے جو اپنے باطن کو غفلت سے اسی طرح محفوظ رکھے جس طرح ایک شخص عالم بیداری میں اپنے ظاہر کو محفوظ رکھتا ہے۔یہ ہی مفہوم شیخ عبدالوہاب شعرانی نے شیخ اکبر سے اپنی کتاب الکبریت الاحمر میں نقل کیا ہے اور اس کی تائید کی ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۳۱

(۳) تیس دجال مدعیان نبوت ہوں گے

۲۶۳۱۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انہ سیکون فی امتی ثلثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی ، و انا خاتم النبیین لانبی بعدی۔

۲۶۳۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء لا تقوم الساعۃ ، ۲/ ۴۵

السنن لا بی داؤد ، باب خبر ابن الصائد ، ۲/ ۵۹۵

المسند لا حمد بن حنبل ۵/ ۲۷۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۲۰۴

فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/ ۸۷ ☆

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت میں تیس دجال کذاب ہوں گے، ان میں سے ہرایک اپنے کونبی کہے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعدکوئی نبی نہیں۔

السوءالعقاب ص ۳۶

(۴) ستائیس دجال ہوں گے

۲۶۳۲۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انه سيكون فى امتى كذابون دجالون سبعة و عشرون ، منهم اربع نسوة ، وانى خاتم النبيين لانبى بعدى ۔

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے۔ ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بے شک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعدکوئی نبی نہیں۔

المبین ص ۱۱۳

۲۶۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۹۶/۵ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۸۸/۳

۳۔میدان قیامت

(۱)حساب وکتاب

۲۶۳۳۔**عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیامة ، فینشر علیه تسعة و تسعین سجلا کل سجل مثل مد البصر، ثم یقول : اتنکر من هذا شیًا ؟ اظلمك کتبتی الحافظون؟ فیقول : لا یا رب! فیقول : افلك عذر ؟ قال : لا یا رب ! فیقول : بلی ان لك عند نا حسنة و انه لا ظلم علیك الیوم ، فتخرج بطاقة ، فیها اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده ورسوله ، فیقول : احضر و زنك فیقول : یا رب ما هذه البطاقة مع هذه السجلات ، فقال : فانك لا تظلم ، قال : فتوضع السجلات فی کفة و البطاقة فی کفة فطاشت السجلات و ثقلت البطاقه و لا یثقل مع اسم الله شیٔ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالی میری امت میں سے ایک شخص کو چن لے گا پھر اس کے سامنے ننانوے رجسٹر کھولے جائیں گے اور ہر جسٹر حد نگاہ تک ہوگا۔ پھر اسے کہا جائے گا تو اس سے ان کار کرتا ہے؟ یا میرے فرشتوں کراما کاتبین نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ بندہ کہے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے۔ آج تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر ایک کاغذ نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا اس کا وزن کرا۔ بندہ عرض کرے گا ان رجسٹروں کے سامنے اس کاغذ کی کیا حیثیت ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ حضور فرماتے ہیں: پھر ایک پلے میں ننانوے رجسٹر رکھے جائیں گے اور

۲۶۳۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فیمن یموت وهو یشهد ۸۸/۲
المستدرك للحاکم، ۶/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹، ۱۰۹
شرح السنة للبغوی، ۱۰/ ۱۳۴ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۵۵۵۹
الصحیح لا بن حبان ۲۵۲۴، ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۳۵

دوسرے میں وہ کاغذ جس پر کلمہ شریف لکھا ہوگا۔ چنانچہ رجسٹروں کا پلہ ہلکا ہوگا اور کاغذ کا بھاری۔اور اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزنی نہ ہوگی۔　　صلاۃ القضاء ص ۳۵

(۲) پل صراط جہنم کی پیٹھ پر نصب ہوگا

٢٦٣٤۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان ناسا قالوا لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ھل نری ربنا یوم القیامۃ ؟ فقال : رسول ا للہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ھل تضارون فی القمر لیلۃ البدر ، قالو : لا یا رسول ا للہ ! قال : ھل تضارون فی الشمس لیس دونھا سحاب ، قالوا: لا یا رسو ل اللہ ! قال فانکم ترونہ کذلک ، یجمع اللہ الناس یوم القیامۃ فیقول : من کان یعبد شیئا فلیتبعہ فیتبع من یعبد الشمس الشمس و یتبع من یعبد القمر القمر، و ییتبع من یعبد الطواغیت الطواغیت و تبقی ھذہ الامۃ فیھا منا فقوھا ، فیاتیھم اللہ فی صورۃ غیر صورتہ التی یعرفون فیقول : انا ربکم فیقولون : نعوذ با للہ منک ھذا مکاننا حتی یاتینا ربنا فاذا جاء ربنا عرفنا ہ فیأتیھم اللہ فی صورتہ التی یعرفون فیقول : ا نا ربکم فیقولون: انت ربنا فیتبعونہ و یضرب الصراط بین ظھرانی جھنم فاکون انا و امتی اول من یجیز و لا یتکلم یومئذالا المرسل ، و دعوی الرسل یومئذ اللھم سلم سلم،و فی جھنم کلالیب مثل شو ک السعدان ، ھل رأیتم السعدان ؟ قالوا : نعم یا رسول اللہ ! قال : فانھا مثل شو ک السعدان غیر انہ لا یعلم ما قدر عظمھا الا اللہ ، تخطف الناس باعمالھم ، فمنھم الموبق یعنی بعملہ و منھم المحازی حتی ینجی ، حتی اذا فرغ اللہ من القضاء بین العباد و اراد ان یخرج برحمتہ من اراد من اھل النار امر الملائکۃ ان یخرجوا من النار من کان لا یشرک باللہ شیئا فمن اراد اللہ ان یرحمہ ممن یقول : لا الہ الا للہ فیعرفونھم فی النار یعرفونھم باثر السجود تاکل النار من ابن آدم الا اثر السجود و حرم اللہ علی النار اثر السجود ، فیخرجون من النار قد امتحشوا فیصب علیھم ماء الحیاۃ فینبتون منہ کما تنبت الحبۃ فی حمیل السیل ثم یفرغ اللہ من القضاء بین العباد و یبقی رجل مقبل بوجھہ علی النار و ھو آخر اھل الجنۃ دخولا الجنۃ ، فیقول : ای رب ! اصرف و جھی عن النار فانہ قد قشبنی ریحھا و احرقنی ذکائھا ، فیدعو اللہ ما شاء اللہ ان یدعوہ ثم

٢٦٣٤۔ الصحیح لمسلم،　　کتاب الایمان ،　　١٠٠/١

يقول الله تعالیٰ : هل عسيت ان فعلت ذلك بك ان تسئل غيره فيقول : لا اسئلك غيره و يعطی ربه عزوجل من عهود و مواثيق ما شاء الله ، فيصرف الله وجهه عن النار فاذ اقبل الجنة و رأها سكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول : ای رب ! قدمنی الی باب الجنه ، فيقول الله له : اليس قد اعطيت عهودك و مواثيقك لا تسألنی غير الذی اعطتيك ، و يلك يا ابن آدمُ اغدرك فيقول : ای رب ! يدعوا لله حتی يقو ل له : فهل عسيت ان اعطيتك ذلك ان تسأل غيره فيقول : لاوعزتك ، فيعطی ربه ما شاء الله من عهود و مواثيق فيقدمه الی باب الجنة ، فاذ ا قام علی باب الجنة انفهقت له الجنة ، فرأی ما فيها من الخير و السرور فيسكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول ای رب ! ادخلنی الجنة ،فيقول الله عزوجل له ، اليس قد اعطيت عهودك و مواثيقك ان لا تسأل غير ما اعطيت ، ويلك يا ابن آدم ! ما اغدرك ، فيقول : ای رب ! لا اكونن اشقی خلقك فلا يزال يدعو الله حتی يضحك الله عزوجل منه فاذا ضحك الله منه قال : ادخل الجنة ، فاذا دخلها قال الله له :تمنه، فيسأل ربه و يتمنی حتی ان الله ليذكره من كذاو كذا حتی اذا انقطعت به الامانی قال الله ذلك لك و مثله معه ۔ تجلی الیقین ص ۱۳۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ حضرات نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسوال اللہ! کیا ہم قیامت کے دن خداوند قدوس کے دیدار سے مشرف ہوں گے؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا چودھویں رات کے چاندکو دیکھنے میں تم کو کوئی پریشانی ہوتی ہے؟ بولے: نہیں یارسول اللہ! فرمایا کیا بغیر ابر سورج کو دیکھنے میں کسی طرح کی دشواری پیش آتی ہے؟ بولے: نہیں، فرمایا: تم اسی طرح دیدار الٰہی سے مشرف ہوگے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ارشاد ہوگا جو جس کا پجاری تھا وہ اس کے ساتھ ہوجائے۔ لہذا سورج کے پجاری اس کے ساتھ ہوں گے، چاندکو پوجنے والے اس کے ساتھ ہوجائیں گے، اور جو دیگر معبودان باطل کے پجاری تھے وہ ان کے ساتھ ہوں گے۔ فقط امت محمدیہ باقی رہ جائے گی۔ اس مین مومن ومنافق سب ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ ان پر ایسی تجلی فرمائے گا جس سے کہ لوگ نا آشنا ہوں گے، ندا ہوگی میں تمہارا پروردگار ہوں، لوگ کہیں گے اللہ کی پناہ تجھ سے، ہم اسی جگہ ہیں یہاں تک کہ ہمارا پروردگار ہم پر خاص تجلی فرمائے تو ہم اس کو بخوبی پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی ان پر ایسی تجلی ہوگی جس سے وہ

آشنا ہوں گے۔فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں وہ جواب میں کہیں گے ہاں تو ہمارا رب ہے، پھر یہ سب اس کے ساتھ ہو جائیں گے اس کے بعد دوزخ کی پیٹھ پر ایک پل نصب کیا جائے گا۔اس پر سے میں اور میری امت سب سے پہلے گزریں گے۔اس دن انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے علاوہ کسی میں بات کرنے کی سکت نہ ہوگی۔عام طور پر پیغمبروں کی زبان پر یہ ہوگا اے اللہ سلامتی سے رکھ، اے اللہ سلامتی سے رکھ، دوزخ میں آنکڑے ہیں لوہے کے جو سعدان کے کانٹوں کی طرح ہیں۔فرمایا: کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں: عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! فرمایا: وہ بالکل اسی طرح ہوں گے البتہ ان کی مقدار اللہ عزوجل بہتر جانتا ہے۔لوگوں کو وہ آنکڑے دوزخ میں کھینچ لیں گے بعض اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ہلاک ہوں گے اور بعض گزر کر نجات پاجائیں گے۔جب اللہ تعالیٰ لوگوں کا فیصلہ فرمادیگا اور اپنی رحمت سے لوگوں کو دوزخ سے نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو مشرک نہیں انکو دوزخ سے نکالو کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے تھے۔فرشتے انکو ان کے سجدوں کے نشانوں سے پہچان لیں گے کہ آگ انسان کے جسم کو تو کھائے گی لیکن آثار سجدہ محفوظ رہیں گے۔کہ اللہ تعالیٰ نے آگ کو ان پر حرام فرمادیا ہے کہ ان مقامات کو کھائے۔چنانچہ انکو دوزخ سے نکالا جائے گا لیکن وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ان کو آب حیات میں غسل دیا جائے گا تو ان کے جسم اس طرح نشو ونما پائیں گے جیسے سیلاب کی کانپ میں تیزی سے دانہ اگتا اور بڑھتا ہے۔پھر اسی طرح سب کو نکال لیا جائے گا صرف ایک شخص باقی رہے گا جس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا یہ شخص عرض کرے گا: اے میرے رب! میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اس کی بو اذیت ناک ہے اور اس کی تیزی نے مجھے جلاڈالا۔اسی طرح خداوند قدوس سے دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں یہ تیرا سوال پورا کردوں تو تو اس کے علاوہ کچھ اور تو نہ مانگے گا، وہ عرض کرے گا: نہیں، میں پھر کچھ نہیں مانگوں گا۔اللہ تعالیٰ جو جو عہد و پیمان اس سے لینا چاہے گا وہ ان سب کا اقرار کرے گا۔جب جنت کی طرف اس کا منہ ہوگا ایک مدت تک جب تک اللہ عزوجل چاہے وہ خاموشی سے دیکھتا رہے گا۔پھر عرض کریگا: اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہونچادے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے اس سے پہلے قول واقرار اور عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ اس کے علاوہ اور کچھ نہ مانگونگا۔خرابی ہو اے ابن آدم، تو کتنا عہد

شکن ہے۔ وہ کہے گا اے رب پھر اسی طرح دعا کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: اچھا اگر میں تیرا یہ سوال بھی پورا کردوں تو تو پھر اس کے بعد تو نہ مانگے گا، عرض کریگا: تیری عزت کی قسم! اس کے علاوہ کچھ نہ مانگونگا اور اس مرتبہ بھی جو اللہ تعالیٰ چاہے گا عہد و پیان کریگا۔ آخر کار اللہ عزوجل اس کو جنت کے دروازے تک پہونچا دیگا جب وہاں کھڑا ہوگا تو ساری جنت اس کے سامنے ہوگی، اور اس میں جو کچھ نعمت، فرحت اور خوشی اور مسرت ہوگی وہ سب دیکھے گا۔ ایک حد تک جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ خاموشی سے انکو دیکھتا رہے گا۔ اس کے بعد عرض کریگا: اے میرے رب! مجھے جنت کے اندر پہونچادے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے کیا اقرار کیا تھا اور کیسے عہد و پیان کئے تھے۔ کیا تو نے نہ کہا تھا کہ اب اس کے علاوہ نہ مانگونگا۔ خرابی ہو تیرے لئے اے ابن آدم! کتنا غدار ہے تو۔ وہ عرض کریگا الٰہی! میں تیری مخلوق میں بدنصیب نہیں بننا چاہتا۔ وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور فرمائے گا۔ جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ شخص جنت میں داخل ہوگا تو اللہ تعالی اس سے فرمائے گا: اب تو خواہش کر، اور اپنے رب سے مانگ، وہ مانگتا رہے اور جو مانگے گا ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب اس کی تمام خواہش پوری ہو جائیگی تو فرمائے گا۔ جا تجھے یہ تمام نعمتیں دی گئیں اور ان کے برابر اور ساتھ میں دی جاتی ہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے اس کی خواہش کے ساتھ دس گنی نعمتیں اس کو اور دی جائیں گی۔ ۱۲م

۴۔شفاعت

(۱)شفاعت کا ثبوت

۲۶۳۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطیت خمسا لم یعطھن احد من الانبیاء قبلی ، نصرت بالرعب مسیرۃ شھر ، و جعلت لی الارض مسجدا و طھورا ایما رجل من امتی ادرکتہ الصلوۃ فیلصل ، و احلت لی الغنائم ، و کان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ و بعثت الی الناس کافۃ و اعطیت الشفاعۃ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔ میری مدد اس طرح کی گئی کہ کافروں کے دلوں میں میرا رعب ایک ماہ کی مسافت ہی سے ڈال دیا گیا۔ میرے لئے تمام زمین کو مسجد اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دیا گیا۔ چنانچہ میری امت کے کسی شخص کو جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہاں ہی نماز پڑھ سکتا ہے میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا۔ انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والتسلیم اپنی مخصوص اقوام کی طرف مبعوث ہوئے لیکن مجھے تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ مجھے شفاعت کبری کا منصب عطا کیا گیا۔۱۲م

۲۶۳۶۔ **عن** أبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۶۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ جعلت لی ، ۱/ ۶۲
الصحیح لمسلم، باب المساجد ، ۱/ ۱۹۹
السنن الکبری للبیھقی ، ۱/ ۲۱۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۷۶
حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم ، ۸/ ۳۱۶ ☆ فتح الباری لا بن حجر ، ۱/ ۴۳۶
البدایۃ والنھایۃ لا بن کثیر، ۶/ ۲۹۱ ☆ التمھید لا بن عبدالبر، ۵/ ۲۲۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۴۰۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/ ۵۹
الدر المنثور للسیوطی ، ۵/ ۲۳۷ ☆ کنز العمال للمتقی ،۳۲۰۵۸، ۱۱/ ۴۳۷
۲۶۳۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل النبی ﷺ ۲/ ۲۰۱
السنن لا بن ماجہ، باب الشفاعۃ ۲/ ۳۳۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۱۳۷ ☆ المستدرک للحاکم، ۱/ ۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/ ۵۶ ☆ کنز العما ل للمتقی، ۳۱۸۹۸، ۱۱/۴۰۶

الله تعالیٰ علیه وسلم :اذا کان یوم القیامة کنت انا امام النبین وخطیبهم و صاحب شفاعتهم غیر فخر ۔　　فتاوی رضویہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو میں نبیوں کا امام اور خطیب ہوں گا اور سب کی شفاعت کرونگا مجھے اس پر فخر نہیں۔۱۲م

۲۶۳۷۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما زلت اترد د علی ربی فلا اقوم فیه مقاما الا شفعت حتی اعطانی الله من ذلك ان قال : ادخل من امتك من خلق الله من اشهد ان لااله الا الله یوما و احدا مخلصا و مات علی ذلك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے رب کے حضور آتا جاتا رہونگا۔ جس شفاعت کے لئے کھڑا ہوں گا قبول ہوگی۔ یہاں تک کہ میرا رب فرمائے گا: تمام مخلوق میں جتنی تمہاری امت ہے ان میں جو توحید پر مرا ہو خواہ وہ ایک ہی دن کا مومن رہا اسے جنت میں داخل کردو۔۱۲م

۲۶۳۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : شفاعتی لمن شهد ان لا اله الا الله مخلصا و ان محمد رسو ل الله یصدق لسانه قلبه و قلبه لسانه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور میری رسالت پر اخلاص سے گواہی دیتا ہو کہ زبان دل کے موافق اور دل زبان کے موافق۔ اللھم ! اشهد و کفی بك شهیدا ۔ انی اشهد بقلبی و لسانی انه لا اله الا الله محمد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حنیفا مخلصا و اما انا من المشرکین ۔ و الحمد لله رب العالمین ۔　　فتاوی افریقہ ص ۱۴۱

۲۶۳۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۵۱۸ ☆

۲۶۳۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۳۰۷ ☆ الصحیح لا بن حبان، ۲۵۹۴،

المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۴۳۷

۲٦۳۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خیر ت بین الشفاعة و بین ان یدخل شطر امتی الجنة فاخترت الشفاعة ، لانها اعم و اکفی ترونها للمؤمنین المتقین ، لا و لکنها للمذنبین الخطائین ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے شفاعت اور نصف امت کو جنت میں داخل کرانے میں سے ایک چیز کا اختیار دیا گیا تو میں نے شفاعت اختیار کی کہ یہ زیادہ لوگوں کے لئے ہوگی اور سب کو کفایت کریگی کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ صرف متقی پرہیزگار لوگوں کے لئے ہوگی، نہیں بلکہ یہ گناہ گاروں خطا کاروں کے لئے عام ہے۔۱۲م

(۲) شفاعت کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہے

۲٦٤٠۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :شفاعتی للها لکین من امتی ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میرے ان امتیوں کے لئے جنہیں گناہوں نے ہلاک کرڈالا۔

۲٦٤١۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شفاعتی لاهل الکبائر من امتی ۔

۲٦۳۹۔ الجامع للترمذی، باب الشفاعة ۲/٦۷
السنن لا بن ماجه، باب ذکر الشفاعة ، ۲/۳۲۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۷۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤/٤٤۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۵۰ ☆
۲٦٤٠۔ الکامل لا بن عدی، ☆
۲٦٤١۔ الجامع للترمزی، باب ذکر الشفاعة ۳/ ٦٦
السنن لا بی داؤد، باب فی الشفاعة ، ۲/ ٦۵۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۲۱۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۸/ ۱۷
الترغیب والترهیب للمنذری ٤/٤٤٦ ☆ کنز العمال للمتقی ،۳۹۰۵۵، ١٤/۳۹۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میری امت میں ان کے لئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔

۲۶۴۲۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : شفاعتی لاهل الذنوب من امتی قلت و ان زنی و ان سرق ، قال: و ان زنی و ان سرق علی رغم انف أبی الدرداء ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میرے گنہگار امتیوں کے لئے ہے، حضرت ابودرداء کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو فرمایا اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو برخلاف خواہش ابودرداء کے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۳۷

(۳) حضور سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے

۲۶۴۳۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ا: انا اول شفیع فی الجنة لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت ، و ان من الانبیاء ما یصقه من امته الارجل واحد ۔ تجلی الیقین ص ۱۲۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے شفاعت کر کے جنت میں لیا جاؤنگا، انبیائے سابقین کی بہ نسبت مجھ پر زیادہ لوگ ایمان لائے، بعض نبی تو وہ بھی ہیں جن پر ایمان لانے والا صرف ایک ہی شخص ہوگا۔ ۱۲م

(۴) شفاعت کبری کی تفصیل

۲۶۴۴۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۶۴۲۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۹/ ۱۸۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۹۰۵۶، ۱۴/ ۳۹۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۰۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱/ ۴۱۶
۲۶۴۳۔ الصحیح لمسلم، الایمان ۱/ ۱۱۲ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۶۷، ۱۱/ ۴۱۹ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۴/ ۹۸
۲۶۴۴۔ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/ ۱۱۰ ☆

الله تعالى عليه وسلم: اذا كان يوم القيامة ماج الناس بعضهم الى بعضهم فيأتون آدم عليه السلام فيقولون اشفع لذريتك فيقول لست لها و لكن عليكم بابرهيم فانه خليل الله تعالىٰ فيأتون ابرهيم عليه السلام فيقول لست لها و لكن عليكم بموسى فانه كليم الله تعالىٰ فيوتى موسى عليه السلام فيقول لست لها و لكن عليكم بعيسى فانه روح الله و كلمته فيوتى عيسى عليه السلام فيقول لست لها ولكن عليكم بمحمدصلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاوتى فاقول انا لهاء انطلق فستأذن على ربى فيوذن لى فاقوم بين يديه فأحمده بمحامد لا اقدر عليه الآن يلهمنيه الله تعالى ثم اخر له ساجد فيقال لى يا محمد ارفع رأسك و قل يسمع لك وسل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب امتى امتى فيقال انطلق فمن كان فى قلبه مثقال حبه من برة او شعيرة من ايمان فاخرجه منها فانطلق فافعل ثم ارجع الى ربى تعالىٰ فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لى يا محمد ارفع رأسك و قل يسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب امتى فيقال لى انطلق فمن كان فى قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان فاخرجه منها فانطلق فافعل ثم اعود الى ربى فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لى يامحمد ارفع رأسك و قل يسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب امتى امتى فيقال لى انطلق فمن كان فى قلبه ادنى ادنى من مثقال حبة من خردل من ايمان فاخرجه من النارفانطلق فافعل ثم ارجع الى ربى فى الرابعة فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لى يا محمد ارفع رأسك و قل يسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب ائذن فيمن قال **لا اله الا الله** قال ليس ذاك لك او قال ليس ذاك اليك و لكن و عزتى و كبريائى و عظمتى و جبريائى لا اخر جن من قال **لا اله الا الله** .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ مضطرب و بے چین ہوکر حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اپنی اولاد کی شفاعت کیجئے ،فرمائیں گے؛ آج میں اس منصب پر فائز نہیں ،تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ و السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔سب جمع ہوکر حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضری دیں گے۔آپ بھی فرمائیں گے: آج میں اس مقام پر معین نہیں تم

سب حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ وہ کلیم اللہ ہیں حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ سے یہ ہی جواب ملے گا۔ کہ میں اس کام پر مامور نہیں۔ تم حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں ان کی بارگاہ میں حاضری کے بعد بھی یہی جواب ملے گا کہ میں اس کام کے لئے نہیں، ہاں تم سب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو، چنانچہ وہ سب میرے پاس آئیں گے تو میں ان کی فریاد سنونگا اور کہونگا۔ ہاں میں ہی اس کام کے لئے ہوں۔ لہذا میں بارگاہ خداوند قدوس میں حاضری کی اجازت چاہونگا مجھے اجازت ملے گی اور میں اپنے رب کے حضور کھڑے ہو کر اس کی اس طرح حمد وثنا بیان کرونگا کہ اس وقت نہیں کر سکتا کیونکہ وہ محامد مجھے اسی وقت بارگاہ رب العزت سے القاہوں گے۔ پھر میں سجدہ میں گر جاؤنگا۔ ندا ہوگی اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، عرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہاری خواہش پوری کی جائے گی شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے۔ حکم ہوگا: جاؤ جسکے دل میں گندم یا جو کے برابر ایمان ہو اس کو نکال لو، میں جاکر ان سب کو نکال لونگا پھر دوبارہ بارگاہ رب العزت میں حاضری دونگا اور اسی طرح حمد وثنا بیان کر کے گر جاؤنگا۔ حکم ہوگا: اے محمد! اپنے سر کو اٹھاؤ! کہو سنا جائے گا مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول ہوگی، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کی بخشش فرما، میری امت کی بخشش فرما۔ فرمائے گا: جاؤ جسکے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو اس کو نکال لو، میں ایسا ہی کرونگا، پھر تیسری بار بارگاہ ذوالجلال میں حاضری دونگا اور حسب سابق حمد الہی بجالاؤنگا، اور سجدہ میں گر جاؤنگا، فرمان مقدس ہوگا اے محمد! سر اٹھاؤ! کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو قبول ہوگی، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے۔ حکم ہوگا جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم سے کم ایمان ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال لو۔ میں انکو بھی نکال لونگا۔ پھر چوتھی بار حاضری دونگا اور حمد وثنا کے بعد سجدہ کرونگا اللہ عزوجل کی طرف سے حکم آئے گا، اے محمد! سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول ہوگی۔ میں عرض کرونگا: اے میرے رب! مجھے ان لوگوں کے بارے میں بھی اجازت عطا فرما جنہوں نے اقرار توحید کیا اللہ رب العزت فرمائے گا۔

اے محبوب! وہ لوگ تمہارے لئے نہیں، بلکہ مجھے اپنی عزت، بڑائی، عظمت اور بزرگی کی قسم کہ میں ہر موحد کو ضرور دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کرونگا۔۱۲م

۲۶۴۵۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: اتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یوما بلحم فرفع الیه الذراع وکانت تعجبه فنھس منھا نھسة فقال: انا سید الناس یوم القیامة ۔ ھل تدرون بم ذاك؟ یجمع اللہ تعالیٰ یوم القیامة الاولین والآخرین فی صعید واحد فیسمعھم الدعی وینفذ ھم البصر وتد نو الشمس، فیبلغ الناس من الغم والکرب مالا یطیقون وما لا یحتملون، فیقول بعض الناس لبعض: الا ترون ما انتم فیه، الا ترون ما قد بلغکم، الا تنظرون الی من یشفع لکم یعنی الی ربکم، فیقول بعض الناس لبعض ایتوا آدم، فیأتون آدم علیه السلام فیقولون: یآدم! انت ابو البشر خلقك اللہ بیده ونفخ فیك من روحه وامر الملائکة فسجدوا لك، اشفع لنا الی ربك، الا تری ما نحن فیه، الا تری ما قد بلغنا۔ فیقول آدم: ان ربی غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب بعده مثله، انه نھانی عن الشجرۃ فعصیته، نفسی نفسی، اذھبوا الی غیری، اذھبوا الی نوح، فیأتون نوحا علیه السلام فیقولون: یا نوح! انت اول الرسول الی الارض وسماك اللہ عبدا شکورا، اشفع لنا الی ربك، الا تری ما نحن فیه، الا تری ماقد بلغنا، فیقول لھم، : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب بعده مثله، و انه قد کانت لی دعوۃ دعوت بھا علی قومی، نفسی نفسی، اذھبوا الی ابراھیم، فیأتون ابراھیم فیقولون: انت نبی اللہ تعالیٰ وخلیله من اھل الارض، اشفع لنا الی ربك، الا تری الی ما نحن فیه الا تری الی ما قد بلغنا۔ فیقول لھم ابراھیم، ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولا یغضب بعده مثله، وذکر کذباته، نفسی نفسی، اذھبوا الی غیری، اذھبوا الی موسی فیأتون موسی علیه السلام فیقولون: یا موسی! انت رسول اللہ، فضلك اللہ تعالیٰ برسالته وتکلیمه علی الناس، اشفع لنا الی ربك، الا تری ما نحن فیه الا تری ما قد بلغنا ۔ فیقول لھم موسی، ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب

۲۶۴۵۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/۱۱۱

بعده مثله ، وانى قتلت نفسا لم اومر بقتلها ، نفسى نفسى ،اذهبو ا الى عيسى فيأ تون عيسى عليه السلام فيقولون : يا عيسى ! انت رسول الله و كلمت الناس فى المهد وكلمة منه القاها الى مريم وروح منه ، فاشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه الا ترى ما قد بلغنا۔ فيقول لهم عيسى : ان ربى قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ،ولن يغضب بعده مثله ، ولم يذكر له ذنبا،نفسى نفسى ، اذهبوا الى غيرى ، اذهبو ا الى محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فياتونى فيقولون : يا محمد ! انت رسول الله وخاتم الانبياء ،وغفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر ، اشفع لنا الى ربك ، الا ترى ما نحن فيه ، الاترى ما قد بلغنا ، فانطلق فآتى تحت العرش فاقع ساجدا لربى ثم يفتح الله تعالىٰ على ويلهمنى من محا مده وحسن الثناء عليه شئيا لم يفتحه لا حد قبلى ، ثم قال :يا محمد ارفع راسك ، سل تعطه اشفع تشفع ، فارفع راسى فاقول : يا رب امتى امتى ،فيقال : يا محمد ! ادخل الجنة من امتك من لا حساب عليه من باب الايمن من ابواب الجنة وهم شركاء الناس فيما سوى ذلك من الابواب۔ والذى نفس محمد بيده ! ان ما بين المصرا عين من مصا ريع الجنة كما بين مكة وهجر او كما بين مكة وبصرى ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دن دست کا گوشت پیش ہوا، چونکہ حضور کو یہ حصۂ گوشت پسند تھا لہذا آپنے اگلے دندان مبارک سے اس کو تناول فرمانا شروع کیا اس کے بعد ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہونگا، اور جانتے ہو کہ کیوں ایسا ہوگا ؟ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام اولین وآخرین کو ایک وسیع اور ہموار میدان میں جمع فرمائے گا کہ جس میں پکارنے والے کی آواز سب کو پہونچے گی اور دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے گا سورج نہایت قریب ہوگا ،لوگوں پر ایسی مصیبت اور پریشانی ٹوٹ پڑیگی کہ اس کو برداشت کرنے کی نہ طاقت ہوگی اور نہ اس کو سہ سکیں گے۔ چنانچہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے، کیا تم اپنا حال نہیں دیکھ رہے، کیا تم بارگاہ رب العزت میں اپنا شفیع بنانے کے لئے غور نہیں کرتے، چنانچہ طے یہ ہوگا کہ چلو حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں چل کر اپنا مدعا بیان کریں، لہذا آپکی

خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کرینگے: اے حضرت آدم! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالی نے اپنے دست قدرت سے آپکو پیدا فرمایا اور اپنی طرف سے آپکے جسم اقدس میں روح ڈالی، پھر ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں، ملاحظہ فرمائیں کہ ہماری کیا حالت ہے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام فرمائیں گے: آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا غضب نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں فرمائیگا۔ مجھے خداوند قدوس نے درخت گندم سے کچھ کھانے کو منع فرمایا تھا لیکن میں اس سے نہ بچ سکا، مجھے آج خود اپنی فکر ہے، مجھے آج خود اپنی فکر ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضرت نوح علیہ لصلوۃ والسلام کے پاس۔ سب حضرت نوح کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے۔ اے حضرت نوح! آپکو اللہ تعالیٰ نے زمین میں سب سے پہلے رسول بنا کر بھیجا، اور آپکا نام شکرگزار بندہ رکھا، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، دیکھئے تو ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں۔ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائے گا۔ میری ایک دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے لئے دنیا ہی میں کرلی، اب مجھے اپنی فکر ہے۔ اب مجھے خود اپنی فکر ہے۔ تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ۔ سب حیران و پریشان حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل بنا کر بھیجے گئے۔ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، ہماری حالت تو ملاحظہ فرمایئے کہ ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں، حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ و السلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ آئندہ کبھی فرمائے گا۔ اور اپنی تین لغزشوں کا تذکرہ فرمائیں گے اور کہیں گے: آج تو مجھے اپنی فکر ہے، آج تو مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ یعنی حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس۔ سب ٹھوکریں کھاتے حضرت موسی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے حضرت موسی! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام اور کلام سے لوگوں پر آپ کو فضیلت بخشی، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں کہ ہم اس رنج وغم سے خلاصی پائیں ہماری حالت کو دیکھیں کیسی خستہ ہو رہی

ہے۔حضرت موسی علیہ السلام بھی وہی کہیں گے،آج میرے رب نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی پہلے فرمایا تھا اور نہ اس کے بعد فرمائے گا۔ میں نے دنیا میں ایک ایسے شخص کو قتل کردیا تھا جس کا مجھے حکم نہ ملا تھا، مجھے اپنی اس لغزش کی فکر دامنگیر ہے مجھے خود اپنی فکر ہے، تم حضرت عیسی علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ۔سب لوگ حضرت عیسی کی خدمت میں حاضر ہوں گے اورعرض کریں گے اے حضرت عیسی! آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے پالنے میں لوگوں سے کلام کیا، آپ تو اللہ کا کلمہ ہیں کہ حضرت مریم کی طرف القا ہوا، اور اللہ تعالی کی طرف سے پاک روح ہیں، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں، دیکھئے تو سہی کہ ہماری کیسی بری حالت ہورہی ہے۔حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا جواب بھی وہی ہوگا کہ آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائیگا۔ کسی لغزش کا تذکرہ تو نہیں کریں گے لیکن یہ ضرور فرمائیں گے۔آج مجھے اپنی فکر ہے آج مجھے اپنی فکر ہے۔تم میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضور احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو۔ حضور فرماتے ہیں: پھر وہ سب میرے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: یا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اللہ تعالی نے آپ کے طفیل اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف فرمائیں، آپ ہماری شفاعت فرمائیں۔آپ ملاحظہ کیجئے کہ ہماری حالت کتنی نازک ہے، یہ سن کر میں عرش الہی کے قریب جاؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدہ کروں گا، پھر اللہ تعالی اپنی حمد ثنا بیان کرنے کے لئے مجھ پر ایسے دروازے کھولے گا اور اپنے محامد الہام فرمائیگا کہ کسی کیلئے وہ دروازے نہ کھلے ہوں گے، پھر ارشاد ربانی ہوگا، اے محمد! اپنا سر اٹھایئے، مانگئے دیا جائیگا اور شفاعت کیجئے قبول ہوگی، میں سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے میری امت کو رنج وغم سے نجات دے، ندا ہوگی۔اے محمد: آپ اپنی امت کی ایک جماعت کو بے حساب کتاب جنت کے باب ایمن سے داخل کیجئے اور جنت میں داخل ہونے کے بھی مستحق ہوں گے داخل ہوگی، قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمد کی جان ہے، جنت کے دروازوں کی کشادگی اتنی ہوگی جیسے مکہ مکرمہ اور ہجر کے درمیان فاصلہ، یا جیسے مکہ مکرمہ اور بصری کے درمیان کی دوری۔۱۲م

(۵) حضور کی شفاعت بے شمار لوگوں کیلئے ہے

۲٦٤٦۔ **عن** بريدة الاسلمى رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انى لا شفع يوم القيامة لاكثر مما على وجه الارض من شجر و حجر و مدر ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر جتنے پیڑ، پتھر اور ڈھیلے ہیں میں قیامت کے دن ان سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت کرونگا۔

(٦) حضور کی شفاعت مومن کیلئے ہے

۲٦٤٧۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شفاعتى لمن شهد ان لا اله الا الله مخلصا يصدق لسانه قلبه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لئے ہے جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو۔

(۷) کافر ومشرک کے علاوہ شفاعت سب کو عام ہے

۲٦٤٨۔ **عن** معاذ بن جبل رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انها او سع لهم هى لمن مات و لا يشرك بالله شيًا ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شفاعت میں امت کے لئے زیادہ وسعت ہے کہ وہ ہر شخص کے واسطے ہے

۲٦٤٦۔ تاريخ بغداد للخطيب ، ١٢/ ٣٣٠ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ١٠/١٧١
الجامع الصغير للسيوطى، ١/١٥٧ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ١٠/ ٤٨٩
كنز العمال للمتقى، ٣٩٥٥٤، ١٤/ ٤٠٠ ☆ المغنى للعراقى، ٤/٥١
۲٦٤٧۔ المستدرك للحاكم، ١/١٤١ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ٢/٣٠٧
الصحيح لا بن حبان، ٢٥٩٤ ☆ المعجم الصغير للطبرانى، ٢/ ٩
الترغيب والترهيب للمنذرى، ٤/ ٤٣٧ ☆
۲٦٤٨۔ المسند لا حمد بن حنبل ٢/٧٥ ☆

جس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

(۸) حضور کو اپنے امتیوں کی شفاعت کا خاص خیال ہوگا

۲۶۴۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یوضع للانبیاء منابر من ذھب یجلسون علیھا و یبقی منبری ولم اجلس لا ازال اقیم خشیۃ ان ادخل الجنۃ و یبقی امتی بعدی ، فاقول : یا رب ، امتی امتی ، فیقول اللہ : یا محمد! و ما ترید ان اصنع بامتک فاقول :یا رب ! عجل حسابھم فما ازال حتی اعطی، و قد بعث بھم الی النار و حتی ان مالکا خازن النار یقول :یا محمد ! ما ترکت لغضب رب فی امتک من بقیۃ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام کے لئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے، وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی رہیگا کہ میں اس پر جلوس نہ فرماؤنگا بلکہ رب کے حضور سروقد کھڑا رہونگا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت میرے بعد رہ جائے پھر عرض کرونگا: اے رب میرے! ان کا حساب جلد فرمادے، پس میں شفاعت کرتا رہونگا یہاں تک کہ مجھے اپنی رہائی کی چٹھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالک داروغہ دوزخ عرض کریگا اے محمد! آپ نے اپنی امت میں رب کا غضب نام کو نہ چھوڑا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۳۸

(۹) اللہ تعالی اپنے محبوب کو امت کے حق میں راضی فرمائے گا

۲۶۵۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما قال : ا ن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلا قول اللہ تعالیی فی ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام : رب انھن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی الآیۃ ۔ و قال عیسی علیہ الصلوۃ و السلام ، ان تعذبھم فانھم عبادک ، و ان تغفرلھم فانک انت العزیز الحکیم ، فرفع یدیہ و قال : اللھم ! امتی امتی ، وبکی فقال اللہ تبارک و تعالیٰ

۲۶۴۹۔ المستدرک للحاکم، ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ٤/ ٤٤٦

کنز العمال للمتقی، ۳۹۱۱۷، ١٤/ ٤١٤ ☆ مناھل الصفا ۳۵

۲۶۵۰۔ الصحیح لمسلم، باب دعاء النبی ﷺ لامتہ، ۱/ ۱۱۳

یاجبرئیل ! اذهب الی محمد و ربك اعلم فاسأله ما یبكیك فاتاه جبرئیل علیه السلام فسأله فاخبر ه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لما قال و هو اعلم ، فقال الله تعالی یا جبرئیل ! اذهب الی محمد فقل : انا سنرضیك فی امتك و لا نسؤك ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! بیشک ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کردیا ہے، تو جو میری اتباع کریں وہ مجھ سے متعلق ہے الا یہ۔ اور حضرت عیسی علیہ السلام نے عرض کیا: اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو مغفرت فرمائے تو تو غالب حکمت والا ہے، یہ پڑھ کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کے لئے فورا ہاتھ اٹھادئے اور عرض کیا: الٰہی میری امت، میری امت، اور گریہ فرمایا۔ اللہ عزوجل نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: اے جبرئیل ! جاؤ میرے محبوب کے پاس اور پوچھو حالانکہ تمہارا رب خوب جانتا ہے۔ کہ کس وجہ سے گریہ وزاری ہے۔ حضرت جبرئیل حاضر آئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو سب کچھ بتایا حالانکہ اللہ رب العزت خوب جانتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو دوبارہ بھیجا کہ جاؤ اور میرے محبوب سے کہو، قریب ہے کہ ہم تجھے تیری امت کے باب میں راضی کردیں گے اور تیرا دل برا نہ کریں گے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۶

(۱۰) مقام محمود منصب شفاعت ہے

۲۶۵۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال: سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المقام المحمود د فقال هو الشفاعة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا مقام محمود کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: شفاعت۔

۲۶۵۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل عنها رسول الله صلی

۲۶۵۱۔ الجامع للترمذی، تفسیر سورة بنی اسرائیل، ۲/ ۱۵۲

۲۶۵۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ٤٤٤

الله تعالیٰ علیه وسلم یعنی قوله تعالیٰ "عسی 'ان یبعثك ربك مقاما محمودا "
فقال : هی الشفاعة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آیت کریمہ عسی 'ان یبعثك الآیه کی تفسیر معلوم کی گئی تو فرمایا: وہ شفاعت ہے۔

۲۶۵۳۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان الله عزوجل اتخذ ابراهیم خلیلا ، وان صاحبكم صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خلیل الله واكرم الخلق علی الله ،ثم قرأ عسیٰ ان یبعثك ربك مقاما محمودا ، قال : یقعده علی العرش۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو خلیل بنایا، اور بیشک تمہارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خلیل اور تمام خلق سے اس کے نزدیک عزیز و جلیل ہیں۔ پھر یہی آیت تلاوت کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں روز قیامت عرش پر بٹھائیگا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام عبد بن حمید وغیرہ مفسرین حضرت مجاہد تلمذ رشید حضرت حبر الآیہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں راوی۔

یجلسه الله تعالیٰ معه علی العرش ۔ معالم التنزیل ۳/۵۲۱

اللہ تعالیٰ عرش پر انہیں اپنے ساتھ بٹھائے گا۔

یعنی معیت تشریف وتکریم، کہ وہ جلوس ومجلس سے پاک ومتعال ہے امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں ناقل، امام علامہ سید الحفاظ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

مجاہد کا یہ قول نہ از روئے نقل مدفوع نہ از جہت نظر ممنوع، اور نقاش نے امام ابوداؤد صاحب سنن سے نقل کیا۔

من انکر هذا القول فهو متهم

۲۶۵۳۔ التفسیر للبغوی، ۳/ ۵۲۱

جو اس قول سے انکار کرے وہ متہم ہے۔

اسی طرح امام دارقطنی نے اس قول کی تصریح فرمائی اور اس کے بیان میں چند اشعار نظم کئے۔ کما فی نسیم الریاض ۲/۳۴۳ وہ اشعار یہ ہیں۔

حدیث الشفاعة عن احمد ☆ الی احمد المصطفی لسندة

وقدجاء الحدیث باقعاده ☆ علی العرش ایضا ولا نجحده

امروا الحدیث علی وجهه ☆ ولا تد خلوا فیه ما یفسده

ولا تنکروا انه قاعد ☆ و لا تنکروا انه یقعده

حضور شفیع المذنبین رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے سلسلہ میں حدیث مسند مرفوع مروی ہے۔ نیز حدیث میں یہ بھی مروی ہوا کہ اللہ تعالیٰ عرش اعظم پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو متمکن فرمائیگا ہم اس کا انکار نہیں کرتے، اس سلسلہ میں حدیث شریف کو اس کے متن وسند کو درست جانو اس میں کسی طرح کا طعن مناسب نہیں نہ اس بات کا انکار کرو کہ حضور عرش بریں پر جلوس فرمائیں گے اور نہ اس بات کا انکار کرو کہ اللہ تعالیٰ انکو اس مقام رفیع پر فائز فرمائیگا۔

درحقیقت یہ امام واحدی پر ان حضرات کا روان کارہے کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عرش اعظم پر جلوس فرمانے کا نہایت شدومد سے انکار کیا اور محض بطور جزاف اس کو قول فاسد کہکر رد کر دیا۔ پہلے تو کہا معاملہ بہت سخت ہوگیا ہے۔ پھر بولے: عرش الٰہی پر جلوس کی بات وہی کہہ سکتا ہے جس کی عقل میں فتور ہو اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھا ہو۔ پھر اسی طرح اپنے گمان فاسد کو ثابت کرنے کے لئے بے معنی دلائل دینے کی کوشش کی۔ لیکن علمائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے ان کے اقوال، کو مردود کہا، جیسا کہ ہماری پیش کردہ تصریحات سے واضح ہے اور مزید تفصیل کے لئے مواہب لدنیہ اور اس کی عظیم وجلیل شرح زرقانی کی طرف رجوع کیجئے۔

امام واحدی کی سب سے بڑی دلیل اس مقام پر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ''مقاما محمودا'' فرمایا: ''مقعدا'' نہیں اور مقام موضع قیام کو کہا جاتا ہے نہ کہ موضع قعود کو۔

امام زرقانی نے اس کا جواب یوں دیا۔

مقام کواسم مکان نہ مانکر مصدر میمی مانا جائے اور یہ مصدر مفعول مطلق کے قائم مقام قرار دیا جائے تو مطلب یوں ہوگا۔ عسی ان یبعثك بعثا محمودا۔

اقول وباللہ التوفیق: عرش اعظم پر جلوس محمدی کی رفعت وبزرگی تواضع کے بعد ہوگی۔ خود حضور فرماتے ہیں۔

جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تواضع کی اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرمائیگا۔ تو عرش اعظم پر جلوس اس وقت ہوگا جبکہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گنہگاران امت کے لئے رب کے حضور قیام کرینگے اور بارگاہ رب العزت سے شفاعت کا پروانہ مل جائیگا تو وہ مکان مقام محمود ہوگا اور پھر مقعد محمود یعنی عرش الٰہی پر جلوس۔

اللہ تعالیٰ کے کلام مبارک میں اس طرح کے نظائر کثیر ہیں کہ بعض چیزوں کے ذکر پر اقتصار رہتا ہے۔ جیسے واقعۂ معراج میں صرف مسجد حرام سے مسجد اقصی تک کا سفر مذکور ہے اور باقی سے سکوت۔ وغیرہ

نیز احادیث سے ثابت ہے کہ حضور شفیع الامم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب العزت کے حضور ایک ہفتہ یا دو ہفتہ کی مقدار طویل سجدہ کرینگے پھر سر سجدہ سے اٹھائینگے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے احوال کا نام مقام محمود تو رکھا لیکن مسجد محمود نہ رکھا۔ چنانچہ جب سجود کی نفی نہیں سمجھی گئی تو قعود وجلوس عرش بریں کی نفی کیوں مجھی جارہی ہے۔

امام واحدی یہ بھی کہتے ہیں کہ،

مثلا جب یہ کہا جائے کہ بادشاہ نے فلاں شخص کو بھیجا تو اس سے یہ ہی سمجھا جاتا ہے کہ اس شخص کو قوم کی مشکلات حل کرنے کے لئے بھجا گیا ہے نہ کہ یہ مفہوم لیا جائے کہ بادشاہ نے اس کو اپنے ساتھ بٹھالیا۔

امام زرقانی فرماتے ہیں

یہ قول ومثال مردود ہے۔ کہ یہ ایک عادی چیز کی مثال انہوں نے دی کیا اس سے تخلف جائز نہیں۔ علاوہ اس کے یہ بھی ہیکہ آخرت کے احوال کو دنیا کے احوال پر قیاس نہیں کیا جاتا۔

اقول وباللہ التوفیق: اللہ تعالیٰ کا حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھیجنا اس

لئے ہوگا کہ کہ سب اللہ کے حضور جمع ہوں تا کہ ان کا حساب وکتاب ہو محض کسی قوم کے پاس بھیجنا مراد نہیں۔تو ممکن کہ بھیجنا واپسی پر جلوس کے لئے ہے نہ کہ محض ارسال وبھیجنا مقصود ہے۔ساتھ ہی یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ بھیجنا جس طرح جلوس کا غیر ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور قیام کا بھی مغائر ہے۔تو کیا اس قیل وقال سے مقام محمود کی نفی کے بھی در پے ہو۔ ولکن الھوس یا تی بالعجائب ۔

امام زرقانی نے فرمایا:

کہ واحدی کا یہ کہنا کہ عرش اعظم پر جلوس محمدی کا قائل کم عقل اور بے دین ہی ہوسکتا ہے'' محض جزاف وانکل ہے جو کسی طالب علم کو زیب نہیں دیتی چہ جائیکہ عالم وفاضل ۔ جبکہ یہ بات جلیل القدر تابعی حضرت مجاہد سے ثابت ہے، نیز اس کے مثل دو صحابۂ کرام حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی مروی ہوا۔

قلت : بلکہ تین صحابۂ کرام سے کہ تیسرے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت آنے والی ہے۔

یہ سب کچھ لکھنے کے بعد میں نے ایک مرفوع حدیث بھی اس سلسلہ میں دیکھی جسکو امام جلیل حضرت جلال الدین سیوطی نے درمنثور میں امام دیلمی کے حوالہ سے نقل کیا۔

۲٦٥٤۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا ، قال : یجلسنی معہ علی السریر ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آیت کریمہ عنقریب آپ کا رب آپکو مقام محمود عطا فرمائیگا، کی تفسیر یہ ہے کہ رب تبارک وتعالی مجھے عرش اعظم پر اپنے ساتھ بٹھائیگا۔

مطلب ہم نے پہلے واضح کردیا کہ یہ معیت تشریف وتکریم ہے۔

ابن تیمیہ نے اس مقام پر سچی بات کہہ دی ہے کہ ثعلبی کے ساتھی واحدی فنون عربیہ میں ان سے آگے تھے لیکن اتباع سلف میں نہایت دور تھے۔ حالانکہ ابن تیمیہ خود بھی

۲٦٥٤۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۹۸/٤

سلف کی اتباع میں کوسوں دور رہے اور بہت کچھ مخالفت کی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اسی کو مانو جو ہم نے امام ابوداؤد صاحب سنن، امام دارقطنی، اور امام عسقلانی وغیرہم اکابر اہل سنت اور ائمہ دین وملت کے اقوال وارشادات سے ثابت کیا ہیں۔ ہرگز اس طرف توجہ نہ دینا جو اپنے گمان کے مطابق اس کے منکر ہیں جبکہ ان کی حیثیت بھی وہ نہیں جو ان حضرات کی ہے، والحمد اللہ رب العالمین۔

۲۶۵۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم القیامة یجلس علی کرسی الرب بین یدی الرب ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز قیامت رب کے حضور رب کی کرسی پر جلوس فرمائیں گے۔

۲۶۵۶۔ **عن** عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان الله تعالیٰ یقعده علی الکرسی ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالی انہیں کرسی پر بٹھائیگا۔

صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعلی آله واصحابه اجمعین ،والحمد لله رب العالمین ۔

تجلی الیقین، ص۵۶۔۵۹ مع حاشیہ

(۱۱) شفاعت برحق ہے منکر محروم رہے گا

۲۶۵۷۔ **عن** زید بن ارقم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : شفاعتی یوم القیامة حق،فمن لم یومن بها لم یکن من اهلها ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت روز قیامت حق ہے۔ جو اس پر ایمان نہ لائیگا اس کے قابل نہ ہوگا۔

۲۶۵۵۔ ابو الشیخ ☆

۲۶۵۶۔ التفسیر للبغوی، ۳/ ۵۲۱ ☆

۲۶۵۷۔ المطالب العالیة لا بن حجر، ۴۶۳۳، ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۹۰۵۸، ۱۴/ ۴۲۵

تاریخ بغداد للخطیب، ۸/ ۱۱

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی تیسیر میں لکھتے ہیں، اطلق علیه التواتر، اس حدیث کو متواتر کہا گیا ہے، ابن منیع اس حدیث کو حضرت زید بن ارقم وغیرہ چودہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ منکر مسکین اس حدیث متواتر کو دیکھے اور اپنی جان پر رحم کرے۔ شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۰

اب رہی حدیث، لا اغنی عنکم من الله شیئا، جو مکمل اس طرح ہے۔

۲۶۵۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: حین انزل علیه " وانذر عشیر تك الاقربین، یا معشر قریش! اشتروا انفسکم من الله لا اغنی عنکم من الله شیئا یا بنی عبد الله المطلب! لا اغنی عنکم من الله شئیا، یا عباس! لا اغنی عنك من الله شیئا، یا صفیة عمة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم! لا اغنی عنك من الله شیئا، یا فاطمة بنت محمد سلینی ما شئت لا اغنی عنك من الله شیئا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب آیت کریمہ "اے محبوب اپنے خاندان والوں کو ڈرایئے" نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے گروہ قریش! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دو کہ میں از خود اللہ تعالیٰ کے حضور تمہارے کام نہیں آوں گا۔ اے بنو عبد المطلب! اے چچا عباس! اے چچی صفیہ! اے بیٹی فاطمہ تم سب عبادت واطاعت خداوند قدوس کے ذریعہ اللہ کو راضی کرو، میں بذات خود تمہارے کام نہیں آوں گا۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو اس حدیث میں نفی اغنائے ذاتی ہے نہ کہ معاذ اللہ سلب اغنائے عطائی۔ کہ احادیث متواترہ شفاعت واجماع اہل سنت کے خلاف ہے، جیسا کہ وہ طاغی باغی سرکش اپنی

۲۶۵۸۔ الصحیح لمسلم، باب بیان من مات علی الکفر، ۱/ ۱۱۴
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۰۶ ☆ المسند لا بی عوانه، ۱/۹۵
فتح الباری للعسقلانی، ۵/ ۳۸۲

تقویۃ الایمان میں لکھتا ہے کہ۔

پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو۔ سو یہ میرا مال موجود ہے اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں،" اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے، وہاں کسی کی حمایت نہیں کرسکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا، سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کرلے اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون، اس کا رد بلیغ تو فقیر کی کتاب، الامن والعلی، میں دیکھئے۔ یہاں خاص اس لفظ پر بعض حدیثیں سنئے۔

۲۶۵۹۔ **عن** عبد الرحمن بن أبی رافع رضی اللہ تعالی عنه ان ام ھانی بنت أبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنھا خرجت متبرجة قدبدا قرطاھا فقال لھا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه : اعلمی فان محمدا لا یغنی عنك شیئا ، فجاء ت الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فاخبر ته فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ما بال اقوام یزعمون ان شفاعتی لا تنال اھل بیتی ،وان شفاعی تنال حاء وحکم۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چچازاد بہن کی بالیاں ایک بار ظاہر ہو گئیں۔ اس پر ان سے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں نہیں بچائیں گے۔ وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو زعم کرتے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو نہ پہونچے گی۔ بیشک میری شفاعت تو ضرور قبیلہ حاء وحکم کو بھی شامل ہے۔

۲۶۶۰۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کانت امرأة من بنی ھاشم

۲۶۵۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۴/۴۳۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۹/ ۲۵۷

۲۶۶۰۔ الکامل لا بن عدی، ۴/۱۷۹ ☆

تحت رجل من قریش فوقع بینهما کلام فقال لها : واللہ ما تغنی قرابتك من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عنك شیئا ، فاتت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فاخبرته ، فغضب فصعد المنبر فقال: ما بال اقوام یزعمون ان قرا بتی لا تغنی شیئا ، والذی نفسی بیده ان شفاعتی لترجو صداء وسلهب ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک قریشی مرد کے نکاح میں ایک ہاشمی خاتون تھیں ۔ دونوں کسی وجہ سے شکر رنجی ہوگئی تو شوہر نے غصہ میں کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاندانی ہونے کا کوئی فائدہ نہ پہونچے گا۔ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور واقعہ عرض کیا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر غضبناک ہوئے اور منبر پر تشریف لے گئے ، فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو یہ سمجھتے ہیں کہ میری قرابت فائدہ نہیں پہونچا ئیگی ۔ قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ میری شفاعت کے امیدوار تو صداء اور سلہب قبیلے بھی ہیں ۔ اراءۃ الادب ص ۵۶

(۲۱) عام جنتی بھی شفاعت کریں گے

۲۶۶۱ ۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان رجلا من اهل الجنة یشرف یوم القیامة علی اهل النار ، فینادیه رجل من اهل النار فیقول : یا فلان ! هل تعرفنی ؟ فیقول : لا ، واللہ ما اعرفك من انت ؟ فتقول:انا الذی مررت بی فی الدنیا فاستسقیتنی شربة من ماء فسقیتك، قال: قد عرفت ،قال : فاشفع لی بها عند ربك ، قال : فیسأل اللہ تعالیٰ جل ذکره، فیقول : انی اشرفت علی النار فنادا نی رجل من اهلها ،فقال لی :هل تعرفنی ؟ قلت : لا ، واللہ ما اعرفك من اتت ؟ قال: انا الذی مررت بی فی الدنیا فاستسقیتنی شربة من ماء فسقینك ، فاشفع لی عند ربك فشفعنی فیه فیشفعه اللہ تعالیٰ فیأ مربه فیخرج من النار ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۶۶۱ ۔ الترغیب والترھیب للمنذری ۲/ ۶۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ۱۰/ ۴۹۶

المغنی للعراقی، ۴/ ۵۱۲ ☆

نے ارشاد فرمایا: ایک جنتی قیامت کے دن دوزخیوں کی طرف جھان کے گا تو اسے ایک دوزخی آواز دے کر کہے گا: اے فلاں! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں، قسم بخدا میں تجھے نہیں پہچانتا، بتا تو کون ہے؟ وہ کہے گا: میں وہ ہوں کی تو دنیا میں میرے پاس سے گزرا تھا اور تو نے مجھ سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا تو میں نے تجھے پلایا تھا، وہ کہے گا: ہاں میں نے تجے پہچان لیا ، اس پر وہ گزارش کریگا: کہ پھر تو میرے اس احسان کے عوض اپنے رب کے حضور میری شفاعت کر۔ وہ جنتی رب تبارک وتعالیٰ کے حضور سارا ماجرا بیان کرے گا اور بارگاہ رب العزت میں عرض گزار ہوگا: کہ میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائیگا اور حکم دیگا کہ جا اس کو دوزخ سے نکال لے، تو اس کو دوزخ سے نکال لیا جائیگا۔

۲۶۶۲۔ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال؛ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يصف الناس يوم القيامة صفوفا، ثم يمر اهل الجنة فيمر الرجل على الرجل من اهل النار فيقول: يا فلان! اما تذكر يوم استسقيت فسقيتك شربة، قال: فيشفع له، ويمر الرجل على الرجل فيقول: اما تذ كر يوم ناولتك طهورا فيشفع له، ويمر الرجل على الرجل فيقول: يا فلان! اما تذكر يوم بعثتني لحاجة كذاو كذا فذهبت لك فيشفع له،۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ روز قیامت پرے باندھے ہوں گے۔ ایک دوزخی ایک جنتی پر گزرے گا، اس سے کہے گا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ آپ نے ایک دن مجھ سے پانی مانگا تھا تو میں نے پلایا تھا، اتنی بات پر وہ جنتی اس دوزخی کی شفاعت کریگا۔ ایک دوسرے پر گزرے گا اور کہے گا: آپ کو یاد نہیں کہ ایک دن میں نے آپ کو وضو کا پانی دیا تھا۔ اتنے ہی پر وہ اس کا شفیع ہوجائے گا۔ ایک کہے گا: آپ کو یاد نہیں، ایک دن آپ نے فلاں کام کو بھیجا میں چلا گیا تھا اسی قدر پر یہ اس کی شفاعت کریگا۔ اراءۃ الادب ص ۴۳

۲۶۶۲۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل صدقة الماء ۲۶۲/۲
الترغيب والترهيب للمنذرى ۷۰/۲ ☆ التفسير للبغوى، ۱۰۸/۷
كنز العمال للمتقى، ۳۹۰۵۰، ۳۹۱/۱۴ ☆ التفسير للقرطبى، ۲۷۵/۳

(۱۴) نیک لوگ اپنے خاندان کے شفیع ہوں گے

۲۶۶۳۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا دخل الرجل الجنة سأل عن ابو یه و ذریته وولده فیقال: انهم لم یبلغوا درجتك وعملك فیقول : یا رب ! قد عملت لی ولهم فیؤمر بالحاقهم به ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی جنت میں جائیگا تو اپنے ماں باپ، بچوں اور اولاد کو پوچھے گا ارشاد ہوگا کہ وہ تیرے درجہ اور عمل کو نہ پہونچے، عرض کریگا: اے رب میرے! میں نے اپنے اوران کے سب کے نفع کیلئے اعمال کئے تھے۔ اس پر حکم ہوگا کہ وہ اس سے ملادیئے جائیں۔

اراءۃ الادب، ص ۴۸

۲۶۶۳۔ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۲۲۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۱۱۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۱۱۴ ☆ التفسیرلا بن کثیر ۷/۴۰۸
کنز العمال، للمتقی، ۳۹۳۳۳، ۱۴/۴۷۸ ☆

۵۔ حوض کوثر

(۱) حوض کوثر کی خصوصیت

۲۶۶۴۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :حوضی مسیرة شهر ، ماؤه ابیض من اللبن ، وریحه اطیب من المسك ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرا حوض ایک ماہ کی راہ تک ہے،اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اوراس کی خوشبو مشک سے بہتر ہے۔

۲۶۶۵۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حوضی مسیرة شهر ۔ و زوایاه سواء وما ؤه ابیض من الورق ، وریحه اطیب من المسك و کیزانه کنجوم السماء فمن شرب منه لا یظمأ بعده ابدا ۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۲۳۸

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرا حوض ایک ماہ کی راہ تک ہے،اس کے چاروں کنارے برابر ہیں، پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے خوشبو مشک سے بہتر ہے،کوزے آسمان کے ستاروں کے مانند ہیں جوایک مرتبہ اس کا پانی پئے گا پھر کبھی اس کو پیاس نہیں ستائیگی۔۱۲م

۲۶۶۴۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الحوض ، ۲/ ۹۷۴
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۱۲۵ ☆ الصحیح لا بن حبان ، ۲۶۰۳
فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/ ۴۶۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۲/ ۲۹
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/ ۴۱۷ ☆ التفسیر للبغوی، ۷/ ۳۰۳
شرح السنة للبغوی، ۱۵/ ۱۶۸ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۹۱۴۴، ۱۴/ ۴۲۳ ☆
الصحیح لمسلم، باب اثبات حوض نبینا ﷺ ۲/ ۲۴۹
۲۶۶۵۔ التمهید لا بن عبد البر، ۲/ ۳۰۷ ☆

(۲) حوض کوثر میں دو پرنالے جنت سے گرتے ہیں

۲۶۶۶۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انی لبعقر حوضی اذود الناس لا ھل الیمن ، اضرب بعصای حتی یرفض علیھم ، فسئل عن عرضہ فقال : من مقامی الی عمان ، سئل عن شرابہ فقال : اشد بیا ضا من اللبن واحلی من العسل ، یغت فیہ میزابان یمدانہ من الجنۃ ، احدھما من ذھب والاخرمن الورق ۔　فتاوی رضویہ جدید ۳/۲۴۹

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں حوض کوثر کے کنارے کھڑا یمن والوں کو سیراب کرنے کے لئے لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہٹاؤں گا تاکہ ان سے دوسرے لوگ علیحدہ رہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ چوڑائی کتنی ہے؟ فرمایا: جیسی یہاں سے عمان۔ پھر اس کے پانی کے اوصاف معلوم کئے گئے؟ فرمایا: دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، اس حوض میں دو پرنالے گرتے ہیں اور دونوں جنت سے گرتے ہیں۔ ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا۔۱۲م

۲۶۶۶۔ الصحیح لمسلم، باب اثبات حوض نبینا بنینا ﷺ ۲۵۱/۲
المسند لا حمدبن حنبل، ۵/ ۲۸۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴۱۸/۴

۶۔ رویت باری تعالٰی

(۱) رویت باری تعالٰی حق ہے

۲۶۶۷۔ **عن** جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :انکم سترون ربکم کما ترون ھذا القمر لا تضامون فی رؤیتہ۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کا تمہیں دیدار ہوگا جیسے اس چاند کو سب بے مزاحمت دیکھ رہے ہیں۔ فتاوی افریقہ ص ۳۶

(۲) جنت اور دیدار الٰہی

۲۶۶۸۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : جنتان من فضۃ أنیتھا وما فیھما ، و جنتان من ذھب أنیتھما وما فیھا ، وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربھم الا رداء الکبر علی وجھہ فی جنۃ عدن ۔ فتاوی رضویہ ۲۵۴/۱۱

۲۶۶۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب وجوہ یومئذ فاخرۃ ۱۱۰۵/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الزھد ، ۴۰۹/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء رویۃ الرب تبارک و تعالیٰ ۷۸/۲
السنن لا بی داؤد ، باب فی الرٔیۃ ۶۵۰/۲
السنن لا بن ماجہ ، باب ذکر الجنۃ ، ۳۳۲/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۶۰/۴ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۳۵۹/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۲/۲ ☆ التفسیر للبغوی، ۱۶۷/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۱۸/۲ ☆ المغنی للعراقی ، ۵۲۸/۴
فتح الباری للعسقلانی ، ۳۳/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۴
المسند للحمیدی ۷۹۹ ☆ المسند لا بی عوانہ ، ۳۷۶/۱

۲۶۶۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ومن دونھا جنتان ۷۲۳/۲
السنن لا بن ماجہ ، باب فیما انکرت الجھنیۃ ۱۷/۱
الصحیح لمسلم، باب رؤیۃ المؤمنین فی الآخرۃ ، ۱۰۰/۱
فتح الباری للعسقلانی ۶۲۴/۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴۶/۶
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۵۲۴/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۹۲۲۸، ۴۵۳/۱۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱۹/۱ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۱۱۵/۴

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو جنتیں چاندی کی اور اس کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے سب چاندی کا ہوگا، اور دو جنتیں سونے کی مع سازو سامان ، یہ سب ہر جنتی کو ملے گا۔اور جنت عدن میں رب عزوجل کا دیدار ہوگا، ہاں ذات قدوس کبریائی کے پردہ میں متجلی ہوگی۔۱۲م

(۳) اہل جنت کے لئے تجلی ربانی کا نزول

۲۶۶۹۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فاذا کان یوم الجمعة نزل تبارك وتعالیٰ عن علیین علی کرسیه ثم حف الکرسی بمنابر من نور وجاء النبیون حتی یجلسوا علیها ۔
فتاوی رضویہ ۲۵۴/۱۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوگا تو رب تبارک وتعالی کی تجلی خاص کا نزول کرسی پر ہوگا پھر کرسی کے اردگرد نور کا منبر بچھا کر کرسی کو گھیر دیا جائیگا۔ پھر انبیاء کرام علیہم الصلوۃ السلام کی تشریف آوری ہوگی اور ان منبروں پر تشریف فرما ہوں گے۔۱۲م

(۴) اللہ تعالی کی تجلی آسمانوں میں ہے

۲۶۷۰۔**عن** معاویة بن الحکم السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال :بینا انااصلی مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ عطس رجل من القوم فقلت : یرحمك الله ، فرمانی القوم بابصا رهم فقلت: واثکل امیاه ماشانکم تنظرون الی، فجعلوا یضربون باید یهم علی افخاذهم فلما رأیتهم یصمتو ننی لکنی سکت ، فلما صلی رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فبأبی هو وامی مارأیت معلما قبله ولا بعده احسن تعلیمامنه، فوالله ما کهر نی ولا ضربنی ولاشتمنی،

۲۶۶۹۔ میزان الاعتدال ۶۰۴/۱ ☆
۲۶۷۰۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الکلام فی الصلوۃ ۲۰۳/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۴۴۷/۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۳۶۰/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۴۰۳/۱۹ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة ۴۳۲/۲
کنز العمال للمتقی ، ۱۹۹۱۵، ۴۸۹/۷ ☆ الدر المنثور ، للسیوطی ، ۳۰۷/۱

ثم قال : ان هذه الصلوة لا يصلح فيها شئ من كلام الناس ، انما هو التسبيح والتكبير وقرأة القرآن او كما قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،قلت: يا رسول الله ! انى حديث عهد بجاهلية وجاء الله بالاسلام ، وان منارجالا ياتون الكهان قال : فلاتا تهم ،قال ومنا رجال يتطيرون قال : ذاك شئ يجدونه فى صدورهم فلا يصد هم ،وقال ابن الصباح فلا يصد نكم قال : قلت : ومنا رجال يخطون ،قال : كان نبى من الانبياء يخط ، فمن وافق خطه فذاك ، قال : و كانت لى جارية ترعى غنما لى قبل احد والجوانية فاطلعت ذات يوم فاذا الذئب قد ذهب بشاة عن غنمها ، وانا رجل من بنى آدم آسف كما يا سفون لكنى صككتها صكة فاتيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فعظم ذلك على ، قلت : يا رسول الله ! افلا اعتقها، قال: ائتنى بها فاتيته بها فقال لها : اين الله ؟ قالت : فى السماء قال : من انا؟ قالت : انت رسول الله ،قال : اعتقها فانها مؤمنة ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۴

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص کو چھینک آئی، میں نے اس کے جواب میں یرحمک اللہ، کہا۔لوگوں نے مجھے تیز نگاہوں سے دیکھا تو میں نے کہا: کاش مجھے میری ماں روتی یعنی اس واقعہ سے پہلے ہی میں مرجاتا۔تم لوگ مجھے کیوں گھورتے ہو۔یہ سن کر لوگ مجھے خاموش کرنے کے لئے اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے جب میں نے محسوس کیا کہ وہ مجھے خاموش کرنا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہوگیا۔جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو حضور نے مجھے مسئلہ بتایا۔میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کہ میں نے حضور جیسا شفیق ومہربان معلم نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔آپ نے نہ مجھے جھڑکا، نہ مارا نہ برا کہا بلکہ یوں فرمایا: نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں، نماز تو تسبیح، تکبیر اور قرآن کی تلاوت کا نام ہے اور اسی طرح کی باتیں تعلیم فرمائیں ، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ابھی جلدی زمانہ جاہلیت کو چھوڑ کر آغوش اسلام میں آیا ہوں۔مجھے یہ بتائیں کہ بعض لوگ نجومیوں کے پاس جاتے ہیں، فرمایا: توان کے پاس مت جا۔میں نے مزید عرض کیا: بعض لوگ برا شگون لیتے ہیں، فرمایا: یہ سب لوگوں کی اپنے دل کی گڑھی باتیں ہیں تو اس

پر عمل نہ کر۔ میں نے عرض کیا: بعض لوگوں کو میں نے دیکھا کہ لکیریں کھینچتے یعنی علم رمل کے ذریعہ پیش گوئی کرتے ہیں، فرمایا: یہ علم بعض انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا ہے، اب اگر کسی کا علم ان کے مطابق ہو تو درست ہے۔ حدیث کے راوی حضرت معاویہ کہتے ہیں: میری ایک باندی تھی جو احد پہاڑ اور جوانیہ بستی کے پاس بکریاں چراتی تھی، ایک دن میں نے وہاں جا کر دیکھا کہ ایک بکری کو بھیڑیا لے گیا ہے۔ چونکہ میں ایک انسان ہوں اور لوگوں کی طرح مجھے بھی غصہ آ جاتا ہے لہذا میں نے غصہ میں اس کے ایک طمانچہ مار دیا۔ پھر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسا ایسا غصہ میں ہوگیا، فرمایا: یہ تمہارا کام اچھا نہیں، میں نے عرض کیا: کیا میں اس کو آزاد نہ کردوں؟ فرمایا: اس کو ہمارے پاس لیکر آؤ۔ میں اس کو لیکر آپکی خدمت میں پہونچا۔ آپ نے اس باندی سے پوچھا، بتا اللہ کہاں ہے؟ بولی: آسمان میں، یعنی اس کا جلوۂ خاص آسمانوں میں ہے، فرمایا: میں کون ہوں؟ بولی: آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، اس پر آپ نے فرمایا: اے معاویہ! اس کو آزاد کردو کہ یہ ایمان والی ہے۔ ۱۲م

۲۶۷۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ان الميت تحضره الملائكة ، فاذا كان الرجل الصالح قالوا : اخرجی ايتها النفس الطيبة ، كانت فی الجسد الطيب ، اخرجی حميدة والبشری بروح وريحان ورب غير غضبان ،قال : فلا يزال يقال ذلك حتی تخرج ، ثم يعرج بها الی السماء فيستفتح لها فيقال : من هذا ؟ فيقال: فلان، فيقولون: مرحبا بالنفس الطيبه كانت فی الجسد الطيب ادخلی حميدة والبشری بروح وريحان ورب غير غضبان ، قال : فلا يزال يقال لها حتی ينتهی بها الی السماء التی فيها الله عزوجل ۔　　فتاوی رضویہ ۲۵۴/۱۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب المرگ شخص کے پاس فرشتے آتے ہیں، اگر وہ بندہ صالح اور نیک تھا تو کہتے ہیں: اے پاک جان نکل، تو پاک جسم میں تھی، نکل کہ تو لائق ستائش ہے اور ہمیشہ کے آرام، خوشبو اور رضائے الہی کا مژدہ جانفزا سن، فرشتے اس سے یہ کہتے رہتے ہیں یہاں تک

۲۶۷۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۶/۳

کہ وہ جسم سے نکل جاتی ہے پھراس کولیکر آسمان کی طرف جاتے ہیں اوراس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، ندا ہوتی ہے کون؟ کہا جاتا ہے۔ یہ فلاں ہے، دروازہ کھولنے والے فرشتے بھی وہی کہتے ہیں جو پہلے فرشتوں نے کہا تھا، کہ اے پاک جان خوش آمدید، تو پاک جسم میں تھی، داخل ہو کہ تو قابل تعریف ہے اور ہمیشہ کے آرام، خوشبو اور رضائے الہی کی بشارت سن، اس روح کو یہ ہی بشارتیں سنائی جاتی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس آسمان تک پہونچ جاتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی تجلی بغیر کسی کم و کیف کے ہے۔۱۲م

(۵) اللہ عزوجل کی تجلی خاص انسان کو نیک بخت بناتی ہے

۲۶۷۲۔ **عن** محمد بن مسلمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان لربکم فی ایام دهر کم نفحات فتعرضوا لها، لعل ان یصیبکم نفحة منها فلا تشقون بعدها ابدا۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے دنوں میں کچھ خاص تجلیاں ہیں، ان کی جستجو کرو، شاید تم پران میں سے کوئی تجلی ہو جائے تو کبھی بدبختی نہ آنے پائے۔

فتاوی افریقہ، ص ۳۷

۲۶۷۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۴/۱۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۳۱/۱۰
اتحاف السادة للزبیدی ۳/ ۲۸۰ ☆ المغنی للعراقی، ۱۸۶/۱

۷۔ جنت

(۱) جنت اور دوزخ کا مکالمہ

۲۶۷۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : تحاجت النار والجنة ، فقالت النار : او ثرت بالمكتبرين والمتجبرين ، وقالت الجنة : فمالی لا يد خلنی الا ضعفاء الناس وسفلتهم وعرتهم ، فقال الله عزوجل للجنة : انما انت رحمة ارحم بك من اشاء من عبادی ، وقال للنار :انما انت عذأبی اعذب بك من اشاء من عبادی ، ولكل واحد منكما ملؤ ها ، فاما النار فلا تمتلئ حتى يضع الله عزوجل رجله فتقول : قط قط، قط، ای حسبی ، فهنا لك تمتلئ ويزوی بعضها الی بعض ، ولا يظلم الله من خلقه احداً واما الجنة فان الله تعالیٰ ينشیٔ لها خلقا ۔

فتاوی رضویہ ۹/ ۶۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت اور دوزخ میں بحث ہوئی تو دوزخ نے کہا: میں متکبرین اور جابر وظالم لوگوں کا ٹھاکانا ہوں، جنت بولی: مجھے کیا ہوا کہ مجھ میں کمزور، ادنی اور نادار لوگ آئیں گے ۔اس پر اللہ عزوجل نے فرمایا: اے جنت! تو رحمت کی جگہ ہے کہ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا، اور دوزخ سے فرمایا: اے دوزخ! تو میرا عذاب ہے کہ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا عذاب کروں گا، اور تم میں سے ہر ایک کو بھرا جائیگا، جب جہنم نہیں بھریگی تو اللہ عزوجل اپنا غضب وجلال اس میں نازل فرمائے گا۔ اس کے بعد فوراً دوزخ پکارے گی: بس، بس، بس، یعنی میرے لئے کافی ہے۔، تو وہ بھر جائیگی

۲۶۷۳۔ الجامع الصحيح للبخاری ، تفسير سورة ق ۲/ ۱۷۹
الصحيح لمسلم، باب جهنم اعاذ نا الله تعالیٰ عنها ، ۲/ ۳۸۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۳۱۴ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۸/ ۳۳۹
فتح الباری للعسقلانی، ۸/ ۵۹۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۹۵۶۲، ۱۴/ ۵۴۴
مشكوة المصابيح للتبريذی ، ۵۶۹۴ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۶/ ۱۰۷
المسند لا حمد بی عوانه ، ۱/ ۱۸۷ ☆ التفسير للبغوی ، ۵/ ۱۰
شرح السنة للبغوی ، ۱۵/ ۲۵۶ ☆

اور بعض حصہ بعض میں سکڑ جائے گا۔اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق میں کسی پر ظلم نہیں فرمائے گا،لیکن جنت تو اللہ تعالیٰ اس کے بھرنے کیلئے ایک مخلوق اور پیدا فرمائے گا۔۱۲م

(۲) جنت نہایت گراں قیمت چیز ہے

۲۶۷۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : الا ان سلعة الله غالية ، الا ان سلعة الله الجنة ۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غور کرو اللہ تعالیٰ کا سامان گراں قیمت والا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے۔　　فتاوی رضویہ ۳/ ۲۴۹

(۳) زمانۂ فترت کے مطیع لوگ جنتی ہیں

۲۶۷۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اما الذی مات فی الفترة فيقول : رب ! ما اتانی لك رسول الله ، فيأخذموا ثيقهم ليطيعه فيرسل اليهم ان ادخلوا النار ، فمن دخلها كانت عليه بردا وسلاما ، ومن لم يد خلها سحب اليها ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ زمانۂ فترت میں انتقال کر گئے وہ رب تبارک وتعالیٰ کے حضور عرض کریں گے: ہمارے پاس تیرا کوئی رسول نہ آیا تھا، اللہ تعالیٰ ان سے اپنی اطاعت کا عہد و پیمان لے گا۔ وہ سب عہد کریں گے کہ ہم ضرور تیری اطاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایک پیغام یہ بھیجے گا کہ تم سب دوزخ میں داخل ہو جاؤ، تو ان میں سے جو شخص دوزخ میں جائیگا ان پر وہ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائیگی، اور جو انکار کریگا اس کو گھسیٹ کر دوزخ میں داخل کر دیا جائیگا۔　　شرح الحقوق ص ۲۵

(۴) اہل جنت کی مقبولیت

۲۶۷۶۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

۲۶۷۴۔ الجامع للترمذی ، 　باب من ابواب القيامة 　۳/ ۶۸

۲۶۷۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ، 　۴/ ۶۰۲

۲۶۷۶۔ الجامع الصحيح للبخاری ، 　باب صفة الجنة النار ، 　۲/ ۹۶۹

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول لا ھل الجنۃ : یا اھل الجنۃ ! یقولون : لبیک ربنا و سعد یک ، فیقول : ھل رضیتم ؟ فیقولون:و ما لنا لا نرضی و قد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول: فانا اعطیکم افضل من ذلک، قالوا : یا رب ! وای شئ افضل من ذلک ، فیقول : احل علیکم رضوا نی فلا اسخط علیکم بعدہ ابداً۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا: اے جنت والو! عرض کریں گے: اے رب ہمارے! ہم تیرے حضور حاضر ہیں، فرمائے گا: کیا تم راضی ہوئے؟ عرض کریں گے: ہم کیوں راضی نہ ہوں جبکہ تو نے ہمیں وہ اعزاز بخشا کہ اپنی مخلوق میں کسی کو عطا نہیں کیا، فرمائے گا: میں اس سے بھی بڑھ کر فضیلت عطا فرماؤنگا۔ عرض کریں گے: اے رب ہمارے! اس سے بڑھ کر اور کیا ہے؟ فرمائے گا: میں تمہارے لئے اپنی رضا نازل فرمارہاہوں کہ اب اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہوں گا۔۱۲م

(۵) مومنوں سے جنت قریب ہوگی

۲۶۷۷۔ **عن** حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یجمع اللہ تعالیٰ الناس فیقوم المؤمنون حتی تزلف لھم الجنۃ فیأ تون آدم علیہ السلام فیقولون : یا ابانا ! استفتح لنا الجنۃ فیقول : وھل اخرجکم من الجنۃ الا خطیئۃ ابیکم آدم ،لست بصا حب ذلک ، اذھبوا الی ابنی ابراھیم خلیل اللہ ، قال : فیقول ابراھیم علیہ الصلوٰۃ و السلام : لست بصاحب ذالک ،انما کنت خلیلاً من وراء وراء اعمدوا الی موسیٰ الذی کلمہ اللہ تعالیٰ تکلیماً، فیأتون موسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام ، فیقول : لست بصاحب ذلک، اذھبوا الی عیسی کلمۃ اللہ تعالیٰ وروحہ فیقول عیسی علیہ السلام لست بصاحب ذلک، فیأ تون محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیقوم و یوذن لہ و ترسل الامانۃ والرحم فتقومان جنبی الصراط یمیناوشمالا ، فیمر اولکم کالبرق

۲۶۷۶۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمہا ۲/ ۳۷۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۱۹
۲۶۷۷۔ الصحیح لمسلم، باب اثبات الشفاعۃ ۱/ ۱۱۲

قال : قلت: بأبی انت وامی ، ای شیٔ کمر البرق، قال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : الم تروا الی البرق کیف یمر و یرجع فی طرفة عین ،ثم کمر الریح ، ثم کمر الطیر ، و شد الرجال تجری بهم اعمالهم، و نبیکم قائم علی الصراط یقول : رب سلم سلم ،حتی تعجز اعمال العباد حتی یجیٔ الرجال فلا یستطیع السیر الازحفا ، قال : و فی حافتی الصراط کلا لیب معلقة مامورة تاخذ من امرت به ، فمخدوش ناج ومکدوس فی النار ، والذی نفس أبی هریرة بیده ! ان قعر جهنم لسبعین خریفا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا تو مومنین کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ جنت ان سے قریب کردی جائیگی ،سب حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوکر فرمائیں گے؛ اے ہمارے والدگرامی! ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھولئے! فرمائیں گے تم اپنے باپ کی لغزش ہی کے سبب جنت سے باہر آئے۔اب ابتداًء یہ منصب مجھے حاصل نہیں،تم حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضری دو، حضرت ابراہیم بھی ان کی فریاد سن کر فرمائیں گے: مجھے یہ منصب نہیں ملا۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا خلیل دور دور سے تھا کہ بلا واسطہ مجھے شرف کلام سے مشرف نہ فرمایا۔تم حضرت موسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شرف ہمکلامی سے مشرف فرمایا،سب لوگ حضرت موسی کی خدمت میں حاضری دیں گے لیکن یہ ہی جواب پائیں گے کہ میں اس منصب پر نہیں تم حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضری دو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلمہ اور پاک روح ہیں۔لیکن حضرت عیسی کی طرف سے بھی وہی جواب ملے گا میں اس منصب کا حامل نہیں،تم حضور احمد مجتبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری دیکر اپنا مدعا بیان کرو حضور یہ فریاد سن کر کھڑے ہوں گے اور آپکو شفاعت اور جنت کے دروازہ کو کھولنے کی اجازت ملے گی۔اس وقت امانت اور صلہ رحمی کو پل صراط کے داہنے اور بائیں کھڑا کردیا جائے گا،سب سے پہلا شخص پل صراط سے اس طرح پار ہوگا جیسے بجلی کوند کر روپوش ہوجاتی ہے۔راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، بجلی کی طرح کوئی چیز گزر سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم نے

بجلی کو نہیں دیکھا؟ وہ کیسی تیزی سے گزر جاتی ہے اور پل بھر میں واپس آجاتی ہے۔ پھر اس کے بعد لوگ اس طرح گزریں گے جیسے ہوا۔ پھر جیسے پرندہ اڑتا ہے۔ پھر جیسے آدمی دوڑتا ہے۔ یہ سب اپنے اپنے اعمال کے مطابق پل صراط سے گزر جائیں گے۔ اس وقت نازک میں آپکے نبی کریم رؤف ورحیم پل کے کنارے کھڑے رب سلم، رب سلم، کی دعا کرتے ہوں گے، یہاں تک کہ لوگوں کے اعمال نیک کا وزن گھٹتا جائے گا اور اب ایسے لوگ آنا شروع ہوں گے کہ انکو پل صراط پار کرنا دشوار ہوگا کہ گھسٹ کر پار ہوں گے۔ پل کے دونوں طرف آنکڑے لٹکے ہوں گے جسکے بارے میں انہیں حکم ہوگا اس کو پکڑ لینگے۔ بعض زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے لیکن بعض الٹ پلٹ کر جہنم میں گر جائیں گے۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابو ہریرہ بھی ہیں۔ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر برس کی راہ ہے۔ ۱۲م

(۶) جنتیوں میں خاندان کی رعایت ہوگی

۲۶۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ھم ذریۃ المؤمن یموتون علی الاسلام ، فان کانت منازل آبائھم ارفع من منا زلھم لحقوا بآبائھم ولم ینقصوا من اعمالھم التی عملوا شیئا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ ذریت مومن کا حال ہے جو اسلام پر مریں۔ اگر ان کے باپ دادا کے درجے ان کی منزلوں سے بلند تر ہوئے تو یہ اپنے باپ دادا سے ملا دیئے جائیں گے اور ان کے اعمال میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب عام صالحین کی صلاح ان کی نسل واولاد کو دین ودنیا وآخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق وفاروق، عثمان وعلی، جعفر وعباس اور انصار کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی صلاح عظیم کا کیا کہنا جنکی اولاد میں شیخ صدیقی، فاروقی، عثمانی، علوی، جعفری، عباسی اور انصاری ہیں۔ یہ کیوں نہ اپنے نسب کریم سے دین ودنیا وآخرت میں نفع پائیں گے۔ پھر اللہ اکبر حضرات علیہ سادات کرام اولاد امجاد حضرت خاتون جنت بتول زہراء کہ خود حضور پر

۲۶۷۸۔ التفسیر لا بن أبی حاتم ،

نور سید الصالحین سید العالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں کہ ان کی شان تو ارفع واعلی وبلند وبالا ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے: انما یر ید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا ،

اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور رکھے اے نبی کے گھر والو، اور تمہیں ستھرا کردے خوب پاک فرما کر۔　　اراءۃ الادب ص۴۹

(۷) بعض جنتیوں کے گناہ نیکیوں سے بدل جاتے ہیں

۲۶۷۹۔ **عن** أبی ذزی الغفاری رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انی لا علم آخر اھل الجنۃ دخولا الجنۃ و آخر اھل النار خروجا منھا ، رجل یؤ تی بہ یوم القیامۃ فیقال: اعرضوا علیہ صغار ذنوبہ وارفعوا عنہ کبارھا ، فتعرض علیہ صغار ذنوبہ فیقال : عملت یوم کذا و کذا و کذا ، و عملت یوم کذا و کذا و کذا ، فیقول : نعم ، لا یستطیع ان ینکر وھو مشفق من کبار ذنوبہ ان تعرض علیہ ، فیقال لہ:فان لك مکان کل سیتہ حسنۃ ،فیقول : رب ! قد عملت اشیاء لا اراھا ھھنا فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضحك حتی بدت نوا جذہ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کو بخوبی جانتا ہوں جسکو سب سے آخر میں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔ وہ شخص روز قیامت حاضر لایا جائیگا ارشاد ہوگا: اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر پیش کرو اور بڑے بڑے ظاہر نہ کرو۔ اس سے کہا جائے گا: تو نے فلاں فلاں دن یہ کام کئے۔ وہ مقر ہوگا اور اپنے بڑے بڑے گناہوں سے ڈرتا ہوگا کہ ارشاد ہوگا اسے ہر گناہ کی جگہ ایک نیکی دو۔ اب کہہ اٹھے گا: الٰہی ! میرے اور بہت سے گناہ ہیں وہ تو سننے میں آئے ہی نہیں، یہ فرما کر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آس پاس کے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔　　فتاوی افریقہ ص۱۴۳

۲۶۷۹۔ الصحیح لمسلم،	کتاب الایمان	۱۰۶/۱
الجامع للترمذی	ابواب صفۃ جھنم	۸۳/۲

۸۔ جہنم

(۱) جہنم کی آگ نہایت سیاہ ہے

۲۶۸۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اترونها حمراء كناركم هذه، لهی اسود من القار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جہنم کی آگ کو اپنی اس آگ کی طرح سرخ سمجھتے ہو، بیشک وہ تو تارکول سے زیادہ سیاہ ہے۔

۲۶۸۱۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: نار جهنم سوداء مظلمة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ نہایت سیاہ ہے۔

۲۶۸۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم هذه الآية، وقودها الناس والحجارة فقال: اوقد عليها الف عام حتی احمرت، والف عام حتی ابيضت۔ والف عام حتی اسودت، فهی سوداء مظلمة لا يضئ لهبها۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت کریمہ وقودها الناس الآية، جہنم کا ایندھن کافر لوگ اور پتھر ہیں، تلاوت فرمائی۔ اور اس پر آپ نے فرمایا: جہنم میں ایک ہزار سال آگ جلائی گئی تو سرخ ہو گئی۔ پھر ایک ہزار سال حتی کہ سفید ہوئی، پھر ایک ہزار سال حتی کہ سیاہ ہو گئی۔ پس جہنم کی آگ انتہائی سیاہ ہے جس کا شعلہ روشن نہ ہوگا۔

۲۶۸۰۔ الموطا لمالك، ما جاء فی صفة جهنم، ۳۸۹

۲۶۸۱۔ كشف الاستار للبزار، ۴/ ۱۸۰

۲۶۸۲۔ الجامع للترمذی ابواب صفة جهنم، ۸۳/۲

شعب الايمان للبيهقی، ۱/ ۴۸۹

۲۶۸۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: فهی سوداء مظلمة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وہ آگ نہایت سیاہ ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ترمذی نے اس حدیث کے موقوف ہونے کو صحیح کہا: لیکن میں کہتا ہوں: کہ اس معاملہ میں حدیث موقوف بھی مرفوع کی طرح ہے بشرطیکہ اسرائیلیات سے ماخوذ نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۲۴۲/۳

(۲) ادنی عذاب پانے والا دوزخی

۲۶۸۴۔ **عن** نعمان بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان اهو ن اهل النار عذابا من یوضع فی اخمص قدمیه جمراتان یغلی منها دماغه۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دوزخ میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہے کہ اس کے تلووں میں انگارے رکھے جائیں گے جس سے بھیجا ابلے گا۔

۲۶۸۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یقول الله عزوجل لا هون اهل النار عذابا یوم القیامة: لو ان لك ما فی الارض من شیٔ اکنت تفتدی به فیقول: نعم، فیقول: اردت منك اهون من هذا و انت فی صلب آدم ان لا تشرك بی شیئا فأبیت الا ان تشرك۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۲۶۸۳۔ الجامع للترمذی، ابواب صفة جهنم، ۸۳/۲

۲۶۸۴۔ المصنف لعبد الرزاق، ۱۸۴۴۷، ☆ التفسیر لا بن کثیر ۴۴۳/۸

کنز العمال للمتقی، ۳۹۸۰۰، ۶۶۸/۱۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۱۲/۱۰

الدر المنثور للسیوطی، ۳۲۵/۴ ☆

۲۶۸۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفة الجنة البار، ۹۷۰/۲

الصحیح لمسلم، باب صفة المنافقین ۳۷۴/۲

ارشادفرمایا: دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والے سے اللہ عزوجل فرمائے گا تمام زمین میں جو کچھ ہے اگر تیری ملک ہوتا تو کیا اسے اپنے فدیہ میں دے کر عذاب سے نجات مانگنے پر راضی ہوتا۔ وہ عرض کرے گا: ہاں، فرمائے گا: میں نے تجھ سے روز میثاق اس سے بھی ہلکی اور آسان بات چاہی تھی کہ کسی کو میرا شریک نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا بغیر میرا شریک ٹھہرائے ہوئے۔

شرح المطالب ۲۳

۲۶۸۶۔ **عن** نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اھون اھل النار عذابا من لہ نعلان و شرا کان من نار یغلی منھا دماغہ کما یغلی المرجل ما یری ان احد اشد منہ عذابا و انہ لا ھو نھم عذابا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہے جسے آگ کے دو جوتے اور دو تسمے پہنائے جائیں گے جس سے اس کا دماغ دیگ کی طرح جوش مارے گا۔ وہ یہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ سخت عذاب اسی پر ہے حالانکہ اس پر سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔

شرح المطالب ۲۲

(۳) نفس امارہ اور جنت و دوزخ

۲۶۸۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: حفت الجنۃ بالمکارہ و حفت النار بالشھوات۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت ان چیزوں سے گھیر دی گئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں۔ اور دوزخ ان چیزوں

۲۶۸۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفۃ الجنۃ والنار، ۲/ ۹۷۱
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/ ۱۱۵
التفسیر لا بن کثیر ۸/ ۴۴۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ۱۰/ ۵۱۲
۲۶۸۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمھا ۲/ ۳۷۸
المسند لا حمد بن حنبل ۲/ ۲۶۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۲۷
شرح السنۃ للبغوی، ۱۴/۳۰۶ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۶۲۶
البدایۃ والنھایۃ لا بن کثیر ۱۲/ ۱۳ ☆ التفسیر للقرطبی، ۴/ ۲۸

سے ڈھانپ دی گئی ہے جونفس کو پسند ہیں۔

۲۶۸۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لما خلق الله تعالیٰ الجنة قال لجبرئيل : اذهب فانظر اليها ، فذهب فنظر اليها و الی ما اعد الله لاهلها فيها ، ثم جاء فقال ۔ ای رب او عزتك لا يسمع بها احد الادخلها ، ثم حفها بالمكاره ثم قال : يا جبرئيل ! اذهب فانظر اليها ، قال : فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال : ای رب ! و عزتك لقد خشيت ان لا يدخلها احد ، قال : فلما خلق الله تعالی النار قال : يا جبرئيل ! اذهب فانظر اليها ، قال ۔ فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال ۔ ای رب ! و عزتك لا يسمع بها احد فيد خلها فحفها بالشهوات ثم قال : يا جبرئيل ! اذ هب فانظر اليها قال : فذهب فنظر اليها فقال : ای رب ! و عزتك لقد خشيت ان لا يبقی احد الا دخلها ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب اللہ عزوجل نے جنت بنائی جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو حکم فرمایا کہ اسے جا کر دیکھ، جبرئیل نے اسے اور جو کچھ اس میں مولی تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے تیار فرمایا ہے دیکھا پھر حاضر ہوکر عرض کی: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! اسے تو جوکوئی سنے گا اس میں بے جائے نہ رہے گا۔ پھر رب عزوجل نے اسے ان باتوں سے گھیر دیا جونفس کو ناگوار ہیں۔ پھر جبرئیل کو حکم فرمایا: کہ اب جا کر دیکھ، جبرئیل نے دیکھا پھر حاضر ہوکر عرض کی اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید اس میں کوئی بھی نہ جا سکے۔ پھر جب مولی تبارک وتعالی نے دوزخ پیدا کی جبرئیل سے فرمایا: اسے جا کر دیکھ، جبرئیل نے دیکھا پھر آ کر عرض کی: اے میرے رب! تیرے عزت کی قسم! اس کا حال سن کر کوئی بھی اس میں نہ جائے گا۔ مولی تعالیٰ نے اسے نفس کی خواہشوں سے ڈھانپ دیا۔ پھر حضرت جبرئیل کو اس کے دیکھنے کا حکم فرمایا: جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اسے دیکھ کر عرض کی: اے میرے رب! تیری

۲۶۸۸۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء حفت الجنة بالمكارة ، ۲/ ۸۰
السنن لا بی داؤد باب حق الجنت والنار ۲/ ۲۵۲
الترغيب والترهيب للمنذری ، ۴/۴۶۳ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/ ۲۷
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۳۲ ☆ كنزالعمال للمتقی ،۳۹۵۲۳، ۱۴/ ۵۴۵

عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید ہی کوئی اس میں جانے سے بچے۔

فتاوی رضویہ ۹/۹۴

(۴) ابوطالب کا حال

۲۶۸۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعمہ قل : لا الہ الا اللہ ، اشھد لك بھا یوم القیامۃ قال : لو لا ان تعیرنی قریش یقولون : انماحملہ علی ذلك الجزع لا قررت عینك فانزل اللہ عزوجل ، انك لا تھدی من احببت ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب سے مرتے وقت کلمہ پڑھنے کو ارشاد فرمایا صاف انکار کیا اور کہا: مجھے قریش عیب لگائیں گے کہ موت کی سختی سے گھبرا کر مسلمان ہوگیا ورنہ حضور کی خوشی کردیتا۔ اس پر رب العزت تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ اے محبوب، جس کو آپ پسند کرتے ہیں اسکو ہدایت نہیں دے سکتے۔

۲۶۹۰۔ **عن** سعید بن المسیب عن أبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال :لما حضرت ابا طالب الوفاۃ جاء ہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوجد عندہ ابا جھل و عبد اللہ ابن أبی امیۃ بن المغیرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یا عم ! قل لا الہ الا اللہ کلمۃ اشھد لك بھا عند اللہ ، فقال ابو جھل و عبد اللہ بن أبی امیۃ : یا ابا طالب ! اترغب عن ملۃ عبد المطلب ؟ فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعرضھا علیہ و یعید لہ تلك المقالۃ حتی قال ابو طالب اخرما کلمھم ھو علی ملۃ عبد المطلب و ابی ان یقول : لا الہ الا اللہ ، فقال رسول الہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ام و اللہ لا استغفرن لك ما لم انہ عنك ، فانزل اللہ تبارك و تعالیٰ ما کان للنبی و الذین آمنوا ان یستغفروا و المشرکین و لو کانوا

۲۶۸۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/ ۴۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۴۳۴

۲۶۹۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا قال المشرك عند الموت، ۱/ ۱۸۱
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/ ۴۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۴۳۳

اولی قربی من بعدی ماتبین لھم انھم اصحاب الجحیم ، و انزل اللہ تعالی فی أبی طالب فقال لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انك لا تھدی من احببت و لکن اللہ یھدی من یشاء و ھو اعلم بالمھتدین ۔

حضرت سعد بن میسب اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ ابوطالب کے انتقال کا وقت جب آیا تو حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، اس وقت وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ مغیرہ موجود تھا، حضور سید عالم صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا! تم کلمہ پڑھ لو میں اللہ تعالیٰ کے یہاں گواہی دونگا۔ یہ سن کر ابوجہل اور ابن امیہ نے کہا اے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر رہے ہو؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے رہے لیکن ابوطالب نے آخر میں یہی کہا: کہ میں عبدالمطلب کے دین ومذہب پر ہوں اور کلمہ پڑھنے سے انکار کردیا حضور نے فرمایا: تو میں تمہارے لئے اس وقت تک دعائے استغفار کروں گا جب تک مولی سبحانہ مجھے منع نہیں فرمائے گا۔ مولی تعالی سبحانہ نے یہ دونوں آیتیں نازل فرمائیں کہ اے محبوب! آپ اس کو ہدایت نہیں کرسکتے جس کو محبوب رکھتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے ہدایت فرمائے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔ نیز فرمایا: نبی کریم اور مومنین کے لئے جائز نہیں کہ مشرکین کے لئے استغفار کریں خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہی ہوں جبکہ یہ واضح ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں۔ شرح المطالب ص ۱۶

۲۶۹۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھماقال:نزلت ای " انك لا تھدی من احببت " فی أبی طالب کان ینھی عن اذی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و ینأی عما جاء به ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت مبارکہ" انك لا تھدی من احببت "ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی، ابوطالب کا حال یہ تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کافروں کو باز رکھتے اور خود حضور پر ایمان لانے سے باز رہتے۔

۲۶۹۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھماانه قال للنبی صلی اللہ تعالیٰ

۲۶۹۱۔ المستدرك للحاکم،

۲۶۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قصة ابی طالب ، ۱/ ۵۴۸

الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ۱/ ۱۱۵

عليه وسلم : ما اغنيت عن عمك ؟ فو الله كان يحوطك و يغضب لك ، قال :هو في ضحضاح من نار و لو لا انا لكان في الدرك الا سفل من النار ، و في رواية و جد ته في غمرات من النار فا خرجته الى ضحضاح ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: حضور نے اپنے چچا ابوطالب کو کیا نفع دیا خدا کی قسم! وہ حضور کی حمایت کرتا اور حضور کیلئے لوگوں سے لڑتا۔ فرمایا: میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا ہوا پایا تو کھینچ کر پاؤں تک آگ میں کردیا اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقہ میں ہوتا۔

۲۶۹۳۔ **عن** أبي سعيد الخدري رضي الله تعالىٰ عنه قال ۔ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذكر عنده عمه ابو طالب فقال :لعله تنفعه شفاعتي يوم القيامة فيجعل في ضحضاح في النار يبلغ كعبه يغلي منه دماغه ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ابوطالب کا ذکر آیا۔ فرمایا: کہ میں امید کرتا ہوں کہ روز قیامت میری شفاعت اسے یہ نفع دے گی کہ جہنم میں پاؤں تک کی آگ میں کردیا جائے گا جو اس کے ٹخنوں تک ہوگی جس سے اس کا دماغ جوش مارے گا۔

۲۶۹۴۔ **عن** جابر بن عبد الله رضي الله تعالىٰ عنهما قال ۔ قيل للنبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : هل نفعت ابا طالب ؟ قال :اخرجته من غمرة جهنم الى ضحضاح منها ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: حضور نے ابوطالب کو کچھ نفع دیا؟ فرمایا: میں نے اسے دوزخ کے غرق سے پاؤں تک کی آگ میں کھینچ لیا۔　　شرح المطالب ص ۲۱

۲۶۹۵۔ **عن** ام سلمة رضي الله تعالىٰ عنه قالت : ان الحارث بن هشام رضي

۲۶۹۳۔ الجامع الصحيح للبخاري، باب قصة أبي طالب ، ۱/ ۵۴۸
الصحيح لمسلم، كتاب الايمان ، ۱/ ۱۱۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۹ ☆
۲۶۹۴۔ جمع الجوامع للسيوطي، ۸۱۱ ☆
۲۶۹۵۔ مجمع الزوائد للهيثمي، ۱/۱۱۸ ☆ كنز العمال للمتقي ، ۳۴۴۳۶، ۱۲/ ۱۵۱

الله تعالیٰ عنه اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم حجة الوداع فقال : یا رسول الله! انك تحث علی صلة الرحم و الاحسان الی الجار و ایواء الیتیم و اطعام الضیف و اطعام المسکین و کل ذلك یفعله هشام بن المغیرة فما ظنك به یا رسول الله ! فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کل قبر لا یشهد صاحبه ان لا اله الا الله فهو جزوة من النار ، قدو جدت عمی ابا طالب فی طمطام من النار فاخرجه الله لمکانه منی و احسانه الی فجعله الی ضحضاح من النار ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روز حجۃ الوداع حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! حضوران باتوں کی ترغیب فرماتے ہیں، رشتہ داروں سے نیک سلوک، ہمسایہ سے اچھا برتاؤ یتیم کو جگہ دینا، مہمان کی مہمانی دینا، محتاج کو کھانا کھلانا، اور میرا باپ ہشام یہ سب کام کرتا تو حضور کا اس کی نسبت کیا گمان ہے؟ فرمایا: جو قبر ایسے جس کا مردہ لا الہ الا اللہ نہ مانتا ہو وہ دوزخ کا انگارہ ہے۔ میں نے خود اپنے چچا ابو طالب کو سر سے اونچی آگ میں پایا۔ میری قرابت وخدمت کے باعث اللہ تعالیٰ نے اسے وہاں سے نکال کر پاؤں تک آگ میں کردیا۔

۲۶۹۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اهون اهل النار عذ ا با ابوطالب و هو متنعل بنعلین من نار یغلی منهما دماغه ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دوزخیوں میں سب سے کم عذاب ابو طالب پر ہے۔ وہ آگ کے دو جوتے پہنے ہوئے ہے جس سے اسکا دماغ کھولتا ہے۔

۲۶۹۷۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :

۲۶۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفة الجنة والنار، ۲/۹۷۱
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ۱/۱۱۵
المستدرك للحاکم، ۴/ ۵۸۱ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۹۵۱۲، ۱/ ۹۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۴۳۲ ☆ المسند لا بی عوانه ۱/۹۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۶۵ ☆
۲۶۹۷۔ السنن لا بی داؤد ، باب الرجل یموت له قرابة مشرك ۲/۴۵۸
السنن للنسائی باب موارة المشرك ، ۱/ ۲۱۰

قلت للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان عمك الشیخ الضال قد مات ، قال: اذھب فوار اباك ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! حضور کا چچا وہ بڈھا گمراہ مرگیا، فرمایا: جا، اسے دبا آ۔

۲۶۹۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم قا ل : قلت للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان عمك الشیخ الکافر قد مات فما تری فیہ ؟ قال : اری ان تغسلہ تجنہ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: حضور کا چچا وہ بڈھا کافر مرگیا اس کے بارے میں حضور کی کیا رائے ہے۔ فرمایا: نہلا کر دبا دو

شرح المطالب ص ۲۳

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام الائمہ ابن خزیمہ نے فرمایا:

یہ حدیث صحیح ہے۔

امام حافظ الشان اصابہ فی تمیز الصحابہ میں فرماتے ہیں:

صححہ ابن خزیمہ ۔

اس حدیث جلیل کو دیکھئے! ابو طالب کے مرنے پر خود امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں: کہ حضور کا وہ گمراہ کافر چچا مر گیا۔ حضور اس پر انکار نہیں فرماتے، نہ خود جنازہ میں تشریف لے جاتے ہیں۔ ابو طالب کی بی بی امیر المؤمنین کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب انتقال کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر وقمیص مبارک میں انہیں کفن دیا۔ اپنے دست مبارک سے لحد کھودی اپنے دست مبارک سے مٹی نکالی پھر ان کے دفن سے پہلے خود ان کی قبر

۲۶۹۸۔ المصنف لا بن أبی شیبۃ ،

مبارک میں لیٹے اور دعا کی۔

کاش ابوطالب مسلمان ہوتے تو کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے جنازہ میں تشریف نہ لیجاتے صرف اتنے ہی ارشاد پر قناعت فرماتے کہ جاؤ اسے دبا آؤ۔

امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی قوت ایمان دیکھئے کہ خاص اپنے باپ نے انتقال کیا ہے اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کا فتوی دے رہے ہیں اور یہ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ تو مشرک مرا، ایمان ان بندگان خدا کے تھے کہ اللہ ورسول کے مقابلہ میں باپ بیٹے کسی سے کچھ علاقہ نہ تھا۔ اللہ ورسول کے مخالفوں کے دشمن تھے اگرچہ وہ اپنا جگر ہو۔ دوستان خدا ورسول کے دوست تھے اگرچہ ان سے دنیوی ضرر ہو۔ شرح المطالب ص ۲۵

۲۶۹۹۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما جاء ابو بکر بأبی قحافۃ قال : فلما مدیدہ یبایعہ بکی ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :ما یبکیک؟ قال : لان تکون ید عمک مکان یدہ و یسلم یقر اللہ تعالیٰ عینیک احب الی من ان یکون ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت ابوقحافہ کو لیکر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست انور ابوقحافہ سے بیعت اسلام لینے کیلئے بڑھایا تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں روتے ہو؟ عرض کی: ان کے ہاتھ کی جگہ آج حضور کے چچا کا ہاتھ ہوتا اور ان کے اسلام لانے سے اللہ تعالیٰ حضور کی آنکھ ٹھنڈی کرتا تو مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ یہ بات عزیز تھی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاکم نے کہا: یہ حدیث بر شرط شیخین صحیح ہے۔ حافظ الشان نے اصابہ میں اسے مسلم رکھا اور فرمایا:

سندہ صحیح ۔ شرح المطالب ص ۲۷

۲۶۹۹۔ المستدرک للحاکم،

الاصابہ لا بن حجر،

۲۷۰۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: جاء ابو بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه بأبی قحافة یقوده یوم فتح مکة فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا ترکت الشیخ حتی ناتیه قال : ابو بکر اردت ان یاجره الله تعالی و الذی بعثك بالحق لا نا اشد فرحا باسلام أبی طالب لوکان اسلم منی بأبی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ کا ہاتھ پکڑ ہوئے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر لائے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بوڑھے کو وہیں کیوں نہ رہنے دیا کہ ہم خود اس کے پاس تشریف فرما ہوتے۔ صدیق نے عرض کی: میں نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اجر دے۔ قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ ابو طالب کے مسلمان ہونے کی خوشی ہوتی اگر وہ اسلام لے آتے۔

۲۷۰۱۔ **عن** علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کانت مشیة الله عزوجل فی اسلام عمی العباس و مشیتی فی اسلام عمی أبی طالب فغلبت مشیة الله مشیتی ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے چچا عباس کا مسلمان ہونا چاہا اور میری خواہش یہ تھی کہ میرا چچا ابو طالب مسلمان ہو اللہ تعالیٰ کا ارادہ میری خواہش پر غالب آیا کہ ابو طالب کافر رہا۔

۲۷۰۲۔ **عن** محمد بن کعب القرظی رضی الله تعالیٰ عنه قال : بلغنی انه لما شتکی ابو طالب شکواه التی قبض فیها قالت له قریش : ارسل الی ابن اخیك یرسل الیك من هذه الجنة التی ذکرها یکون لك شفاء فارسل الیه فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله حرمها علی الکافرین طعامها و شرابها ، ثم

۲۷۰۰۔ سیرة ابن اسحاق ،　　الاصا بة لا بن حجر　　۳۷۵/٤
۲۷۰۱۔ حلیة الاولیاء لا بی نعیم　　کنز العمال ، للمتقی ، ۳٤٤۳۹،　　۱۵۲/۱۲
۲۷۰۲۔ البسیط للواحدی ،

اتاه فعرض عليه الاسلام فقال: لو لاان تعيربها فيقال جزع عمك من الموت لاقررت بها عينك و استغفرله بعد ما مات فقال المسلمون ما يمنعنا ان تستغفر لآبائنا و لذوى قرابتنا قد استغفر ابراهيم عليه السلام لا بيه و محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لعمه فاستغفر وا للمشركين حتى نزلت ما كان للنبى و الذين آمنوا لآية ـ

حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے روایت پہونچی کہ ابوطالب جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو کافران قریش نے صلاح دی کہ اپنے بھتیجے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ یہ جنت جو وہ بیان کرتے ہیں اس میں سے تمہارے لئے کچھ بھیج دیں کہ تم شفا پاؤ۔ ابوطالب نے عرض کر بھیجی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کا کھانا پانی کافروں پر حرام کیا ہے پھر تشریف لا کر ابوطالب پر اسلام پیش کیا۔ ابوطالب نے کہا: لوگ حضور پر طعنہ کریں گے کہ حضور کا چچا موت سے گھبرا گیا، اس کا خیال نہ ہوتا تو میں آپ کی خوشی کر دیتا۔ جب وہ مرگئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔ مسلمانوں نے کہا: ہمیں اپنے والدوں قریبوں کے لئے دعائے بخشش سے کون مانع ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے باپ کے لئے استغفار کی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چچا کے لئے استغفار کررہے ہیں یہ سمجھ کر مسلمانوں نے اپنے اقارب مشرکین کے واسطے دعائے مغفرت کی، اللہ عزوجل نے آیت اتاری کہ مشرکوں کے لئے یہ دعا نہ نبی کو روا نہ مسلمانوں کو جبکہ روشن ہولیا کہ وہ جہنمی ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

شرح المطالب ص۲۹

۲۷۰۳ـ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا كان يوم القيامة شفعت لأبى و امى و أبى طالب و اخ لى كان فى الجاهلية ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں روز قیامت اپنے والدین اور ابوطالب اور اپنے ایک رضاعی بھائی کی کہ زمانہ جاہلیت میں گزرا شفاعت فرماؤں گا۔

۲۷۰۳ـ فوائد تمام الرازى،

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محب طبری نے کہ حافظان حدیث وعلمائے فقہ سے ہیں ذخائر العقبیٰ میں فرمایا:۔

یہ حدیث اگر ثابت بھی ہو تو ابوطالب کے بارے میں اس کی تاویل وہ ہے جو صحیح حدیث میں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے عذاب ہلکا ہو جائے گا۔

امام سیوطی فرماتے ہیں:

خاص ابوطالب کے باب میں تاویل کی حاجت یہ ہوئی کہ ابوطالب نے زمانہ اسلام پایا اور کفر پر اصرار رکھا بخلاف والدین کریمین اور برادر رضاعی کہ زمانہ فترت میں گزرے۔

اقول: یہاں تاویل بمعنی بیان مراد ومعنی ہے جس طرح شرح معانی قرآن کو تاویل کہتے ہیں: کفار سے تخفیف عذاب بھی حضور سید الشافعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقسام شفاعت سے ہے۔ شفاعت کبریٰ کہ فتح باب حساب کے لئے ہے تمام جہاں کو شامل وعام ہے۔ امام نووی نے باآنکہ ابوطالب کو بالیقین کافر جانتے ہیں تبویب صحیح مسلم شریف میں یوں لکھا۔

باب شفاعة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابی طالب والتخفیف عنه بسببه۔

امام بدرالدین زرکشی نے خادم میں ابن ماجہ سے نقل کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقسام شفاعت سے وہ تخفیف عذاب ہے جو ابولہب کو بروز دوشنبہ ملتی ہے۔

لسرورہ بولادته صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واعتاقه ثوبیة حین بشربه و انما هی کرامة له صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس لئے کہ اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد مبارک کی خوشی کی اور اس کا مژدہ سن کر ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔ یہ حضور ہی کا فضل ہے جس کے باعث اس نے تخفیف پائی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

شرح مواہب علامہ زرقانی میں ہے۔

بیشک صحاح میں ثابت ہے اور صادق ومصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ابوطالب پر سب دوزخیوں سے کم عذاب ہے۔

اللھم! اجرنا من عذابك الالیم بجاہ نبیك الرؤف الرحیم علیه و علی آله افضل الصلوۃ و ادوم التسلیم ۔ آمین والحمد للہ رب العالمین ۔

شرح المطالب ص۴۰

کتاب الفضائل

ا۔ فضائل قرآن

(۱) تلاوت قرآن کی فضیلت

۲۷۰٤۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من قرء حرفا من کتاب اللہ تعالیٰ فلہ حسنۃ ، و الحسنۃ بعشر امثالھا، لا اقول : الٓمّ حرف ، الف حرف ، و لام حرف ، و میم حرف۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی دس نیکیاں، میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور یہ ثواب فہم پر موقوف نہیں۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رب عزوجل کو خواب میں دیکھا عرض کی: اے میرے رب! کیا چیز تیرے بندوں کو تیرے عذاب سے نجات دینے والی ہے۔ فرمایا: میری کتاب، عرض کی: اے رب! بفھم او بغیر فھم ، اے میرے رب سمجھ کر یا بے سمجھے بھی، فرمایا؛ بفھم و بغیر فھم، سمجھ کر اور بے سمجھے دونوں۔

۲۷۰۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول من شغلہ القرآن عن ذکری و مسألتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین و فضل کلام اللہ تعالیٰ علی سائر الکلام کفضل اللہ تعالیٰ علی خلقہ ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جسے قرآن عظیم میرے ذکر و دعا سے روکے یعنی بجائے ذکر و دعا قرآن عظیم ہی میں مشغول رہے اس کو مانگنے والوں سے بہتر عطا کروں اور کلام

۲۷۰٤۔ الجامع للترمذی باب ما جاء من قرء حرفا من القرآن، ۲/۱۱٤
مجمع الزوائد للھیثمی، ۷/۱٦۳ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۲۳۹۵، ۱/۵۳٤
۲۷۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل القرآن،

اللہ کا فضل سب کلاموں پر ایسا ہے جیسا اللہ عزوجل کا فضل اپنی مخلوق پر۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۷

(۲) عظمت قرآن

۲۷۰۶۔ **عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الله تبارك و تعالی قرء طٰه و یٰس قبل ان یخلق السمٰوات و الارض بالف عام، فلما سمعت الملائکة القرآن قالت: طوبی لامة ینزل هذا علیه و طوبی لاجواف تحمل هذا و طوبی لا لسنة تتکلم بهذا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین وآسمان کی تخلیق سے ایک ہزار سال پہلے سورۂ طٰہٰ و یٰس قرأت فرمائی۔ تو جب فرشتوں نے قرآن سنا تو بولے: خوشی ہو اس امت کے لئے جس پر یہ نازل ہوگا اور خوشی ہو ان سینوں کے لئے جو اسے اٹھائیں گے اور یاد کریں گ اور خوشی ہو ان زبانوں کے لئے جو اسے پڑھیں گے اور تلات کریں گے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۴

۲۷۰۷۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: کتاب الله فیه نبأ ما قبلکم و خبر ما بعدکم و حکم ما بینکم۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن میں خبر ہے ہر اس چیز کی جو تم سے پہلے ہے اور ہر اس چیز کی جو تمہارے بعد ہے اور حکم ہے ہر اس امر کا جو تمہارے درمیان ہے۔

۲۷۰۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا تنقضی عجائبه۔

۲۷۰۶۔ السنن للدارمی، باب فی فضل سورة طه و یس ٤٣٤
۲۷۰۷۔ الجامع للترمذی باب ما جاء فی فضل القرآن ۲/۱۱٤
السنن للدارمی، باب فضل من قرء القرآن ٤۲٥
۲۷۰۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل القرآن، ۲/۱۱٤

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کے محیر العقول فرامین ومعجزات ختم ہونے والے نہیں۔۱۲ام

فتاوی رضویہ ۲/۲۶۴

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہوجائے تو میں اسے قرآن عظیم میں پالوں۔ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھروادوں۔ ایک اونٹ کے من بوجھ اٹھاتا ہے؟ اور ہر من میں کے ہزار اجزا؟ حساب سے تقریبا پچیس لاکھ اجزا آتے ہیں۔ یہ فقط سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی ہے پھر یہ علم تو علم علی ہے اس کے بعد علم عمر اس کے بعد علم صدیق کی باری ہے۔

ذهب عمر به تسعه اعشار العلم ۔

عمر علم کے نو حصے لے گئے۔

كان ابو بكرا علمنا ۔

ہم سب میں زیادہ علم ابو بکر کو تھا۔

پھر علم نبی تو علم نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور قرآن عظیم وفرقان کریم میں سب کچھ ہے جسے جتنا علم اتنی ہی فہم۔ جس قدر فہم اسی قدر علم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۹

(۳) فضیلت سورۂ بقرو آل عمران

۲۷۰۹۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله : اقرء وا القرآن فانه یاتی یوم القیامة شفیعا لاصحابه ، اقرء وا الزهراوین البقرة و سورة ال عمران فانما یاتیان یوم القیامة كانهما غما متان اوغیابتان ، او كانما فرقان من طیر صواف تحاجان عن اصحابهما ،اقرء و ا سورة البقرة، فان اخذها بركة و تركها حسرة و لا تستطیعها البطلة ، قال معاویة بن سلام : بلغنی ان البطلة السحرة ۔

۲۷۰۹۔ الصحیح لمسلم، باب فضل قراء القرآن و سورة البقرة ، ۱/۲۷۰

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت کرو کہ قیامت کے دن یہ تلاوت کرنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ دوسورتیں چمکتی یعنی سورۂ بقر وسورۂ آل عمران کی تلاوت کرو کہ دونوں قیامت کے دن مثل شامیان وسائبان ہوں گی یا اڑتے پرندوں کی ٹکڑیاں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے بارگاہ خداوند قدوس میں حجت ہونگی۔ سورۂ بقر کی تلاوت کرو کہ اس کی تلاوت برکت ہے اور چھوڑنا حسرت وندامت۔ کوئی جادوگر اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

حضرت معاویہ بن سلام کہتے ہیں کہ بطلہ کا معنی جادوگر ہے۔

(۴) فضیلت سورۂ رحمٰن

۲۷۱۰۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لکل شیٔ عروس وعروس القرآن الرحمٰن۔

امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی جنس میں ایک دولہن ہوتی ہے اور قرآن عظیم میں سورۂ رحمٰن دولہن ہے۔　　فتاوی رضویہ ۲۰۲/۶

(۵) فضیلت سورۂ اخلاص

۲۷۱۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قل ھو اللہ احد تعدل ثلث القرآن۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قل ھو اللہ احد آخر تک پڑھنا تہائی قرآن کے مساوی ہے۔

(۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث پندرہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہے اور متواتر ہے۔

فتاوی رضویہ ۳۲۶/۳

۱۷۱۰۔ الترغیب والترہیب للمنذری ۳۷۰/۲ ☆

۲۷۱۱۔ کنز العمال للمتقی، ۲۶۳۸، ۵۸۲/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۴۰/۶
التفسیر للقرطبی، ۱۵۱/۱۷ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۱۸۰

(۶) تلاوت قرآن اللہ تعالیٰ کی دعوت ہے

۲۷۱۲۔ **عن** عبد اله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان هذا لقرآن مأدبة لله فاقبلوا مادبته ما استطعتم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وروایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن اللہ عزوجل کی طرف سے تمہاری دعوت ہے تو جہاں تک ہو سکے اس کی دعوت قبول کرو۔

۲۷۱۳۔**عن** سمرة بن جند ب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی علیه وسلم : کل مودب یحب ان یوتی ادبه و ادب الله القرآن فلا تهجروه ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دعوت کرنے والا دوست رکھتا ہے کہ لوگ اس کی دعوت میں آئیں، اور اللہ عزوجل کا خوان نعمت قرآن ہے تو اسے نہ چھوڑو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۴۷

۲۷۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل قل هوالله احد، ۲/۷۵۰
الصحیح لمسلم، باب فضائل القرآن ۱/۲۷۱
الجامع للترمذی، با ب ما جاء فی سورة الاخلاص، ۲/۱۱۳
السنن لا بی داؤد، باب فی سورة الصمد، ۱/۲۰۶
السنن لا بن ماجه، باب ثواب القرآن، ۲/۲۷۲
السنن للنسائی، الفضل فی قرآة قل هو الله احد، ۱/۱۱٤
الموطا لمالك، ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/٤۳۹
المستدرك للحاكم، ۱/٥٦۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۸۲
المصنف لعبد الرزاق، ٦۰۰۳، ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۳۹۸
مشكل الآثار للطحاوی، ۲/۸۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٦/۳۷۷
التفسیر للبغوی، ۷/۲۷۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹/٦۱
الطبقات الكبری لا بن سعد، ٤/۷۲ ☆ التمهید لا بن عبدالبر، ۷/۲٥٤
اتحاف السادة للزبیدی، ۹/٦٤٥ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲٦٥۳، ۱/٥۸٤
حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ٤/۱٥٤ ☆ التفسیر لا بن كثیر، ۸/٤۸۰
كشف الخفا للعجلونی، ۲/۱٤۹ ☆ التاریخ الكبیر للبخاری، ۳/۱۳۷
۲۷۱۳۔ المستدرك للحاكم، ۱/٥٥٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱٥۱

(۷) تلاوت قرآن اچھی آواز سے کرو

۲۷۱٤۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ما اذن اللہ بشی ما اذن لنبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم حسن الصوت یتغنی بالقرآن یجھربه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالی کسی چیز کو ایسی توجہ ورضا کے ساتھ نہیں سنتا جیسا کسی خوش آواز نبی کے پڑھنے کو، جو خوش الحانی سے کلام الٰہی کی تلاوت باآواز کرتا ہے۔

۲۷۱٥۔ **عن** فضالة بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : للہ اشد اذنا الی الرجل الحسن الصوت بالقرآن یجھر به من صاحب القینة الی قینة ۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شوق ورغبت سے گانے کا شوقین اپنی گائن کنیز کا گانا سنتا ہے بیشک اللہ عزوجل اس سے زیادہ پسند ورضا واکرام کے ساتھ اپنے بندے کا قرآن سنتا ہے جو اسے خوش آوازی کے ساتھ جہر سے پڑھے۔

۲۷۱٦۔ **عن** عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی

۲۷۱٤۔ السنن الکبری للبیھقی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۹٥
الدرالمنثور للسیوطی، ۱/۳٤۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۸٦، ۱/ ٥۱٤

۲۷۱٥۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قوله ولا تنفع الشفاعة ۲/ ۱۱۱٥
الصحیح لمسلم، باب استحباب الصوت بالقرآن ۱/ ۲٦۸
السنن لابی داؤد، باب کیف یستحب الترتیل فی القرآۃ ، ۱/ ۲۰۷
السنن لا بن ماجه ، باب حسن الصوت با لقرآن، ۱/ ۹٦
السنن الکبری للبیھقی، ۲/ ٥٤ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۳٦۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ٤/٤۹۷ ☆ التفسیر للبغوی، ۷/ ۳۲۷
کنز العمال للمتقی، ۲۷٦۳، ۱/ ٦۰٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤/ ٤۸٤

۲۷۱٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٦/۱۹ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱۰/ ۲۳۰
السنن لا بن ماجه ، باب فی حسن الصوت با لقرآن ۱/ ۹٦
المستدرک للحاکم، ۱/٥۷۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/ ۳۰۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤٤۲ ☆ الصحیح لا بن حبان ، ٦٥۹

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :تعلموا کتاب اللہ و تعاھدوہ و تغنوابہ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید سیکھو اور اس کی نگہداشت رکھو، اسے اچھے لہجے پسندیدہ الحان سے پڑھو۔

۲۷۱۷۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم زینوا القرآن باصواتکم ، فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا ۔

حضرت برا بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اراشاد فرمایا: قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت دو کہ خوش آوازی قرآن کا حسن بڑھا دیتی ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۷۰

(۸) جو اچھی آواز سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں

۲۷۱۸۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من لم یتغن بالقرآن ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن اچھی آواز سے نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں۔۱۲م

(۹) قرآن کی تلاوت میں سوز و گداز پیدا کرو

۲۷۱۹۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۷۱۷۔ المسند لا حمد بن حنبل ۴/۱۴۶ ☆ السنن للدارمی، ۲/۴۳۹
مجمع الزوائد للھیثمی، ۷/۱۶۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹۹
۲۷۱۸۔ السنن لا بی داؤد، باب کیف یستحب الترتیل فی القرآن، ۱/۲۰۷
السنن لا بن ماجہ، باب فی حسن الصوت باقرآن ، ۱/۹۶
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۲۸۳ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۳۲۳
المستدرک للحاکم، ۱/۵۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۶۶، ۱/۶۰۵
التمھید لا بن عبد البر ، ۹/۱۲۶ ☆ حلیۃ الا ولیاء لا بی نعیم، ۵/۲۷
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۴/۴۹۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۷/۱۷۱
شرح السنۃ للبغوی، ۴/۴۸۶ ☆ البدایۃ والنھایۃ لا بن کثیر ، ۱۰/۳۲۷
۲۷۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول اللہ و اسروا قولکم، ۲/۱۱۲۳

علیه وسلم : ان هذا القران نزل بحزن و کابة،فاذا قرأ تمو ہ فابکوا ، فان لم تبکوا فتبا کوا و تغنوابه ،فمن لم یتغن به فلیس منا ۔

حضرت سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن سوز وگداز ، کے لئے نازل ہوا،تو جب تم تلاوت کروتو سوز وگداز پیدا کرو اوراگرایسانہ کرسکوتو رونے کی صورت بناؤ،اورقرآن اچھی آواز سے پڑھوکہ جواچھی آواز سے نہیں پڑھتاوہ ہم میں سے نہیں ۔۱۲م

۲۷۲۰۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اقر ؤا القرآن بلحون العرب و اصواتها ، و ایاکم و لحون اهل الکتأبین و اهل الفسق فانه سیجئ بعدی قوم یرجعون القرآن ترجیع الغناء و الرهبانیه و النوح لا یحاوز حناجر هم مفتونة قلوبهم و قلوب من یعجبهم شانهم۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قرآن مجید عرب کے لحنوں میں پڑھواور یہود ونصاری اوراہل فسق کے لحنوں سے بچوکہ میرے بعد کچھ لوگ آنے والے ہیں جوقرآن آ آ کر کے پڑھیں گے جیسے گانے کی تانیں،اورراہبوں اورمرثیہ خوانوں کی اتار چڑھاؤ۔قرآن ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا۔فتنے میں ہوں گےان کے دل اورجنہیں ان کی یہ حرکت پسند آئے گی ان کے دل۔

فتاوی رضویہ حصہ اول۹/۱۷۱

۲۷۱۹۔ السنن لا بی داؤد ، باب کیك یستحب الترتیل فی القرآن ۱/ ۲۰۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۱۷۲ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/۵۶۹
السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۵٤ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵/ ۲۵
الترغیب والترهیب للمنذری ۲/ ۳٦٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤/ ٤۸۵
مشکل الآثار للطحاوی، ۲/ ۱۲۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٤۱۷۰
اتحاف السادة للزبیدی، ٤/ ٤۷۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٦/ ۱۷۰
۲۷۲۰۔ السنن لا بن ماجه، باب فی حسن الصوت با لقرآن ۱/ ۹٦
السنن الکبری للبیهقی، ۷/ ۲۳۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۳٦٤
اتحاف السادة للزبیدی، ٤/ ٤۷۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۹٦ ، ۱/ ٦۰۹

(۱۰) تلاوت قرآن کی کثرت کرو

۲۷۲۱۔ **عن** عبیدة الملیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اھل القرآن لا توسدوا القرآن و اتلوہ حق تلاوتہ آناء اللیل و النھار ، افشوہ و تغنو ابہ و تدبروا ما فیہ لعلکم تفلحون ، و لا تعجلوا ثوابہ فان لہ ثوابا ۔

حضرت عبیدملیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ نہ کرلو کہ پڑھ کر یاد کر کے رکھ چھوڑا پھر نگاہ اٹھا کر نہ دیکھا۔ بلکہ اسے پڑھتے رہو دن رات کی گھڑیوں میں جیسے اس کے پڑھنے کا حق ہے اور اسے خوب عام کرو کہ خود پڑھو لوگوں کو پڑھاؤ یاد کراؤ، اس کے پڑھنے یاد کرنے کی ترغیب دو نہ یہ کہ جو پڑھے اور خدا اسے حفظ کی توفیق دے اس کو روکو اور منع کرو۔ خوب اچھی آواز سے پڑھو اور اس کے معانی میں غور و فکر کرو تا کہ فلاح پاؤ۔ اس کا ثواب جلد نہ چاہو کہ دنیا ہی میں اس کے ثواب کے طالب ہو جاؤ بلکہ اس کا ثواب ہے جو آخرت کے لئے ذخیرہ ہو رہا ہے وہاں اس کے عوض جو انعام و اکرام ہوگا خود یکھو گے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۵

(۱۱) قرآن بندوں کے لئے ہدایت ہے

۲۷۲۲۔ **عن** أبی شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان ھذا لقرآن طرفہ بیداللہ تعالیٰ و طرفہ بایدیکم فتمسکو ا بہ و لا تھلکو بعدہ ابدا ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۰

حضرت ابوشریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن مقدس کتاب ہے کہ اس کا ایک تعلق خداوند قدوس سے ہے کہ اس کا کلام ہے اور دوسرا تعلق تم سے ہے کہ تمہارے لئے ہدایت ہے۔ لہذا اس کو مضبوطی سے تھام لو کہ کبھی ہلاک نہ ہو گے۔ ۱۲م

۲۷۲۱۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۷/۱۶۹ ☆ میزان الاعتدال للذھبی، ۱۲۵۰
کنز العمال للمتقی، ۲۷۷۹، ۱/۶۰۵ ☆
۲۷۲۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۰۳، ۱/۶۱۱ ☆

(۱۲) آداب قرآن وحدیث

۲۷۲۳۔ **عن** سمرة بن جندب رضي الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : طیبوا فواهکم بالسواك فان افواهکم طریق القرآن ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے منہ مسواک سے ستھرے رکھو کہ تمہارے منہ قرآن عظیم کا راستہ ہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تلاوت قرآن عظیم میں سگار یا حقہ پینا یا پان یا کوئی چیز کھانا بے ادبی ہے۔ یونہی حدیث کا درس دیتے یا سبق لیتے یا باہم دور کرتے یا وعظ کہتے یا مجلس میلاد مبارک پڑھتے وقت حقہ سگار تنبا کو مطلقا خلاف ادب و معیوب ہے۔ ہاں اگر درس ووعظ کے لئے نہیں بیٹھا ویسے ہی احباب واصحاب میں باتیں کررہا ہے۔ اس میں حسب معمول حقہ وغیرہ پیتا ہے اور کسی سے کوئی بات خلاف شرع واقع ہوئی اسے نصیحت کرنے میں حرج نہیں اور اس میں تذکرۂ ایک آدھ حدیث کے کچھ الفاظ بھی کہنا ممنوع نہیں یہ بحالت حدیث خوانی حقہ پینا نہ کہا جائے گا وران امور کا مدار عرف پر ہے۔　　فتاوی افریقہ ۵۳

(۳) فضیلت حافظ قرآن

۲۷۲۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قرء القرآن فاستظهره فاحل حلاله و حرم حرامه ادخله الله به الجنة و شفعه فی عشرة من اهل بیته کلهم قد وجبت له النار ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۲۷۲۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۶/۲ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة ۴۸۱/۱۰
الترغیب والترهیب للمنذری، ۷۹/۱ ☆ تاریخ اصفهان لا بی نعیم، ۱۲۳/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۶۰/۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۴۵/۹
الصحیح لا بن حبان، ۱۷۹۲ ☆

۲۷۲۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۲۸/۲ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۲۷۵۲

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم حفظ کیا ور اسکے حلال کو حلال او رحرام کوحرام ٹھہرایا اللہ تعالٰی اس کی برکت سے اسے جنت میں داخل کرے گا اور اسے اس کے گھر والوں سے ایسے دس کا شفیع بنائے گا جن کے لئے دوزخ واجب ہوچکی تھی۔

اراءۃ الادب ۴۰

۲۷۲۵۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة ، والذى يقرء القرآن و يتتعتع فيه وهو عليه شاق له اجران ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو قرآن مجید میں مہارت رکھتا ہو وہ نیکوں اور بزرگوں اور وحی وکتابت، یا لوح محفوظ لکھنے والوں یعنی انبیائے کرام و ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے۔ اور جو قرآن کو بزور پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۵

(۱۴) تعلیم قرآن کی فضیلت

۲۷۲۶۔ **عن** عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خيركم من تعلم القرآن و علمه ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(۱۵) تعلیم وتعلم قرآن کا مقصد ہے

۲۷۲۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال:۔ كنا اذ تعلمنا من

۲۷۲۵۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل من تعلم القرآن و عليه ، ۱/۱۹
الجامع للترمذى، با ب ما جاء فى فضل قارى القرآن، ۲/۱۱٤
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۱٤۸ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۳۵۵
۲۷۲٦۔ الصحيح لمسلم، باب فضيلة حافظ القرآن ، ۱/۲٦۹
السنن للدارمى، ٤۲۹
۲۷۲۷۔ كنز العمال للمتقى، ٤۲۱۳

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عشر آیات من القرآن لم نتعلم العشر التی بعدھا حتی نعلم ما فیه فقیل لشریك : من العمل ؟ قال : نعم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس آیتیں قرآن کریم کی سیکھ لیتے تو اس کے بعد دوسری دس آیات نہیں سیکھتے جب تک کہ یہ جانیں کہ ان میں کیا ہے۔ راوی حدیث حضرت شریک سے کہا گیا کہ اس سے مراد عمل ہے؟ فرمایا: ہاں۔ ۱۲م

۲۷۲۸۔ **عن** أبی عبد الرحمن السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :حدثنا من کان لقرئنا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انھم کانو یقترؤ ن من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عشر آیات و لا یاخذون فی العشرالاخری حتی یعلموا ما فی ھذ ہ من العلم و العمل ، فعلمنا العلم و العمل ۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے جو حضرات ہمیں قرآن کریم کی تعلیم دیتے انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ وہ حضور سے دس آیات کی اولا تعلیم حاصل کرتے۔ پھر دوسری دس آیات اسی وقت سیکھتے۔ جب پہلے ان دس آیات کے بارے میں معلوم کر لیتے کہ ان میں علم وعمل کی کیا تعلیم دی گئی۔ لہذا ہمیں علم وعمل کی تعلیم دی گئی۔ ۱۲م

۲۷۲۹۔ **عن** میمون رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما تعلم البقرۃ فی ثمان سنین۔

حضرت میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سورۂ بقرہ کی تعلیم آٹھ سال میں حاصل کی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۵۶۸/۳

(۱۶) معنی قرآن میں غور کرو

۲۷۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : من اراد العلم فلیقرء

۲۷۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۱۳ ، ۳۴۶/۲

۲۷۲۹۔ موطا لمالك، ۷۱

۲۷۳۰۔ المصنف لا بن أبی شیبة ۲۰۰۰۹ ۔ ۱۲۷/۶

القران ، فان فیه علم الاولین و الآخرین ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو علم حاصل کرنے کا ارادہ کرے وہ قرآن کے معانی میں بحث کرے کہ اس میں اولین وآخرین کا علم ہے۔

مالی الجیب قلمی ص ۷۹

(۱۷) حامل قرآن اور حافظ کی فضیلت

۲۷۳۱۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذامات حامل القرآن اوحی اللہ تعالی الی الارض ان لا تاکلی لحمہ ، فتقول الارض : ای رب ! کیف آکل لحمہ و کلا مك فی جوفہ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکسی حامل قرآن یعنی حافظ وعالم کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم فرماتا ہے اس کے جسم کو نہ کھانا۔ زمین عرض کرتی ہے: اے میرے رب! میں اس کو کیونکر کھاؤں گی جب کہ اس کے سینہ میں تیرا کلام تھا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۴

(۱۸)۔ جسے کچھ قرآن یاد نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے

۲۷۳۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الذی لیس فی جوفہ شیٔ من القرآن کا لبیت الخراب ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے کچھ قرآن یاد نہیں وہ ویرانے گھر کی مانند ہے

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۵

۲۷۳۱۔ کنز العمال للمتقی، ۲٤۸۸ ۱/ ٥٥٥

۲۷۳۲۔ الجامع للترمذی ، باب فضائل القرآن ۲/۱۱٥

السنن للدارمی، ٤۲۲، ☆ المستدرك للحاکم، ۱/٥٥٤

جمع الجوامع ٥۸۱۳، ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۷٦، ۱/٥۱۲

التفسیر لا بن کثیر، ۷/٤۹۷ ☆ التفسیر للبغوی، ۱/۱۰

الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۳٥۹ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۱۳٥

(۱۹) قرآن پڑھ کر بھول جانا گناہ ہے

۱۷۳۳۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عرضت علی اجور امتی حتی القذاة یخرجها الرجل من المسجد ، و عرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرآن او آیة او تیها رجل ثم نسیها ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت کی نیکیاں پیش کی گئیں یہاں تک کہ وہ ان کی بھی جو مسجد سے کوڑا کرکٹ نکالنے میں حاصل ہوئی ہے۔ اور مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کیئے گئے تو میں نے کوئی گناہ اس سے بڑا نہ دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی ایک سورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اسے بھلادے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰۵/۹

(۲۰) قرآن بھول جانے پر وعید

۲۰۳۴۔ **عن** سعد بن عبادة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما من امرأ یقراء القرآن ثم ینساه الا لقی الله تعالیٰ یوم القیامة اجذم ۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھ کر بھول جائے گا قیامت کو خدا کے پاس کوڑھی ہو کر رہیگا۔

(۲۱) قرآن کی حفاظت کرو

۲۷۳۵۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۲۷۳۳۔ الجامع للترمذی، باب فضائل القرآن ۱۱۵/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۳۵/۲
۲۷۳۴۔ السنن لا بی داؤد، ۲۰۷/۱
السنن للدارمی، ۴۲۶ ☆ الجامع الصغیر ۴۸۹/۲
۲۷۳۵۔ الصحیح لسملم، کتاب فضائل القرآن وما یتلق له ، ۲۶۸/۱
السنن للدارمی، ۴۲۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹۸/۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : تعاهدوا القرآن فو الذی نفس محمد ی بیده ! لهو اشد تفلتا من الابل فی عقلها ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نگاہ رکھو قرآن کو اور اسے یاد کرتے رہو۔قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے!(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) البتہ قرآن زیادہ چھوڑنے پر آمادہ ہے ان اونٹوں سے جو اپنی رسیوں میں بندھے ہوں۔

(۲۲) قرآن بندوں کے لئے فلاح کا سبب ہے

۲۷۳۶۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال ۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : للقرآن نجاح العباد له ظهر و بطن ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بلاشبہ قرآن کریم بندوں کی فلاح وکامیابی کا ضامن ہے۔اس کے ایک معنی ظاہر ہیں اور ایک باطن۔۱۲م

(۲۳) قرآن سات طریقوں پر نازل ہوا

۲۷۳۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انزل القرآن علی سبعة احرف ، لکل آیة منها ظهر و بطن۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قرآن عظیم سات طریقوں میں نازل ہوا۔ ہر آیت کا ایک معنی ظاہر ہے اور دوسرا باطن وپوشیدہ۔۱۲م

۲۷۳۶۔ شرح السنة للبغوی،

۲۷۳۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۱۱٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۱٥٠
التاریخ الکبیر للبخاری، ۷/ ۲٦٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۷
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۳/ ۱۸٥ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۲/۹
الصحیح لا بن حبان ۱۷۷۹ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ٤/۱۷۲

(۲۴) ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن

۲۷۳۸۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لکل آیۃ ظھر و بطن ، و لکل حرف حدہ و لکل حد مطلع ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر آیت کا ایک ظاہر اور دوسرا باطن ہے اور ہر حرف کے لئے ایک نہایت ہے اور ہر نہایت کو حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔

۲۷۳۹۔ **عن** الحسن البصری مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خبر القرآن تحت العرش لہ ظھر و بطن یحتاج العباد ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن عظیم عرش اعظم سے نازل ہوا۔ اس کے ایک معنی ظاہر اور ایک باطن ہیں جس کے بندے محتاج ہیں۔ ۱۲م

۲۷۴۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان ھذ القرآن لیس لہ حر ف الا لہ حد و مطلع ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس قرآن کے ہر حرف کی ایک نہایت اور ہر نہایت کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔ ۱۲م

مالی الجیب قلمی ص ۳۷

(۲۵) بسملہ قرآنی سورتوں کے لئے حد فاصل ہے

۲۷۴۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یعرف فصل السورۃ حتی ینزل علیہ بسم اللہ

۲۷۳۸۔ کنز العمال للمتقی، ۲۴۶۱، ۱/ ۵۵۰

۲۷۳۹۔

۲۷۴۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹/ ۱۳۶ ☆ المسند لابی یعلی،

۲۷۴۱۔ غیث النفع فی القرأت السبع،

الرحمن الرحیم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآنی سورتوں میں فصل اسی وقت پہچانتے جب بسم اللہ کا نزول ہوتا۔۱۲م

(۲۶) قرآن پاک میں ظاہری حکم نہ ملے تو اہل علم متقی عابد سے مشورہ کرو

۲۷۴۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: یا رسول اللہ ! ارأیت ان عرض لنامالم ینزل فیه القرآن و لم تمض فیه سنة منك ، قال :: تجعلونه شوری بین العابدین من المؤمنین۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ بتائیں کہ اگر ہمیں ایسی چیزیں پیش آئیں کہ جن کا حکم قرآن عظیم میں نازل نہیں ہوا اور اس مسئلہ میں آپ کی کوئی سنت بھی ہمارے پیش نظر نہیں تو کیا کریں۔فرمایا: اس سلسلہ میں متقی و پرہیزگار اور عبادت گزار مسلمانوں سے مشورہ کر کے فیصلہ کرو۔۱۲م

۲۷۴۳۔ **عن** أبی سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قا ل : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم سئل عن الامر یحدث لیس فی کتاب و لا سنة قال : ینظر فیه العابدون من المؤمنین ۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھا گیا جونئی پیدا ہوا اور اس کا حکم قرآن وحدیث میں بظاہر موجود نہ ہو۔فرمایا: اس بارے میں عبادت گزار مسلمانوں کا عمل دیکھو کیا ہے۔۱۲م

۲۷۴۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ایها الناس ! قداتی علینا زمان لسنا نقضی و لسنا هنا لك و ان اللہ قد بلغنا ما ترون فمن عرض منکم

۲۷۴۲۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۷۲/۱ ☆

۲۷۴۳۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۷۲/۱ ☆

۲۷۴۴۔ السنن للنسائی ، باب الحکم با تفاق اهل العلم، ۲۶۰/۲

المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۷/۹ ☆ السنن للدارمی، ۱۷۱

له قضاء بعد اليوم فليقض فيه بما في كتاب الله ، فان اتاه امر ليس في كتاب الله فليقض فيه بما قضى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فان اتاه امر ليس في كتاب الله و لم يقض فيه رسول الله فليقض بما قضى به الصالحون ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اے لوگو! بیشک ایک زمانہ ایسا گزرا کہ جس میں ہم نہ کوئی فیصلہ کرتے تھے اور نہ اس کے مجاز تھے۔ اور اب اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ منصب عطا فرمایا جو تمہارے سامنے ہے۔ چنانچہ اب تم میں کسی کو فیصلہ کرنے کی ضرورت درپیش ہو تو کتاب اللہ کے ذریعہ فیصلہ کرے۔ اور اگر کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو کہ بظاہر قرآن کریم میں نہ ملے تو اللہ کے رسول صلی اللہ کرو۔ اور ان دونوں میں نہ مل سکے تو صالحین متقین کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کرو۔ ۱۲م

مالی الجیب ص ۵۰

(۲۷) ختم قرآن کریم پر اظہار خوشی

۲۷۴۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنه قال: تعلم عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه البقرة في اثنتي عشرة سنة فلما ختمها نحر جزورا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ بقرہ کی تعلیم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارہ سال میں حاصل کی اور جب ختم فرمائی تو ایک اونٹ ذبح کیا۔

فتاوی رضویہ ۵۶۸/۳

۲۷۴۵۔ كتاب رواة مالك للخطيب ،

۲۔فضائل قبائل

(۱) فضیلت قریش

۲۷۴۶۔ **عن** الامام ا الباقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اتانی جبرئیل علیہ الصلوۃ و السلام فقال : یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! ان اللہ تعالی بعثنی فطفت شرق الارض و غربھا وسھلھا و جبلھا فلم اجد حیا خیرا من العرب ، ثم امر نی فطفت فی العر ب فلم اجد حیا خیر امن مضر ، ثم امرنی فطفت فی مضر فلم اجد حیا خیر ا من کنانہ ، ثم امرنی فطفت فی کنانۃ فلم اجد حیا خیر ا من قریش ، ثم امرنی فطفت فلم اجد حیا خیرا من بنی ھاشم ، ثم امرنی اختار فی انفسھم فلم اجد فیھا نفسا خیرا من نفسک ۔

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہوکر مجھ سے عرض کی: کہ اللہ عزوجل نے مجھے بھیجا، میں زمین کے پورب پچھم نرم وکوہ ہر حصے میں پھرا کوئی قبیلہ عرب سے بہتر نہ پایا، پھراس نے مجھے حکم دیا کہ میں نے تمام عرب کا دورہ کیا تو کوئی قبیلہ مضر سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں نے کنانہ میں گشت کیا، کوئی قبیلہ قریش سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں قریش میں پھرا۔کوئی قبیلیہ بنو ہاشم سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا کہ میں سب سے بہتر نفس تلاش کروں، تو کوئی جان حضور کی جان سے بہتر نہ پائی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اراءاہ الادب ص ۲۲

۲۸۴۷۔ **عن** عتبۃ بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : الخلافۃ فی قریش ۔

۲۷۴۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۹۵ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۴۱۰۱۔ ۱۲/ ۸۵

نواد ماالا صول للحکیم الترمذی، ☆ مسند الفردوس للدیلمی۔

۲۷۴۷۔ المسند لا حمد بن حنبل ۴/ ۱۸۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/۱۲۱

السلسلۃ الصحیحۃ للا لبانی، ۱۸۵۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ۱/۳۳۶

کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۰۹، ۱۲/۲۵ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۲/۳۳۸

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۵۲ ☆

حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت قریش میں ہے۔

اراءۃ الادب ص ۲۲

۲۷۴۸۔ **عن** رفاعة بن رافع الزرقی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان قریشا اهل صدق و امانة فمن بغی لها العواثر اکبه اللہ فی النار لوجهه۔

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قریش راستی وامانت والے ہیں۔ تو جوان کی لغزشیں چاہے اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل اوندھا کردے۔　　اراءۃ الادب ۳۰

۲۷۴۹۔ **عن** المستور دالفهری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قا ل رسول اللہ صلی علیه وسلم : ان فیهم لخصالا اربعا ، انهم اصلح الناس عند فتنة ، و اسرعهم افاقة بعد مصیبة و او شکهم کرة بعد فرة ، و خیرهم لمسکین و یتیم، وامنعهم من ظلم المملوك ۔

حضرت مستورد فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قریش یا بنی ہاشم میں چار خصلتیں ہیں۔ فتنہ کے وقت وہ سب سے زائد صلاح پر ہوتے ہیں۔ اور مصیبت کے بعد سب سے پہلے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اور لڑائی میں پسپا بھی ہوں تو سب سے جلدتر دشمن پر پلٹ پڑتے ہیں۔ اور مسکین ویتیم ومملوک کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔　　اراءۃ الادب ص ۳۱

۲۷۵۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : قریش علی مقدمة الناس یوم القیامة و لو لا ان تبطر قریش

۲۷۴۸۔ المسند لا حمد بن حنبل۔ ۳۴۰/۴ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة، ۱۶۸/۱۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳۹۹/۶ ☆
۲۷۴۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۸۹۔ ۳۹/۱۲ ☆
۲۷۵۰۔ الکامل لا بن عدی، ۲۹۹/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۳۸۱۰، ۲۵/۱۲
العلل المتناهیة لا بن الجوزی، ۲۹۶/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۱/۲

لا خبر تها لما لمحسنها عند الله من الثواب ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش روز قیامت سب لوگوں سے آگے ہوں گے اور اگر قریش کے اترا جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں بتا دیتا کہ ان کے نیک کے لئے اللہ تعالیٰ کے یہاں کیا ثواب ہے۔ اراءۃ الادب ص ۳۴

(۲) قریش کو دیگر اقوام پر فوقیت ہے

۲۷۵۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال: قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قد موا قریشا و لا تقدموها ۔

دوام العیش ص ۹۷

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشاد فرمایا: قریش کو مقدم رکھو، ان پر تقدم حاصل نہ کرو۔۱۲م

۲۷۵۲۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا ایهاالناس ! لا تتقدموا قریشا فتهلکوا ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش پر سبقت نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

۲۷۵۳۔ **عن** الامام الباقر رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال:۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا ایهاالناس ! لا تتقدموا قریشا فتضلوا۔

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش پر سبقت نہ کرو گمراہ ہو جاؤ گے۔

۲۷۵۱۔ المسند للبزار ۲/۱۱۲ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر، ۲/۳۶
اتحاف السادة للزبیدی ۲/ ۲۳۱ ☆ السنة لا بن أبی عاصم، ۲/۶۳۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۲۵ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۳۷۹۱، ۵/ ۵۲۱
فتح الباری للسقلانی ۱۳/ ۱۱۸ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۲۹۵
تاریخ بغداد للخطیب ، ۲/۶۱ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲/۱۵۰
۲۷۵۲۔ السنة لا بن أبی عاصم، ۲/ ۶۲۷ ☆
۲۷۵۳۔ المصنف لا بن شیبة ، ☆

۲۷۵۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم الناس تبع لقريش فی هذا الشان ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سب لوگ اس کام میں قریش کے تابع ہیں۔

اراءۃ الادب ص۹

۲۷۵۵۔ **عن** ام المؤمنين عائشه الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قريش صلاح الناس ، و لا يصلح الناس الا بهم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا؛ قریش آدمیوں کی سنوار ہیں،لوگ نہ سنوریںگے مگر قریش سے۔

۲۷۵٦۔ **عن** عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : قريش خالصة الله تعالی ۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قریش برگزیدۂ خدا ہیں۔

۲۷۵۷۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم:من يردهوان قريش اهانه الله تعالی ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۷۵۴۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب المناقب ، ۴۹٦/۱
الصحيح لمسلم، باب الناس تبع لقريش ، ۱۱۹/۲

۲۷۵۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۹۲، ۱۲/ ۲۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۳۸۱/۲

۲۷۵٦۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۱۵، ۱۲/ ۲٦ ☆ تاريخ دمشق لا بن عساکر، ۴۵۹/۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۳۸۱/۲ ☆

۲۷۵۷۔ الجامع للترمذی ، کتاب المناقب فضل الانصار و قريش ، ۲۳۰/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۷۱/۱ ☆ کنز العمال،للمتقی، ۳۳۷۹۳ ۱۲/ ۲۲
التاريخ الکبير للبخاری، ۱۰۳/۱ ☆ تاريخ دمشق لا بن عساکر ، ۴۵۹/۲
المستدرك للحاکم، ۴/ ۷۴ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۱۷۲/۳
علل الحديث لا بن أبی حاتم، ۲٦۱۴، ☆ السنة لا بن أبی عاصم، ٦۳۴/۲

اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو قریش کی ذلت چاہے اللہ تعالٰی اسے ذلیل کرے۔

اراءۃ الادب ص ۱۰

۲۷۵۸۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قوۃ الرجل من قریش قوۃ رجلین

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرد قریش کی قوت دو مردوں کے برابر ہے۔

۲۷۵۹ ۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تؤمواقریشاو أتموھا ، ولا تعلموا قریشا و تعلموا منھا ، فان امانۃ الامین من قریش تعدل امانۃ امینین۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو اپنا پیرو نہ بناؤ اور ان کی پیروی کرو۔ قریش پر دعوی استاذی نہ رکھو اور نکی شاگردی کرو کہ قریش میں ایک امین کی امانت دو امینوں کے برابر ہے۔

۲۷۶۰۔**عن** الحلیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطیت قریش ما لم یعط الناس ۔

حضرت حلیس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو وہ عطا ہوا جو کسی کو نہ ہوا۔

اراءۃ الادب ص ۱۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ھکذا فیما نقلت عنہ بمعجمۃ فنون واراہ عن حلیس بمھملۃ فلام ۔

میں نے دیلمی میں خنیس ہی پایا اور میری رائے میں یہ حلیس ہی ہوں گے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

اراءۃ الادب ص ۱۲

۲۷۵۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۴/ ۸۱ ☆

۲۷۵۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۴۴۔ ۱۲/ ۳۱ ☆

۲۷۶۰۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۰۵، ۱۲/ ۵۲۴ ☆ اسد الغابۃ للجزری، ۲/ ۴۹

۲۷۶۱۔ **عن** ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فضل اللہ قریشا بسبع خصال لم یعطھا احدا قبلھم و لا منھم و فیھم الخلافۃ والحجاجۃ ، و السقایۃ ، و نصرھم علی الفیل ، و عبدوا اللہ عشر سنین لا یعبدہ غیرھم ، و انزل اللہ فیھم سورۃ من القرآن لم یذکر فیھا احد غیرھم لإ یلف قریش ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قریش کوایسی سات باتوں میں فضیلت دی جوان سے پہلے کسی کو ملیں نہ ان کے بعد کسی کوعطا ہوں۔ایک تو یہ، کہ میں قریش ہوں (یہ تمام فضائل سے ارفع واعلی ہے) انہیں خلافت، کعبہ معظّمہ کی دربانی، حاجیوں کا سقایہ، اصحاب فیل پر نصرت، انہوں نے دس سال اللہ تعالیٰ کی عبادت تنہا کی کہ ان کے سوا روئے زمین پر اور کسی خاندان کے لوگ اس وقت عبادت نہ کرتے تھے (یہ ہی تھے یا ان کے عبید و موالی) اور اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک سورۂ قرآن عظیم میں اتاری کہ اس میں صرف انہیں کا تذکرہ ہے اور وہ سورۂ لا یلف قریش ہے۔

اراءۃ الادب ص ۱۳

۲۷۶۲۔ **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یا معشرالناس ! حبوا قریشا فانہ من احب قریشا فقد احبنی و من ابغض قریشا فقد ابغضنی و ان اللہ حبب الی قومی فلا اتعجل لھم نقمۃ و لا استکثر لھم نعمۃ ، اللھم ! انک اذقت اول قریش نکالا فاذق اخرھا نوالا ، الا ان اللہ علم ما فی قلبی من حبی لقومی فسرنی فیھم، قال اللہ عزوجل و انذر عشیرتک الا قربین و اخفض جناحک لمن اتبعک من المومنین، یعنی قومی ، فالحمد للہ الذی جعل الصدیق من قومی ،و الشھید من قومی ،و الائمۃ من قومی، ان اللہ قلب العباد ظھرا لبطن ، فکان خیر العرب قریش ،و ھیالشجرۃ التی قال

۲۷۶۱۔ المستدرک للحاکم، ۲/ ۵۳۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/ ۶۴
الدر المنثور للسیوطی، ۶/ ۳۹۷ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۳۸۱۹، ۱۲/ ۲۷
التفسیر لا بن کثیر ، ۸/ ۵۱۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/ ۳۲۱
الجامع الصغیر للسیوطی ۲/ ۳۶۴ ☆
۲۷۶۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/ ۸۷ ☆

الله تعالیٰ (و مثل کلمة طیبة کشجرة طیبة) یعنی بها قریش ، (اصلها ثابت) یقول : اصلها کرم ، (و فرعها فی السماء) یقول : الشرف الذی شرفهم الله بالاسلام الذی هدا هم له و جعلهم اهله ، ثم انزل فیهم سورة من کتاب الله ، قال : ما رایت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذکرت عنده قریش بخیر قط الاسیره حتی یتبین ذلك السرور فی وجهه ، و کان یتلو هذه الآیة ، و انه لذکرلك و لقومك وسوف تسألون ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے گروہ مردم! قریش سے محبت رکھو، کہ قریش کا دوست میرا دوست ہے، اور قریش کا دشمن میرا دشمن ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ نے میری قوم کی محبت میرے دل میں ڈالی، کہ ان پر کسی انتقام کی جلدی نہیں کرتا، اور نہ ان کے لئے کسی نعمت کو بہت سمجھوں، الٰہی! تو نے قریش کی ایک جماعت کو ان کی سرکشی کی سزا دی تو دوسری جماعت کو اپنے جود وکرم سے نواز۔ سن لو! بیشک اللہ تعالی نے جانا جیسی میرے دل میں میری قوم کی محبت ہے تو اس نے مجھے ان کے بارے میں شاد کیا، کہ ارشاد فرمایا: اور اے محبوب! اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ، اور اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ اپنے پیرو مسلمانوں کے لئے، یعنی میری قوم کے لئے خاص طور پر یہ حکم آیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے لئے حمد ہے جس نے میری قوم میں سے صدیق کیا، اور میری قوم سے شہید ،اور میری قوم سے امام، بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے ظاہر و باطن پر نظر فرمائی۔ تو سب عرب سے بہتر قریش نکلے، اور وہی وہ برکت والے درخت ہیں کہ جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ کہ پاکیزہ بات کی کہاوت ایسی ہے جیسے ستھرا درخت یعنی قریش، کہ اس کی جڑ پائدار ہے، یعنی ان کی اصل کرم ہے۔ اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ یعنی وہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کا شرف بخشا اور انہیں اس کا اہل کیا۔ پھر ان کے بارے میں ایک پوری سورۃ نازل فرمائی۔ حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جب بھی قریش کا ذکر خیر آجاتا تو نہایت خوش ہوتے یہاں تک کہ چہرۂ اقدس سے خوشی کے آثار نمایاں ہوتے اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے۔ بیشک یہ قرآن ناموری ہے تیری اور تیری قوم کی۔

۲۷۶۳۔ عن أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : کنانة عز العرب ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنو کنانہ سارے عرب کی عزت ہیں۔

۲۷۶۴۔ عن الوضین رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : قریش سادة العرب ۔

حضرت وضین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش سارے عرب کے سردار ہیں۔

۲۷۶۵۔ عن عثما ن بن الضحاك رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : عبد مناف عز قریش ، و قریش تبع لولد قصی ، والناس تبع لقریش ۔

حضرت عثمان بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے ک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی عبد مناف سارے قریش کی عزت ہیں۔ اور قریش اولا قصی کے تابع ہیں، اور تمام آدمی قریش کے تابع ہیں۔

۲۷۶۶۔ عن أبی الدرادء رضی اللہ تعالیٰ عنه قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :یا ابا الدراء ! اذا فاخرت ففاخر بقریش ۔

حضرت ابودرادء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابودرداء جب تو فخر کرے تو قریش سے فخر کر۔

اراءۃ الادب ۱۶

۲۷۶۳۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۴۱۱۵ ۲ ۱/ ۸۸ ☆ مسند الفردوس للدیلمی، ۴۹۱۲

۲۷۶۴۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۴۱۱۴ ۱۲/ ۸۸ ☆

۲۷۶۵۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۴۱۱۲ ۱۲/ ۸۸ ☆

۲۷۶۶۔ کنز العمال للمتقی ۳۴۱۲۰ ۱۲/۸۹ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۷/۲۲۸

(۳) قریش، انصار، ثقیف اور دوس کی فضیلت

۲۷۶۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان فلانا اهدی الی ناقة فعوضته منها ست بکرات فظل ساخطا ، لقد هممت ان لا اقبل هدیة الا من قریشی او انصاری او ثقفی او دوسی ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فلاں شخص نے ایک ناقہ نذر دیا تھا۔ میں نے اس کے عوض چھ جوان ناقے عطا فرمائے اور وہ ناراض ہی رہا۔ بیشک میرا ارادہ ہوا کہ یہ ہدیہ قبول نہ کروں مگر قریشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی کا۔

۲۷۶۸۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یملی مصاحفنا الا غلمان قریش و غلمان ثقیف ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے مصاحف نہ لکھیں مگر قریش وثقیف کے لڑکے۔

اراءۃ الادب ص ۲۹

(۴) قریش کی اطاعت صرف جائز چیزوں میں ہوگی

۲۷۶۹۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : استقیموا لقریش ما استقاموا لکم ، فاذا زاغوا عن الحق فضعوا سیوفکم علی عواتقکم ۔

۲۷۶۷۔ الجامع للترمذی، باب مناقب فی ثقیف و بنی حنیفة ۲/ ۲۳۳
المسند لا حمد بن حنبل ۲/۲۹۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۷۲، ۶/۱۱۲
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۳۰۲۲ ☆

۲۷۶۸۔

۲۷۶۹۔ المعجم الصغیر للسیوطی، ۱/۷۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۱۹۵
میزان الاعتدال للذهبی، ۳۶۹۷، ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۲/۱۴۷
فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۱۱۶ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۴۸۸۲، ۶/۶۸
الکامل لا بن عدی، ۶/۵۱۷ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۲۷۷
تاریخ اصفهان لا بی نعیم، ۱/ ۱۲۴ ☆

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قریش کی اطاعت اس وقت تک کرنا جب تک یہ راہ راست پر رہیں، جب حق سے روگردانی کریں تو تلواریں سونت لینا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۸

(۵) قریشی عورتوں کی فضیلت

۲۷۷۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خیر نساء رکبن الابل صالح نساء قریش احناه علی ولده فی صغره و ارعاه علی زوج فی ذات یده ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب کی سب عورتوں میں بہتر قریش کی نیک بیبیاں ہیں۔ اپنے چھوٹے بچے پر سب سے زیادہ مہربان اور شوہر کے مال کی سب سے بڑھ کر نگہبان۔

اراءۃ الادب ص ۳۱

(۶) فضیلت بنی ہاشم

۲۷۷۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خیر الناس العرب ، و خیر العرب قریش

۲۷۷۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حفظ المرأة زوجها فی ذات، یده ۲/۸۰۸
الصحیح لمسلم ، باب فضائل نساء قریش ، ۲/۳۰۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۲۷۵ ☆ مجمع الذوائد للهیثمی، ۴/۲۷۱
المسند للحمیدی، ۱۰۴۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۹/۱۲۵
کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۱۳، ۱۲/۱۴۵ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر ، ۲/۶۰
السنن الکبری للبیهقی ، ۷/۲۹۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/۳۴۳
الدر المنثور للسیوطی، ۲/۲۳ ☆ السنة لا بی عاصم، ۲/۶۴۰
شرح السنة للبغوی، ۴/۱۶۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۱۹، ۱۲/۱۴۶
التفسیر لا بن کثیر ۲/۳۲ ☆ التفسیر للطبری، ۳/۱۸۰
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۱/۳۱۳ ☆
۲۷۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۰۹، ۱۲/۸۷ ☆ تنزیة الشریعة لا بن عراق، ۲/۳۶
الفوائد المحموعة للشوکانی، ۴۱۴ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۱۲

و خیر القریش بنو هاشم ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب آدمیوں سے بہتر عرب ہیں اور سب عرب سے بہتر قریش، اور سب قریش سے بہتر بنو ہاشم۔

۲۷۷۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :ان اللہ تعالیٰ اختار من آدم العرب و اختار من العرب مضر، و من مضر قریش ، و اختار من قریش بنی ھاشم ، و اختارنی من بنی ھاشم ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے بنو آدم میں سے عرب کو چنا، اور عرب سے مضر اور مضر سے قریش اور قریش سے بنو ہاشم اور بنو ہاشم سے مجھ کو۔

۲۷۷۲۔ **عن** المطلب بن أبی و داعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ خلق خلقہ فجعلھم فریقین فجعلنی فی خیر الفریقین ، ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیر قبلیۃ ، ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیر ھم بیتا فانا خیر کم قبیلۃ و خیر کم بیتا ۔

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے خلق بنا کر دو فریق کی، مجھے بہتر فریق میں رکھا، پھر ان کے قبیلے قبیلے جدا کیئے، مجھے سب سے بہتر قبیلے میں رکھا، پھر قبیلوں میں خاندان بنائے مجھے سب سے بہتر گھر میں رکھا۔

۲۷۷٤۔ **عن** عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مر سلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ اختار العرب فاختار منھم کنانۃ ، و اختار قریشا من کنانۃ و اختار بنی ھاشم من قریش ، و اختارنی من بنی ھاشم و فی لفظ

۲۷۷۲۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۳۹۱۸، ۱۲/ ٤۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤٦٢٧

۲۷۷۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جا فی فضل النبی ﷺ ، ۲/ ۲۰۱

المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۱۰ ☆

۲۷۷٤۔ السنن الکبری للبیھقی، ۷/ ۱۳٤ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٤٦٢٦، ۲/ ۵۱۳

جمع الجوامع للسیوطی، ٤٦٢٥ ☆

ثم اختار بنی عبد المطلب من نبی ھاشم ، ثم اختار نی من بنی عبد المطلب ۔

حضرت عبداللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے عرب کو پسند فرمایا: پھر عرب سے کنانہ، اور کنانہ سے قریش اور قریش سے بنو ہاشم اور بنی ہاشم سے اولا د عبدالمطلب ، اور اولاد عبدالمطلب سے مجھ کو۔

۲۷۷۵۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان اللہ عزوجل اصطفی کنانة من ولد اسمعیل ، واصطفی قریشامن کنانة ، و اصطفی من قریش بنی ھاشم ، و اصطفانی من بنی ھاشم ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے اولاد اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے کنانہ کو چنا، اور کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش سے بنو ہاشم کو، اور بنو ہاشم سے مجھ کو۔

اراءۃ الادب ص۱۹

۲۷۷۶۔ **عن** أبی امامة الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول : لما بلغ ولد معد ابن عدنان اربعین رجلا وقفوا علی عسکر موسی علیه الصلوة والسلام وانتھبوه ، فدعا علیھم موسی بن عمران علیه الصلوة و السلام قال :یا رب ھؤلاء ولد معد قد اغاروا علی عسکری ، فاوحی اللہ الیه : یا موسی بن عمران لا تدعوا علیھم ، فان منھم النبی الامی النذیر البشیر بحنتی ۔ و منھم الامة المرحومة امة محمد الذین یرضون من الیسیر من الرزق ، و یرضی اللہ منھم بالقلیل من العمل ، فیدخلھم اللہ الجنة بقول لا اله الا اللہ لا ن نبیھم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب المتواضع فی ھیبته المجتمع له اللب فی سکوته ینطق بالحکمة و یستعمل الحلم، اخرجته من خیر جیل من امته قریشا ثم اخرجته من ھاشم صفوة قریش ، فھم خیر من خیرالی خیر یصیر ، امته

۲۷۷۵۔ الصحیح لمسلم، باب فضل نسب النبی ﷺ ۲/۲٤٥
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۱۰٥ ☆ التفسیر للبغوی، ۷/ ۲۹۷
التفسیر للقرطبی، ۸/۳۰۱ ☆ دلائل النبوة للبیھقی، ۱/ ٦۳۰
۲۷۷٦۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/ ۱٤۰ ☆

الی خیر یصیرون ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب معد بن عدنان کی اولاد میں چالیس مرد ہوگئے، ایک بار انہوں نے موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لشکر پر حملہ کر کے مال لے لیا موسی علیہ السلام نے ان کے ضرر کی دعا فرمائی، رب عزجل نے وحی بھیجی، اے موسی! انہیں بددعا نہ دو کہ انہیں میں سے وہ نبی امی بشیر ونذیر ہوگا۔ جو میرا پیارا ہے۔ اور انہیں میں سے امت مرحومہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہوگی جو مجھ سے تھوڑے رزق پر راضی اور میں ان سے تھوڑے عمل پر راضی ہونگا، فقط ایمان پر انہیں جنت دونگا کہ ان میں اس کے نبی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں گے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جو باوصف کمال ورعب دار ہونے کے متواضع ہوں گے۔ میں نے ان کو سب سے بہتر گروہ قریش سے پیدا کیا۔ پھر قریش میں ان کے برگزیدہ بنی ہاشم سے وہ بہتر سے بہتر ہیں، اور ان کے امتی ان کی طرف پھرنے والے۔ اراءۃ الادب ص ۲۰

۲۷۷۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: خرجت من افضل حين من العرب هاشم و زهرة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں عرب کے دوسب سے افضل قبیلوں بنی ہاشم وبنی زہرہ میں پیدا ہوا۔

اراءۃ الادب ص ۲۰

۲۷۷۸۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: قال لی جبرئيل عليه الصلوٰة والسلام: قلبت مشارق الارض و مغاربها فلم اجد افضل من محمد صلی الله تعالیٰ عليه وسلم، و قلبت مشارق الارض و مغاربها فلم اجد حيا افضل من بنی هاشم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: میں نے

۲۷۷۷۔ تاريخ دمشق لا بن عساكر، ☆

۲۷۷۸۔ دلائل النبوة للبيهقی، ۱۷۶/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۱۹۱۳، ۴۰۹/۱۱

التفسير لا بن كثير ۳۲۵/۳ ☆ الحاوی للفتاوی للسيوطی، ۳۷۰/۲

زمین کے پورب پچھم سب تلپٹ کئے کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے افضل نہ پایا۔ نہ کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے بہتر۔ اراءۃ الادب ص۲۲

۲۷۷۹۔ عن أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یقوم الرجل من مجلسه الا لبنی هاشم ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنی جگہ چھوڑ کر کسی کے لئے نہ اٹھے سوا بنی ہاشم کے۔

۲۷۸۰۔ عن أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقوم الرجل من مجلسه الا خیه لابنی هاشم لا یقومن لاحد ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنے بھائی کے لئے اپنی مجلس سے اٹھے مگر نبی ہاشم کسی کے لئے نہ اٹھیں۔

۲۷۸۱۔ عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لو انی اخذت بحلقة باب الجنة ما بدأت الا بکم یا بنی هاشم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں دروزاۂ بہشت کی زنجیر ہاتھ میں لوں تو اے بنی ہاشم سے پہلے تمہیں شروع کروں۔

۲۷۸۲۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اترون انی اذا تعلقت بحلق ابواب الجنة ا وثر علی بنی عبد المطلب احدا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی

۲۷۷۹۔ تاریخ بغداد للخطیب ، ۸۸/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۱۴، ۴۳/۱۲

۲۷۸۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۹/۸ ☆ کنز العمال ، للمتقی، ۳۳۹۱۵، ۴۳/۱۲

۲۷۸۱۔ تاریخ بغداد للخطیب ، ۴۳۹/۹ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۳۳۹۰۵، ۴۱/۱۲

۲۷۸۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۰۴، ۴۱/۱۲ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا یہ خیال کرتے ہو کہ جب میں درہائے جنت کی زنجیر ہاتھ میں لوں گا اس وقت اولاد عبدالمطلب پر کسی اور کو ترجیح دونگا۔　　اراءۃ الادب ۳۵

(۷) قبیلۂ مضر کی فضیلت

۲۷۸۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا اختلف الناس فالعدل فی مضر ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ مختلف ہوں تو عدل قوم مضر میں ہے جن میں سے قریش ہیں۔　　اراءۃ الادب ۲۹

(۸) اہل عرب کی فضیلت

۲۷۸۴۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی غزوة او طاس : لو کان ثأبیا علی احد من االعرب رق لکان الیوم ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غزوہ اوطاس میں: اگر کوئی عرب غلام بن سکتا تو آج بنایا جاتا۔

اراءۃ الادب ۳۲

۲۷۸۵۔ **عن** محمد بن مسلم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قسم الحیا ء عشرة اجزاء فتسعة فی العرب و جزء فی سائر الناس۔

حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا کے دس حصہ کئے گئے ان میں سے نو حصے عرب میں ہیں ورایک باقی تمام لوگوں میں۔　　اراءۃ الادب ص ۱۹

۲۷۸۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۸۸، ۱۲/ ۵۹

۲۷۸۴۔ السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۷۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۳۳۲

کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۳۸، ۱۲/۴۷ ☆

۲۷۸۵۔ البخلاء للخطیب ، ☆

۲۷۸۶۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان لواء الحمد یوم القیامۃ بیدی ، و ان اقرب الخلق من لوائی یومئذ العرب ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا بیشک روز قیامت لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، اور بیشک اس دن تمام مخلوق میں میرے نشان سے زیادہ قریب عرب ہوں گے۔

۲۷۸۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اول من اشفع لہ یوم القیامۃ من امتی اھل بیتی ، ثم الاقرب فالاقرب الی قریش ثم الانصار ، ثم من آمن بی و اتبعنی من الیمن ثم من سائر العرب ، ثم الاعاجم، و من اشفع لہ اولا افضل ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: روز قیامت سب سے پہلے اپنے اہل بیت کی شفاعت کرونگا، پھر درجہ بدرجہ جوزیادہ قریب ہیں قریش تک پھر انصار، پھر وہ اہل یمن جو مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی، پھر باقی عرب، پھر اہل عجم اور میں جس کی پہلے شفاعت کروں وہ افضل ہے۔

اراءۃ الادب ص ۳۵

(۹) اہل عرب کو علی الاطلاق گالی دینا مشرکین کا طریقہ ہے

۲۷۸۸۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من سب العرب فاولئک ھم المشرکون ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو اہل عرب کو سب وشتم کریں وہ خاص مشرک ہیں۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۹۷

۲۷۸۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

۲۷۸۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۴۵، ۹۴/۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۳۸۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۶۸/۱ ☆ الکامل لا بن عدی ، ۳۸۲/۲

۲۷۸۸۔ کنز العمال، للمتقی، ۳۳۹۱۹، ۱۲/ ۴۴ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۰/ ۲۹۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۹/۲ ☆ الکامل لا بن عدی، ۶/ ۳۷۹

۳۔فضائل مقامات

(۱) فضیلت حجاز

۲۷۸۹۔ **عن** عمرو بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الدین لیارز الی الحجاز کما تارز الحیة الی جحرها ، و لیعقل الدین من الحجاز معقل الاروية من الجبل ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین حجاز کی طرف ایسا سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف ، اور بیشک دین حرمین طیبین کو ایسا اپنا مسکن و مامن بنائے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی کو۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۹

(۲) شیطان جزیرۂ عرب میں شرک سے مایوس ہوگیا

۲۷۹۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبده المصلون فی جزیرة العرب ، ولکن فی التحریش بینهم ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اس سے ناامید ہوگیا ہے کہ جزیرۂ عرب کے نمازی اسے

۲۷۸۹۔ الجامع للترمذی　　باب ما جاء ان الاسلام، فدأ غریبا،　　۲/ ۸۷
المعجم الکبیر للطبرانی،　　۱۷/ ۱۶　☆　کنز العمال للمتقی، ۱۱۹۴ ،　　۱/ ۲۳۸
جمع الجوامع للسیوطی،　　۵۴۸۲،　☆　شرح السنة للبغوی،　　۱/۱۲۱

۲۷۹۰۔ الصحیح لسملم،　　باب تحریش الشیطان ،　　۲/۳۷۶
الجامع للترمذی،　　باب ما جاء فی التباعض،　　۲/۱۶
السنن لا بن ماجه　　باب الخطبة یوم النحر ،　　۲/ ۲۲۵
المسند لا حمد بن حنبل،　　۳/۳۱۳　☆　الجامع الصغیر للسیوطی　　۱/ ۱۲۵
کنز العمال للمتقی ، ۱۲۴۶،　　۱/ ۲۴۷　☆　الدر المنثور للسیوطی،　　۱/۲۵۷
اتحاف السادة للزبیدی،　　۷/ ۲۸۲　☆　التفسیر لا بن کثیر ،　　۳/۲۲
الترغیب والترهیب للمنذری　　۳/۴۵۷　☆　البدایة والنهایة لا بن کثیر ،　　۱/۵۹

پوجیں، ہاں ان میں جھگڑے اٹھانے کی طمع رکھتا ہے۔

۲۷۹۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال .قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان تعبد الاصنام فی ارض العرب ، ولکنہ سیرضی منکم بدون ذلک بالمحقرات۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان یہ امید نہیں رکھتا کہ اب زمین عرب میں بت پوجے جائیں، مگر وہ اس سے کم درجہ گناہ تم سے کرادینے کو غنیمت جانے گا جو حقیر وآسان سمجھے جاتے ہیں۔

۲۷۹۲۔ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبد فی جزیر تکم ھذہ ، و لکن یطاع فیما تحتقرون من اعمالکم فقد رضی بذلک ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان کو یہ امید نہیں کہ اب تمہارے جزیرے میں اس کی عبادت ہوگی۔ ہاں اعمال میں اس کی اطاعت کروگے جنہیں تم حقیر جانوگے وہ اسی قدر کو غنیمت سمجھتا ہے۔

۲۷۹۳۔ **عن** عبادۃ بن الصامت و أبی الدراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالا : قال رسول االلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبد فی جزیرۃ العرب ۔

۲۷۹۱۔ حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم، ۲۶۹/۱، ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/ ۱۸۵
علل الحدیث لا بن أبی حاتم، ۲۳۵۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۱۳۹،۱۲/۳۰۵
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۳۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۵۷/۲
۲۷۹۲۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۸۵/۳ ☆
۲۷۹۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲۲۶/۴ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۷۰/۱
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/ ۴۷۷ ☆ دلائل النبوۃ للبیھقی، ۴۴۱/۵
تاریخ دمشق لا بن عساکر ۷/ ۲۱۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/ ۵۴
کنز العمال للمتقی، ۹۴۱ ، ۱/ ۱۸۵ ☆

حضرت عبادہ بن صامت وحضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اس سے مایوس ہے کہ جزیرۂ عرب میں اس کی پرستش ہو۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۸۹

۲۷۹٤۔ **عن** شداد بن اوس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اما انهم لا یعبدون شمشاو لا قمرا و لا حجرا و لا وثنا ولکن یراؤن اعمالهم ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار ہو، بیشک وہ نہ سورج کو پوجیں گے نہ چاند کو، نہ پتھر کو نہ بت کو، ہاں یہ ہوگا یہ کہ دکھاوے کے لئے اعمال کریں گے۔

(۳) عرب کی فضیلت

۲۷۹٥۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: بغض العرب نفاق ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اہل عرب سے عداوت رکھے منافق ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۹

(۴) فضیلت عسقلان وغزہ

۲۷۹٦۔ **عن** عبد الله بن الزبیر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : طوبی لمن اسکنه الله تعالی احد العروسین عسقلان او غزه ۔

۲۷۹٤۔ الجامع للترمذی،
السنن لا بن ماجه، باب الریاء والسمعة ، ۲/۳۲۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۱۲٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٤/۲٥٦
التفسیر لا بن کثیر، ٥/٥۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۱/۷۰
۲۷۹٥۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۸۹ ☆
۲۷۹٦۔ کنز العمال للمتقی، ۳٥۰۷۷، ۱۲/۲۸۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۳۲۷

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شادمانی ہے اسے جسے اللہ تعالٰی دو دلہنوں میں سے ایک میں بسائے عسقلان یا غزہ۔ فتاوی رضویہ ۶/۲۰۲

E
EEE
EEEEE
EEEEEEE
EEEEEEEEE
EEEEEEEEEEE
EEEEEEEEEEEEE
EEEEEEEEEEE
EEEEEEEEE
EEEEEEE
EEEEE
EEE
E

ا۔ فضائل ایام

(۱) بدھ کی فضیلت

۲۷۹۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما من شیٔ بدیٔ یوم الاربعاء الاتم ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز بدھ کے دن شروع کی جاتی وہ تمام کو پہونچتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۲/۱۶۰

(۲) شب برات کی فضیلت

۲۷۹۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا کانت لیلة النصف من شعبان فقوموا لیلها و صوموا نهارها ، فان الله تعالی ینزل فیها لغروب الشمس الی السماء الدینا فیقول : الا من مستغفر لی فاغفرله ،، الا مسترزق فارذقه ، الا متبلی فاعافیه ، الا کذا ، الا کذا حتی مطلع الفجر ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا: جب شب برات آئے تو دن کو روزہ رکھو اور رات کو عبادت میں مشغول رہو۔ کہ اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے وقت سے ہی آسمان دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے اور فرمان الٰہی ہوتا ہے: خبر دار کون ہے مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں خبر دار ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق عطا فرماؤں۔ خبر دار ہے کوئی بیمار صحت چاہنے والا کہ میں اس کو شفا بخشوں خبر دار ہے کوئی ایسا، خبر دار ہے کوئی ایسا یہ ندا طلوع فجر تک ہوتی رہتی ہے۔ ۱۲م

۲۷۹۷۔ کشف الخفا للعجلونی، ۲/۲۵۵

۲۷۹۸۔ السنن لا بن ماجه، باب ما جاء من لیلة من نصف شعبان ، ۱/۱۰۰

۲۷۹۹۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : فقدت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذات ليلة فخرجت اطلبه فاذا هو بالبقيع رافع راسه الى السماء فقال : يا عائشة : ا كنت تخافين ان يحيف الله عليك و رسوله ، قالت : قد قلت : و ما بى ذلك ، ولكنى ظننت انك اتيت بعض نسائك فقال ان الله تعالىٰ ينزل ليلة النصف من شعبان الى السماء الدنيا فيغفر الا كثر من عدد شعر غنم كلب ۔

ام المؤ منین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بستر اقدس پر نہ پایا تو میں تلاش میں نکلی، میں نے دیکھا کہ حضور جنت البقیع میں آسمان کی طرف چہرۂ اقدس اٹھائے ہوئے ہیں مجھے دیکھ کر فرمایا: اے عائشہ! کیا تم خوف کرتی ہو کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے میں نے عرض کیا: یہ بات نہیں بلکہ مجھے یہ خیال ہوا کہ کہیں حضور اپنی ازواج میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ شب برات میں خاص تجلی آسمان دنیا پر فرماتا ہے اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔ ۱۲م

۲۸۰۰۔ **عن** أبى موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله تعالى ليطلع فى ليلة النصف من شعبان فيغفر لجميع خلقه الا المشرك او مشاحن ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ شب برات میں خاص تجلی فرماتا ہے اور مشرک و چغل خور کے علاوہ سب کی بخشش فرمادیتا ہے۔ ۱۲م

۲۷۹۹۔ السنن لا بن ماجه، باب ما جاء من ليلة من نصف شعبان ، ۱۰۰/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۲۸/۶ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲۷/۶
شرح السنة للبغوى، ۱۲۶/۴ ☆ التفسير للقرطبى، ۱۲۷/۱۶
۲۸۰۰۔ السنن لا بن ماجه، باب ما جا فى ليلة النصف من شعبان ۱۰۱/۱
كنز العمال للمتقى، ۳۵۱۷۴، ۳۱۶/۱۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۱۲/۱
جمع الجوامع للسيوطى، ۵۰۱۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱۳۰۶